سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2020

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2020

(بدھ 2، جمعرات 3، جمعتہ المبارک 4، سوموار 7، منگل 8-ستمبر 2020)

(یوم الاربعاء 13، یوم الخمیس 14، یوم الجمع 15، یوم الاثنین 18، یوم الثلاثہ 19-محرم الحرام 1442ھ)

سترہویں اسمبلی : چوبیسواں اجلاس

جلد 24 : شمارہ جات : 1 تا 5

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

چوبیسواں اجلاس

بدھ، 2۔ ستمبر 2020

جلد 24 : شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	1
2۔	ایجنڈا	3
3۔	ایوان کے عہدے دار	7
4۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	15
5۔	نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	16
6۔	چیئرمینوں کا پینل	17

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تعزیت	
7۔	پی ٹی وی کی سینئر رپورٹر محترمہ ہما صدف کے بھائی کیپٹن کاشان علی (شہید) کے لئے دعائے مغفرت ------------	17
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
8۔	مسودہ قانون ٹائمز انسٹیٹیوٹ ملتان، 2020 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہائر ایجوکیشن کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	18
	پوائنٹ آف آرڈر	
9۔	پریس گیلری سے صحافی حضرات کا واک آوٹ کرنا ------------	19
	سوالات (محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)	
10۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	21
11۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	39
	تحریک (جو پیش ہوئی)	
12۔	زراعت کی ترقی اور کاشتکاروں کے تحفظ کے لئے جناب سپیکر کی سربراہی میں کمیٹی بنانے کا مطالبہ ------------	44
	تحاریک استحقاق	
13۔	خصوصی کمیٹی نمبر 9 میں قائد حزب اختلاف کی شرکت کے لئے جاری کئے گئے پروڈکشن آرڈر پر عملدرآمد نہ ہونا ----------	46
	سرکاری کارروائی	
14۔	قواعد کی معطلی کی تحریک ------------	50
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
15۔	مسودہ قانون ٹائمز انسٹیٹیوٹ، ملتان 2020 ------------	51

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)	
16-	مسودہ قانون (ترمیم) وقف املاک پنجاب 2020	53-----------
17-	قواعد کی معطلی کی تحریک	53 -----------
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
18-	مسودہ قانون (ترمیم) وقف املاک پنجاب 2020	55-----------
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)	
19-	مسودہ قانون اوقاف پنجاب 2020	56-----------
20-	قواعد کی معطلی کی تحریک	57 -----------
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
21-	مسودہ قانون اوقاف پنجاب 2020	58 -----------
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)	
22-	مسودہ قانون (ترمیم) کوآپریٹو سوسائٹیز 2020	59-----------
23-	قواعد کی معطلی کی تحریک	60 -----------
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
24-	مسودہ قانون (ترمیم) کوآپریٹو سوسائٹیز 2020	61 -----------
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)	
25-	مسودہ قانون تحفظ شدہ علاقے پنجاب 2020	62 -----------
26-	قواعد کی معطلی کی تحریک	63 -----------
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
27-	مسودہ قانون تحفظ شدہ علاقے پنجاب 2020	64-----------

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)		
28-	مسودہ قانون (ترمیم) تحفظ نسواں اتھارٹی پنجاب 2020	------------	65
29-	قواعد کی معطلی کی تحریک	------------	66
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)		
30-	مسودہ قانون (ترمیم) تحفظ نسواں اتھارٹی پنجاب 2020	------------	67
	مسودات قانون (جو متعارف ہوئے)		
31-	مسودہ قانون (ترمیم) سول سرونٹس پنجاب 2020	------------	68
32-	مسودہ قانون پیرول پنجاب 2020	------------	69
33-	مسودہ قانون (ترمیم) نیک چلن قیدیوں کی پروبیشن پر رہائی، پنجاب 2020	------------	69
34-	مسودہ قانون (ترمیم) مجرموں کی پروبیشن 2020	------------	70
	جمعرات، 3- ستمبر 2020		
	جلد 24 : شمارہ 2		
35-	ایجنڈا	------------	73
36-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	------------	75
37-	نعت رسول مقبول ﷺ	------------	76
	سوالات (محکمہ ہائر ایجوکیشن)		
38-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	77
39-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	------------	111
	پوائنٹ آف آرڈر		
40-	گوجرانوالہ کے معزز ممبر اسمبلی		
	جناب عمران خالد بٹ کے گھر پر انٹی کرپشن کے عملے کا دھاوا	------------	114

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	توجہ دلاؤ نوٹس	
41-	پنجاب ہاؤسنگ سوسائٹی لاہور میں چار افراد کا قتل -----------	116
42-	باٹا پور لاہور میں بارہ سالہ بچے کا قتل -----------	119
	تحاریک استحقاق	
43-	اسمبلی سے 2006 میں روڈ ایکسیڈنٹ ایمرجنسی قانون پاس ہونے کے باوجود رولز کا نہ بننا -----------	120
44-	چیف ایگزیکٹو آفیسر (سکولز) بہاولنگر کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ توہین آمیز روّیہ -----------	122
	تحاریک التوائے کار	
45-	مارکیٹ کمیٹی بصیر پور کو مارکیٹ کمیٹی حجرہ شاہ مقیم میں ضم کرنے سے زمینداروں کو مشکلات کا سامنا -----------	125
46-	لاہور ڈویژن میں ٹیکس ڈیوٹی میں کروڑوں روپے کی خُورد بُرد کا انکشاف -----------	127
47-	کونوکارپس کے پودے لگانے پر پابندی کا مطالبہ -----------	128
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
48-	پرائس کنٹرول پر عام بحث -----------	129
	جمعتہ المبارک، 4- ستمبر 2020	
	جلد 24 : شمارہ 3	
49-	ایجنڈا -----------	167
50-	تلاوت قرآن پاک وترجمہ -----------	169
51-	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	170

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	پوائنٹ آف آرڈر	
52-	لاء اینڈ آرڈر پر ہونے والی بحث کو سوموار مورخہ 7- ستمبر 2020 تک ملتوی کرنے کا مطالبہ	171
	سوالات (محکمہ محنت وانسانی وسائل)	
53-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	172
54-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	207
55-	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	226
	تحاریک التوائے کار	
56-	لاہور واسا کے عملہ کی ملی بھگت سے لگائے گئے پانی کے 201 غیر قانونی کنکشنز کا انکشاف	235
57-	گوجرانوالہ شہر میں یونیورسٹی بنانے کا مطالبہ	236
58-	چوبرجی گارڈن اسٹیٹ لاہور کی سٹریٹ لائٹس کی مرمت و دیکھ بھال	237
	پوائنٹ آف آرڈر	
59-	پنجاب اسمبلی کی مسجد کی تکمیل تک چیف انجینئرنگ جناب خالد محمود کی مدت ملازمت میں توسیع کا مطالبہ	238
60-	قواعد کی معطلی کی تحریک	239
	قرارداد	
61-	پی پی-67 میں حالیہ طوفانی بارشوں سے نالہ اوور فلو ہونے کی وجہ سے تین یونین کونسلوں کو آفت زدہ قرار دینے کا مطالبہ	240

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سوموار، 7۔ ستمبر 2020	
	جلد 24 : شمارہ 4	

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
62۔	ایجنڈا	245
63۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	247
64۔	نعت رسول مقبول ﷺ	248
	سوالات (محکمہ آبپاشی)	
65۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	249
66۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	291
67۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	295
	توجہ دلاؤ نوٹس	
68۔	پنجاب ہاؤسنگ سوسائٹی لاہور میں چار افراد کا قتل (۔۔۔جاری)	300
69۔	مظفر گڑھ: تحصیل جتوئی کے پندرہ سالہ زین العابدین کا قتل	301
	تحاریک التوائے کار	
70۔	ضلع سرگودھا کے موضع جاوا کے سیم نالہ میں شگاف پڑھنے سے سینکڑوں ایکڑ کھڑی فصلیں تباہ	303
71۔	لاہور کے علاقوں میں غیر قانونی ملز کی وجہ سے عوام موذی امراض میں مبتلا	307
	پوائنٹ آف آرڈر	
72۔	ملتان کو آفت زدہ علاقہ قرار دینے کا مطالبہ	308

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
73-	امن وامان پر عام بحث ----------	311
	منگل، 8- ستمبر 2020	
	جلد 24 : شمارہ 5	
74-	ایجنڈا ----------	359
75-	تلاوت قرآن پاک وترجمہ ----------	363
76-	نعت رسول مقبول ﷺ ----------	364
	سوالات (محکمہ سپیشل ایجوکیشن)	
77-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ----------	365
78-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ----------	398
79-	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ----------	409
	تحاریک استحقاق	
80-	اسمبلی سے 2006 میں روڈ ایکسیڈنٹ ایمرجنسی قانون پاس ہونے کے باوجود رولز کا نہ بننا (---جاری) ----------	412
81-	قواعد کی معطلی کی تحریک ----------	413
	قرارداد	
82-	برطانوی پارلیمنٹ کے ارکان کی جانب سے قادیانیوں کے حق میں مرتب رپورٹ کو واپس کروانے کا مطالبہ ----------	414
83-	قواعد کی معطلی کی تحریک ----------	418

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	قرارداد	
84-	پی پی-67 منڈی بہاؤالدین میں بجلی کی ٹرانسمیشن لائن میں ناقص مٹیریل کا استعمال ------------	419
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	قراردادیں (مفاد عامہ سے متعلق)	
85-	سرکاری ملازمین کو مدت ملازمت مکمل ہونے پر گروپ انشورنس کی رقم مع منافع ادا کرنے کے لئے قانون سازی کا مطالبہ (--- جاری) --------	422
86-	کرتارپور راہداری کو سکھوں کے مقدس مقام ننکانہ صاحب سے براستہ سیالکوٹ، لاہور موٹروے سے ملانے کا مطالبہ ------------	423
87-	آوارہ کتوں کو تلف کرنے اور تحصیل لیول پر کتوں کا سنٹر بنانے کا مطالبہ ----------	425
	پوائنٹ آف آرڈر	
88-	پنجاب میں دو سالوں میں پانچ آئی جیز کا تبدیل کیا جانا ------------	428
89-	ایوان میں پیش کی گئی تحریک استحقاق پر جواب کا مطالبہ ------------	433
	قراردادیں (مفاد عامہ سے متعلق) (-- جاری)	
90-	گندم، کپاس اور گنے کے بیج تیار کرنے کا مطالبہ ------------	434
91-	تحصیل بھیرہ اور بھلوال میں حالیہ بارشوں میں ہونے والے نقصان کا سروے کروانے کا مطالبہ ------------	435
92-	گوجرانوالہ میں نئی یونیورسٹی کے قیام کا مطالبہ ------------	437
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
93-	سپیشل کمیٹی نمبر 4،6 اور 9 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	440

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
94۔	تحاریک استحقاق بابت سال 20-2019 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ----------	441
95۔	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ ------------	442
96۔	انڈکس	

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(62)/2020/2348. Dated: 28th August, 2020. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

> "In exercise of the powers conferred under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Mohammad Sarwar,** Governor of the Punjab, hereby summon Provincial Assembly of the Punjab to meet on **Wednesday, 2nd September 2020 at 02:00 p.m.** in the Provincial Assembly Chambers Lahore."

Dated: Lahore, the
28th August, 2020

MOHAMMAD SARWAR
GOVERNOR OF THE PUNJAB"

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 2۔ ستمبر 2020

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

(اے) مسودہ قانون پر غوروخوض اور اس کی منظوری

مسودہ قانون ٹائمز انسٹیٹیوٹ، ملتان 2020 (مسودہ قانون نمبر 22 بابت 2020)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون ٹائمز انسٹیٹیوٹ، ملتان 2020 کو، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ہائر ایجوکیشن نے اس کی سفارش کی، فوری طور پر زیر غور لانے کی غرض سے قواعد انضباط کار، صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت متذکرہ قواعد کے قاعدہ 96 اور دیگر تمام متعلقہ قواعد کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون ٹائمز انسٹیٹیوٹ، ملتان 2020، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ہائر ایجوکیشن نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون ٹائمز انسٹیٹیوٹ، ملتان 2020 منظور کیا جائے۔

4

(بی) مسودات قانون کا ایوان میں پیش کیا جانا
ان پر غور وخوض اور منظوری

1۔ مسودہ قانون (ترمیم) وقف املاک پنجاب 2020

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) وقف املاک پنجاب 2020 ایوان میں پیش کریں گے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) وقف املاک پنجاب 2020 کو فوری طور پر زیر غور لانے کی غرض سے قواعد انضباط کار، صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت متذکرہ قواعد کے قاعدہ 93، 94، 95 اور تمام دیگر متعلقہ قواعد کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) وقف املاک پنجاب 2020 فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) وقف املاک پنجاب 2020 منظور کیا جائے۔

2۔ مسودہ قانون اوقاف پنجاب 2020

ایک وزیر مسودہ قانون اوقاف پنجاب 2020 ایوان میں پیش کریں گے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون اوقات پنجاب 2020 کو فوری طور پر زیر غور لانے کی غرض سے قواعد انضباط کار، صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت متذکرہ قواعد کے قاعدہ 93، 94، 95 اور تمام دیگر متعلقہ قواعد کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون اوقاف پنجاب 2020 فی الفور زیر غور لایا جائے
۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون اوقاف پنجاب 2020 منظور کیا جائے۔

5

3- مسودہ قانون (ترمیم) کوآپریٹو سوسائٹیز 2020

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) کوآپریٹو سوسائٹیز 2020 ایوان میں پیش کریں گے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) کوآپریٹو سوسائٹیز 2020 کو فوری طور پر زیر غور لانے کی غرض سے قواعد انضباط کار، صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت متذکرہ قواعد کے قاعدہ 93، 94، 95 اور تمام دیگر متعلقہ قواعد کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) کوآپریٹو سوسائٹیز 2020 فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) کوآپریٹو سوسائٹیز 2020 منظور کیا جائے۔

4- مسودہ قانون تحفظ شدہ علاقے پنجاب 2020

ایک وزیر مسودہ قانون تحفظ شدہ علاقے پنجاب 2020 ایوان میں پیش کریں گے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون تحفظ شدہ علاقے پنجاب 2020 کو فوری طور پر زیر غور لانے کی غرض سے قواعد انضباط کار، صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت متذکرہ قواعد کے قاعدہ 93، 94، 95 اور تمام دیگر متعلقہ قواعد کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون تحفظ شدہ علاقے پنجاب 2020 فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون تحفظ شدہ علاقے پنجاب 2020 منظور کیا جائے۔

6

5- مسودہ قانون (ترمیم) تحفظ نسواں اتھارٹی پنجاب 2020

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) تحفظ نسواں اتھارٹی پنجاب 2020 ایوان میں پیش کریں گے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) تحفظ نسواں اتھارٹی پنجاب 2020 کو فوری طور پر زیر غور لانے کی غرض سے قواعد انضباط کار، صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت متذکرہ قواعد کے قاعدہ 93، 94، 95 اور تمام دیگر متعلقہ قواعد کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) تحفظ نسواں اتھارٹی پنجاب 2020 فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) تحفظ نسواں اتھارٹی پنجاب 2020 منظور کیا جائے۔

(سی) مسودات قانون کا ایوان میں پیش کیا جانا

1- مسودہ قانون (ترمیم) سول سرونٹس پنجاب 2020

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) سول سرونٹس پنجاب 2020 ایوان میں پیش کریں گے۔

2- مسودہ قانون پیرول پنجاب 2020

ایک وزیر مسودہ قانون پیرول پنجاب 2020 ایوان میں پیش کریں گے۔

3- مسودہ قانون (ترمیم) نیک چلن قیدیوں کی پروبیشن پر رہائی، پنجاب 2020

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) نیک چلن قیدیوں کی پروبیشن پر رہائی، پنجاب 2020 ایوان میں پیش کریں گے۔

4- مسودہ قانون (ترمیم) مجرموں کی پروبیشن 2020

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) مجرموں کی پروبیشن 2020 ایوان میں پیش کریں گے۔

7

صوبائی اسمبلی پنجاب

ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	جناب پرویز الٰہی
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار دوست محمد مزاری
وزیر اعلیٰ	:	جناب عثمان احمد خان بُزدار
قائد حزب اختلاف	:	جناب محمد حمزہ شہباز

شریف

چیئر مینوں کا پینل

1۔	میاں شفیع محمد، ایم پی اے	پی پی۔258
2۔	جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے	پی پی۔29
3۔	سردار محمد اویس دریشک، ایم پی اے	پی پی۔296
4۔	محترمہ ذکیہ خان، ایم پی اے	ڈبلیو۔331

کابینہ

1۔	جناب عبدالعلیم خان	:	سینئر وزیر/وزیر خوراک
2۔	ملک محمد انور	:	وزیر مال
3۔	جناب محمد بشارت راجہ	:	وزیر قانون و پارلیمانی امور، سماجی بہبود و بیت المال
4۔	راجہ راشد حفیظ	:	وزیر خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم

5۔	جناب فیاض الحسن چوہان	: وزیر اطلاعات / کالونیز
6۔	جناب یاسر ہمایوں	: وزیر ہائر ایجوکیشن
		پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ*
7۔	جناب عمار یاسر	: وزیر کانکنی و معدنیات
8۔	جناب محمد اخلاق	: وزیر خصوصی تعلیم
9۔	جناب محمد رضوان	: وزیر تحفظ ماحول
10۔	سید سعید الحسن	: وزیر اوقاف و مذہبی امور
11۔	جناب عنصر مجید خان نیازی	: وزیر محنت و انسانی وسائل
12۔	جناب محمد سبطین خان	: وزیر جنگلات
13۔	جناب محمد اجمل	: وزیر چیف منسٹرز انسپکشن ٹیم
14۔	چودھری ظہیر الدین	: وزیر پبلک پراسیکیوشن
15۔	جناب ممتاز احمد	: وزیر آبکاری، محصولات و نارکوٹکس کنٹرول
16۔	محترمہ آشفہ ریاض	: وزیر ترقی خواتین
17۔	جناب محمد تیمور خان	: وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت
18۔	مہر محمد اسلم	: وزیر امداد باہمی
19۔	میاں خالد محمود	: وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ
20۔	میاں محمد اسلم اقبال	: وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری
21۔	جناب مراد راس	: وزیر سکولز ایجوکیشن
22۔	میاں محمود الرشید	: وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

23-	جناب محمد ہاشم ڈوگر	:	وزیر بہبود آبادی
24-	سردار محمد آصف نکئی	:	وزیر مواصلات و تعمیرات
25-	سید صمصام علی شاہ بخاری	:	وزیر اشتمال املاک / جنگلی حیات وماہی پروری
26-	ملک نعمان احمد لنگڑیال	:	وزیر زراعت
27-	سید حسین جہانیاں گردیزی	:	وزیر مینجمنٹ وپروفیشنل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ
28-	جناب محمد اختر	:	وزیر توانائی
29-	جناب زوار حسین وڑائچ	:	وزیر جیل خانہ جات
30-	جناب محمد جہانزیب خان کھچی	:	وزیر ٹرانسپورٹ
31-	جناب شوکت علی لالیکا	:	وزیر زکوۃ وعشر
32-	مخدوم ہاشم جواں بخت	:	وزیر خزانہ
33-	جناب محمد محسن لغاری	:	وزیر آبپاشی
34-	سردار حسنین بہادر	:	وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ
35-	محترمہ یاسمین راشد	:	وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن
36-	جناب اعجاز مسیح	:	وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور

11

4- پارلیمانی سیکرٹریز

1-	راجہ صغیر احمد	:	جیل خانہ جات
2-	چودھری محمد عدنان	:	مال
3-	جناب اعجاز خان	:	چیف منسٹرز انسپکشن ٹیم
4-	ملک تیمور مسعود	:	ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
5-	راجہ یاور کمال خان	:	سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن
6-	جناب سلیم سرور جوڑا	:	سماجی بہبود
7-	میاں محمد اختر حیات	:	داخلہ
8-	چودھری لیاقت علی	:	صنعت، تجارت و سرمایہ کاری
9-	جناب ساجد احمد خان	:	سکولز ایجوکشن
10-	جناب محمد مامون تارڑ	:	سیاحت
11-	چودھری فیصل فاروق چیمہ	:	آبکاری، محصولات و نارکوٹکس کنٹرول
12-	جناب فتح خالق	:	سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
13-	جناب احمد خان	:	لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ
14-	جناب تیمور علی لالی	:	اوقاف و مذہبی امور
15-	جناب عادل پرویز	:	تحفظ ماحول
16-	جناب شکیل شاہد	:	محنت
17-	جناب غضنفر عباس شاہ	:	کالونیز
18-	جناب شہباز احمد	:	لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ

12

19- جناب عمر آفتاب	:	منصوبہ بندی و ترقیات
20- جناب نذیر احمد چوہان	:	بیت المال
21- جناب محمد امین ذوالقرنین	:	امداد باہمی
22- جناب احمد شاہ کھگہ	:	توانائی
23- سید عباس علی شاہ	:	قانون و پارلیمانی امور
24- جناب محمد ندیم قریشی	:	اطلاعات و ثقافت
25- میاں طارق عبداللہ	:	ٹرانسپورٹ
26- جناب نذیر احمد خان	:	خصوصی تعلیم
27- رائے ظہور احمد	:	خوراک
28- سید افتخار حسن	:	مینجمنٹ و پروفیشنل ڈیولپمنٹ ڈیپارٹمنٹ
29- جناب محمد عامر نواز خان	:	کانکنی و معدنیات
30- جناب محمد شفیق	:	زکوٰۃ و عُشر
31- جناب محمد سبطین رضا	:	ہائر ایجوکیشن
32- جناب محمد رضا حسین بخاری	:	جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری
33- جناب محمد عون حمید	:	خواندگی
34- جناب محمد اشرف خان رند	:	آبپاشی
35- جناب شہاب الدین خان	:	مواصلات و تعمیرات
36- جناب محمد طاہر	:	زراعت
37- سردار محمد محی الدین خان کھوسہ	:	خزانہ
38- جناب مہندرپال سنگھ	:	انسانی حقوق

13

ایڈووکیٹ جنرل

جناب احمد اویس

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی	:	جناب محمد خان بھٹی
ڈائریکٹر جنرل (پارلیمانی امور اینڈ ریسرچ)	:	جناب عنایت اللہ لک

15

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا چوبیسواں اجلاس

بدھ، 2- ستمبر 2020

(یوم الاربعاء، 13- محرم الحرام 1442ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 4 بج کر 27 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد خالد عثمان علوی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o

فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنْتُمْ بِهِ
فَقَدِ اهْتَدَوْا ۖ وَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا هُمْ فِي شِقَاقٍ ۖ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ ۚ
وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿١٣٧﴾ صِبْغَةَ اللَّهِ ۖ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ صِبْغَةً ۖ
وَنَحْنُ لَهُ عَابِدُونَ ﴿١٣٨﴾

سُورۃُ البقرہ آیات 137 تا 138

پھر اگر یہ لوگ بھی اسی طرح ایمان لے آئیں جس طرح تم ایمان لے آئے ہو تو ہدایت یاب ہو جائیں اور اگر منہ پھیر لیں اور نہ مانیں تو وہ تمہارے مخالف ہیں اور ان کے مقابلے میں تمہیں اللہ کافی ہے اور وہ سننے والا ہے جاننے والا ہے (137) کہہ دو کہ ہم نے اللہ کا رنگ اختیار کر لیا ہے اور اللہ سے بہتر رنگ کس کا ہو سکتا ہے اور ہم اسی کی عبادت کرنے والے ہیں (138)

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

جا زندگی مدینے سے جھونکے ہوا کے لا
شاید حضورؐ ہم سے خفا ہیں منا کے آ
کچھ ہم بھی اپنا چہرہ باطن سنوار لیں
بوبکرؓ سے کچھ آئینے عشق و وفا کے لا
دنیا بہت ہی تنگ مسلماں پہ ہو گئی
فاروقؓ کے زمانے کے نقشے اُٹھا کے لا
محروم کر دیا ہمیں جس سے نگاہ نے
عثمانؓ سے وہ زاویے شرم و حیا کے لا
مغرب میں مارامارا نہ پھر اے گدائے علم
دروازہ علیؓ سے یہ خیرات جا کے لا
جا زندگی مدینے سے جھونکے ہوا کے لا

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! دعا کے لئے گزارش کرنی تھی۔۔۔

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جی، مجھے پتا ہے پہلے پینل آف چیئرمین کا اعلان ہو گا اس کے بعد آپ کو بات کرنے کا موقع ملے گا۔ سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے:

1. میاں شفیع محمد، ایم پی اے پی پی-258
2. جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے پی پی-29
3. سردار محمد اویس دریشک، ایم پی اے پی پی-296
4. محترمہ ذکیہ خان، ایم پی اے ڈبلیو-331

شکریہ

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

تعزیت
پی ٹی وی کی سینئر رپورٹر محترمہ ہما صدف
کے بھائی کیپٹن کاشان علی (شہید) کے لئے دعائے مغفرت

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! پی ٹی وی کی سینئر رپورٹر محترمہ ہما صدف کے بھائی کیپٹن کاشان علی LOC پر زخمی ہوئے اور کچھ دن پہلے ان کی شہادت ہو گئی لہٰذا ان کی مغفرت کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ پی ٹی وی کی سینئر رپورٹر ہما صدف کے بھائی کیپٹن کاشان علی شہید ہوئے ہیں تو ان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر LOC پر شہید ہونے والے
کیپٹن کاشان علی کی روح کے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی)

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب سپیکر: وزیر قانون مجلس قائمہ برائے ہائر ایجوکیشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں تو میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

(اس مرحلہ پر پریس گیلری میں بیٹھے ہوئے صحافی حضرات واک آوٹ کر گئے)

مسودہ قانون ٹائمز انسٹیٹیوٹ ملتان 2020 کے بارے
میں مجلس قائمہ برائے ہائر ایجوکیشن کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں

"The Times Institute, Multan Bill 2020 (Bill No 22 of 2020)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہائر ایجوکیشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔"

(رپورٹ پیش ہوئی)

پوائنٹ آف آرڈر

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: چونکہ اب وقفہ سوالات ہے اس لئے آپ کو اس کے بعد ٹائم دیا جائے گا۔

پریس گیلری سے صحافی حضرات کا واک آؤٹ کرنا

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پریس گیلری سے صحافی حضرات واک آؤٹ کر گئے ہیں چونکہ مجھے ان کے issue کے بارے میں پتا نہیں ہے تو میں نے انہیں واک آؤٹ کر کے جاتے دیکھا ہے اس لئے انہیں منانے کے لئے وزیر اطلاعات۔۔۔

(اذان عصر)

وزیر اطلاعات و کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جناب فیاض الحسن چوہان! ایک منٹ ذرا بیٹھیں۔ میں نے پریس کلب کے صدر کی request پر تمام چینلز کے ایک ایک رپورٹر کو اسمبلی اجلاس کی کوریج کے لئے allow کر دیا ہے کہ وہ بے شک بیٹھ جائیں لیکن جو ان کی ڈیمانڈ ہے اس سلسلہ میں ان کو بتا دیا گیا ہے کہ ہم باہر کیمرے نہیں لگانے دیں گے اس کی وجہ یہ ہے کہ ابھی تک حکومت اور ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے کوئی clearance نہیں ہوئی ہے۔ ہم ابھی تک اسی طرح SOPs follow کر رہے ہیں۔ اگلے اجلاس سے شاید اجازت ہو جائے، آپ دعا کریں کہ کوئی ایسا واقعہ نہ ہو۔ اگر کوئی واقعہ نہ ہوا تو انشاء اللہ تعالیٰ پھر اجازت ہو جائے گی لیکن فی الحال ان سب کو کہہ دیا گیا ہے کہ وہ بے شک visitor's gallery میں آ کر بیٹھ جائیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ آپ ان کی کمیٹی کو اپنا مؤقف دے دیں۔ دوسری بات آپ نے بہت اچھی کی ہے کہ COVID-19 کے بعد سے جو اجلاس ہو رہے ہیں ہم اس میں SOPs follow کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہو گی کہ آپ آج ہی ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ یا ہیلتھ منسٹر کو direction pass کریں کہ وہ اس حوالے سے اسمبلی کے atmosphere کا جائزہ لے۔ بجائے ہم اگلے اجلاس تک انتظار کریں اگر ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے کوئی سفارش آ جاتی ہے تو پھر ہم اسی اجلاس کے دوران صحافیوں کو allow کر دیں۔ یہ میری آپ سے humble request ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔اس کی کوشش کرتے ہیں اور ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے کہتے ہیں کہ وہ ابھی آکر دیکھیں۔اس کے after effects بھی ہوتے ہیں اس لئے اس میں تھوڑا سا ٹائم لگے گا اس لئے وہ انتظار کر رہے تھے۔ میری ان سے پہلے بات ہوئی تھی اب دوبارہ بات کر لیتے ہیں۔ جی، جناب فیاض الحسن چوہان!

وزیر اطلاعات و کالونیز(جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! آپ نے جو بات کی ہے وہ بالکل ٹھیک ہے۔ ہمارے لئے آپ انتہائی قابل احترام ہیں لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ COVID-19 کے بعد اس وقت صورتحال یہ ہے کہ سینما گھر کھل گئے ہیں اور تھیٹر بھی کھل گئے ہیں۔ جس طرح اپوزیشن کے فاضل ممبر جناب سمیع اللہ خان نے کہا ہے تو میں یہ request کروں گا کہ اگر اسی اجلاس کے دوران محترمہ یاسمین راشد اور NCOC سے consult کر کے ان سے recommendation لے لیں تو بہت اچھا ہو جائے گا۔ آپ نے جو بات کی ہے اس حوالے سے آپ جناب سمیع اللہ خان اور مجھے ان کے پاس بھیج دیں ہم جا کر انہیں سمجھا دیتے ہیں اور ان کو منا کر لے آتے ہیں۔

جناب سپیکر: یہ ہم ابھی فوری طور پر نہیں کر سکتے جب تک کہ میرے پاس in writing کوئی چیز نہیں آجاتی اور اس میں ایک دو دن لگ جائیں گے۔ دو تین دن لگ بھی جائیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔

وزیر اطلاعات و کالونیز(جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں تو ہم ان کو جا کر سمجھا کر لے آتے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! آپ سمجھانے کے لئے کسی کو بھیج دیں تا کہ وہ یہی بات ان کو بتا دے۔

جناب سپیکر: یہ بات ان کو بتا دی گئی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اگر منسٹر صاحب تشریف لے جائیں تو اس میں کوئی حرج والی بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ جناب فیاض الحسن چوہان! آپ چلے جائیں اور ساتھ جناب سمیع اللہ خان کو بھی لے جائیں۔

(اس مرحلہ پر وزیر اطلاعات و کالونیز جناب فیاض الحسن چوہان
اور جناب سمیع اللہ خان صحافی حضرات کو منانے کے لئے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

سوالات

(محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سے متعلق سوالات دریافت کئے جائیں گے اور ان کے جواب دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 3215 جناب محمد معاویہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3216 بھی جناب محمد معاویہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1718 جناب عبدالرؤف مغل کا ہے۔۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1727 حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1729 بھی حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری اختر علی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! سوال نمبر 2868 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: شالامار ٹاؤن کے سیوریج سسٹم کی بندش سے متعلقہ تفصیلات

*2868: **چودھری اختر علی:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) واسا شالامار ٹاؤن لاہور کا سیوریج کا بجٹ سال 19-2018 کتنا تھا اور موجودہ مالی سال 20-2019 کا بجٹ کتنا ہے؟

(ب) کیا واسا شالامار ٹاؤن لاہور کا متفرق بجٹ ہے تو ان سالوں کا متفرق بجٹ کتنا کتنا ہے؟

(ج) یہ بجٹ کن کن سیوریج کی سکیموں پر خرچ کیا گیا ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی-154 لاہور کی اکثر آبادیوں میں سیوریج سسٹم چوک ہو گیا ہے جس کی وجہ سے بارشوں اور گھریلو صارفین کا used پانی جگہ جگہ کھڑا ہوا ہے؟

(ہ) حکومت اس حلقہ میں سیوریج سسٹم کی اصلاح کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):

(الف) واسا شالامار ٹاؤن میں بجٹ سال 19-2018 اور موجودہ سال 20-2019 میں سیوریج کے حوالے سے کوئی نئی ترقیاتی سکیم شروع نہیں ہوئی البتہ سال 17-2016 میں شروع ہونے والی لاہور ترقیاتی سکیم کے تحت واٹر سپلائی اور سیوریج کی سکیم کو مکمل کرنے کی مد میں سال 19-2018 میں 30 ملین روپے اور سال 20-2019 میں 9.935 ملین روپے موصول ہوئے۔ اس کے علاوہ سال 18-2017 میں شروع ہونے والی سکیم برائے تعمیر ڈرینز (نالے) بھماں جھگیاں کو مکمل کرنے کی مد میں سال 19-2018 میں 5.00 ملین روپے اور سال 20-2019 میں 4.434 ملین روپے موصول ہوئے۔

(ب) مندرجہ بالا ترقیاتی بجٹ کے علاوہ واسا شالامار ٹاؤن میں مذکورہ سالوں میں کوئی متفرق بجٹ خرچ نہیں ہوا۔

(ج) متفرق بجٹ خرچ نہیں ہوا۔

(د) یہ درست نہ ہے کہ حلقہ پی پی-154 کی اکثر آبادیوں میں سیوریج سسٹم خراب ہے البتہ جب کبھی کسی علاقہ میں سیوریج بندش کی شکایت موصول ہوتی ہے تو اس کا فوری ازالہ کیا جاتا ہے۔ فی الحال بارشوں اور گھریلو صارفین کا استعمال شدہ پانی کے کھڑے ہونے کے حوالے سے کوئی شکایت نہ ہے۔

(ہ) مذکورہ علاقہ کا سیوریج سسٹم درست کام کر رہا ہے۔ جہاں جہاں سیوریج سلٹنگ کی ضرورت ہوتی ہے وہاں واسا کے عملہ اور مشینری کی مدد سے سیور سے گار نکالی جاتی ہے اور سیوریج سسٹم کو چالو رکھا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ 19-2018 اور 20-2019 کا شالامار ٹاؤن واسا کا بجٹ کتنا دیا گیا ہے؟ جواب میں یہ ہے کہ 19-2018 اور 20-2019 کا کوئی بجٹ نہیں دیا گیا بلکہ 17-2016 کا بجٹ اور اس میں جو سکیمیں تھیں ان کی مد میں 2018 میں 30 ملین اور 20-2019 میں 9.935 ملین روپے موصول ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! میرا پارلیمانی سیکرٹری سے یہ سوال ہے کہ 19-2018 اور 17-2016 کی سکیم کا جو پیسا دیا گیا ہے ان سکیموں کا تعین تو کیا ہوگا لہٰذا ان سکیموں کا نام بتا دیں اور یہ بتائیں کہ یہ سکیمیں کتنے فیصد مکمل ہو چکی ہیں اور کتنے فیصد بقایا ہیں؟ جو پیسے شالامار ٹاؤن کو دیئے گئے ہیں کیا یہ سارے صَرف ہو چکے ہیں یا ابھی کام بقایا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! جو میرے فاضل ممبر نے سوال پوچھا تھا اس کے جواب میں یہ چیز بتائی گئی ہے کہ 17-2016 کی جو سکیم شروع کی گئی تھی اس کو مکمل کرنے کے لئے 19-2018 میں 30 ملین اور 20-2019 میں 9.35 ملین موصول ہوئے تھے۔ اسی طرح 18-2017 میں شروع ہونے والی سکیم برائے تعمیر ڈرینز (نالے) بھماں جھگیاں کو مکمل کرنے کی مد میں سال 19-2018 میں 5.00 ملین روپے اور سال 20-2019 میں 4.434 ملین روپے دیئے گئے تھے۔ یہ دونوں سکیمیں اس وقت مکمل ہو چکی ہیں اور functional ہیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرے فاضل دوست نے جو دو سکیموں کا بتایا ہے اس میں سے ایک سکیم جھگیاں والی تو اس میں add ہے لیکن اس کے علاوہ کسی بھی سکیم کا کوئی ذکر جواب میں نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں نے تو یہ پوچھا ہے کہ اگر 17-2016 کی سکیموں کی مد میں آپ نے پیسے دیئے ہیں تو ان سکیموں کا تعین تو کیا گیا ہو گا لہٰذا ان سکیموں کا نام بتایا جائے کہ وہ سکیمیں کون سی ہیں، وہ کتنے فیصد functional ہیں، کتنے فیصد ابھی بقایا ہیں اور وہاں پر کام جاری ہے یا بند ہے؟ انہوں نے کہا کہ جھگیاں سکیم مکمل ہو گئی ہے اگر یہ مکمل ہو گئی ہے تو دوسری سکیموں کا تو اس میں ذکر ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! یہ دو ہی سکیمیں تھیں جن کا۔۔۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! یہ سوال 2019 کو ہوا ہے کیا یہ سکیم اس کے بعد مکمل ہوئی ہے؟ جو آپ نے جھگیاں سکیم کا ذکر کیا ہے وہ تو ٹھیک ہے لیکن وہ باقی سکیموں کا پوچھ رہے ہیں۔ چودھری اختر علی! ایسا ہی ہے؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میں نے باقی سکیموں کا پوچھا ہے کیونکہ جو پیسے آئے ہیں اس میں جھگیاں سکیم کے پیسے علیحدہ ہیں۔ جو انہوں نے یہاں 30 ملین اور 9.935 ملین کا ذکر کیا ہے وہ دوسری سکیموں کے پیسے ہیں لیکن ان کا کوئی ڈیٹا نہیں ہے، کوئی نام نہیں ہے اور یہ نہیں پتا کہ وہ سکیمیں مکمل یا نامکمل ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! میں گزارش کرتا چلوں کہ جو انہوں نے سوال پوچھا تھا وہ یہ تھا کہ 19-2018 میں کتنی رقم تھی؟ جو انہوں نے پوچھا تھا وہ ہم نے اس میں لکھ دیا ہے کہ 19-2018 میں 30 ملین میں اور 20-2019 میں 9.935 ملین تھے۔ اگر فاضل ممبر یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ اس کی کتنی completion ہو گئی ہے اور کتنا کام بقایا ہے تو میں اجلاس کے بعد ان کو اس کی تفصیل بتا دوں گا۔

جناب سپیکر! جو specific سوال پوچھا گیا تھا وہ amount کا پوچھا گیا تھا اور وہ ہم نے یہاں mention کر دی ہے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرے فاضل دوست بڑے سینئر ہیں اور یہ میرے ساتھ پچھلے tenureمیں بھی تھے۔ میں تو ان سے simpleسی بات پوچھی ہے کہ یہ 19-2018 اور 20-2019 کا بتادیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے کہا کہ 19-2018 اور 20-2019 میں کوئی سکیم شالامار ٹاؤن میں نہیں دی گئی۔ 17-2016 کی جو سکیمیں تھیں ان کے ضمن میں اتنے پیسے ریلیز کئے گئے تو میرا تو simpleسا سوال ہے یہ تو محکمے سے پوچھنا چاہئے کہ انہوں نے جن سکیموں کے پیسے یہاں لکھ دیئے ہیں ان کے نام کیوں نہیں دیئے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! 17-2016 کی جو ongoing سکیم تھی 19-2018 اور 20-2019 میں جو پیسے رکھے گئے تھے اس ongoing سکیم کے پیسے یہاں پر mention کئے گئے ہیں اس میں کوئی نئی سکیم نہیں ہے۔ اگر یہ اس کے بارے میں تفصیل پوچھنا چاہتے ہیں تو وہ میں ان کو بعد میں بتا سکتا ہوں۔

جناب سپیکر! لیکن جو انہوں نے سوال amount کے بارے میں پوچھا تھا وہ amount ہم نے mention کر دی ہے۔ نئی سکیم کے بارے میں سوال ہی نہیں پوچھا گیا۔

جناب سپیکر: چلیں! آپ پتا کر کے پھر ان کو بتادیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! انہوں نے جز(ب) کے جواب میں کہا ہے کہ متفرق بجٹ کچھ نہیں رکھا گیا 19-2018 میں اور نہ ہی 20-2019 تک، اگر متفرق بجٹ نہیں رکھا گیا۔۔۔

جناب سپیکر: انہوں نے کہا ہے کہ مذکورہ سالوں میں کوئی متفرق بجٹ خرچ نہیں ہوا۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! یہ لکھا ہوا ہے کہ مندرجہ بالا ترقیاتی بجٹ کے علاوہ واسا شالامار ٹاؤن میں مذکورہ سالوں میں کوئی متفرق بجٹ خرچ نہیں ہوا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر متفرق بجٹ خرچ نہیں ہوا تو جو وہاں پر متفرق اخراجات ہیں اور شالامار ٹاؤن کے دوسرے اخراجات واسا ڈیپارٹمنٹ کیسے پورے کرتا ہے؟

جناب سپیکر! اگر بجٹ ہی نہیں رکھا گیا تو وہ جو اخراجات تھے جو miscellaneous کے اخراجات ہیں، آپ تو جناب بڑے زیرک ہیں اور آپ کو تو پتا ہے پھر یہ اخراجات کیسے پورے ہو گئے؟

جناب سپیکر! میرا پارلیمانی سیکرٹری سے سوال ہے کہ وہ یہ بتائیں کہ جواب غلط تصور کروں یا یہ جو لکھ رہے ہیں اس میں اتنا فرق کیوں ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! میں اپنے ممبر کی بات اس وجہ سے سمجھنے سے قاصر ہوں کیونکہ انہوں نے یہاں پر جو amount اس بجٹ کے حوالے سے پوچھی تھی وہ ہم نے بتا دی ہے جو جز (ب) میں انہوں نے متفرق بجٹ کا پوچھا تھا تو وہ متفرق بجٹ واسا نے اس سال نہیں رکھا۔

جناب سپیکر! اگر اس کی تفصیل جناب فاضل ممبر پوچھنا چاہتے ہیں تو میں ان کو specific سوال اس سکیم کے حوالے سے سیشن کے بعد دے دوں گا تاکہ میں ان کے ساتھ detail میں discuss کر کے ان کو بتا سکوں۔ تاہم amount کے حوالے سے جو چیز پوچھی گئی تھی وہ محکمہ نے جواب دے دیا ہے۔

جناب سپیکر! اگر اس میں مزید تفصیل پوچھیں گے تو وہ کوشش کروں گا کہ میں ان کو مطمئن کر سکوں۔

جناب سپیکر: آپ دیکھ لیں کہ انہوں نے یہ لکھا ہے کہ یہ متفرق بجٹ خرچ نہیں ہوا۔ اب وہ کہہ رہے ہیں کہ اگر آپ کوئی specific schemes کے حوالے سے بات پوچھنا چاہتے ہیں تو وہ آپ کو تفصیل بتا دیں گے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! یہ جو اخراجات اور واسا کا معاملہ ہے یہ تو ہر گلی کوچہ میں ہے اور اس میں اخراجات تو آتے ہی آتے ہیں۔ یہ کہہ دینا کہ خرچ ہوا ہی کچھ نہیں، یہ تو کوئی بات نہ ہوئی۔

جناب سپیکر: وہ کہتے ہیں کہ اس بجٹ میں سے خرچ نہیں ہوا۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! نہیں، وہ کہہ رہے ہیں کہ خرچ ہوا ہی نہیں۔ اس بجٹ میں سے خرچ ہوا ہی نہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ متفرق بجٹ خرچ نہیں ہوا۔ وہ ہو سکتا ہے کہ کسی اور مد میں خرچ ہوا ہو۔

چوہدری اختر علی: جناب سپیکر! میرا جز(د) میں سے آخری سوال ہے اور میری اپنی حلقہ پی پی۔154 ہے، انہوں نے اس میں جواب دیا ہے کہ واسا کے گو مگو مسائل موجود ہیں اور مسائل بھی بڑے گھمبیر ہیں لیکن ہم ان کو شکایات آنے پر حل کر دیتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں اپنے بھائی پارلیمانی سیکرٹری سے صرف simple سی بات پوچھتا ہوں کہ مجھے صرف ماہ اگست کے حوالے سے واسا کی details بتا دیں؟ یہ لکھتے ہیں کہ ہمیں وہاں پر مسائل ضرور ہیں تو مجھے یہ details بتا دیں کہ ماہ اگست میں پی پی۔154 میں سے کتنی شکایتیں آئی ہیں؟

جناب سپیکر: یہ اس طرح نہیں ہو سکتا پھر آپ اس کا fresh question کر لیں۔ آپ صرف اتنے portion کا fresh question کر لیں۔

چوہدری اختر علی: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

وزیر اطلاعات و کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر اطلاعات و کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! میں اور جناب سمیع اللہ خان صحافیوں کے پاس گئے تھے اور ان سے بڑی تفصیل سے بات ہوئی ہے ان کو اس شرط پر تو واپس لے آئے ہیں، ان کے احسان مند ہیں کہ انہوں نے بات تسلیم کر لی اور انہوں نے کہا کہ ہم آج کے دن کے لئے آئے ہیں لیکن اگر ہمیں اندر آنے کی اجازت proper طریقے سے نہیں دی گئی، تمام کیمرہ مین اور پورے crews کو اجازت نہیں ہو گی تو کل سے پھر ہم دوبارہ بائیکاٹ کرنے میں حق بجانب ہوں گے۔ ان کا argument کیا ہے؟ ان کا argument یہ ہے کہ مختلف جگہوں سے entrance پر ایک تو سکیورٹی اہلکاران کے ساتھ تھوڑا سا misbehave کر رہے ہیں۔ انہوں نے بڑا openly اور bluntly یہ اپنی apprehension and reservation رکھی ہے۔

جناب سپیکر! میں on the floor of the House آپ سے request کروں گا کہ ذرا سختی سے سکیورٹی اہلکاروں کو تلقین کی جائے کہ کسی سٹاف کی کوئی شکایت نہ آئے۔ انہوں نے دوسری چیز یہ کہی ہے کہ guests کی فوج ظفر موج ہے وہ تو بیسیوں سینکڑوں آرہے ہیں تو کیمرہ مین نے آنا ہے اور کیمرہ مین آپ کی daily coverage کر رہے ہیں، وہ اپوزیشن کی بھی اور ٹریژری بنچوں کی بھی، وزراء کی بھی اور وزیر اعلیٰ کی بھی اور سب کی، تو وہی کیمرے یہاں پر لگنے ہیں، انہی terms and conditions اور SOPs کے ساتھ لگنے ہیں تو میری آپ سے humble request یہ ہے کہ kindly آپ محترمہ یاسمین راشد کو اعتماد میں لے کر اگر کل ان کا issue sort-out کر دیں تو میرا خیال ہے کہ اتنا بڑا مسئلہ نہیں ہے۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں! بات سنیں۔ ان کو بھی سمجھنا چاہئے کہ اگر اسمبلی نے ابھی تک allow نہیں کیا، تو جب ہم نے اجلاس رکھا تھا اور ہمارے پاس جو انفارمیشن آرہی تھی وہ یہی تھی کہ ابھی آپ احتیاط کریں۔ اس حوالے سے جو سکیورٹی کے انتظامات ہیں وہ تو وہی ہیں۔ یہ ہمارے ایم پی ایز کو چاہئے کہ وہ اپنے guest کو ابھی فی الحال مہربانی کر کے یہاں نہ بلائیں۔

اب NDMA والوں سے بھی بات کریں گے کیونکہ بطور سپیکر یہ میری ذمہ داری ہے اور مجھے جب تک یہ تسلی نہیں ہو گی کہ خدانخواستہ یہاں کوئی ایسا کیس نہیں ہو گا تو اس کے بعد پھر allow کریں گے۔ دیکھیں! جو میں نے دیکھا ہے سب سے زیادہ جو کورونا کا اٹیک ہوا ہے وہ صحافیوں اور چینلز پر ہوا ہے تو وہ اس وجہ سے ہوا ہے کہ ظاہر ہے ہر جگہ جانا ان کی مجبوری ہے یہ coverage کے لئے جاتے ہیں۔ یہ ہر ایسی جگہ بھی جاتے ہیں جہاں کورونا کی وبا بھی ہو تو وہاں پر یہ cover کرتے ہیں تو سب سے زیادہ effect بھی یہ ہوئے ہیں۔ جو بھی tracking system ہے اس حوالے سے بھی جو پھیلاؤ ہوا ہے یہ وہاں ہوا ہے پھر چینلز کے مالکوں تک ہوا ہے اور وہ مجھے پتا ہے۔ ہم یہ effort نہیں کر سکتے تھے ایک coverage ہے بلکہ coverage سے زیادہ آپ کی زندگی عزیز ہے۔ آپ کی لائف، سکیورٹی اور سیفٹی یہاں ہاؤس میں ہم سب کی ذمہ داری ہے، اجتماعی ذمہ داری بھی ہے اور میری زیادہ ذمہ داری ہے تو جب تک میری تسلی نہیں ہوتی میں allow نہیں کروں گا coverage رہے نہ رہے لیکن جب تک مجھے یہ پتا نہیں چلے گا کہ اب ہم safe ہیں، کوئی ایسی بات نہیں ہے اور میرے پاس کوئی in writing آئے اس طرح نہیں کہ

زبانی زبانی، یہ کوئی بات نہیں۔ مجھے پتا ہے کہ کیا ہوتا ہے کل کو یہ شروع ہو جائیں گے کہ ذمہ داری تو سپیکر کی تھی۔ یہ اس طرح نہیں ہو سکتا۔

وزیر اطلاعات و کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! اس میں اس طرح ہے کہ پھر میں محترمہ یاسمین راشد سے on the floor of the House request کر لیتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: میں اس طرح مناسب نہیں سمجھتا۔

وزیر اطلاعات و کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! اِن کے سیکرٹری ساری چیزوں کو deal کر رہے ہیں ناں۔

جناب سپیکر: نہیں، جی۔ میں خود بھی بات کر رہا ہوں۔

وزیر اطلاعات و کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): چلیں، اوپر ہائر اتھارٹی سے بات کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: میں خود بھی بات کر رہا ہوں۔

وزیر اطلاعات و کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! میری request یہ ہے باقی آپ کی مرضی ہے اور آپ کا فیصلہ حرف آخر ہے لیکن میری request یہ ہے کہ اس سیشن کے اندر ان کو اجازت دے دی جائے تو زیادہ بہتر ہے۔

جناب سپیکر: سیشن کے اندر ہی تو ہمیں آپ کی سیفٹی کی ضرورت ہے باہر تو پھر میری ذمہ داری نہیں ہے۔ باہر جو جہاں پھرتا ہے اس میں کم از کم میری کوئی ذمہ داری نہیں ہے یا کسی اور کی نہیں ہے لیکن اسمبلی بلڈنگ کے اندر میری ذمہ داری ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! وزیر اطلاعات و کالونیز جناب فیاض الحسن چوہان اور میں ہم دونوں گئے تھے بات تو انہوں نے کر دی ہے جو ان کے مطالبات تھے لیکن باقی جو چاروں اسمبلیاں ہیں اور نیشنل اسمبلی ہے وہاں پر کچھ عرصے کے بعد انہوں نے کیمرے اور یہ سارا کچھ allow کر دیا۔ یہ حقیقت ہے کہ اسی میڈیا کے ذریعے حکومت کے اقدامات ان کے فیصلے اور ہماری آواز جو

اختلافی ہوتی ہے یہ پنجاب کے عوام تک پہنچتے ہیں۔ ان کی آواز کو کسی طرح بھی دبانا یا کسی طرح بھی۔۔۔

جناب سپیکر: دبانا نہیں ہے، دیکھیں! انہوں نے پی ٹی وی کو allow کیا تھا۔ میں آپ کو بتاتا ہوں اور میری بات سنیں کہ وہاں چودھری شجاعت حسین کے بیٹے کو کورونا ہوا ہے، وہ ووٹ دینے کے لئے گئے تھے۔ جناب طارق بشیر چیمہ جو ہمارے فیڈرل منسٹر ہیں وہ بڑی مشکل سے گزرے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کو نئی زندگی دی ہے۔ مجھے پتا ہے کہ جو حالات ان کے تھے، مجھے پتا ہے جو چودھری شجاعت حسین کے بیٹے کے حالات تھے جو ہمارا بھائی ہے اس کے بیٹے کے جو حالات تھے یہ اس طرح نہیں ہے اور میں ایسے نہیں کہہ رہا۔ ہم ان سارے مراحل سے گزرے ہیں۔ یہ نہیں ہے کہ اس میں صرف آپ کی coverage ہو جائے گی لیکن ذمہ داری نہیں لے سکتے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! نہیں، نہیں۔ یہ بات بالکل ٹھیک ہے۔ میں صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ اگر آپ تھوڑا سا دل بڑا کر کے۔۔۔

جناب سپیکر: یہ میرا دل بڑا کرنے کی بات نہیں ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! بڑا دل کر کے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی بات سے نظر آ رہا ہے کہ میری coverage ہو وہ coverage آپ کی ہو جائے گی۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! coverage کا سوال نہیں ہے۔

جناب سپیکر: مجھے نظر آ رہا ہے کہ آپ کو تکلیف نہ ہو۔ آپ دیکھیں ایک طرف coverage ہے وہ ایک دن کی ہے وہ ختم ہو جاتی ہے تکلیف سو دن کی ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! آپ کی بات واقع ہی ٹھیک ہے ہر ایم پی اے بلکہ وزیر اعظم سے لے کر نیچے تک ہر بندہ اپنی coverage چاہتا ہے اگر کوئی کہے کہ وہ نہیں چاہتا تو ایسے نہیں ہے جو اسمبلی کا اجلاس ہوٹل میں ہوا تھا اُس میں coverage کی ذمہ داری شاید سپیکر آفس کی تھی باقی اُس وقت کسی کو coverage کرنے کا کوئی allowed نہیں تھا۔

جناب سپیکر! میں یہ بات نہیں کرنا چاہ رہا تھا آپ نے چونکہ ذاتی کہا کہ مجھے coverage کی ضرورت ہے تو وہاں جو تقریباً اٹھارہ دن اجلاس ہوا اُس میں سے صرف دو دن اپوزیشن میں سے ایک دن اپوزیشن لیڈر کی تصویر لگی اور ایک دن کسی ایک اپوزیشن کے ممبر کی تصویر لگی۔ میڈیا میں 16 دن تصویریں حکومتی ممبران کی لگیں۔

جناب سپیکر! یہ بات میں کرنا نہیں چاہتا تھا آپ نے آج یہ معاملہ چھیڑ دیا ہے۔ بات یہ ہے مجھے یہاں ہاؤس میں سے کوئی ممبر کھڑا ہو کر بتائے کہ کس کو coverage نہیں چاہئے ابھی 90 شاہراہ قائداعظم پر وزیراعلیٰ نے جو ابھی پریس کانفرنس کی ہے وہاں ان کی گاڑیاں بھی گئی ہیں وہاں یہ سارے ممبران بھی گئے ہیں اگر coverage اتنی بُری ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! میری بات سنیں وہ اسمبلی تو نہیں ہے یہاں بات تو اسمبلی کی ہو رہی ہے۔ شاہراہ قائداعظم پر اسمبلی نہیں ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! آپ اگر ہیلتھ منسٹر کو کہہ کر اُن کا point of view۔۔۔

جناب سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! نہیں اس معاملے کو پہلے میں دیکھوں گا اس طرح نہیں۔

وزیر اطلاعات وکالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر اطلاعات وکالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! آپ کو گواہ بناتے ہوئے سارے صحافی دوستوں سے request کروں گا "اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ" اعمال کا دارومدار نیت پر ہے محترم سپیکر صاحب کی آپ کے حوالے سے بھی، ہمارے حوالے سے بھی نیت نیک ہے تو سپیکر صاحب کو اختیار بھی ہے اور وہ پوری اسمبلی کے کسٹوڈین بھی ہیں اور میری on the floor of the house request ہے کہ تھوڑا سا اس چیز کو دیکھ لیں کیونکہ نیت نیک ہے تو آپ کی صحت اور آپ کی زندگیوں کے بچانے کے لئے سپیکر صاحب یہ ساری tension لے رہے ہیں تو اس اجلاس تک انتظار کر لیں۔ انشاءاللہ اگلے اجلاس کی میں surety دیتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں یہ وعدہ کر رہا ہوں آپ کی موجودگی میں کہ اگلا اجلاس آپ کی مرضی کے مطابق اُس انداز سے ہو گا۔

جناب سپیکر: ساتھ یہ بھی کہ سارے اجتماعی دُعا کریں کہ کوئی کیس نہ آئے۔

وزیر اطلاعات و کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! مجھے اُمید ہے کہ صحافی دوست تھوڑی سی میری لاج رکھ لیں گے۔ یہ سیشن صحافی بھی برداشت کر لیں کیونکہ سپیکر صاحب کی رولنگ ہے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، رولنگ نہیں دی۔ میری صحافیوں سے بھی یہ گزارش ہے کہ سب سے زیادہ تو میں اُن کی ویلفیئر اور look after میں رہا ہوں اور خاص طور پر اس میں دیکھنے والی بات یہ ہے کہ مجھے تو ان کے مالکوں کا بھی پتا ہے کہ اُن کو کورونا ہوا ہے اور ان کے چینلوں میں بے شمار لوگوں کو ہوا ہے۔ بڑی مشکل سے اُن سب نے survive کیا ہے اس لئے ہمیں دیکھ لینے دیں پھر یہ معاملہ ٹھیک ہو جائے گا جیسے آپ نے کہا ویسے ہی ہو جائے گا۔ دُعا کریں اگر اس سے پہلے کہیں سے surety آ گئی تو پہلے کر لیں گے۔ جی، اگلا سوال جناب اختر علی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 2874 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

چودھری اختر علی: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: پی پی۔154 میں واٹر فلٹریشن پلانٹ کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

2874*: چودھری اختر علی: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔154 لاہور میں کتنے واٹر فلٹریشن پلانٹ کہاں کہاں نصب ہیں؟

(ب) ان فلٹریشن پلانٹ میں کتنے چالو حالت میں ہیں ان سے کتنے گیلن پانی روزانہ شہریوں کو مہیا ہوتا ہے؟

(ج) ان فلٹریشن پلانٹ کو چلانے اور ان کی دیکھ بھال کے لئے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(د) ان فلٹریشن پلانٹ کے فلٹر اور دیگر سامان کتنے عرصہ بعد تبدیل کیا جاتا ہے؟

(ہ) کیا حکومت اس حلقہ میں مزید فلٹریشن پلانٹ لگانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):

(الف) پی پی۔154 لاہور میں واسا کی جانب سے پانچ فلٹریشن پلانٹس نصب کئے گئے ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

(ب) تمام فلٹریشن پلانٹس صحیح کام کر رہے ہیں اور تمام کے تمام چالو حالت میں ہیں۔ ہر فلٹریشن پلانٹ سے تقریباً 18,000-20,000 گیلن پانی روزانہ کی بنیاد پر شہریوں کو مہیا کیا جا رہا ہے۔

(ج) ان فلٹریشن پلانٹس کو چلانے اور دیکھ بھال کی ذمہ داری معاہدے کے مطابق M/s KSB(Pvt) Ltd کی ہے۔ اور ان کو بذریعہ SCADA نظام چلایا جاتا ہے۔

(د) ان فلٹریشن پلانٹس کے فلٹر تبدیل کرنے کے ضرورت نہیں پڑتی۔ بلکہ ان کے میڈیا کو ہر تین سے چار سال بعد تبدیل کیا جاتا ہے۔

(ہ) حکومت ضرورت کی بنیاد پر فلٹریشن پلانٹس لگاتی ہے اگر ضرورت ہوئی تو اس علاقہ میں مزید فلٹریشن پلانٹس نصب کئے جا سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میں سب سے پہلے اس سوال اور اس کے جواب کی طرف آپ کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ یہ مجھے ایک performa ملا ہے جس پر میرا حلقہ پی پی۔154 میں پانچ فلٹریشن پلانٹوں کی لسٹ دی گئی ہے۔ پہلے تو محکمہ اس پر کوئی محنت نہیں کرتا، میں ابھی بھی پارلیمانی سیکرٹری اور آپ کو گن کر بتا سکتا ہوں کہ پی پی۔154 میں بیس کے قریب فلٹریشن پلانٹ موجود ہیں جن میں سے اکثر بند پڑے ہیں۔ یہ پانچ فلٹریشن پلانٹ کی لسٹ انہوں نے مجھے سرکاری طور پر دی ہے۔

جناب سپیکر! میرا تو خیال ہے کہ آپ مہربانی کر کے اس سوال کو pending کر دیں اور اس کا صحیح جواب منگوائیں کہ وہاں کتنے فلٹریشن پلانٹ موجود ہیں اور کتنے بند پڑے ہیں، پھر اس کے اوپر آپ ہاؤس میں بات کرنے کی اجازت دیں پھر میں اس کے اوپر بات کر سکوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! میں اس پر گزارش کرنا چاہوں گا کہ میرے فاضل دوست ماشاءاللہ ان کو مطمئن کرنا بڑا مشکل کام ہے لیکن میں on the floor of the house آپ کی موجودگی میں بڑی ذمہ داری سے یہ بات کر رہا ہوں کہ یہ جو پانچ واٹر فلٹریشن پلانٹ یہاں پر لکھے گئے ہیں محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی طرف سے یہی پانچ ٹیوب ویل وہاں پر ہیں جن کی ownership پبلک ہیلتھ انجینئرنگ لے رہی ہے اگر وہاں پر کوئی باقی ٹیوب ویل موجود ہیں تو لازمی نہیں ہیں کہ وہ پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے ہوں، وہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے بھی ہو سکتے ہیں، میونسپل کمیٹی کے بھی ہو سکتے ہیں تو اُن ٹیوب ویلز کو اگر آپ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ mix کریں گے تو وہ شاید میرے خیال میں۔۔۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ایک منٹ پہلے آپ پارلیمانی سیکرٹری جو بتا رہے اُن کی بات سن لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! یہاں پر واٹر فلٹریشن پلانٹ کا ذکر کیا گیا ہے یہی پانچ واٹر فلٹریشن پلانٹس ہیں اگر اس کے علاوہ کوئی واٹر فلٹریشن پلانٹ ہوا اور اس جواب میں غلط بیانی پائی گئی تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں جو متعلقہ افسر ہے جس نے اس کا جواب دیا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ ریکارڈ پر بات کر رہا ہوں کہ اُس کے خلاف کارروائی کی جائے گی کیونکہ یہ ایوان ہمارے لئے بہت مقدم ہے اور یہاں پر جو انفارمیشن دی جاتی ہے وہ authentic ہوتی ہے اس لئے میں ان کو یہ ذمہ داری سے بات کرتا ہوں کہ پانچ کے پانچ واٹر فلٹریشن پلانٹ پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے ہیں اگر کسی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کا وہاں پر واٹر فلٹریشن پلانٹ ہے تو اُس کو پبلک ہیلتھ کے ساتھ mix-up نہ کیا جائے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! بات یہ ہے کسی بھی پارلیمنٹیرین کو جو اپنے حلقے کے متعلق بات کر رہا ہو اُس کو یہ definition لانا ضروری ہے کہ یہ واٹر فلٹریشن پلانٹ واسا ہے یا لوکل گورنمنٹ کا ہے۔ میں نے تو اپنے سوال میں تمام واٹر فلٹریشن پلانٹس کی تفصیل مانگی ہے اور پوچھا ہے کہ کتنے

چل رہے ہیں اور کتنے بند ہیں تو یہ میرے فاضل پارلیمانی سیکرٹری کو چاہئے تھا کہ تمام ڈیپارٹمنٹ سے ان کے جواب طلب کرتے نا کہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سے کرتے وہاں پر میں گن کر بتا سکتا ہوں یہ میرے پاس لکھا ہوا ہے کہ کس کس جگہ پر واٹر فلٹریشن پلانٹ چل رہا ہے اور کس کس جگہ بند پڑا ہے۔

جناب سپیکر: چودھری اختر علی !آپ میری بات سنیں دیکھیں چونکہ ان کا محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ہے تو انہوں نے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ تک ہی اپنے آپ کو confine کرنا ہوتا ہے یہ نہیں ہے کہ وہ سارے پنجاب میں جہاں جہاں واٹر فلٹریشن پلانٹ ہیں اُن کا یہ بتانا شروع کر دیں یہ نہیں ہو سکتا۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر !اگر میں نے پانچ واٹر فلٹریشن پلانٹس کی بات کرنی ہے تو پانچ واٹر فلٹریشن پلانٹس جو ہیں جو انہوں نے لسٹ دی ہے اُس کے متعلق ہی اگر بات کرنی ہے تو میں اس میں یہ بھی کہہ سکتا ہوں دو واٹر فلٹریشن پلانٹس جو انہوں نے مومن پورہ میں بتائیں ہیں ایک چل رہا ہے ایک بند پڑا ہے اور ہم جس بھی ڈیپارٹمنٹ کا پوچھتے ہیں وہ کہتے ہیں یہ ہماری ذمہ داری نہیں ہے تو میں اپنے فاضل دوست سے کہتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کا کون سا واٹر فلٹریشن پلانٹ بند پڑا ہے؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر !مومن پورہ میں ایک واٹر فلٹریشن پلانٹ ایکسچینج کے پاس ہے ایک واٹر فلٹریشن پلانٹ سراج پورہ میں بند روڈ کے قریب ہے یہ دونوں فلٹریشن پلانٹس میں سے ایک فلٹریشن پلانٹ بند پڑا ہے۔

جناب سپیکر: یہ دونوں فلٹریشن پلانٹ اسی محکمہ کے ہیں؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر !یہ تو پارلیمانی سیکرٹری کہہ رہے ہیں کہ پانچ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے ہیں مجھے تو نہیں پتا میرے پاس تو بیس فلٹریشن پلانٹس کی لسٹ ہے۔

جناب سپیکر: چودھری اختر علی !ایک منٹ اس کا جواب آ لینے دیں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! یہ جو پانچ واٹر فلٹریشن پلانٹس جو پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے اس جواب میں دیئے گئے ہیں۔ میرے فاضل ممبر نے بات کی ہے اس میں آپ کی بات بالکل بجا ہے کہ بہت سے وہاں پر پرائیویٹ این جی اوز نے بھی واٹر فلٹریشن پلانٹس لگائے ہوں گے، پرائیویٹ کمپنیز نے بھی لگائے ہوں گے لیکن ہماری جو ownership پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کی ہے اُن پانچ میں سے جس طرح آپ نے ذکر کیا کہ مومن پورہ والا بند پڑا ہے سپیکر صاحب! میں آپ سے گزارش کروں گا اس پر آپ کسی بھی طرح سے ہاؤس کے اندر سے کمیٹی بنانا چاہتے ہیں یا فاضل ممبر کے ساتھ کسی ممبر کو attach کرنا چاہتے ہیں اگر ان پانچ واٹر فلٹریشن پلانٹس میں سے جس طرح سے ہمارے معزز ممبر کہہ رہے ہیں وہاں پر جائیں اور مومن پورہ والا جو پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کا واٹر فلٹریشن پلانٹ ہے اگر وہ بند ہے اور یہاں پر جواب یہ دیا گیا ہے کہ یہ operational حالت میں موجود ہے تو اگر ان کی یہ بات درست ہوئی تو پھر آپ جو فرمائیں گے متعلقہ محکمہ کے ذمہ دار کے خلاف انشاءاللہ کارروائی کی جائے گی اور اگر ان کی بات غلط ہے تو میرے خیال میں انہیں on the floor of the house اپنی بات پر معذرت کرنی چاہئے اور غلط بیانی کے بارے میں دوبارہ سوچنا چاہئے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میں اپنے حلقے کی بات کر رہا ہوں میرے حلقے کے پندرہ واٹر فلٹریشن پلانٹس بند پڑے ہیں میرا حلقہ پی پی۔154 ہے میں اس کی بات کر رہا ہوں کہ شہری حلقہ ساڑھے چار لاکھ لوگوں پر مشتمل۔۔۔

جناب سپیکر: چودھری اختر علی! چھوڑیں اس بات کو جو پارلیمانی سیکرٹری نے آپ کو آفر کی ہے آپ اُس پر قائم ہیں؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! آپ میری بات سنیں میں تو رونا رو رہا ہوں سارے فلٹریشن پلانٹس کا۔۔۔

جناب سپیکر: سارے پاکستان کے فلٹریشن پلانٹس کا ذمہ ان کا تو نہیں ہے۔ آپ بات سنیں آپ کے حلقے میں جو فلٹریشن پلانٹس لگے ہوئے ہیں ان کو کس طرح پتا چلے گا کہ وہ پلانٹس ان کے محکمے کے ہیں یا نہیں؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! اگر محکمہ پبلک ہیلتھ کے فلٹریشن پلانٹس بند پڑے ہوتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ آپ KSP والوں کے پاس جائیں اگر ہم ان کے پاس جاتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ آپ واسا کے پاس جائیں اگر ہم واسا کے پاس جائیں تو وہ کہتے ہیں کہ آپ لوکل باڈی کے پاس جائیں لہذا آپ کو اس بات کا بخوبی اندازہ ہے۔

جناب سپیکر: چودھری اختر علی! اسی لئے پارلیمانی سیکرٹری اس بات سے agree کر رہے ہیں کہ ان کا محکمہ آپ کے ساتھ جانے کے لئے تیار ہے اور جو پوائنٹ آپ raise کر رہے ہیں اس کو دیکھ لیتے ہیں اگر ان کے محکمہ کا فلٹریشن پلانٹ ہوا اور وہ بند پڑا ہوا تو پھر یہ قصوروار ہیں۔ کیا یہ میری بات ٹھیک ہے؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! یہ تو ان کا فرض ہے کہ یہ وہاں جا کر دیکھیں لیکن دوسرے جو واٹر فلٹریشن پلانٹس بند پڑے ہیں۔

جناب سپیکر: چودھری اختر علی! آپ یہ مسئلہ حل کروانا چاہتے ہیں یا نہیں؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میں تو جنرل بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: چودھری اختر علی! آپ کو جنرل بات کرنے کا کیا فائدہ ہے؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! ہمارے پندرہ فلٹریشن پلانٹس بند پڑے ہوئے ہیں اور لوگ گندے پانی استعمال کرنے کی وجہ سے مر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: چودھری اختر علی! اسی لئے پارلیمانی سیکرٹری یہ کہہ رہے ہیں کہ آپ جس چیز کو mention کر رہے ہیں اس حوالے سے ہمارا محکمہ اور ہم سب بھی جانے کے لئے تیار ہیں تو آپ اس طرف بھی نہیں آ رہے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میں تو یہ mention ہی نہیں کر رہا۔

جناب سپیکر: چودھری اختر علی! آپ پارلیمانی سیکرٹری کی بات سے agree ہیں یا نہیں؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میں تو پورے حلقے کی بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: چودھری اختر علی! چلیں، ٹھیک ہے۔ اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا سوال ابھی رہتا ہے۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! اب ٹائم ختم ہو گیا ہے کیونکہ آپ late آئے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! نہیں، میں تو شروع سے یہاں پر بیٹھا ہوا ہوں یا پھر ایسا کریں کہ آپ بقیہ سوالات کو pending فرما دیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! جی، ٹھیک ہے بقیہ سوالات کو pending کیا جاتا ہے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

سیوریج کے لئے سال 20-2019 میں مختص فنڈز اور اجراء سے متعلقہ تفصیلات

*3215: **جناب محمد معاویہ**: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نیسپاک کے سروے کے مطابق جھنگ شہر کی سیوریج کے لئے مالی سال 20-2019 میں کتنے فنڈ مختص کئے گئے ہیں اور کتنے جاری کر دیئے گئے ہیں؟

(ب) کیا اس منصوبے پر کام شروع ہو گیا ہے تو یہ کب تک مکمل ہو گا ،اگر کام شروع نہیں ہوا تو حکومت کب تک اس منصوبے کر شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) جھنگ شہر کی سیوریج سکیم Rehabilitation/Improvement of Sewerage System Jhang Phase-I کے لئے حکومت پنجاب کی طرف سے سالانہ ترقیاتی پروگرام 20-2019 میں 20 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں جن کا اجراء باقی ہے۔

(ب) اس منصوبہ پر تاحال کام شروع نہ ہوا ہے فنڈز کی دستیابی پر کام شروع کیا جائے گا۔

جھنگ: پی پی- 126 میں سال 20-2019 میں
واٹر سپلائی اور سیوریج کی سہولت فراہم کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*3216: **جناب محمد معاویہ**: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جھنگ شہر پی پی-126 میں سال 20-2019 میں کتنے علاقوں میں واٹر سپلائی اور سیوریج کی سہولت فراہم کی جائے گی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ جھنگ شہر سے ملحقہ ایک سیم نالہ کی وجہ سے شہر کا پانی خراب ہو گیا ہے اور لوگ ہیپاٹائٹس جیسی مرض کا شکار ہو رہے ہیں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک مذکورہ حلقہ میں پینے کا صاف پانی مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) پی پی-261 جھنگ شہر کی سیوریج سکیم Rehabilitation/Improvement of Sewerage System Jhang Phase-I کے لئے حکومتِ پنجاب کی طرف سے سالانہ ترقیاتی پروگرام 20-2019 میں 20.000 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں جن کا اجراء باقی ہے۔ فنڈز کی دستیابی پر اس منصوبہ پر کام شروع کیا جائے گا۔ تاہم واٹر سپلائی سکیم کا کوئی منصوبہ تاحال زیر غور نہ ہے۔

(ب) شہر کے قریب سے خیر والا ڈرین سیم نالہ گزر رہا ہے جس میں فیصل آباد سے فیکٹریوں کا ویسٹ واٹر آتا ہے جو دریائے چناب میں گرتا ہے جس کی وجہ سے سیم نالہ کے قریب کی آبادیوں کا پانی خراب ہے اگر محکمہ آبپاشی سیم نالہ کی لائننگ یا پختہ کر دے تو زمینی پانی کو گندہ ہونے سے بچایا جا سکتا ہے۔

(ج) صاف پانی کی فراہمی حکومت پنجاب کی اوّلین ترجیحات میں شامل ہے۔ حکومت Brackish علاقوں سے میٹھے پانی والے علاقوں کی طرف مرحلہ وار صاف پانی کی سکیموں پر کام کر رہی ہے۔

جی ٹی روڈ گوجرانوالہ تا میڈیکل کالج

گوجرانوالہ روڈ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

***1718: جناب عبدالروف مغل**: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جی ٹی روڈ گوجرانوالہ تا گوجرانوالہ میڈیکل کالج روڈ کی تعمیر کب شروع ہوئی اور کس حد تک تعمیر ہو چکی ہے؟

(ب) بقایا سڑک کی تعمیر کب مکمل کرنے کا حکومت ارادہ رکھتی ہے تا کہ گوجرانوالہ میڈیکل کالج کے سٹاف اور طلباء استفادہ کر سکیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) مذکورہ ترقیاتی کام کی تعمیر 29-12-2017 کو شروع کی گئی تھی اور اب تک دو کلومیٹر سڑک تعمیر کی جاچکی ہے۔

(ب) بقایا سڑک کی تعمیر 28-12-2019 تک مکمل ہونا تھی لیکن حکومت پنجاب کی طرف سے مطلوبہ فنڈز کا اجراء نہ ہونے کی وجہ سے مذکورہ سڑک مکمل نہ ہو سکی موقع پر کام جاری ہے۔ حکومت پنجاب کی طرف سے مطلوبہ فنڈز کا اجراء ہونے کے بعد بقیہ سڑک کی تعمیر مکمل کر دی جائے گی۔

لاہور میں ایل ڈی اے سے
پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیموں کی منظوری سے متعلقہ تفصیلات

***1727: محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں پچھلے پانچ سالوں کے دوران ایل ڈی اے نے کتنی پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیموں کی منظوری دی ہے نیز ان کی منظوری کا کیا طریق کار اختیار کیا گیا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ لاہور کے گردونواح میں بیشتر ایسی سکیمیں ہیں جو ایل ڈی اے کی منظوری کے بغیر اخبارات اور ٹی وی میں اشتہارات دے رہی ہیں اور ان کے خلاف کسی بھی قسم کی کارروائی کرنے سے محکمہ گریزاں ہے تو کیوں؟

(ج) کیا حکومت ان غیر قانونی پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیموں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) ضلع لاہور میں پچھلے پانچ سال کے دوران ایل ڈی اے نے تقریباً پچاس پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیموں اور سب ڈویژن کی منظوری دی ہے۔ ان سکیموں کی منظوری ایل ڈی اے پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیم رولز 2014 کے مطابق کی گئی ہے۔

(ب) ہاں، یہ بات درست ہے کہ لاہور کے گردونواح میں بیشتر ایسی سکیمیں ہیں جو ایل ڈی اے کی منظوری کے بغیر اخبارات اور ٹی وی اشتہارات جاری کر چکی ہیں۔ اس سلسلے میں ایل ڈی اے ان اشتہار کنندگان کے خلاف اخبار اشتہار دیتا ہے اور متعلقہ تھانہ میں ایف آئی آر بھی درج کرواتا ہے۔ اس کے علاوہ کسی بھی قسم کی اشتہاری مہم کے خلاف پیمرا (PEMRA) کو بارہا خطوط ارسال کر چکا ہے۔ تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ایل ڈی اے ان غیر قانونی ہاؤسنگ سکیمز کے خلاف سخت ایکشن لے رہا ہے اور متعدد باران غیر قانونی سکیموں کو مسمار کر چکا ہے اور کرتا رہے گا۔ 2018 سے 2020 تک مسمار ہونے والی سکیموں کی فہرست تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

عزیز بھٹی ٹاؤن لاہور میں پارکس سے متعلقہ تفصیلات

*1729: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) عزیز بھٹی ٹاؤن لاہور میں کتنے پارک ہیں۔ ان کے لئے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ب) سال 19-2018 کے دوران کتنی رقم ان پارک کی دیکھ بھال پر خرچ کی گئی، تفصیل پارک وار بتائیں؟

(ج) ان ٹاؤن میں پارک کے نام اور ان کی دیکھ بھال کے لئے کتنے ملازمین تعینات ہیں؟

(د) کس کس پارک کی حالت درست نہ ہے؟

(ہ) کیا حکومت ان پارکس کی مرمت کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) عزیز بھٹی ٹاؤن لاہور میں پی ایچ اے کے زیر انتظام کل 22 پارک ہیں۔ ملازمین کل 38 ہیں۔

(ب) سال 19-2018 کے دوران کوئی رقم خرچ نہ کی گئی ہے۔

(ج) پارکس کے نام

1- بابری پارک	2- عباس اطہر پارک
3- حبیب کبریاء پارک	4- لیڈیز پارک
5- خان پارک	6- سبحان اللہ پارک
7- A بلاک ٹیوب ویل والی پارک	8- آمنہ پارک
9- بسم اللہ پارک	10- جمال مصطفیٰ پارک
11- ٹیوب ویل والی پارک	12- سوسائٹی پارک
13- تکونی پارک، ڈی بلاک	14- تکونی پارک
15- سویرا خوشبو پارک	16- ڈرائی پورٹ پارک
17- گول چکر مصطفیٰ آباد	18- سولنگ روڈ گرین بیلٹ
19- تاجپورہ چوک سے نظامہ آباد لیڈیز پارک	20- گرین بیلٹ خان چوک سے تاجپورہ بابری پارک سکیم تک
21- گرین بیلٹ آمنہ پارک سے لے کر تاجپورہ علی پارک	22- نادرا بیگم پارک

ان کی دیکھ بھال کے لئے کل 38 ملازمین تعینات ہیں۔

(د) تاجپورہ سکیم میں موجود پارکوں کی دیکھ بھال روزانہ کی بنیاد پر پی ایچ اے کا عملہ کرتا ہے اور ان کی حالت درست ہے۔ ایل ڈی اے سے فنڈ جاری نہ ہونے کی وجہ سے گرین بیلٹ تاجپورہ چوک سے نظامہ آباد لیڈیز پارک تک کا کام مکمل نہ ہو سکا۔

(ہ) پارکس خوبصورت ہیں اور ان کو مزید بہتر بنانے میں مصروف عمل ہیں۔

تحریک

(جو پیش ہوئی)

جناب محمد صفدر شاکر: جناب سپیکر! میں ایک تحریک پیش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، جناب محمد صفدر شاکر! اسے پڑھیں!

زراعت کی ترقی اور کاشتکاروں کے تحفظ
کے لئے جناب سپیکر کی سربراہی میں کمیٹی بنانے کا مطالبہ

جناب محمد صفدر شاکر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی 1997 کے قاعدہ 187 کے تحت یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ جس طرح قومی اسمبلی کے سپیکر جناب اسد قیصر کی سربراہی میں زراعت کی ترقی کے حوالے سے ایک کمیٹی قائم کی گئی ہے اسی طرح صوبہ پنجاب میں بھی زرعی اجناس مثلاً گندم، چاول، مکئی، چنا اور دیگر پھل و سبزیوں کی پیداوار میں اضافے، کاشتکاروں کے تحفظ نئی منڈیوں تک رسائی معیاری بیجوں کی تیاری شوگر سیس سے سڑکوں کی تعمیر وغیرہ کے بارے میں جامع پالیسی وضع کرنے کے لئے جناب سپیکر پنجاب اسمبلی کی سربراہی میں موجودہ تمام جماعتوں کے اراکین پر مشتمل ایک خصوصی کمیٹی تشکیل دی جائے جو اس حوالے سے اپنی سفارشات اسمبلی کے سامنے پیش کرے۔ تمام متعلقہ محکموں کے وزراء، سیکرٹری صاحبان اور دیگر ذمہ داران اس کمیٹی کی معاونت کریں۔"

جناب سپیکر: وزیر قانون! یہ جو تحریک پیش کی گئی ہے۔ اس حوالے سے عرض ہے کہ نیشنل اسمبلی کے جناب سپیکر جناب اسد قیصر لاہور تشریف لائے تھے ان کے ساتھ میری کافی لمبی discussion ہوئی تھی۔

انہوں نے یہ فرمایا تھا کہ خیبر پختونخوا میں بھی اس طرح کی کمیٹی کام شروع کر رہی ہے اور وہاں خیبر پختونخوا اسمبلی کے سپیکر صاحب اس کمیٹی کو head کرتے ہیں اور تمام متعلقہ سیکرٹریز بھی اس کمیٹی کے ممبرز ہیں اور need base پر منسٹرز کو بھی اس کمیٹی میں شامل کیا جاتا ہے۔ جناب سپیکر نیشنل اسمبلی نے پہلے خود یہ کمیٹی بنائی ہے اور اس کمیٹی کو کام کرتے ہوئے ایک سال کا عرصہ ہو چکا ہے اور یہ کمیٹی بہت اچھا perform کر رہی ہے تو ان کا یہ خیال تھا کہ آپ بھی پنجاب میں اس طرح کی کمیٹی بنائیں جس میں تمام متعلقہ سیکرٹریز شامل ہوں تو پھر یہ معاملہ اس لیول پر

بہتر طور پر focus ہو جائے گا کیونکہ بہت ساری چیزیں ایسی ہیں جو نہیں ہو رہیں اور اس کمیٹی کے بننے کے نتیجے میں وہ بھی ہونا شروع ہو جائیں گی۔ نیشنل اسمبلی کے سپیکر صاحب نے ملک کی تمام ایگریکلچر یونیورسٹیوں کے ریسرچ ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ MOUs بھی sign کر لئے ہیں جبکہ ان کا خیال ہے کہ یہ بہت successful Committee ثابت ہوئی ہے۔ میرے خیال میں ہمیں بھی اس طرح کی کمیٹی بنانی چاہئے لہٰذا خصوصی کمیٹی کے حوالے سے ایک تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

جس طرح قومی اسمبلی کے سپیکر جناب اسد قیصر کی سربراہی میں زراعت کی ترقی کے حوالے سے ایک کمیٹی قائم کی گئی ہے اسی طرح صوبہ پنجاب میں بھی زرعی اجناس مثلاً گندم، چاول، مکئی، چنا اور دیگر پھل وسبزیوں کی پیداوار میں اضافے، کاشتکاروں کے تحفظ، نئی منڈیوں تک رسائی معیاری بیجوں کی تیاری شوگر سیس سے سڑکوں کی تعمیر وغیرہ کے بارے میں جامع پالیسی وضع کرنے کے لئے جناب سپیکر پنجاب اسمبلی کی سربراہی میں موجودہ تمام جماعتوں کے اراکین پر مشتمل ایک خصوصی کمیٹی تشکیل دی جائے جو اس حوالے سے اپنی سفارشات اسمبلی کے سامنے پیش کرے۔ تمام متعلقہ محکموں کے وزراء، سیکرٹری صاحبان اور دیگر ذمہ داران اس کمیٹی کی معاونت کریں۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"جس طرح قومی اسمبلی کے سپیکر جناب اسد قیصر کی سربراہی میں زراعت کی ترقی کے حوالے سے ایک کمیٹی قائم کی گئی ہے اسی طرح صوبہ پنجاب میں بھی زرعی اجناس مثلاً گندم، چاول، مکئی، چنا اور دیگر پھل وسبزیوں کی پیداوار میں اضافے کاشتکاروں کے تحفظ، نئی منڈیوں تک رسائی معیاری بیجوں کی تیاری شوگر سیس سے سڑکوں کی تعمیر وغیرہ کے بارے میں جامع پالیسی وضع کرنے کے لئے جناب سپیکر پنجاب اسمبلی کی سربراہی میں موجودہ تمام جماعتوں کے اراکین پر مشتمل ایک خصوصی کمیٹی تشکیل دی جائے جو اس حوالے سے اپنی سفارشات اسمبلی کے سامنے پیش کرے۔

تمام متعلقہ محکموں کے وزراء، سیکرٹری صاحبان اور دیگر ذمہ داران اس کمیٹی کی معاونت کریں۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: محترمہ! ایک منٹ آپ تشریف رکھیں۔ پہلے ہم ایک تحاریک استحقاق لے لیں۔

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: جی، اب ہم تحریک استحقاق لیتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق جناب سمیع اللہ خان، رانا محمد اقبال خان، ملک ندیم کامران، چودھری افتخار حسین چھچھر، ملک محمد احمد خان، خواجہ سلمان رفیق، رانا مشہود احمد خان، جناب بلال فاروق تارڑ، جناب محمد اشرف رسول، چودھری محمد اقبال، سردار اویس احمد خان لغاری، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کی طرف سے ہے۔ جی، جناب سمیع اللہ خان! اسے پیش کریں۔

خصوصی کمیٹی نمبر 9 میں قائد حزب اختلاف کی شرکت کے لئے جاری کئے گئے پروڈکشن آرڈر پر عملدرآمد نہ ہونا

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب نے چودھری افتخار حسین چھچھر، ایم پی اے کے ایک اسمبلی سوال نمبر 19/1537 کے حوالے سے خصوصی کمیٹی نمبر 9 تشکیل دی۔ اس کمیٹی کا ایک اجلاس جمعرات 13۔ اگست 2020 کو صبح 11:00 بجے اسمبلی بلڈنگ کے کمیٹی روم (اے) میں طلب کیا گیا اور اس مقصد کے لئے اسمبلی سیکرٹریٹ نے ایک نوٹس 11۔ اگست 2020 کو جاری کیا اور مذکورہ نوٹس میں کمیٹی کے دیگر ممبران کے ساتھ ساتھ قائد حزب اختلاف، صوبائی اسمبلی پنجاب، جناب محمد حمزہ شہباز شریف کو بھی مدعو کیا گیا۔

قواعد انضبار کار، صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ A-79 کے مطابق، اگر کوئی ممبر اسمبلی گرفتار ہو تو سپیکر صوبائی اسمبلی پنجاب کے پاس اختیار ہے کہ وہ اسمبلی یا اسمبلی کی کسی کمیٹی کے اجلاس میں شرکت کے لئے اس ممبر اسمبلی کے پروڈکشن آرڈر جاری کر سکتے ہیں:

79-A. Production of a member in custody: (1) The Speaker may, of his own motion or on the written request of a member in custody on the charge of a non-bailable offence, summon the member to attend a sitting or sittings of the Assembly or a Committee of which he is a member, if the Speaker considers the presence of such member necessary.

جناب سپیکر! لہٰذا اپنے اس اختیار کو بروئے کار لاتے ہوئے، سپیکر، صوبائی اسمبلی پنجاب نے 12- اگست 2020 کو قائد حزب اختلاف کی خصوصی کمیٹی کے اجلاس میں شرکت کے لئے پروڈکشن آرڈر جاری کر دیا جو برائے تعمیل تمام متعلقہ مجاز حکام کو بھجوا دیا گیا لیکن متعلقہ اداروں نے اس حکم کی تعمیل نہیں کی۔ مذکورہ قاعدے کا ذیلی قاعدہ (2) کہتا ہے کہ:

(2)On a production order under sub-rule(1), signed by the Secretary or by any other officer authorized in this behalf, addressed to the Government or to the Authority where the member is held in the custody, the Government or such Authority shall cause the member in custody to be produced before the Sergeant-at-Arms, who shall, after the conclusion of the sitting, deliver the member into the custody of the Government or the Authority concerned.

جناب سپیکر! قواعد انضباط کار، صوبائی اسمبلی پنجاب کا قاعدہ 70، تحریک استحقاق کے قابل پذیرائی ہونے کی شرائط بیان کرتا ہے جس میں سے ایک تقاضا یہ ہے:

70.Conditions of admissibility of question of privilege. The right to raise a question of privilege shall be governed by the following conditions; namely–

(a) the question shall relate to a privilege granted by the Constitution, the law or the rules made under any law;

جناب سپیکر!اس طرح اسمبلی قواعد کی خلاف ورزی سے نا صرف اسمبلی کی کمیٹی بلکہ پوری اسمبلی کا استحقاق مجروح کیا گیا ہے۔ یاد رہے کہ جناب سپیکر اس سے قبل بھی مختلف گرفتار ممبران اسمبلی کے حق میں پروڈکشن آرڈر جاری کرتے رہے ہیں اور مجاز ادارے اس حکم کی تعمیل کرتے رہے ہیں لہٰذا گزارش ہے کہ اس تحریک استحقاق کو باضابطہ قرار دیتے ہوئے اسے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے اور اس سلسلے میں ایڈیشنل چیف سیکرٹری ہوم اور آئی جی جیل خانہ جات کو طلب کرکے پنجاب اسمبلی رولز آف بزنس کے مطابق قانونی کارروائی کی جائے۔

جناب سپیکر! اگر اجازت ہو تو میں اس تحریک استحقاق پر مزید کچھ عرض کرلوں؟

جناب سپیکر: پہلے جواب لے لیتے ہیں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! گزارش ہے کہ معزز محرک نے اپنی تحریک استحقاق کے آخر میں خود فرمایا ہے کہ اس سے پہلے بھی جناب پروڈکشن آرڈر جاری کرتے رہے ہیں اور حکومت اس کی تعمیل کرتی رہی ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ کسی طور پر بھی mala- fide نہیں ہے کہ حکومت نے کسی mala-fide کے تحت یہ اقدام کیا ہو۔

جناب سپیکر! میں میرٹ پر بات نہیں کرنا چاہتا، آپ مجھ سے بہتر جانتے ہیں کہ کسی بھی حوالاتی کی عدالت میں پیشی ہو اور اگر administrative ground پر request کی جائے تو اسے مان لیا جاتا ہے لیکن میں اسے میرٹ پر نہیں لینا چاہتا۔

جناب سپیکر! میری صرف ایک request ہے کہ انہوں نے جو استحقاق کا معاملہ اٹھایا ہے یہ آپ کی رولنگ سے متعلقہ ہے لہٰذا میری استدعا ہے کہ بجائے اسے مجلس استحقاقات کو refer کریں آپ یہ اپنے پاس لے لیں، آپ فریقین کو بلالیں، ہمارا مؤقف سن لیں ان کا مؤقف بھی سن لیں اس کے بعد جو فیصلہ کریں گے اس پر تعمیل ہوگی۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ یہ زیادہ بہتر ہے۔ میں یہ تحریک استحقاق اپنے پاس ہی رکھتا ہوں، اس معاملے میں ایڈیشنل چیف سیکرٹری ہوم اور آئی جی جیل خانہ جات کو بلاتے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! چیف سیکرٹری کو بھی بلائیں۔

جناب سپیکر: اگر ضرورت ہوئی تو چیف سیکرٹری کو بلا لیں گے لیکن concerned یہ دو آفیسرز ہیں۔ اس میں چیف سیکرٹری directly اس طرح نہیں آتا اور ہم نے تو concerned آفیسرز سے پوچھنا ہے کہ یہ کیا ہوا اور آپ انہیں لے کر کیوں نہیں آئے۔ جناب سمیع اللہ خان آپ بھی اس میں شامل ہوں گے اور آپ کے سامنے بات ہو گی، وزیر قانون بھی اس میں ہوں گے۔ ہم اسے فوری رکھ لیتے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! جناب محمد بشارت راجہ نے یہ درست بات کی ہے کہ یہ تحریک استحقاق آپ کی رولنگ کی متقاضی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس پر آپ کی رولنگ آج آئے گی یا اس میٹنگ کے بعد آئے گی؟

جناب سپیکر: میں نے اس انکوائری میں آپ کو بھی شامل کیا ہے۔ جب ہماری بات ہو گی تو اس میں آپ کے دو ممبران ہوں گے جناب محمد بشارت راجہ بھی ہوں گے۔ ہم ان آفیسرز کو بلائیں گے، پہلے بیٹھ کر بات کرتے ہیں اگر آپ نے اس میں کچھ دیکھا تو پھر آپ کو پتا ہے کہ ہم نے آئی جی کو بھی ادھر بلایا تھا۔

جناب سمیع اللہ خان: جی، آپ نے آئی جی کو بلایا تھا۔

جناب سپیکر: اس لئے ایسی بات نہیں ہے آپ تھوڑا اعتماد کریں انشاء اللہ تعالیٰ بہتر ہو گا۔

ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: ابھی نہیں، ٹھہر کر پوائنٹ آف آرڈر لیں گے، آپ ابھی بیٹھیں۔

سرکاری کارروائی

جناب سپیکر: اب ہم گورنمنٹ بزنس شروع کر رہے ہیں۔

Now, we take up the Times Institute, Multan Bill 2020. Minister for Law may move the motion for suspension of rules.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the requirements of rule 96 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules for immediate consideration of the Times Institute, Multan Bill 2020 as may have been recommended by Standing Committee on Higher Education."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the requirements of rule 96 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules for immediate consideration of the Times Institute, Multan Bill 2020 as may have been recommended by Standing Committee on Higher Education."

Now, the question is:

"That the motion for the suspension of rules be carried."

(The motion was carried unanimously.)

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

MR SPEAKER: Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill. First reading starts.

مسودہ قانون ٹائمز انسٹیٹیوٹ، ملتان 2020

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the Times Institute, Multan Bill 2020, as recommended by Standing Committee on Higher Education, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Times Institute, Multan Bill 2020, as recommended by Standing Committee on Higher Education, be taken into consideration at once.
>
> Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Bill be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 to 31

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 3 to 31 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 3 to 31 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

FIRST SCHEDULE

MR SPEAKER: Now, First Schedule of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That First Schedule of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Times Institute, Multan Bill 2020, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Times Institute, Multan Bill 2020, be passed."

Now, the question is:

"That the Times Institute, Multan Bill 2020, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed unanimously.)

Applause!

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

MR SPEAKER: Minister for Law may introduce the Punjab Waqf Properties (Amendment) Bill 2020.

مسودہ قانون (ترمیم) وقف املاک پنجاب 2020

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I introduce the Punjab Waqf Properties (Amendment) Bill 2020.

MR SPEAKER: The Punjab Waqf Properties (Amendment) Bill 2020 has been introduced. Minister for Law may move the motion for suspension of rules.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the requirements of rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Punjab Waqf Properties (Amendment) Bill 2020."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the requirements of rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Punjab Waqf Properties (Amendment) Bill 2020.

MR MUHAMMAD WARIS SHAD: Mr Speaker! I oppose.

CH. IFTIKHAR HUSSAIN CHHACHHAR: Mr Speaker! I oppose.

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! میں بھی اسے oppose کرتا ہوں۔

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That the requirements of rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Punjab Waqf Properties (Amendment) Bill 2020."

Since there is no amendment in it.

"That the motion for the suspension of rules be carried."

(The motion was carried.)

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

MR SPEAKER: Minister for Law may move the motion for consideration of the Punjab Waqf Properties (Amendment) Bill 2020. First reading starts.

مسودہ قانون (ترمیم) وقف املاک پنجاب 2020

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Waqf Properties (Amendment) Bill 2020 be taken into consideration at once."

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! ہمیں اس بل پر بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Waqf Properties (Amendment) Bill 2020 be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Bill be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! اگر ہمیں بات نہیں کرنے دینی تو ہم ایوان سے چلے جاتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

CLAUSES 2 to 12

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 2 to 12 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 2 to 12 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE I, PREAMBLE & LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That the Clause1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Waqf Properties (Amendment) Bill 2020 be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Waqf Properties (Amendment) Bill 2020 be passed."

Now, the question is:

"That the Punjab Waqf Properties (Amendment) Bill 2020 be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed unanimously.)

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

MR SPEAKER: Minister for Law may introduce the Punjab Trusts Bill 2020.

مسودہ قانون اوقاف پنجاب 2020

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I introduce the Punjab Trusts Bill 2020.

MR SPEAKER: The Punjab Trusts Bill 2020 has been introduced. Minister for Law may move the motion for Suspension of the Rules.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the requirements of Rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Punjab Trusts Bill 2020."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the requirements of Rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Punjab Trusts Bill 2020."

Now, the question is:

"That the motion for suspension of rules be carried."

(The motion was carried.)

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

MR SPEAKER: Minister for Law may move the motion for consideration of the Punjab Trusts Bill, 2020. First reading starts.

مسودہ قانون اوقاف پنجاب 2020

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Trusts Bill 2020 be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Trusts Bill 2020 be taken into consideration at once."

Since, there is no amendment in it, the question is:

"That the Bill be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 4 to 112

MR SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 4 to 112 of the Bill are under consideration. Since, there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 4 to 112 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3, 2, I, PREAMBLE and LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clauses 3, 2, 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That the Clauses 3, 2, 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Trusts Bill 2020 be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Trusts Bill 2020 be passed."

Now, the question is:

"That the Punjab Trusts Bill 2020 be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

MR SPEAKER: Minister for Law may introduce the Co-operative Societies (Amendment) Bill 2020.

مسودہ قانون (ترمیم) کوآپریٹو سوسائٹیز 2020

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I introduce the Co-operative Societies (Amendment) Bill 2020.

MR SPEAKER: The Co-operative Societies (Amendment) Bill 2020 has been introduced. Minister for Law may move the motion for Suspension of the Rules.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the requirements of Rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Co-operative Societies (Amendment) Bill 2020."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the requirements of Rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Co-operative Societies (Amendment) Bill 2020."

Now, the question is:

"That the motion for suspension of rules be carried."

(The motion was carried.)

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

MR SPEAKER: Minister for Law may move the motion for consideration of the Co-operative Societies (Amendment) Bill, 2020. First reading starts.

مسودہ قانون (ترمیم) کوآپریٹو سوسائٹیز 2020

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Co-operative Societies (Amendment) Bill 2020 be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Co-operative Societies (Amendment) Bill 2020 be taken into consideration at once."

Since, there is no amendment in it, the question is:

"That the Bill be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 to 14

MR SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 2 to 14 of the Bill are under consideration. Since, there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 2 to 14 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE I, PREAMBLE & LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Clause1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That the Clause1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Co-operative Societies (Amendment) Bill 2020 be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Co-operative Societies (Amendment) Bill 2020 be passed."

Now, the question is:

"That the Co-operative Societies (Amendment) Bill 2020 be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

MR SPEAKER: Minister for Law may introduce the Punjab Protected Areas Bill 2020.

مسودہ قانون تحفظ شدہ علاقے پنجاب 2020

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I introduce the Punjab Protected Areas Bill 2020.

MR SPEAKER: The Punjab Protected Areas Bill 2020 has been introduced. Minister for Law may move the motion for Suspension of the Rules.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the requirements of Rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Punjab Protected Areas Bill 2020."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the requirements of Rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Punjab Protected Areas Bill 2020."

Now, the question is:

"That the motion for suspension of rules be carried."

(The motion was carried.)

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

MR SPEAKER: Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill. First reading starts.

مسودہ قانون تحفظ شدہ علاقے پنجاب 2020

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Protected Areas Bill 2020 be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Protected Areas Bill 2020 be taken into consideration at once."

Since, there is no amendment in it, the question is:

"That the Bill be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 to 34

MR SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 3 to 34 of the Bill are under consideration. Since, there is no amendment in these Clauses, Now, the question is:

"That Clauses 3 to 34 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2, 1, PREAMBLE & LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clauses 2, 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clauses 2, 1 Preamble and Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Protected Areas Bill 2020 be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Protected Areas Bill 2020 be passed."

Now, the question is:

"That the Punjab Protected Areas Bill 2020 be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

MR SPEAKER: Minister for Law may introduce the Punjab Women Protection Authority (Amendment) Bill 2020.

مسودہ قانون (ترمیم) تحفظ نسواں اتھارٹی پنجاب 2020

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I introduce the Punjab Women Protection Authority (Amendment) Bill 2020.

MR SPEAKER: The Punjab Women Protection Authority (Amendment) Bill 2020 has been introduced. Minister for Law may move the motion for Suspension of the Rules.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the requirements of Rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Punjab Women Protection Authority (Amendment) Bill 2020."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the requirements of Rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Punjab Women Protection Authority (Amendment) Bill 2020."

Now, the question is:

"That the motion for suspension of rules be carried."

(The motion was carried.)

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

MR SPEAKER: Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill. First reading starts.

مسودہ قانون (ترمیم) تحفظ نسواں اتھارٹی پنجاب 2020

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Women Protection Authority (Amendment) Bill 2020 be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Women Protection Authority (Amendment) Bill 2020 be taken into consideration at once."

Since, there is no amendment in it, the question is:

"That the Bill be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since, there is no amendment in it.

Now, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE I, PREAMBLE & LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Clause1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That the Clause1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Women Protection Authority (Amendment) Bill 2020 be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Women Protection Authority (Amendment) Bill 2020 be passed."

Now, the question is:

"That the Punjab Women Protection Authority (Amendment) Bill 2020 be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

مسودات قانون

(جو متعارف ہوئے)

MR SPEAKER: Minister for Law may introduce the Punjab Civil Servants (Amendment) Bill 2020.

مسودہ قانون (ترمیم) سول سرونٹس پنجاب 2020

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I introduce the Punjab Civil Servants (Amendment) Bill 2020.

MR SPEAKER: The Punjab Civil Servants (Amendment) Bill 2020 has been introduced in the House and is referred to the Standing Committee on Services & General Administration for report within two months.

MR SPEAKER: Minister for Law may introduce the Punjab Parole Bill 2020.

مسودہ قانون پیرول پنجاب 2020

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I introduce the Punjab Parole Bill 2020.

MR SPEAKER: The Punjab Parole Bill 2020 has been introduced in the House and is referred to the Standing Committee on Home Affairs for the report within two months.

MR SPEAKER: Minister for Law may introduce the Punjab Good Conduct Prisoners, Probational Release (Amendment) Bill 2020.

مسودہ قانون (ترمیم) نیک چلن قیدیوں کی پروبیشن پر رہائی، پنجاب 2020

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I introduce the Punjab Good Conduct Prisoners, Probational Release (Amendment) Bill 2020.

MR SPEAKER: The Punjab Good Conduct Prisoners, Probational Release (Amendment) Bill 2020 has been introduced in the House and is referred to the Standing Committee on Home Affairs for report within two months.

MR SPEAKER: Minister for Law may introduce the Probation of Offenders (Amendment) Bill 2020.

مسودہ قانون (ترمیم) مجرموں کی پروبیشن 2020

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I introduce the Probation of Offenders (Amendment) Bill 2020.

MR SPEAKER: The Probation of Offenders (Amendment) Bill 2020 has been introduced in the House and is referred to the Standing Committee on Home Affairs for report within two months.

The agenda of today's session has been completed. The House is adjourned to meet on Thursday the 3rd September 2020 at 2:00 pm.

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2020

جمعرات، 3- ستمبر 2020

(یوم الخمیس، 14- محرم الحرام 1442ھ)

سترہویں اسمبلی: چوبیسواں اجلاس

جلد 24 : شمارہ 2

73

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 3- ستمبر 2020

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ ہائر ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

عام بحث

پرائس کنٹرول پر بحث

ایک وزیر پرائس کنٹرول پر عام بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

75

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا چوبیسواں اجلاس

جمعرات، 3۔ ستمبر 2020

(یوم الخمیس، 14۔ محرم الحرام 1442ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 4 بج کر 15 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

وَقَرۡنَ فِیۡ بُیُوۡتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجۡنَ تَبَرُّجَ الۡجَاہِلِیَّۃِ الۡاُوۡلٰی وَاَقِمۡنَ
الصَّلٰوۃَ وَاٰتِیۡنَ الزَّکٰوۃَ وَاَطِعۡنَ اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ ؕ اِنَّمَا یُرِیۡدُ اللّٰہُ
لِیُذۡہِبَ عَنۡکُمُ الرِّجۡسَ اَہۡلَ الۡبَیۡتِ وَیُطَہِّرَکُمۡ تَطۡہِیۡرًا ﴿ۚ۳۳﴾
وَاذۡکُرۡنَ مَا یُتۡلٰی فِیۡ بُیُوۡتِکُنَّ مِنۡ اٰیٰتِ اللّٰہِ وَالۡحِکۡمَۃِ ؕ
اِنَّ اللّٰہَ کَانَ لَطِیۡفًا خَبِیۡرًا ﴿٪۳۴﴾

سُورَۃُ الاَحزَاب آیات 33 تا 34

اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور جس طرح پہلے جاہلیت کے دنوں میں زیب وزینت کی نمائش کی جاتی تھی اس طرح اظہار زینت نہ کرو اور نماز پڑھتی رہو اور زکوٰۃ دیتی رہو اور اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی فرمانبرداری کرتی رہو۔ اے پیغمبر کی گھر والیو اللہ چاہتا ہے کہ تم سے ہر طرح کی ناپاکی دور کر دے اور تمہیں بالکل پاک صاف کر

دے(33) اور تمہارے گھروں میں جو اللہ کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں اور حکمت کی باتیں سنائی جاتی ہیں اُن کو یاد رکھو بے شک اللہ باریک بین ہے باخبر ہے(34)

وماعلینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

مفلسِ زندگی اب نہ سمجھے کوئی، مجھ کو عشقِ نبی اس قدر مل گیا
جگمگائے نہ کیوں میرا عکسِ دروں ایک پتھر کو آئینہ گر مل گیا
جس کی رحمت سے تقدیر انساں کھلے اُس کی جانب ہی دروازۂ جاں کھلے
جانے عمر رواں لے کر جاتی کہاں خیر سے مجھ کو خیر البشر مل گیا
ذہن بے رنگ تھا سانس بے رُوپ تھی روح پر معصیت کی کڑی دھوپ تھی
اُس کی چشمِ کرم رونقِ جاں بنی، چھاؤں جِس کی گھنی وہ شجر مل گیا
جب سے مجھ پر ہوا مصطفیؐ کا کرم بن گیا دل مظفر چراغِ حرم
زندگی پھر رہی تھی بھٹکتی ہوئی، میری خانہ بدوشی کو گھر مل گیا

سوالات

(محکمہ ہائر ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج کے ایجنڈے پر محکمہ ہائر ایجوکیشن سے متعلق سوالات دریافت کئے جائیں گے اور ان کے جواب دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 3157 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: پی پی-72 میں گورنمنٹ بوائز کالج پھلروان میں طالبعلموں کی تعداد، خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

***3157: جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی-72 (سرگودھا) میں گورنمنٹ بوائز کالج پھلروان کب سے قائم ہے؟

(ب) اس کالج میں طالبعلموں کی تعداد کلاس وار مع بلڈنگ کی تفصیل دی جائے؟

(ج) اس کالج میں ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ سٹاف کی تعداد اور خالی اسامیوں کی تفصیل علیحدہ علیحدہ دی جائے؟

(د) مذکورہ کالج کو سال 19-2018 اور 20-2019 کے دوران کتنی رقم فراہم کی گئی ہے؟

(ہ) اس کالج میں کون کون سی مسنگ فسیلٹیز ہیں اور یہ کب تک مسنگ فسیلٹیز فراہم کر دی جائیں گی؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) گورنمنٹ کالج پھلروان سرگودھا 18-08-2018 سے قائم ہے اور یہ پی پی-72 میں واقع ہے۔

(ب) کالج میں طالبات کی تعداد کلاس وار مع بلڈنگ کی تفصیل درج ذیل ہے:

ایف اے / ایف ایس سی	بی اے / بی ایس سی
فرسٹ ائیر / سیکنڈ ائیر	تھرڈ ائیر / فورتھ ائیر
109/133	17/18

کلاس رومز آٹھ، آفس تین، لیبارٹریز چار، لائبریری ایک،
واش روم سولہ، سرونٹ کوارٹر چار۔

(ج) کالج میں ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ سٹاف کی تفصیل درج ذیل ہے:

ٹیچنگ سٹاف:

خالی	ورکنگ	کل اسامیاں
08	14	22

نان ٹیچنگ سٹاف:

خالی	ورکنگ	کل اسامیاں
09	19	28

(د) سال 20-2019 کے دوران تین ملین روپے برائے خریداری کرسی طلباء اے ڈی پی سکیم کے تحت رقم فراہم کی گئی ہے۔ کرسیوں کی خریداری کے لئے ٹینڈر پراسس مکمل ہو چکا ہے۔ عنقریب یہ خریداری مکمل ہو جائے گی۔

(ہ) کالج ہذا کے تمام طلباء کو ضروری سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں کسی بھی طالبعلم یا والدین نے فراہم کردہ سہولیات کے بارے میں شکایت نہ کی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! پھلروان بوائز کالج میں کل طلباء تقریباً 250 کے قریب ہیں۔ جز (د) میں جواب ملا ہے کہ سال 20-2019 کے دوران تین ملین روپے برائے خریداری کرسیاں طلباء اے ڈی پی سکیم کے تحت رقم فراہم کی گئی ہے۔ کرسیوں کی خریداری کے لئے ٹینڈر پراسس مکمل ہو چکا ہے اور عنقریب یہ خریداری مکمل ہو جائے گی۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ ٹینڈر کب تک ہو گا اور جو تین ملین روپے گورنمنٹ نے دیئے ہیں کیا وہ صرف اسی مسنگ فسیلٹی کی وجہ سے رکھے گئے ہیں اور کیا اس سے صرف کرسیاں اور میز خریدے جائیں گے یا اور بھی چیزیں خریدی جائیں گی؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کے سیکرٹری تبدیل ہو گئے تھے کیا نئے سیکرٹری آ گئے ہیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! جن کے پاس ایڈیشنل چارج ہے وہ آئے ہوئے ہیں۔ یہ سپیشل سیکرٹری ہیں اور اس وقت ان کے پاس چارج ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! ہم اس ADP میں مسنگ فسیلٹیز میں سب سے ضروری چیزوں کی خریداری کر رہے ہیں۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ ایجوکیشن میں جتنی فسیلٹیز دی جائیں اتنی ہی کم ہیں لیکن limited resources ہیں اس لئے اسی کوارٹر میں یہ خریداری ہو جائے گی جیسے پہلے ہی جواب میں بتایا گیا ہے۔ ان کا مجھے message بھی آیا تھا تو as soon as possible ہم خریداری کر لیں گے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ ٹینڈر کب تک مکمل ہو جائے گا اور اس کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جائیں گے۔

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! اسی کوارٹر میں ٹینڈر سے متعلق اقدامات مکمل ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ اگلا سوال بھی صہیب احمد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 3158 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: پی پی-72 میں گورنمنٹ گرلز کالج پھلروان میں طالبعلموں کی تعداد اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*3158: **جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی-72 (سرگودھا) میں گورنمنٹ گرلز کالج پھلروان کب سے قائم ہے؟

(ب) اس کالج میں طالبات کی تعداد کلاس وار مع بلڈنگ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) اس کالج میں ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ سٹاف کی تعداد اور خالی اسامیوں کی تفصیل علیحدہ علیحدہ فراہم کی جائے؟

(د) مذکورہ کالج کو سال 19-2018 اور 20-2019 کے دوران کتنی رقم فراہم کی گئی ہے؟

(ہ) اس کالج میں کون کون سی مسنگ فسیلٹیز ہیں اور یہ کب تک مسنگ فسیلٹیز فراہم کر دی جائیں گی؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) گورنمنٹ گرلز کالج پھلروان سرگودھا 1993-09-01 سے قائم ہے۔

(ب) کالج میں طالبات کی تعداد کلاس وار مع بلڈنگ کی تفصیل درج ذیل ہے:

ایف اے / ایف ایس سی	بی اے / بی ایس سی
فرسٹ ائیر / سیکنڈ ائیر	تھرڈ ائیر / فورتھ ائیر
86 / 83	269 / 170

ٹوٹل کلاس رومز (12)، سائنس لیبارٹریز (03)

(ج) ٹیچنگ سٹاف

منظور شدہ اسامیاں	پر اسامیاں	خالی اسامیاں
24	08	16

نان ٹیچنگ سٹاف:

منظور شدہ اسامیاں	پر اسامیاں	خالی اسامیاں
34	20	14

(د) مذکورہ کالج کو سال 19-2018 میں -/21,260,420 روپے فراہم کئے گئے اور 20-2019 میں دونوں کوارٹرز میں -/12,189,294 روپے فراہم کئے گئے۔ فراہم کردہ فنڈز کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور تیسرے کوارٹر کی رقم فراہم کی جارہی ہے۔

(ہ) کالج ہذا کے تمام طالبات کو ضروری سہولیات فراہم کی جارہی ہیں تاہم کالج میں فراہم کردہ سہولیات کے بارے میں کوئی شکایت وصول نہیں ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! اس سوال کے جواب میں کچھ ambiguity ہے۔ اس میں یہ ہے کہ انہوں نے جز (د) میں کہا ہے کہ مذکورہ کالج کو سال 19-2018 میں -/21,260,420 روپے فراہم کئے گئے اور 20-2019 میں دونوں کوارٹرز میں -/12,189,294 روپے فراہم کئے گئے۔ انہوں نے جو فنڈز اس کوارٹر میں دیئے ہیں وہ کس مد میں دیئے ہیں کیونکہ ابھی تو وہاں پر کسی قسم کے سرونٹ کوارٹرز موجود نہ ہیں۔ پانچ ملین دیئے گئے ہیں جس میں کچھ مرمت کرائی گئی ہے۔ میں اس میں walls کی بات نہیں کر رہا انہوں نے صرف مین ہال کا paint کروایا ہے۔ کیا یہ ارادہ رکھتے ہیں کہ جو پیسے انہوں نے دیئے ہیں کیا اس سے multipurpose hall بھی بنے گا؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! Multipurpose hall کے لئے علیحدہ ADP میں پیسے رکھنے پڑیں گے۔ ان پیسوں میں تو وہ نہیں بنے گا۔ اگر انہیں کوئی اعتراض ہے کہ پیسے صحیح استعمال نہیں کئے جارہے تو kindly اس کی شکایت کریں ہم اس پر exact تحقیقات کر لیں گے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اس میں یہ بات ہے کہ اس کالج کے ٹیچنگ سٹاف کے لئے منظور شدہ اسامیاں 24 ہیں، 8 پُر ہیں اور 16 خالی ہیں اس لئے ہوتا یہ ہے کہ جب والدین بچیوں کو کالج بھیجتے ہیں اور ان سے پوچھتے ہیں کہ کیا وہاں پر کوئی پڑھانے والا بھی ہے یا نہیں تو خالی بلڈنگ کا تو کوئی فائدہ

نہیں ہے۔ آپ زیادہ فوقیت سٹاف کو دیں کہ ٹیچنگ سٹاف کی بھرتی ہونی چاہئے کیونکہ جب سٹاف پورا ہو گا تو بچیاں بھی پڑھنے کے لئے جائیں گی۔

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! آپ بالکل درست فرما رہے ہیں۔ گزشتہ کئی سال سے CTI ماڈل پر یعنی ایڈھاک ازم پر کام چل رہا تھا۔ اس سال ہم نے اشتہار دے دیا ہے، COVID-19 آ گیا تھا لیکن اس کے باوجود ہم 2500 لیکچرارز کی اسامیاں پُر کر رہے ہیں اور مزید 2500 اسامیوں پر بھی بھرتی کریں گے۔ فی الحال 2500 اسامیوں کے انٹرویوز جلد شروع ہونے والے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کو سب سے زیادہ توجہ اس طرف دینے کی ضرورت ہے کیونکہ ٹیچنگ سٹاف ہو گا تو بچیاں سکولوں کالجوں میں جائیں گی۔ اگر سٹاف نہیں ہوتا تو پھر والدین بچیوں کو سکولوں اور کالجوں میں نہیں بھیجتے۔

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! آپ بالکل ٹھیک فرما رہے ہیں کہ سٹاف نہیں ہو گا تو پڑھائے گا کون؟

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 1999 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گرلز کالج فرید ٹاؤن ساہیوال کے تعمیری

اخراجات اور طالبات کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*1999: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گرلز کالج فرید ٹاؤن ساہیوال کی تعمیر کب شروع ہوئی کتنی لاگت آچکی ہے اور کب تک بلڈنگ مکمل ہو گئی؟

(ب) اس وقت کتنی طالبات اس میں زیر تعلیم ہیں اور ان کو کون کون سے مضمون کی تعلیم دی جا رہی ہے؟

(ج) ایس این ای کے مطابق ٹیچنگ / نان ٹیچنگ سٹاف کتنا ہے اور خالی سیٹیں کتنی ہیں؟

(د) فیس کی مد میں سالانہ کتنی رقم جمع ہوئی اور اخراجات کی تفصیل کیا ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) کالج 2014 میں بننا شروع ہوا PC-I کے مطابق اس کی لاگت 107.269 ملین روپے ہے اکیڈمک بلاک اور ایڈمن بلاک مکمل ہیں اور کلاسز کا اجراء ہو چکا ہے۔

(ب) اس میں طالبات کی تعداد 1100 ہے، اس میں درج ذیل مضامین پڑھائے جاتے ہیں میڈیکل، نان میڈیکل، آئی سی ایس، کامرس، آرٹس، بی اے / بی ایس سی کے مضامین بھی پڑھائے جاتے ہیں۔

(ج) ایس این ای کے مطابق ٹوٹل ٹیچنگ سٹاف 22 ہے جن میں سے 14 کام کر رہی ہیں اور آٹھ سیٹیں خالی ہیں۔ ایس این ای کے مطابق ٹوٹل نان ٹیچنگ سٹاف 28 ہے جن میں سے 15 کام رہے ہیں اور 13 سیٹیں خالی ہیں۔

(د) کالج میں ٹوٹل رقم اب تک 9670957.74 روپے جمع ہوئی ہے اور اخراجات کی مد میں 6825968/- روپے خرچ ہوئے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جز (الف) میں پوچھا گیا تھا کہ گرلز کالج فرید ٹاؤن ساہیوال کی تعمیر کب شروع ہوئی کتنی لاگت آچکی ہے اور کب تک بلڈنگ مکمل ہو گی؟ اس کا جواب دیا گیا ہے کہ کالج 2014 میں بننا شروع ہوا PC-I کے مطابق اس کی لاگت 107.269 ملین روپے ہے اکیڈمک بلاک اور ایڈمن بلاک مکمل ہیں۔ میرا سوال پوچھنے کا مقصد یہ تھا کہ کالج بلڈنگ کا جو نقشہ بنایا گیا تھا کیا اس کے مطابق فنڈز دیے گئے ہیں اور تعمیر مکمل ہو چکی ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! جواب میں exactly لکھا ہے کہ کالج 2014 میں بننا شروع ہوا PC-I کے مطابق اس کی لاگت 107.269 ملین روپے ہے اکیڈمک بلاک اور ایڈمن بلاک مکمل ہیں اور کلاسز کا اجراء ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے کوئی اور سوال پوچھا نہیں۔ اگر یہ کوئی اور معلومات چاہتے ہیں تو بتا دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ مجھ پر پابندی لگا دیں گے کہ یہ آپ کا دوسرا سوال ہے۔ انہوں نے جز (الف) میں بتایا ہے کہ یہ مکمل ہو چکا ہے لیکن میری اطلاع کے مطابق اس میں ابھی کافی shortcomings ہیں۔ کالج کی ضروریات پوری نہیں ہوئیں کیونکہ یہ نیا کالج بنا ہے جو 2014 میں شروع ہوا تھا جو ابھی تک مکمل نہیں ہوا۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ کب تک مکمل کر دیں گے؟

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! یہ 2014 میں شروع ہوا ہے اور اب کتنا ٹائم ہو چکا ہے لہٰذا یہ آپ کے دَور میں ہی بن جانا چاہئے تھا۔ میرے خیال میں اُس وقت آپ اتنے فعال نہیں تھے جتنا آج ماشاء اللہ آپ کو دیکھ کر خوشی ہوتی ہے۔ اگر آپ اُس وقت follow کرتے تو یہ کالج بن چکا ہوتا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! یہ ہمارے دَور میں شروع ہوا تھا اور اب وہاں پر کلاسز ہو رہی ہیں۔ وہاں پر جو مسنگ فسیلٹیز ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ سے تو کوئی چیز miss نہیں ہوتی لیکن یہ کیسے miss ہو گئی؟ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ہم سے کچھ miss ہوا ہے تو اس ملک کا یہ حال ہوا ہے۔ اگر ہم سے کچھ miss نہ ہوتا تو آج ہم اللہ کے فضل سے کہیں اور کھڑے ہوتے۔

جناب سپیکر: اب آپ سوال کریں۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! میں نے ایک بات پوچھنی ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! یہ میرے حلقے میں کالج بنا ہے جہاں پر کلاسز بھی شروع ہیں اور اس وقت 1100 کے قریب students وہاں پڑھ رہے ہیں۔ ان کا ضمنی سوال پوچھنے کا مقصد یہ تھا کہ جتنے پیسے allocate کئے گئے تھے آیا وہ سب لگ گئے ہیں اور کوئی چیز بقایا رہ تو نہیں گئی، PC-I میں جو کچھ design کیا گیا تھا کیا اس میں پوری رقم خرچ ہو چکی ہے اور 100 فیصد کام مکمل ہو گیا ہے یا ابھی کچھ part رہتا ہے؟

جناب سپیکر: کیا saving میں پیسے تو نہیں بچ گئے؟ جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! محکمے کی طرف سے دیئے گئے جواب کے مطابق 100 فیصد پیسے لگ چکے ہیں۔ اگر exactly ان کو شکایت ہے یا اِن کے خیال میں کسی جگہ پر پیسے لگنے تھے وہ نہیں لگے تو ہم چیک کر لیتے ہیں کیونکہ یہ پیسے عوام کے ہیں جو صحیح جگہ پر لگنے چاہئیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے تو فرما دیا ہے لیکن کالج کی completion ابھی تک نہیں ہوئی۔ یہ تعلیم کا معاملہ ہے لہٰذا میں آپ کے توسط سے request کروں گا کہ چونکہ وہ ہماری بچیوں اور بیٹیوں کا گرلز کالج ہے اس لئے اگر آپ مناسب سمجھیں تو ساہیوال کی بیٹیوں کے لئے کالج کی تمام سہولیات مکمل کر دیں۔

جناب سپیکر: پہلے آپ انہیں بتائیں گے کہ کون سا کام باقی رہ گیا ہے جو ابھی مکمل نہیں ہوا۔ آپ پہلے یہ بتائیں کہ آپ نے last time کالج کا visit کب کیا تھا؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں تو ساہیوال ہی رہتا ہوں اور آج بھی ساہیوال سے آیا ہوں۔ میں صبح شام ساہیوال ہی رہتا ہوں۔

جناب سپیکر: ملک ندیم کامران! آپ کو پتا ہو گا کہ وہاں کیا چیز رہ گئی ہے؟

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! میرے گھر کے ساتھ ہی یہ کالج ہے۔

جناب سپیکر: آپ ایسا کریں کہ چیک کر کے بتادیں پھر منسٹر صاحب سے پوچھ لیں گے۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے بڑی relevant بات کی ہے کہ اگر وہاں کوئی کمی ہے تو بتادیا جائے لہٰذا اِن کو convey کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، وہی کہہ رہے ہیں کہ کالج میں کوئی کمی ہے تو بتادیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں سوال کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! تسیں پہلے کمی دا پتا کر لوو۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ نے اب فرما دیا ہے لہٰذا وہ shortcomings پوری کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اب اگلا سوال لیتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اسی سوال کے جز (ب) پر سوال کرنا ہے۔

جناب سپیکر: جی، اب آپ کے دو سوال ہو گئے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ نے تین ضمنی سوال کرنے کا already فرمایا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ جز (ب) میں پوچھا گیا تھا کہ گرلز کالج فرید ٹاؤن ساہیوال میں کتنی طالبات ہیں جبکہ جز (ج) میں SNE کے مطابق خالی سیٹوں کے متعلق پوچھا گیا تھا جس کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ گرلز کالج میں اسسٹنٹ پروفیسرز کی ٹوٹل سیٹیں 42 ہیں جن میں سے 34 موجود ہیں جبکہ آٹھ کی کمی ہے۔ ایسوسی ایٹ پروفیسرز ٹوٹل 15 ہیں جن میں سے پانچ موجود ہیں جبکہ 10 کی کمی ہے۔ SNE کے مطابق سات پروفیسرز کی سیٹیں منظور ہیں جبکہ صرف دو موجود ہیں۔ اسی طرح لیکچرارز بھی کم ہیں۔ چونکہ وہاں پر 1100 بچیاں پڑھ رہی ہیں لیکن سٹاف کم ہے لہٰذا یہ کب تک وہاں پر سٹاف کو تعینات کر دیں گے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! یہ بڑا relevant سوال ہے۔ میں نے جیسے پہلے عرض کیا ہے کہ بدقسمتی سے گزشتہ چار پانچ سالوں سے CTIs کا سسٹم prevalent تھا اور جب ہماری گورنمنٹ آئی تو میں نے request کی کہ اس کو prominent کرنا چاہئے لیکن پہلے سال fiscal space available نہیں تھی جبکہ اس سال گورنمنٹ نے allow کر دیا ہے اس لئے ہم نے اڑھائی ہزار lecturers کا ad دے دیا ہے جس سے کچھ اسامیاں fill up ہو جائیں گی اور مزید اسی سال کچھ عرصہ بعد ہم اڑھائی ہزار سیٹوں کا دوبارہ ad دیں گے لہٰذا اس سال پانچ ہزار appointments ہوں گی۔ شکریہ

(اذانِ عصر)

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ابھی میرا یہ سوال ہونا ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ کا سوال تو ہو گیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اگر آپ حکم فرماتے ہیں تو میں سوال نہیں کرتا۔

جناب سپیکر: جی، میں نے دیکھا نہیں ہے۔ آپ سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 2000 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: گرلز کالج میں پروفیسر / اسسٹنٹ پروفیسر، لیکچرارز سٹاف کے عرصہ تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

*2000: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گرلز کالج ساہیوال میں پروفیسر / اسسٹنٹ پروفیسر اور لیکچرار سٹاف کتنا ہے اور کتنی پوسٹ خالی ہیں، subject wise بتائیں؟

(ب) کالج ہذا میں نان ٹیچنگ سٹاف کتنا ہے اور ان کا عرصہ تعیناتی کیا ہے؟

(ج) سال 17-2016، 18-2017 اور 19-2018 میں طالبات سے فیس کی مد میں کتنی رقم جمع ہوئی اور ان سالوں کے اخراجات کی تفصیل سے بھی آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف)

عہدہ	منظور شدہ تعداد	موجود تعداد	خالی تعداد
لیکچرار	34	29	5
اسسٹنٹ پروفیسر	42	34	8
ایسوسی ایٹ پروفیسر	15	05	10
پروفیسر	07	02	05
کل تعداد	98	70	28

Vacancy Position کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) کالج ہذا میں نان ٹیچنگ سٹاف کی 63 اسامیاں ہیں، جس میں سے 22 خالی اور 41 پر سٹاف کام کر رہا ہے ان کے عرصہ تعیناتی کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سال 17-2016 کے دوران طالبات سے فیسوں کی مد میں -/2723190 روپے وصول ہوئے جس میں سے -/87951446 روپے اخراجات کئے گئے۔

سال 18-2017 کے دوران طالبات سے فیسوں کی مد میں -/2748768 روپے وصول ہوئے جس میں سے -/97753212 روپے اخراجات کئے گئے۔

سال 19-2018 کے دوران طالبات سے فیسوں کی مد میں -/4058782 روپے وصول ہوئے جس میں سے -/10200563 روپے اخراجات کئے گئے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! پہلے سوال میں منسٹر صاحب نے CTIs کا ذکر کر دیا ہے اس لئے میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا۔ گرلز کالج ساہیوال سے متعلق یہ سوال ہے اور آپ خود ملاحظہ فرما لیں کہ لیکچرارز، اسسٹنٹ پروفیسرز، ایسوسی ایٹ پروفیسرز اور پروفیسرز کی 98

اسامیوں میں سے اٹھائیس اسامیاں خالی ہیں جبکہ جز (ب) میں نان ٹیچنگ سٹاف کی بھی 63 منظور شدہ اسامیوں میں سے بائیس اسامیاں خالی ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ کی بات ٹھیک ہے کیونکہ منسٹر صاحب نے کہہ دیا ہے کہ جلد ہی انشاءاللہ انہیں پُر کر دیا جائے گا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا سوال کرنے کا مقصد یہ ہے اور میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ اسامیاں کب سے خالی ہیں اور ان کے علم میں کب سے ہے؟ چلیں یہ کب سے خالی ہیں نہ بتائیں اور یہ بتا دیں کہ کب تک ان کو مکمل کر لیں گے کیونکہ وہاں گرلز کالج ساہیوال میں بڑی تعداد میں بچیاں پڑھ رہی ہیں اور سٹاف کا بڑا مسئلہ ہے تو کوئی ڈیڈ لائن لے دیں کہ کس مہینے کی کون سی تاریخ تک یہ پُر کر دیں گے؟

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! ابھی تو انہوں نے اس حوالے سے بتایا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! نہیں۔ انہوں نے اس حوالے سے کوئی حتمی تاریخ نہیں بتائی۔

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! میں انہیں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میرے علم میں تو یہ 2018 کے بعد ہی آیا ہے کہ یہ اسامیاں خالی ہیں۔ شاید انہیں پہلے سے علم تھا لیکن unfortunately یہ کچھ نہیں کر سکے تب تو fiscal space بھی کافی تھی۔ ہمارے پاس گزشتہ دو سال سے financial space کا issue تھا اور ہم نے request بھی کئی بار کی کہ ہمیں اسامیاں پُر کرنے کی اجازت دی جائے۔ اب ہمیں اجازت مل گئی ہے تو یہ اسامیاں پبلک سروس کمیشن کے ذریعے advertise ہو چکی ہیں اور اسی ادارے نے ہی سارا process مکمل کرنا ہے کیونکہ آپ بہتر جانتے ہیں کہ ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے نہیں کرنا۔ Appointment due process سے ہوتی ہیں جیسے ہی یہ process complete ہوتا ہے تو اس میں سے کچھ لوگ آ جائیں گے۔ Actuallay وہ اڑھائی ہزار اسامیاں ہیں تو ساری ادھر ہی تو نہیں جائیں گی لیکن ہم اسی کو as per requirement distribute کریں گے۔ اس کے بعد second phase فوری طور پر شروع کر دیں گے۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! ٹھیک ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اگر آپ مطمئن ہیں تو میں بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، میں مطمئن ہوں اور آپ بھی مطمئن شہری بن جائیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! اذان عصر ہو گئی ہے تو نماز کے لئے وقفہ کر دیں یا کوئی ٹائم دے دیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد الیاس! آپ نماز پڑھ آئیں کیونکہ مغرب سے پہلے تک عصر کی نماز کا ٹائم ہے اس لئے آپ پڑھ آئیں اور مغرب سے پہلے آپ سارے لوگ پڑھ سکتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر جناب محمد الیاس نماز عصر
کی ادائیگی کے لئے معزز ایوان سے اٹھ کر جانے لگے)

جناب محمد الیاس! آپ کو پتا ہے ناں کہ کل مسجد کا افتتاح ہے اور کل آپ نے ادھر آنا ہے۔

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب سپیکر: ویسے کل کے حوالے سے سب ممبران کو دعوت ہے کیونکہ مسجد کی بات ہوئی ہے تو میں ذکر کر دوں کہ جب ہم نے 2004 میں نئی اسمبلی بلڈنگ اور ہال کا سنگ بنیاد رکھا تھا تو ساتھ ہی مسجد کا کام شروع کیا۔ اس وقت ممبران نے یہ کہا تھا کہ مسجد کے لئے ہم نے حکومت سے پیسے نہیں لینے اور ہماری تنخواہ میں سے آپ پیسے کاٹتے رہیں۔ ممبران کی تنخواہ سے ہی یہ مسجد بنی ہے تاہم اس میں دو major contribution رئیس محبوب احمد نے ایک کروڑ 14 لاکھ روپے دیئے تھے اور آپ کے شیخ علاؤالدین نے 24 لاکھ روپے مسجد کی تعمیر کے لئے دیئے تھے۔

یہ مسجد الحمدللہ اب complete ہے پھر میں نے وزیراعلیٰ سے کہا تو انہوں نے air-conditioning اور قالین کا انتظام کیا ہے۔ اب آپ سب ممبران کو دعوت ہے کہ کل جمعتہ المبارک کی نماز ایک بج کر پندرہ منٹ پر ہو گی تو آپ سب ممبران وہاں تشریف لائیں۔ اس مسجد کی جو بنیاد رکھی گئی تھی وہ اب complete ہوئی ہے اور یہ اچھا ہوا ہے کہ main building کے افتتاح سے پہلے اللہ کا گھر جو آپ کی ہی کاوشوں سے بنا ہے جس میں حکومت کے پیسے نہیں ہیں تو اگر آپ سارے ممبران آئیں گے تو ہمیں خوشی ہو گی۔ جی، محترمہ!

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! سوال نمبر 4727 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور میں انٹر کیفے اور پی جی کیفے میں حفظان صحت کے اصولوں کی خلاف ورزی سے متعلقہ تفصیلات

*4727: **محترمہ راحیلہ نعیم:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ کالج یونیورسٹی (GCU) میں کتنی کنٹین ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ انٹر کیفے اور پی جی کیفے میں صفائی کا ناقص انتظام ہے؟

(ج) کیا یہ بات درست ہے کہ انٹر کیفے کے اندر یونیورسٹی ٹوائلٹ موجود ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ دونوں کیفے میں سٹاف کسی قسم کا hair cap اور gloves استعمال نہیں کرتے؟

(ہ) ان کیفے کا ٹھیکہ کن شرائط پر دیا گیا ہے، تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور میں چار کنٹین ہیں۔

(ب) گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور کے مطابق یہ درست نہ ہے۔ کیفے میں صفائی ستھرائی کے حوالے سے خصوصی انتظامات کئے گئے ہیں اور پنجاب فوڈ اتھارٹی کے SOPs پر مکمل طور پر عملدرآمد کیا جاتا ہے۔

(ج) گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور کے مطابق طالب علموں کے لئے مختص یونیورسٹی ٹوائلٹ کیفے ٹیریا کے اندر نہیں ہیں۔

(د) گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور کے مطابق یہ درست نہ ہے۔ سٹاف SOPs کی مکمل پابندی کرتے ہوئے hair cap اور gloves استعمال کرتے ہیں۔

(ہ) جن شرائط پر ٹھیکہ دیا ہے ان کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میرا معزز منسٹر سے ضمنی سوال جز (ج) کے دیئے گئے جواب سے متعلق ہے کہ مہربانی کرکے اسے پڑھ دیں اور اس حوالے سے معزز ایوان کو آگاہ بھی کردیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! انہوں نے کہا ہے کہ جز (ج) کے جواب کو پڑھ دیں اور اس کے بعد اسے clarify کر دیں۔ محکمہ نے جواب دیا ہے کیونکہ obviously ایک چیز بڑی clear ہونی ضروری ہے کہ یونیورسٹی ہے اور we don't manage micro universities لیکن ان کے وائس چانسلر کی طرف سے جواب آیا ہے کہ گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور میں طالب علموں کے لئے مختص یونیورسٹی toilets کیفے ٹیریا کے اندر نہیں ہیں کیونکہ last session میں بھی آپ نے سوال پوچھا تھا تو I called them up and I talked to the VC اور ان کا یہ کہنا تھا کہ وہاں پر toilets ہیں لیکن actually وہ باہر ہیں مگر ان کا ایک دروازہ کیفے ٹیریا میں بھی کھلتا ہے۔ اس چیز کو انہوں نے clarify کیا جس کے بعد میں نے انہیں کہا کہ اسمبلی میں یہ سوال آیا ہے تو kindly صفائی وغیرہ کا خیال رکھیں جس پر انہوں نے یقین دلایا کہ وہ صاف ہے۔ اب یونیورسٹی کھلنے والی ہے تو میں اسے خود جا کر چیک کرلوں گا۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔اس کے آخری جز کے متعلق سوال تھا کہ کن شرائط پر ٹھیکہ دیا گیاتو اس کی تفصیل مجھے ملی ہے جسے میں آپ کے گوش گزار کرنا چاہوں گی کہ وہ اس قدر سیاہ ہے کہ اسے پڑھا بھی نہیں جا سکتا۔ اس سیاہ کاغذ کی ہمیں تو سمجھ نہیں آئی اگر منسٹر صاحب بتادیں تو اچھی بات ہو گی۔

جناب سپیکر: ویسے تو ٹھیک ہے ناں "کالی" تو نہیں ہے۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! مجھے نہیں پتا کیونکہ پتا اس وقت چلے گا جب ہم اسے پڑھ سکیں گے۔ ماشاء اللہ یہ سارے صفحات کالے ہیں۔ آپ خود ہی ملاحظہ فرمالیں کہ اس جواب کے سارے صفحات ہی کالے ہیں۔

(محترمہ راحیلہ نعیم نے اس مرحلہ پر
تفصیلی جواب پورے ایوان میں لہراتے ہوئے جناب سپیکر کو دکھایا)

جناب سپیکر! یہ صفحات اس قدر کالے ہیں کہ مجھے تو ٹھیکہ ہی کالا لگ رہا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اس کی پرنٹنگ کو چیک کر لیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! شاید محترمہ کو جو تفصیلی جواب ملا ہے وہ ٹھیک نہیں ہو گا تو میں ڈیپارٹمنٹ سے کہتا ہوں کہ دوبارہ انہیں ٹھیک کاپی دے۔

جناب سپیکر! میں اس پر معذرت کرتا ہوں اگر یہ غلط ملا ہے۔ مجھے ابھی پتا چلا ہے I apologize for that ڈیپارٹمنٹ انہیں دوبارہ تفصیلی جواب provide کرے تاکہ یہ اسے دیکھ لیں۔

جناب سپیکر: آپ اس کو دوبارہ دیکھیں گے؟

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! یہ پڑھا تو نہیں جا سکتا اس لئے جب تک نئی کاپی ملے تو اس وقت تک کے لئے اس سوال کو pending کر دیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! اگلی دفعہ کر لیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! محکمہ انہیں اچھی کاپی provide کر دے گا اور اگر انہیں کوئی اعتراضات ہوئے تو نیا سوال put کر دیں یہ کون سا کوئی issue ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ اس طرح کریں کہ پھر آپ specific اتنی ہی بات کر لینا۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 4791 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 4794 بھی محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب ارشد ملک کا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران کی طرف سے
"جناب محمد ارشد ملک کا یہ چوتھا سوال ہے" کی آوازیں)

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرے پچھلے سوال pending تھے انہیں کیوں اعتراض ہے؟

جناب سپیکر: کوئی بات نہیں یہ سوالوں کے "شہنشاہ" ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! مہربانی اور یہ آپ کی محبت ہے۔ (قہقہہ)

جناب سپیکر! آپ نے مطمئن ہو جانا ہے اور میں نے ویسے ہی بیٹھ جانا ہے۔ اگر آپ حکم کریں تو میں پڑھتا ہی نہیں ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ آپ سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 2001 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج ساہیوال
میں لیکچرار / اسسٹنٹ پروفیسر کی خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

* 2001: **جناب محمد ارشد ملک:** کیاوزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج ساہیوال میں لیکچرار، اسسٹنٹ پروفیسر اور پروفیسر کی کتنی اسامیاں ہیں اور کتنی کب سے خالی ہیں، subject wise بتائیں؟

(ب) کالج ہذا میں ٹیچنگ / نان ٹیچنگ سٹاف کتنا ہے، مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) سال 18-2017 اور 19-2018 میں سٹوڈنٹس سے فیس کی مد میں کتنی رقم جمع ہوئی، ان سالوں میں کالج ہذا میں کتنے اخراجات ہوئے، کس کس مد میں ہوئے، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف)

سیریل نمبر	عہدہ	منظور شدہ تعداد	حاضر تعداد	خالی
-1	لیکچرار	57	49	8
-2	اسسٹنٹ پروفیسر	71	62	9
-3	ایسوسی ایٹ پروفیسر	34	16	18
-4	پروفیسر	15	3	12
	کل تعداد	177	130	47

(ب) کالج ہذا میں ٹیچنگ سٹاف کی 177 اسامیاں ہیں جس میں سے 47 خالی جبکہ 130 پر سٹاف کام کر رہا ہے نان ٹیچنگ سٹاف کی 119 اسامیاں ہیں جس میں سے 39 خالی اور 80 پر سٹاف کام کر رہا ہے ویکنسی پوزیشن ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سال 18-2017 کے دوران طلباو طالبات سے فیسوں کی مد میں -/30355344 روپے وصول ہوئے جس میں سے -/14118131 روپے اخراجات کئے گئے سال 19-2018 کے دوران طلباو طالبات سے فیسوں کی مد میں -/69769563 روپے وصول ہوئے جس میں سے -/15075360 روپے اخراجات کئے گئے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اس سوال میں بھی سٹاف کے متعلق بات کی گئی تھی جس کا وزیر موصوف نے جواب بھی دے دیا ہے اس لئے میں اس کو دوبارہ repeat نہیں کرتا اور repetition سے بچتے ہوئے۔

جناب سپیکر! میری یہ گزارش ضرور ہے کہ یہ پوسٹ گریجویٹ کالج ساہیوال کا بڑا قدیمی کالج ہے جہاں پر سٹاف کی جو کمی ہے اسے timely دیکھ لیا جائے۔

جناب سپیکر! اس سوال کے جز(ج) میں پوچھا تھا کہ 18-2017 اور 19-2018 میں طالبعلموں سے فیس کی مد میں کتنی رقم وصول ہوئی، ان سالوں کے دوران کالج ہذا میں کتنے اخراجات ہوئے، کس کس مد میں خرچ ہوئے، مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں۔

جناب سپیکر! میں نے یہ پڑھا اس لئے ہے کہ جز(ج) کا جواب میرے سوال کے مطابق نہیں ہے۔ آپ اسے خود ملاحظہ فرمالیں اور اگر آپ مطمئن ہیں تو میں بھی مطمئن ہوں۔ اگر آپ اس میں کچھ پوچھنا چاہتے ہیں تو میں پوچھ لوں گا۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! اس سوال کے جز(ج) میں فیسوں کی مد میں جو رقم لی ہے اور اخراجات کے حوالے سے جناب محمد ارشد ملک پوچھ رہے ہیں تو اس کا جواب دے دیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! میرے خیال میں جناب محمد ارشد ملک details مانگ رہے ہیں کہ exactly کیا expenses ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! اس کی تفصیل آپ نے مانگی ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرے سوال کے اندر سب کچھ لکھا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: سوال کے اندر لکھا ہوا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں دوبارہ پڑھ دوں؟

جناب سپیکر: نہیں، نہیں چلیں ٹھیک ہے کہ سوال میں لکھا ہوا ہے ناں۔منسٹر صاحب!جو خرچہ ہوا ہے وہ کس کس مد میں ہوا ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! اس سوال کا جواب محکمہ نے تفصیل کے ساتھ نہیں دیا اس لئے۔۔۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر!مہربانی کر کے اس سوال کو pending فرما دیں۔

جناب سپیکر: چلیں،ٹھیک ہے اس سوال کو pending کر لیتے ہیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال بھی جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔جی،سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر!سوال نمبر 2003 ہے،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال کی دو تحصیلوں میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء وطالبات کو لیپ ٹاپ تقسیم کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*2003: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال 18-2017 میں ضلع ساہیوال کی دو تحصیلوں میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء وطالبات میں لیپ ٹاپ تقسیم کئے گئے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کافی طلباء وطالبات کے لیپ ٹاپ clerical mistake کی وجہ سے تقسیم نہ ہو سکے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ طلباء وطالبات نے اس ضمن میں ساہیوال بورڈ میں فیس جمع کروائی تاکہ کوائف درست ہو سکیں؟

(د) کیا حکومت ساہیوال کے ان طلباء وطالبات کو لیپ ٹاپ دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) جی ہاں! سال 18-2017 میں ضلع ساہیوال کے 2936 طلباء و طالبات کے درمیان لیپ ٹاپ تقسیم کئے گئے۔

(ب) جن طلباء کو لیپ ٹاپ نہیں ملے ان کے کوائف میں اداروں کی طرف سے فراہم کردہ شناختی کارڈ نمبرز کا اندراج غلط تھا چونکہ لیپ ٹاپ کی الاٹمنٹ شناختی کارڈ نمبرز پر ہوتی ہے اس وجہ سے ان کو لیپ ٹاپ الاٹ نہ ہو سکے۔

(ج) درست نہ ہے لیپ ٹاپ کے لئے جو طلباء اہل تھے ان کے شناختی کارڈ کی درستی اصل شناختی کارڈ یا ب فارم کی فراہمی پر grievance committee کے ذریعے بغیر فیس درست کروا دیئے گئے تھے۔

(د) حکومت پنجاب کی نافذ کردہ پابندی کے تحت حکومت ساہیوال کے طلباء و طالبات کو لیپ ٹاپ دینے کا ارادہ نہیں رکھتی مزید یہ کہ بقیہ لیپ ٹاپ کی تقسیم کے متعلق وزیر اعلیٰ پنجاب نے معاملہ کو کابینہ کی کمیٹی برائے خزانہ کے سامنے رکھنے کی منظوری دی ہے جس کے تحت بقیہ لیپ ٹاپ کو حکومت پنجاب کے تعلیمی اداروں کی نئی بننے والی اور پہلے سے موجود IT Labs کو بہتر بنانے کے لئے استعمال کیا جائے گا۔

مزید برآں صوبہ کے دس ایسے اضلاع جہاں student enrollment کم ہے ان اضلاع میں ان لیپ ٹاپس کی طلباء و طالبات میں تقسیم کا طریق کار کابینہ کی منظوری کے تحت کیا جائے گا تاکہ ان اداروں کے تمام طلباء و طالبات ان لیپ ٹاپ کے ذریعے تعلیم سے مستفید ہو سکیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! میں یہ کہہ رہا ہوں کہ آپ کو ایک سوال اور ڈال دینا چاہئے تھا کہ اس کالج کی یونیورسٹی کب بنے گی؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! وہ ہے، وہ اگلے اجلاس میں آجائے گا ابھی اس کا نمبر نہیں آیا۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ کوئی ضمنی سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ کی محبت کا شکریہ۔ یہ سوال طلبا و طالبات سے related ہے۔ میں نے پوچھا یہ تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ سال 18-2017 میں ضلع ساہیوال کی دو تحصیلوں میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء وطالبات میں لیپ ٹاپ تقسیم کئے گئے؟

جناب سپیکر! جز (ب) میں یہ پوچھا تھا کہ کیا یہ بھی درست ہے کہ کافی طلبا و طالبات کے لیپ ٹاپ clerical mistake کی وجہ سے تقسیم نہ ہو سکے؟ میں نے یہ سوال اس لئے پڑھا ہے کہ اس میں حکومت نے تسلیم کیا ہے کہ واقعی ایسے نمایاں بچے اور بچیاں، ایسے ذہین طلباء وطالبات جن کا نام لسٹ میں آیا تھا clerical mistake کی وجہ سے ان کو لیپ ٹاپ نہیں دیئے گئے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! یہ بتائیں کہ یہ لیپ ٹاپ کب دیئے تھے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! یہ 18-2017 میں دیئے تھے لیکن یہ 18-2017 سال ہے یہ وہ نہیں ہے جو آپ فرما رہے ہیں۔ جو آپ پوچھ رہے ہیں یہ ایسا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! وہاں کے بچے اور بچیاں آج بھی امید لگا کر بیٹھی ہیں کہ انہوں نے نمایاں پوزیشن حاصل کی اور صرف clerical mistake کی وجہ سے۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! جب ہماری گورنمنٹ آئی تو مجھے پتا چلا کہ بہت سارے لیپ ٹاپ ابھی ڈیپارٹمنٹ کے پاس پڑے ہوئے ہیں۔ میں نے ان کو یہ کہا کہ چونکہ یہ سکیم سابقہ حکومت کی تھی اس لئے جو لیپ ٹاپ فالتو ہیں وہ کالجز کو دے دیئے جائیں کیونکہ وہاں پر کمپیوٹرز کی کمی ہے لیکن یہ معاملہ نیب اور کورٹ میں گیا ہوا ہے۔ مجھے ڈیپارٹمنٹ نے بتایا کہ litigation کی وجہ سے ہم یہ کیس move on نہیں کر رہے ہیں۔ جب تک ہم نیب سے clear نہیں ہو جاتے اس وقت تک unfortunately کچھ نہیں ہو سکتا یہ لیپ ٹاپ ضائع ہی ہو رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ جب تک نیب انکوائری مکمل نہیں کر لیتا اور یہ کیس کورٹ میں بھی ہے اس کے بعد ہی ہم کچھ بتا سکتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! منسٹر صاحب کی بات سنی ہے آپ یہ جواب پڑھ لیں اس کے مطابق یہ بالکل lot of difference ہے۔ میں نے جز (د) میں پوچھا تھا کہ کیا حکومت ساہیوال کے ان طلبا و طالبات کو لیپ ٹاپ دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟ انہوں نے بتایا کہ حکومت پنجاب کی نافذ کردہ پابندی کے تحت حکومت ساہیوال کے طلبا و طالبات کو لیپ ٹاپ دینے کا ارادہ نہیں رکھتی۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! ہر حکومت کی اپنی پالیسی ہوتی ہے۔ آپ کی حکومت کی اُس وقت پالیسی تھی کہ لیپ ٹاپ تقسیم کرنے ہیں۔ جب نئی حکومت آتی ہے تو وہ اپنی پالیسی لے کر آتی ہے تو اس میں کوئی حرج والی بات نہیں ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ کو حرج نہیں ہے، مجھے حرج نہیں ہے لیکن اگلی بات سن لیں اس کے بعد اگر آپ فرمائیں گے تو میں اس پر بھی surrender کر جاؤں گا۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ surrender نہ کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! یہ پڑھ لیں میرا خیال ہے کہ اس کو نہیں پڑھا۔ اس میں لکھا ہے کہ مزید بر آں صوبہ کے دس ایسے اضلاع جہاں پر سٹوڈنٹس کی enrollment کم ہے ان اضلاع میں ان لیپ ٹاپ کی طلباء و طالبات میں تقسیم کا طریق کار کابینہ کی منظوری کے تحت دیا جائے گا۔ میرے ساہیوال کے بچے بچیوں کا کیا قصور ہے؟

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ میری بات سنیں۔ یہ لیپ ٹاپ تو تب دیئے جائیں گے جب کورٹ اور نیب کلیئر کرے گا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! حکومت ہمارا حق تو نہ کھائے۔ یہ ہمارے بچوں اور بچیوں کو دیں حکومت کے پاس بے پناہ پیسا ہے۔

جناب سپیکر: جب تک نیب کا فیصلہ نہیں آتا یا کورٹ کا فیصلہ نہیں آتا اس وقت تک نہیں دے سکتے۔ ابھی تک تو حکومت کسی کو دے رہی ہے اور نہ دے سکتی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! پھر مہربانی فرما کر اس سوال کو pending کر دیں جب تک نیب کا فیصلہ نہیں آ جاتا۔۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! یہ pending نہیں ہو سکتا جب عدالت فیصلہ کرے گی تو پتا چل جائے گا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! پھر آپ direction دے دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، direction اس لئے نہیں ہو سکتی کہ یہ حکومت کی پالیسی ہے کہ ہم نے لیپ ٹاپ تقسیم نہیں کرنے، ظاہر ہے یہ پالیسی کیبنٹ نے بنائی ہے اس لئے وہ ابھی کچھ بھی نہیں کہہ سکتے لیکن پھر بھی ان سے پوچھ لیتے ہیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! ہم یہ چاہیں گے کہ جو لیپ ٹاپ بچ گئے ہیں وہ کام آ جائیں۔ ویسے میری اپنی preference یہ ہو گی کہ یہ لیپ ٹاپ تقسیم کرنے کی بجائے کالجوں کو دیئے جائیں اس سے فائدہ یہ ہو گا کہ کالجوں کی computer labs خالی پڑی ہیں اور اس طرح ان لیپ ٹاپ کو زیادہ سٹوڈنٹس استعمال کر سکیں گے۔ ابھی تک سارا کچھ رُکا ہوا ہے لیکن جو بھی گورنمنٹ کی پالیسی ہو گی وہ کیبنٹ سے منظور ہو کر ہی ہو گی۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم سکولوں کو نہیں دیں گے بلکہ کالجوں کو دیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میری بڑی humble سی استدعا ہے کہ جو ہمارے ساہیوال کے طلبا و طالبات ہیں، جو ذہین ہیں اور جن کو یہ پتا ہے کہ ہمیں لیپ ٹاپ ملنے ہیں چلیں ان کو دلاسہ ہی دے دیں، انہیں یہی بتا دیں کہ گھبرانا نہیں ہے ابھی کچھ اور وقت کا انتظار کر لیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! یہ دلاسہ تو آپ ہی دیں یہ تو تب دلاسہ دیں گے جب عدالت اور نیب فیصلہ کرے گی ابھی تک تو فیصلہ ہی نہیں ہوا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! یہ کتنی خطرناک بات ہے وہ کہہ رہے ہیں ہم نے ایسے اضلاع کو دینا ہے جہاں پر سٹوڈنٹس کی enrollment کم ہے۔ جو ذہین بچے ساہیوال میں پیدا ہوئے ہیں تو ان کا حق مار کر انہیں دینا جہاں enrollment کم ہے میں سمجھتا ہوں کہ ایسا کرنا بہت بڑی discrimination ہے۔ ان سٹوڈنٹس کا حق مارا جا رہا ہے۔ اگر آپ مہربانی کریں تو ان کے لئے ایک direction دے دیں جب بھی نیب سے جان چھوٹے گی، نیب تو ان کے گھر کا ادارہ ہے یہ جب کہیں گے نیب چھوڑ دے گا۔ آپ مہربانی فرمائیں اور وہاں کے بچے بچیوں کا حق دلوا دیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! ان بچوں کو یہ خود بھی support کر سکتے ہیں اور ان کو لیپ ٹاپ لے کر دے سکتے ہیں۔ میں نے تو پالیسی کے تحت چلنا ہے جس کو کیبنٹ نے منظور کرنا ہے۔ میں نے تو اپنا point of view دیا ہے اور میری کیبنٹ سے یہی request ہو گی کہ individuals کو دینے کی بجائے کالجوں کو دے دیں۔ جب یہ process شروع ہو گا تو پھر ہی ہے ابھی تو یہ معاملہ کورٹ میں ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ جب process ہو گا تو پھر دیکھ لیں گے۔ اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے اور اس کے بعد وقفہ سوالات ختم ہو گا۔

سید عثمان محمود: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3469 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع رحیم یار خان میں گرلز و بوائز کالجز کی تعداد و ٹیچنگ سٹاف کی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*3469: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع رحیم یار خان میں کتنے گرلز و بوائز کالجز کہاں کہاں واقع ہیں ؟

(ب) ضلع کے کتنے اور کون کون سے کالجز میں کتنی ٹیچنگ سٹاف کی اسامیاں کب سے خالی ہیں ؟

(ج) ان سامیوں کو حکومت کب تک پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف ضلع رحیم یار خان گرلز و بوائز کالجز کی تفصیل درج ذیل ہے:

گرلز و بوائز کالجز ڈسٹرکٹ رحیم یار خان: ٹوٹل 23 (آپریشنل: 22 زیر تعمیر: 01)

بوائز کالجز: 06 گرلز کالجز: 12 (آپریشنل: 11 زیر تعمیر: 01) کامرس: 05

تحصیل رحیم یار خان: ٹوٹل: 08 کالجز (گرلز و بوائز) آپریشنل: 07 زیر تعمیر: 01

بوائز کالجز: 01 گرلز کالجز: 04 کامرس: 02 زیر تعمیر: 01

1. خواجہ فرید گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج، رحیم یار خان
2. گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین، رحیم یار خان
3. گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، سکھر اڈا، رحیم یار خان
4. گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، منٹھار، رحیم یار خان
5. گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، میاں والی قریشیاں، رحیم یار خان
6. گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج آف کامرس، رحیم یار خان
7. گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس وومن، رحیم یار خان
8. گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، کوٹ سمابہ، رحیم یار خان (زیر تعمیر)

تحصیل صادق آباد: ٹوٹل: 03 کالجز (گرلز و بوائز)

بوائز کالجز: 01 گرلز کالجز: 01 کامرس: 01

1. گورنمنٹ ڈگری کالج، صادق آباد
2. گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، صادق آباد
3. گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس، صادق آباد

تحصیل خانپور: ٹوٹل: 06 کالجز (گرلز و بوائز)

بوائز کالجز: 02 گرلز کالجز: 03 کامرس: 01

1. گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج، خانپور
2. گورنمنٹ ڈگری کالج (بوائز) سہجا، خانپور
3. گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین، خانپور
4. گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، ظاہر پیر
5. گورنمنٹ فاطمہ جناح ڈگری کالج برائے خواتین، 103/L-1، خانپور
6. گورنمنٹ کالج آف کامرس، خان پور

تحصیل لیاقت پور ٹوٹل: 06 کالجز (گرلز و بوائز)

بوائز کالجز: 02 گرلز کالجز: 03 کامرس: 01

1. گورنمنٹ ڈگری کالج، لیاقت پور
2. گورنمنٹ ڈگری کالج (بوائز)، ترنڈہ محمد پناہ، لیاقت پور
3. گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین، لیاقت پور
4. گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، ترنڈہ محمد پناہ، لیاقت پور
5. گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، خان بیلہ، لیاقت پور
6. گورنمنٹ کالج آف کامرس، لیاقت پور

(ب) ضلع رحیم یار خان گرلز و بوائز کالجز میں اس وقت ٹیچنگ سٹاف کی کُل 285 اسامیاں خالی ہیں۔ زیادہ تر اسامیاں 2012 تا 2019 کے درمیان بننے والے نئے کالجز میں خالی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

بوائز کالجز: 102 گرلز کالجز: 149 کامرس: 34 ٹوٹل: 286

تحصیل رحیم یار خان	تعداد خالی اسامی	کب سے خالی ہیں
خواجہ فرید گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج، رحیم یار خان	18	تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین، رحیم یار خان	08	ایضاً
گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، سکھر اڈا، رحیم یار خان	06	ایضاً
گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، منٹھار، رحیم یار خان	14	ایضاً

گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، میاں والی قریشیاں، رحیم یار خان	19	ایضاً
گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج آف کامرس، رحیم یار خان	18	ایضاً
گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس وومن، رحیم یارخان	03	ایضاً
ٹوٹل	86	

تحصیل صادق آباد	تعداد خالی اسامی	کب سے خالی ہیں
گورنمنٹ ڈگری کالج، صادق آباد	10	تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین ، صادق آباد	10	ایضاً
گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس، صادق آباد	07	ایضاً
ٹوٹل	27	

تحصیل خانپور	تعداد خالی اسامی	کب سے خالی ہیں
گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج، خانپور	23	تفصیل ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے
گورنمنٹ ڈگری کالج) بوائز، سہجا، خانپور	19	
گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین، خانپور	10	
گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، ظاہر پیر	15	
گورنمنٹ فاطمہ جناح ڈگری کالج برائے خواتین، 103/1.L، خانپور	17	
گورنمنٹ کالج آف کامرس، خان پور	03	
ٹوٹل	87	

تحصیل لیاقت پور	تعداد خالی اسامی	کب سے خالی ہیں
گورنمنٹ ڈگری کالج، لیاقت پور	13	تفصیل ضمیمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے
گورنمنٹ ڈگری کالج (بوائز)، ترنڈہ محمد پناہ، لیاقت پور	19	ایضاً
گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین، لیاقت پور	15	ایضاً

گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، ترنڈہ محمد پناہ، لیاقت پور	18	ایضاً
گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، خان بیلہ، لیاقت پور	17	ایضاً
گورنمنٹ کالج آف کامرس، لیاقت پور	03	ایضاً
ٹوٹل	85	

(ج) 2451 خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے پنجاب پبلک سروس کمیشن کو ریکوزیشن بھجوادی گئی ہے اور اخبار میں اشتہار شائع ہو چکا ہے۔ امیدواران سے درخواستیں وصول کرنے کا عمل شروع ہے اور خالی اسامیوں پر بھرتی کا عمل جلد مکمل کرلیا جائے گا۔ تفصیل ضمیمہ (ر) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میں نے ضلع رحیم یار خان میں گرلز اور بوائز ڈگری کالجز کے حوالے سے سوال پوچھا تھا لیکن میں انتہائی افسوس سے کہتا ہوں کہ جب میں نے population sensus کے figures دیکھے کہ ضلع رحیم یار خان جو پانچ ملین کی آبادی کا ڈسٹرکٹ ہے اس میں کل 23 ڈگری کالجز ہیں۔ ہم سنٹرل اور اپر پنجاب کے اضلاع کا تعین کریں تو سرگودھا جس کی آبادی تقریباً رحیم یار خان سے 12 لاکھ کم ہے، شیخوپورہ جس کی آبادی تقریباً 16 لاکھ کم ہے وہاں ہم سے دگنے ڈگری کالجز موجود ہیں۔

جناب سپیکر! میرا سوال ہائر ایجوکیشن منسٹر سے یہ ہے کہ وہ کیا میکنزم ہے، کیا طریق کار ہے جس سے یہ تعین ہوتا ہے کہ ایک ضلع یا ایک تحصیل میں کتنے ڈگری کالجز دیئے جائیں گے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! یہ ان کی بات بالکل درست ہے کہ جنوبی پنجاب میں ڈویلپمنٹ نہیں ہوئی لیکن اس کا بہتر جواب بھی میرا خیال یہی دے سکتے ہیں کیونکہ عرصہ دراز سے یہ power میں رہے ہیں۔

جناب سپیکر! پہلی دفعہ ہماری گورنمنٹ نے یہ decide کیا ہے جو بجٹ جنوبی پنجاب کے لئے allocate کیا جائے گا وہ وہیں پر ہی لگایا جائے گا۔ ہم کوشش کریں گے کہ جو جنوبی پنجاب کے problems ہیں ان کو sort out کریں۔ اس coming ADP میں کیونکہ اس سال تو COVID-19 کی وجہ سے تمام کالجز کو drop کرنا پڑ گیا تھا۔ اگر ان کے ذہن میں کوئی کالجز ہیں یہ identify کریں ہم ان کو priority ضرور دیں گے۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میں معزز منسٹر صاحب کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے ہمیں اتنا leverage دیا ہے کہ ہماری تجویز سننے کو تیار ہیں تو میں on merit اور impartial طور پر تحصیل صادق آباد کی بات کروں گا۔

جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے فرمایا کہ عرصہ دراز سے جو حکومت میں رہے ہیں ہم نے تو کبھی اس بنچ پر بیٹھ کر۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ آپ تو حکومت میں نہیں تھے آپ اپوزیشن میں ہی تھے۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! ہم نے تو کبھی اس دروازے سے آکر بھی نہیں دیکھا۔ میری گزارش یہ ہے کہ صادق آباد تحصیل کی 1.5 ملین آبادی ہے یعنی پندرہ لاکھ کی آبادی ہے اور میں impartial ہو کر یہ کہہ رہا ہوں کہ آخری دفعہ اس تحصیل، اس خطہ میں ڈویلپمنٹ آپ کے دور حکومت میں دیکھی تھی۔

جناب سپیکر! اب میری گزارش یہ ہے کہ یہ میرے ساتھ جناب ممتاز علی بیٹھے ہیں ان کا حلقہ پی پی۔266 ہے اور پورا حلقہ ڈگری کالج سے محروم ہے اس کے ساتھ ساتھ جمالدین والی جو کہ میرا آبائی گھر ہے پٹوار سرکل جمالدین والی کی آبادی 35 ہزار سے زیادہ ہے ادھر بھی ڈگری کالج نہیں ہے۔ احمد پور لمہ ریاست بہاولپور کے دور میں ایک تحصیل ہوا کرتی تھی اور آج وہ reduce ہو کر ٹاؤن کمیٹی رہ گئی ہے۔ ریاست کے دور میں اس کا درجہ تحصیل کا تھا اس قانونگوئی کی آبادی تقریباً لگ بھگ پونے دو لاکھ ہے میاں شفیع محمد بھی اس بات سے اتفاق کریں گے یہ بھی ہمارے بھائی ہیں اور neighbor ہیں وہ خطہ بالکل احساس محرومی کا شکار ہے۔

جناب سپیکر! میں معزز منسٹر صاحب سے request کروں گا کہ جمالدین والی، احمد پور لمہ اور پی پی۔266 خصوصی طور پر تحصیل صادق آبادی کے ایریا کو خود pinpoint کر لیں اور اگر وہ ان کے معیار پر پورے اترتے ہیں تو kindly ان کو ڈگری کالج دیا جائے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ ذرا اس پر ہمدردانہ غور ضرور کریں۔ واقعی وہاں ضرورت بھی ہے، ویسے آپ کی حکومت کی پالیسی بھی یہی ہے اور آپ کی ساؤتھ پنجاب کی طرف زیادہ توجہ ہے۔ آپ ذرا focus کر کے ادھر توجہ ذرا زیادہ کر لیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! جناب سپیکر! پہلے میں معذرت چاہتا ہوں کیونکہ میں ان کے بزرگوں سے بھی واقف ہوں۔ میرے ذہن میں نہیں رہا یہ تو پیپلز پارٹی میں رہے اور تھے anyway جو یہ بات کر رہے ہیں definetly we will look into it. اور next schemes میں کوشش کرتے ہیں کہ ان کے علاقے میں ضرور کالج رکھیں۔

جناب سپیکر: سید عثمان محمود! اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 3513 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع راجن پور کی تحصیل روجھان میں
گرلز ڈگری کالج کے قیام کے منصوبہ سے متعلقہ تفصیلات

*3513: **سید عثمان محمود**: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر کی ہر تحصیل ہیڈ کوارٹر میں گرلز ڈگری کالج موجود ہے ماسوائے ضلع راجن پور کی تحصیل ہیڈ کوارٹر روجھان کے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو ابھی تک گرلز کالج قائم نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں نیز حکومت کب تک تحصیل ہذا میں گرلز کالج قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) جی ہاں! یہ بات درست ہے کہ صوبہ بھر کی ہر تحصیل ہیڈ کوارٹر میں گرلز ڈگری کالج موجود ہے۔ ماسوائے ضلع راجن پور کی تحصیل ہیڈ کوارٹر روجھان کے۔

(ب) ضلع راجن پور کی تحصیل ہیڈ کوارٹر روجھان میں سکولوں کی تعداد 2 ہے۔ پچھلے تین سالوں سے میٹرک پاس آؤٹ طالبات کی تعداد درج ذیل ہے:

2018	2017	2016
20	23	10

پاس آؤٹ طالبات کی تعداد کم ہونے کی وجہ سے ابھی تک کالج کا قیام عمل میں نہیں لایا جا سکا۔ تاہم مستقبل کی ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے حکومت پنجاب گرلز کالج روجھان کے قیام کا ارادہ رکھتی ہے اس ضمن میں اسسٹنٹ کمشنر روجھان کی طرف سے زمین کی نشاندہی کر دی گئی ہے۔ فزیبلٹی رپورٹ کے مطابق پاس آؤٹ طالبات کی تعداد کم ہونے کی وجہ سے فی الحال کالج feasible نہ ہے۔ مزید بر آں مذکورہ کالج فنڈز کی قلت کی وجہ سے ADP 2020-21 میں شامل نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! سوال ہمارے ڈپٹی سپیکر کی ہوم تحصیل کے حوالے سے ہے تو جب ہم جنوبی پنجاب کی محرومی کی بات کرتے ہیں تو چاہے وہ تعلیم کا نظام ہو، چاہے وہ پبلک ہیلتھ ہو، چاہے وہ صحت ہو اور چاہے basic infrastructure ہو ہر جگہ ہمیں محرومی ہی محرومی نظر آتی ہے۔ SOPs غالباً پورے پنجاب کے 36 اضلاع کے لئے ہیں کہ ہر تحصیل ہیڈ کوارٹر میں ایک گرلز ڈگری کالج ہو گا۔ پورے پنجاب کی واحد تحصیل روجھان ہے، sitting ڈپٹی سپیکر کی ہوم تحصیل جو گرلز ڈگری کالج سے محروم ہے تو میں اپنی صادق آباد تحصیل کی request کے ساتھ ساتھ یہ request معزز منسٹر ہائر ایجوکیشن سے کروں گا کہ kindly تحصیل روجھان کی گرلز ڈگری کالج کی جو محرومی ہے اس کو بھی مہربانی کر کے current ADP میں شامل کیا جائے کیونکہ جو مجھے جواب دیا گیا وہ یہ دیا گیا کہ یہ feasible نہیں ہے---

جناب سپیکر: چلیں! وہ تو پرانی بات ہے۔ منسٹر صاحب! اس میں میری خواہش بھی یہی ہے اور request بھی ہے کہ ہمارے ڈپٹی سپیکر کے یہ گھر کی تحصیل ہے اگر ادھر توجہ نہیں دیں گے تو پھر کدھر دیں گے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! جی، definitely.

جناب سپیکر: یہ آپ وعدہ کریں کہ یہ انشااللہ تعالیٰ کروائیں گے۔

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! Next ADP میں اس کو شامل کریں گے۔

جناب سپیکر: آپ کا یہ وعدہ ہو گیا ناں پھر۔

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، ہو گیا وعدہ۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! آخری گزارش، آپ کے دور میں ہمیں ڈگری کالج سنجر پور دیا گیا تھا رئیس منیر صاحب کو آپ نے personally دیا تھا۔ اس کی بھی کچھ مسنگ فسیلٹیز اور کچھ deprivation کے حوالے سے kindly دیکھ لیں۔

جناب سپیکر: چلیں! آپ وہ لکھ کر دے دیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ وقفہ سوالات ختم ہوا۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! اس میں کچھ اہم سوالات ہیں آپ مہربانی کر کے ان کو pending کر دیں۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں! ٹھیک ہے۔

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری لاہور

ایجوکیشن کے پاس گاڑیوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

* 4791: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن لاہور کے پاس کتنی گاڑیاں کس کس ماڈل کی ہیں، تفصیل بتائی جائے؟

(ب) کیا سال 18-2017 اور 2019 میں پٹرول اور گاڑیوں کی ریپیئرنگ اور مینٹیننس کی مد میں فنڈز رکھے گئے تھے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) ان دو سالوں کے دوران مذکورہ بورڈ کے زیر استعمال گاڑیوں کی سالانہ مینٹیننس اور ریپیئرنگ کی مد میں کتنے فنڈ استعمال ہوئے ہیں، گاڑی وار تفصیل بتائی جائے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن لاہور کے پاس کل 19 گاڑیاں موجود ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	گاڑی	ماڈل	تعداد
1-	ٹویوٹا کرولا XLI	2013	ایک عدد (جناب چیئرمین کے زیر استعمال)
2-	ہنڈا سٹی	2007	ایک عدد (ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے ڈسپوزل پر)
3-	سوزوکی کلٹس	2003	ایک عدد (محترمہ سیکرٹری کے زیر استعمال)
4-	سوزوکی کلٹس	2004	ایک عدد (جناب کنٹرولر کے زیر استعمال)
5-	ٹویوٹا ہائی ایس	2005	ایک عدد

6۔	ٹویوٹا ہائی لکس	2010	تین عدد
7۔	ٹویوٹا ہائی لکس	2018	ایک عدد
8۔	شاہ زور	2005	پانچ عدد
9۔	سوزوکی بولان	2018	تین عدد
10۔	سوزوکی راوی	2005	دو عدد
			کل تعداد 19

(ب) بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن لاہور میں پٹرول، گاڑیوں کی ریپیئرنگ اور مینٹیننس کی مد میں درج ذیل فنڈ رکھے گئے:

2017-18	*پٹرول (دفتری گاڑیاں + جنریٹر	ریپیئرنگ اور مینٹیننس
	3,00,00,000/-	40,00,000/-
2018-19	پٹرول (دفتری گاڑیاں	ریپیئرنگ اور مینٹیننس
	1,50,00,000/-	30,00,000/-

(ج) بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن لاہور میں گاڑیوں کی ریپیئرنگ اور مینٹیننس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

- فنانشل سال 2017-18 میں پٹرول برائے دفتری گاڑیوں اور جنریٹر کا ہیڈ اکٹھا تھا۔
- دانش سکول = حاصلپور، چشتیاں، ہرنولی، ڈی جی خان، فاضل پور، رحیم یار خان اور جنڈ کے دانش سکولوں کے تمام

اخراجات (ٹرانسپورٹ، پٹرول، گاڑیوں کی مینٹیننس اور ٹی اے ڈی اے) بھی لاہور بورڈ برداشت کرتا ہے۔

بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن لاہور کے تحت
پیپروں کی پرنٹنگ اور اس مد میں اٹھنے والے اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*4794: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن لاہور کے تحت کس کس کلاس کے پیپر لئے جاتے ہیں؟

(ب) مذکورہ بورڈ کے تحت جو پیپر لئے جاتے ہیں کیا ان پیپرز کی پرنٹنگ گورنمنٹ پریس سے کروائی جاتی ہے یا پرائیویٹ کمپنی سے، اگر پرائیویٹ کمپنی سے کروائی جاتی ہے تو کمپنی کا نام بتائیں؟

(ج) سال 18-2017 اور 2019 کے سالانہ / سپلیمنٹری پیپر اور ڈیوٹیوں کی مد میں کتنی رقم خرچ کی گئی، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن، لاہور نہم کلاس، دہم کلاس، گیارہویں کلاس، بارہویں کلاس، ادیب، عالم اور فاضل، نہم اور دہم کے گونگے اور بہرے امیدواران کے امتحانات اور نہم، دہم، گیارہویں اور بارہویں کلاس کے بینائی سے محروم امیدواران کے امتحانات braille language منعقد کرتا ہے۔

(ب) بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن، لاہور جب سے وجود میں آیا ہے اس وقت سے بورڈ کا اپنا خفیہ پریس موجود ہے جہاں تمام امتحانات کے لئے سوالیہ جات کی پرنٹنگ انتہائی محفوظ اور مربوط طریقہ سے کی جاتی ہے جبکہ جوابی کاپیاں بورڈ کے جنرل پریس میں تیار کی جاتی ہیں۔

(ج) سال 2017 میں سالانہ / سپلیمنٹری پیپرز اور ڈیوٹیوں کی مد میں مبلغ 868.335 ملین روپے، سال 2018 میں 866.286 ملین روپے اور سال 2019 میں 808.611 ملین روپے خرچ ہوئے۔ تفصیل فلیگ (A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! کچھ ایسے سوالات ہیں جو بڑے important ہیں ان کو pending کر لیتے ہیں۔ وہ پھر ابھی رہنے دیتے ہیں ان سوالات کو next time لے لیں گے۔

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

گوجرانوالہ کے معزز ممبر اسمبلی
جناب عمران خالد بٹ کے گھر پر انٹی کرپشن کے عملے کا دھاوا

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ آج 3 تاریخ ہے اور دو دن پہلے یکم ستمبر کو اس ہاؤس کے ایک معزز ممبر گوجرانوالہ سے ہمارے ایم پی اے جناب عمران خالد بٹ کے گھر تقریباً شام کے وقت پانچ، ساڑھے پانچ کا ٹائم ہو گا کہ انٹی کرپشن گوجرانوالہ کا ایک پورا جتھا، میں اس کو جتھا کہوں گا۔30 سے 35 افراد پر مشتمل تھا ان کے گھر پر ایک قسم کا انہوں نے attack کیا۔ ان کے پاس کوئی وارنٹ نہیں تھا، یکم ستمبر کے اس حملہ سے قبل ان کو شکایت کا کوئی نوٹس نہیں ملا تھا جیسے ایک طریقہ ہوتا ہے۔ بالکل کوئی چیز وجود میں نہیں تھی یہ 30 سے 35 افراد ان کے گھر دیواریں پھلانگ کر داخل ہوئے۔

جناب سپیکر! میں پورے ایوان کی توجہ چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ جناب عمران خالد بٹ موجود ہیں ان کی ضعیف والدہ فالج کی مریض ہیں۔ ان کے لئے ایک الگ کمرہ ہے اور ان کی دیکھ بھال کے لئے ایک نرس بھی رکھی ہوئی ہے۔ اِن حالات میں دیواریں پھلانگ کر گھر کے اندر آئے۔ یونیفارم اور سول کپڑوں سمیت پندرہ سے بیس لوگ ان کی والدہ کے کمرے میں داخل ہوگئے اور پوچھتے رہے۔ ہم یقیناً سب ماؤں والے ہیں۔ اس صورتحال میں اگر بوڑھی ماں کو اس harassment کے نتیجے میں کچھ ہو جاتا تو اس کے خون کا حساب اس ایوان میں کس نے دینا تھا؟

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہم سب کا اور اس ہاؤس کا مشترکہ مسئلہ ہے۔ بالکل آپ کارروائی کریں جس کے خلاف شکایت ہے جو procedure ہے ہمارے اس صوبے میں اس کے مطابق آپ کارروائی کریں۔

جناب سپیکر! میں جو آخری بات آپ سے کہنا چاہتا ہوں کہ ہوتا یہ ہے کہ اس کا denial آجائے چونکہ میرا خیال ہے کہ اب 40 سے 50 فیصد ایم پی ایز کے گھروں میں CCTV کیمرے موجود ہوتے ہیں تو ان کے گھر میں بھی موجود تھے۔ اگر یہ انکوائری آگے بڑھی تو ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ جو اس ایوان میں کہا جا رہا ہے اس کی CCTV فوٹیج بھی پیش کی جائے گی۔

جناب سپیکر! میں یقین رکھتا ہوں موجودہ حکومت کے وزیر قانون سے اور بالخصوص آپ سے کہ یہ جو سلسلہ ہے، میں اس کو اور طرف نہیں لے کر جانا چاہتا لیکن ابھی ہم اس ملک میں ایک بد معاشی سے نمٹ رہے ہیں ہم پولیٹیکل انجینئرنگ سے گزر رہے ہیں اور یہاں جو موجودہ حکومت کے اتحادی ہیں وہ بھی عدالتوں میں گئے ہوئے ہیں کہ یہ پولیٹیکل انجینئرنگ ہو رہی ہے اور اب دوسرا ادارہ سر اٹھا رہا ہے۔ ٹھیک ہے کہ اگر کسی کا بازو مروڑنا چاہتے ہیں تو وہ کہیں باہر اس اسمبلی سے نکلتے ہوئے مروڑ لیں لیکن گھروں کے اندر اس طرح سے جا کر بوڑھے ضعیف والدین کو ہراساں کرنا کسی طور پر بھی مناسب نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ آپ Custodian of the House ہیں آپ اسمبلی کے رولز کے مطابق immediate action لیتے ہوئے اس مسئلے کا تدارک کریں گے اور یہ جو انٹی کرپشن پنجاب ہے، بالکل جن پر کرپشن کے الزامات ہیں کوئی ان کا دفاع نہیں کرے گا لیکن یہ طریقہ جو اختیار کیا گیا ہے یہ صریحاً ناقابل برداشت ہے اس کو کسی صورت ہم برداشت نہیں کریں گے۔ اگر ہماری آواز کو نہ سنا گیا تو یہ احتجاج آگے بھی جا سکتا ہے لیکن میں آخر میں کہوں گا کہ مجھے امید ہے کہ حکومت پنجاب بھی اس پر سنجیدگی سے نوٹس لے گی اور آپ بھی رولز کے مطابق جو کر سکتے ہیں کریں گے۔ بہت شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ جس اعتماد کے ساتھ جناب سمیع اللہ خان نے بات کی ہے۔

جناب سپیکر! میں on merit بالکل اس کو deny نہیں کرتا اور یقینی طور پر اگر کسی ہمارے معزز ممبر کا استحقاق مجروح ہوا ہے تو ہم نے ٹریژری بنچوں کی طرف سے کبھی بھی oppose نہیں کیا اور ہمیشہ اس کو استحقاق کمیٹی کے پاس بھیجا ہے لیکن میں صرف گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ اگر قبل از وقت جناب سمیع اللہ خان بات کر لیتے تو میں متعلقہ حکام سے اس کی رپورٹ لے لیتا۔

جناب سپیکر! اب میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ مجھے کل کے لئے مہلت دے دیں اور میں متعلقہ حکام سے رپورٹ لے کر آپ کی خدمت میں پیش کروں گا۔ اگر آپ کا اطمینان ہوا تو درست اگر آپ کا اطمینان نہ ہوا تو جو آپ حکم دیں گے کارروائی کریں گے۔

جناب سپیکر: اس معاملہ کو استحقاق کمیٹی کو بھیج ہی دیتے ہیں یہ بڑا ضروری ہے کیونکہ وہاں پر generally سارے ضلع میں ایک بڑا اُدھم مچا ہوا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! آپ کا فرمانا درست ہے اگر انہوں نے تحریک استحقاق دی ہوتی تو میں oppose نہ کرتا۔

جناب سپیکر: جی، جناب سمیع اللہ خان! آپ تحریک استحقاق دے دیں تو میں اُس کو استحقاق کمیٹی کو refer کر دیتا ہوں اُس میں ساری چیز سامنے آجائے گی۔ اب جناب ڈپٹی سپیکر! آپ ہاؤس کو چیئر کرنے کے لئے تشریف لے آئیں۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 603 جناب سمیع اللہ خان کا ہے۔ Order in the house. جی، جناب سمیع اللہ خان! اسے پڑھیں!

پنجاب ہاؤسنگ سوسائٹی لاہور میں چار افراد کا قتل

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ روزنامہ "جنگ" لاہور کی خبر کے مطابق لاہور میں واقع پنجاب ہاؤسنگ سوسائٹی میں ٹارگٹ کلنگ کے واقعہ میں ایک ہی خاندان کے چار افراد کو اندھا دھند فائرنگ کرکے ہلاک کر دیا گیا؟

(ب) مذکورہ واقعہ میں کتنے ملزمان کو نامزد کیا گیا تھا اس واقعہ میں ملوث کسی ملزم کی گرفتاری عمل میں لائی گئی ہے اگر نہیں لائی گئی تو وجوہات بتائیں اور اب تک کی پولیس کی تفتیش و کارروائی سے بھی آگاہ فرمائیں؟

جناب سپیکر! میں اس پر وزیر قانون کی توجہ چاہوں گا یہ آج سے کوئی پانچ چھ ماہ پہلے ٹارگٹ کلنگ کا واقعہ ہوا اُس میں ایک خاندان جس کے سربراہ غالباً اُن کا نام اسحاق تھا اُس کی دو معصوم بچیاں جن کی عمریں 11 سے 15,16 سال تک کی ہوں گی اور ایک بیٹے کو گھر میں گھس کر اندھا دھند فائرنگ کرکے چاروں کو ہلاک کر دیا گیا۔ آج اس واقعہ کو چار یا پانچ ماہ ہو گئے ہیں جو میرے نالج میں ہے وہ یہ ہے کہ اب تک کوئی ایک ملزم بھی گرفتار نہیں ہو سکا۔ یہ واردات پنجاب کے دل لاہور شہر میں واقع ہوئی ہے اور لاہور کی جو پولیس ہے جس کے ذمہ یہ تھا میرے علم کے مطابق اس سے پہلے بھی جو طریق کار ہوتا ہے دو تین ٹیمیں بنیں اور اُن ٹیموں نے بھی یقیناً تفتیش کی ہو گی لیکن ابھی تک کوئی نتیجہ نہ نکل سکا۔

جناب سپیکر! آج بھی اُن کے اہل خانہ خوف و ہراس کا شکار ہیں اور یہ مقتول جو اس خاندان کا سربراہ تھا یہ اس حوالے سے بھی اہم ہے وہ لاہور کے ہمارے ایک سابق یونین کونسل کے چیئرمین خالد محمود تھے اُن کے یہ سگے چچا تھے ویسے تو عام انسان کا بھی جو قتل ہوتا ہے اتنا اہم ہے لیکن یہ لاہور کے ایک سابق چیئرمین کی فیملی کے ساتھ واقعہ پیش آیا ہے۔

جناب سپیکر! میں چاہوں گا کہ جو اب تک کی ڈویلپمنٹ میرے علم کے مطابق کچھ نہیں ہوئی کوئی ملزم پکڑا نہیں گیا اُس بارے میں بھی اس ایوان کو آگاہ کیا جائے کہ کیا کارروائی ہوئی ہے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ درست ہے کہ یہ واقعہ رونما ہوا اور اس کی ایف آئی آر بھی درج کر لی گئی ہے اور میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ اس کا سب سے بڑا افسوسناک پہلو یہ ہے کہ اس مقدمہ کا جو مدعی ہے وہ خود زخمی ہے اُس کے گھر میں واردات ہوئی وہ زخمی ہوا لیکن اس کے باوجود اُس نے کسی شخص کو نامزد نہیں کیا اس مقدمہ میں کوئی شخص نامزد نہیں ہے۔Blind murder ہے حالانکہ وہ blind murder ہو نہیں سکتا کیونکہ ایک شخص خود زخمی ہے لیکن اُس نے مصلحت کے تحت یا یہ بھی ہو سکتا ہے اُس کو معلوم نہ ہو، نامعلوم افراد ہوں بہر حال اُس نے کسی کو nominate نہیں کیا۔

جناب سپیکر! میں بالکل جناب سمیع اللہ خان سے اتفاق کرتا ہوں کہ یہ تقریباً چھ ماہ پرانا کیس ہے اور آج جب میں اس کی بریفنگ لے رہا تھا تو میں نے بڑی شدت کے ساتھ اس بات کو محسوس کیا کہ چھ ماہ میں ابھی تک کوئی progress کیوں نہیں ہوئی، حالانکہ ان کا یہ فرمانا بھی درست ہے کہ اس سلسلے میں تین ٹیمیں بنائی گئی ہیں لیکن آج میں نے محکمہ کو بلکہ concerned offices سے ہٹ کر آئی جی آفس سے legal branch سے بھی ہمارے ایڈیشنل آئی جی تشریف لائے اُن سے بھی میں نے بات کی اس میں ایک تو پہلی بات یہ ہے ایس پی لیول پر ہم انوسٹی گیشن کی ٹیم بنا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! دوسرا میں جناب سمیع اللہ خان سے گزارش کرنا چاہوں گا کہ یہ مظلوم خاندان ہے جن کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے چھ ماہ سے اُن کی دادرسی نہیں ہو رہی۔ انشاءاللہ تعالیٰ اگلے دو تین دن میں جناب سمیع اللہ خان کو بھی تکلیف دوں گا مدعی مقدمہ کو بلا کر پولیس کی موجودگی میں اُس کی بات بھی سنیں گے اور احکامات بھی جاری کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون! سوموار تک اس حوالے سے کوئی progress رپورٹ ایوان میں پیش کر دیں گے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! آپ بے شک اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کر دیں۔ جناب سمیع اللہ خان کے ساتھ بیٹھ کر اس حوالے سے کارروائی کریں گے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! اس توجہ دلاؤ نوٹس کو pending کر دیا جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اگر اس توجہ دلاؤ نوٹس کو pending کرنا ہے تو مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس توجہ دلاؤ نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔ جی، اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 608 محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔ جی، محترمہ خدیجہ عمر! اسے پڑھیں۔

باٹاپور لاہور میں بارہ سالہ بچے کا قتل

محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ روزنامہ "ایکسپریس" مورخہ 27-اگست 2020 کی خبر کے مطابق لاہور باٹا پور کے رہائشی 12 سالہ ریحان جو کہ گزشتہ دو روز سے لاپتا ہوا تھا جس کی لاش قریبی کھیتوں سے ملی؟

(ب) کیا متعلقہ پولیس نے اس واقعہ کا مقدمہ درج کر لیا ہے اور اس میں کتنے ملزمان کو گرفتار کیا گیا اس واقعہ کی مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اس کیس کا مقدمہ درج ہو چکا ہے اور اس حوالے سے تفتیش بھی ہو رہی ہے لیکن میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ اس کیس میں تقریباً پچاس لوگوں کو شامل تفتیش کیا جا رہا ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ امید ہے کہ اگلے چند دنوں میں ہم ملزم کو trace out کر لیں گے اور جو بھی اس واقعہ کا ذمہ دار قرار پایا اس کو انشاءاللہ تعالیٰ قانون کے مطابق سزا دی جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر وزیر قانون! آپ جلد از جلد اس مسئلے کو حل کروائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! جی، ہم انشاءاللہ تعالیٰ جلد از جلد اس مسئلے کو حل کریں گے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! جناب جاوید انصاری ملتان سے ایم پی اے ہیں ان پر ایک قبضہ گروپ جن کے ساتھ ان کے کچھ معاملات چل رہے تھے نے ان کے گھر کے باہر فائرنگ کی وہ ہمارے بہت ہی معزز ممبر ہیں تو میں ان کی درخواست پر ہی اس ہاؤس میں بات کر رہی ہوں لہٰذا میری جناب محمد بشارت راجہ سے درخواست ہے کہ اس معاملے کی تحقیقات کروائی جائیں اور جو ملزمان فائرنگ کے واقعہ میں ملوث ہیں ان کو جلد از جلد گرفتار کیا جائے۔

تحاریک استحقاق

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق نمبر 24/20 محترمہ خدیجہ عمر اور محترمہ حمیدہ میاں کی ہے۔ وہ اسے پڑھیں۔

اسمبلی سے 2006 میں روڈ ایکسیڈنٹ
ایمرجنسی قانون پاس ہونے کے باوجود رولز کا نہ بننا

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتی ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ 2006 سے پہلے صوبہ بھر میں اگر کوئی روڈ ایکسیڈنٹ ہو جاتا تھا تو زخمی افراد سڑک پر تڑپ تڑپ کر جان دے دیتے تھے لیکن انہیں ہسپتال پہنچانے والا کوئی نہیں ہوتا تھا۔ اس انتہائی اہم معاملے کے پیش نظر پنجاب ایمرجنسی سروس ریسکیو 1122 متعارف کرائی گئی جس کا 2006 میں باقاعدہ پنجاب اسمبلی سے متفقہ طور پر ایکٹ پاس ہوا۔ اب ریسکیو 1122 نہ صرف ایکسیڈنٹ کی صورت میں بلکہ کسی بھی ایمرجنسی کی صورت میں صوبہ بھر کے دور دراز علاقوں کے دیہاتوں تک 24 گھنٹے سروسز فراہم کر رہی ہے اور اس کے ماڈل کی ایشیاء میں مثال دی جاتی ہے لیکن اس ادارے میں کام کرنے والے افسران و ملازمین انتہائی پریشانی اور مختلف مسائل میں

گھرے ہوئے ہیں۔ قانون کے مطابق اس ادارے کے لئے رولز بنانے تھے جو کہ آج تک نہیں بنے، ایک کونسل ہے جس کے چیئر مین وزیر اعلیٰ ہیں اور اس کونسل کی ہر تین ماہ بعد میٹنگ ہونی تھی لیکن 14 سالوں میں صرف چار دفعہ کونسل کی میٹنگز ہوئی ہیں جو کہ قانون کی صریحاً خلاف ورزی ہے۔ قانون کے مطابق یہ میٹنگز نہ ہونے سے اس ادارے میں کام کرنے والے افسران و ملازمین جو اپنی جانوں پر کھیل کر صوبہ کے عوام کی خدمت کر رہے ہیں اس ادارے کے بے شمار ملازمین دوران ڈیوٹی اپنی جانوں کے نذرانے بھی پیش کر چکے ہیں لیکن آج تک ان ملازمین کی ریگولیشنز کی منظوری نہ ہو سکی چونکہ میٹنگز ہی نہیں ہوئیں اور 14/14 سال ملازمت کرنے کے باوجود ابھی تک کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں۔ چونکہ اس ادارے کے ملازمین کو سروس میں عدم تحفظ ہے اس وجہ سے بہت سارے ملازمین جن میں ڈاکٹرز بھی شامل ہیں ملازمت چھوڑ کر جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! اتنا مثالی اور اہم ادارہ جو دن رات خدمت کر رہا ہے لیکن متعلقہ اتھارٹیز کی عدم توجہ اور عدم دلچسپی کی وجہ سے اسے rolling stone بنایا ہوا ہے۔ یہ ادارہ کبھی محکمہ صحت، کبھی محکمہ پی اینڈ ڈی اور کبھی ایس اینڈ جی اے ڈی کے ماتحت کر دیا جاتا ہے یعنی حکومت آج تک یہ فیصلہ بھی نہیں کر سکی کہ اس انتہائی اہم اور بلا تفریق عوام کو سروسز مہیا کرنے والے ادارے کو کس محکمے کے ماتحت کرنا ہے۔ اس وجہ سے اس ادارے کا ہر جائز کام بروقت نہیں ہو سکتا اور پنجاب بھر میں اس سے متعلقہ سارے معاملات suffer کرتے ہیں جس سے نا صرف ادارے کے ملازمین پریشان ہیں بلکہ صوبہ بھر کے عوام بھی up set ہیں۔ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ جب 2006 میں پنجاب اسمبلی نے متفقہ طور پر یہ قانون پاس کیا تھا تو within certain period اس کے رولز بنائے جاتے، کونسل کی meetings law کے مطابق ہوتیں لیکن ایسا کچھ بھی نہیں ہوا جس سے نہ صرف میرا بلکہ پورے معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے اس لئے میری اس تحریک استحقاق پر معزز ممبران اسمبلی پر مشتمل ایک خصوصی کمیٹی بنائی جائے جو اس سارے معاملے کی تحقیق کر کے کسی حتمی نتیجے پر پہنچے لہٰذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے سپیشل کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! مجھے ابھی اس تحریک استحقاق کے جواب کی کاپی ملی ہے لہٰذا اس تحریک استحقاق کو کل تک کے لئے pending فرما دیں تو میں اس کا جواب دے دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون! کیا اس تحریک استحقاق کو pending کریں یا پھر سپیشل کمیٹی کے سپرد کر دیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! ایک مرتبہ گورنمنٹ کا اس پر point of view آجائے تو پھر اس کے بعد جیسا آپ مناسب سمجھیں کر لیجئے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے لہٰذا اس تحریک استحقاق کو جواب آنے تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 2020/22 چودھری مظہر اقبال کی ہے۔ اسے پڑھیں!

چیف ایگزیکٹو آفیسر (سکولز) بہاولنگر کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ توہین آمیز روّیہ

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ سیکرٹری سکولز ایجوکیشن نے مراسلہ نمبر SO(ADP-DDev.Prg-430/2020-21 مورخہ 6 جولائی 2020 کے ذریعہ صوبہ پنجاب کے تمام چیف ایگزیکٹوز، ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹیز کو ہدایت جاری کی ہے کہ:

> "that all DEAs are required to examine feasibility of schemes on the basis of database in consultation with respective MPAs/MNAs during planning phase prior to preparation of PC-Is and approval of the expected schemes."

جناب سپیکر! مراسلہ مذکور کے مطابق میں نے مورخہ 5- اگست 2020 کو چیف ایگزیکٹو، آفیسر (سکولز) بہاولنگر کو فون کیا اور اپنے حلقہ پی پی- 243 میں اپنی متعلقہ سکیموں کے بارے میں پوچھا تو مجھے موصوف آفیسر نے کہا ہمیں آپ کی کسی مشاورت کی ضرورت ہے اور نہ ہی آپ کی کسی سکیم کے بارے میں کوئی فنڈز دستیاب ہیں۔ جب میں نے سیکرٹری سکولز کے مراسلہ کا حوالہ دیا تو مجھے انتہائی کرخت اور توہین آمیز لہجہ میں جواب دیا کہ میں اس مراسلہ کی ہدایت پر عملدرآمد کرنے کا پابند ہوں اور نہ ہی مجھے کسی ایم پی اے کی مشاورت کی ضرورت ہے لہٰذا آپ DCO سے رابطہ کریں۔

جناب سپیکر! میں نے ڈی سی او، بہاولنگر کو فون پر پوچھا کہ block allocations کے تحت سکولوں کے لئے جو ترقیاتی کام تفویض ہوتے ہیں اس کے لئے سیکرٹری سکولز کے مراسلہ کے مطابق مجھ سے کوئی رابطہ نہیں کیا گیا اور پچھلے سال 20-2019 میں بھی کوئی سکیم میرے حلقے کو نہیں دی گئی۔ آپ نے تجاویز صرف حکومتی ایم پی ایز اور ایم این ایز سے لی ہیں جس سے میرا اور میرے حلقے کے عوام کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔

جناب سپیکر! اس پر انہوں نے کہا کہ وزیراعلیٰ ہاؤس سے یہی پالیسی / ڈائریکشن ملی ہے۔ میں نے ان کو سیکرٹری سکولز کے مراسلہ کا حوالہ دیا اور میں نے استفسار کیا اور کہا کہ میری تحریری پالیسی دکھائیں جس پر موصوف ڈی سی نے فون بند کر دیا۔

جناب سپیکر! محکمہ سکولز ایجوکیشن نے مراسلہ قواعد اور قانون کے تحت جاری کیا ہے جس سے متعلقہ ایم پی اے کی مشاورت کو مشروط کیا گیا ہے اور جس کا مجھے آئینی اور قانونی حق ہے جیسا کہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ (a)70 کے تحت مجھے آئینی اور قانونی استحقاق حاصل ہے۔

"70(a) the question shall relate to a privilege granted by the Constitution, the law or the rules made under any law."

جناب سپیکر! موصوف افیسرز نے قاعدہ 15 استحقاقات ایکٹ 1972 کے تحت مجھے حاصل حق استحقاق کو بھی نظر انداز کرتے ہوئے میرے ساتھ انتہائی کرخت، توہین آمیز لہجہ استعمال کیا اور میرے معاملات کا بھی جواب نہیں دیا، جس سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے لہٰذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے سپیشل کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری مظہر اقبال! اس تحریک استحقاق کو pending کر لیتے ہیں کیونکہ اب منسٹر صاحب یہاں پر موجود نہیں ہیں ورنہ وہ اس پر respond کرتے تو پھر اس کے بعد ہم اس کو سپیشل کمیٹی کے سپرد کر دیتے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! .It's very important issue کہ ایک block کے تحت جو فنڈز دیئے جاتے ہیں تو یہ کوئی سپیشل فنڈز نہیں ہیں۔ میرا تو جنوبی پنجاب کا انتہائی پسماندہ علاقہ ہے۔ آپ دیکھیں کہ ایک متعلقہ constituency کو اس کا حق نہیں دیا جارہا اور پچھلے سال کی طرح اس سال ہمارے ساتھ ایسا ہی کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ نہیں کہتا کہ آپ ہم سے مشاورت کے تحت فنڈز دیں لیکن آپ دیکھیں کہ بہت ہی اہم ایشوز ہیں جیسا کہ missing facilities, upgradation of schools اور سکولوں کے حوالے سے اس میں بے شمار ایسی چیزیں ہیں لہٰذا محکمے کا فرض بنتا ہے کہ ہر حلقہ کو importance دے اور متعلقہ محکمے سے پوچھ لے۔ اپوزیشن کے ممبران کو اس طرح سے ignore کرنا اور پھر ان کے حلقے کی عوام کو اس حق سے محروم کرنا ایک بہت بڑا ظلم ہے۔

جناب سپیکر! میں چاہتا ہوں کہ اس پر آپ کی رولنگ بھی آئے اور باقاعدہ assure کیا جائے کہ جو فنڈز محکموں کو جاتے ہیں وہ حلقہ وار میرٹ کے مطابق تقسیم کئے جائیں اور متعلقہ آفیسرز اس بات کے bound ہونے چاہئیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری مظہر اقبال! اس تحریک استحقاق پر حکومت کا جواب آنے دیں ابھی اس تحریک استحقاق کو pending کرتے ہیں۔

چودھری مظہر اقبال: شکریہ

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 426/20 محترمہ مہوش سلطانہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی ہے۔ محترمہ ابھی تو ادھر بیٹھی ہوئی تھیں۔

معزز ممبران: محترمہ ابھی آ رہی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 433/20 چودھری افتخار حسین چھچھر کی ہے۔ جی، اسے پڑھیں۔

مارکیٹ کمیٹی بصیر پور کو مارکیٹ کمیٹی حجرہ شاہ مقیم میں ضم کرنے سے زمینداروں کو مشکلات کا سامنا

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ لاہور "نیوز" کی خبر مورخہ 15-07-2020 کے مطابق پاکستان تحریک انصاف کا الیکشن سے پہلے یہ وعدہ تھا کہ وہ اداروں کو مضبوط کریں گے اور لوگوں کی فلاح و بہبود کے لئے میرٹ پر اقدامات کئے جائیں گے لیکن اقتدار میں آتے ہی اقدامات اس کے برعکس ہو رہے ہیں۔ مارکیٹ کمیٹی بصیر پور تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کا قیام 01-04-1989 کو عمل میں آیا اس وقت مارکیٹ کمیٹی بصیر پور کا نوٹیفائیڈ ایریا دو تھانوں کی حدود بصیر پور منڈی احمد آباد پر مشتمل تھا جو کہ تحصیل دیپالپور کا سب سے بڑا نوٹیفائیڈ ایریا تھا۔ مارکیٹ کمیٹی کے نئے وضع کردہ قوانین کے مطابق خلاف ضابطہ و حالات و واقعات عوامی امنگوں کے برعکس مارکیٹ کمیٹی بصیر پور کو ختم کر کے مارکیٹ کمیٹی حجرہ شاہ مقیم میں ضم کر دیا گیا ہے جو کہ مکمل طور پر حقیقت کے برعکس ہے۔ یہ بھی واضح نہ کیا گیا ہے کہ مارکیٹ کمیٹی بصیر پور کو کن وجوہات کی بناء پر ختم کیا گیا ہے۔ اگر مارکیٹ کمیٹی بصیر پور کا موازنہ مارکیٹ کمیٹی حجرہ شاہ مقیم سے کیا جائے تو یہ بات روز

روشن کی طرح عیاں ہے کہ مارکیٹ کمیٹی حجرہ شاہ مقیم میں سرکاری سبزی منڈی ہے اور نہ ہی غلہ منڈی کا قیام ہے، اگر کوئی برائے نام غلہ منڈی ہے تو وہ بھی بے کار پڑی ہے ایک بھی دکان تعمیر نہ ہو سکی ہے اور وہ ویران پلاٹ کی شکل میں موجود ہے۔اس کے ارد گرد گنجان آبادی ہے جبکہ غلہ منڈی بصیرپور کا وجود قیام پاکستان سے قبل کا ہے اور وسیع ایریا پر مشتمل ہے۔مارکیٹ کمیٹی بصیرپور، غلہ منڈی بصیرپور اور دو تھانہ جات پر مشتمل علاقے کے زمینداران اور لوگوں کو تمام تر سہولیات مہیا کر رہی تھی۔مارکیٹ کمیٹی بصیرپور واحد کمیٹی تھی جو اپنے نوٹیفائیڈ ایریا بصیرپور اور منڈی احمد آباد میں فوڈ سنٹرز پر دور دراز سے آنے والے زمینداران کو تمام سہولتیں مہیا کر رہی تھی۔مارکیٹ کمیٹی بصیرپور ہر سال ماہ رمضان میں بصیرپور، منڈی احمد آباد میں رمضان بازاروں کا انعقاد کرتی ہے اور فیئر پرائس شاپ کے ذریعے عوام الناس کو ارزاں نرخوں پر اشیاء فراہم کرتی ہے۔مارکیٹ کمیٹی بصیرپور اپنے نوٹیفائیڈ ایریا میں زمینداران کو غلہ منڈی بصیرپور سہولیات سے میسر کرتی ہے بلکہ زمینداران کو ان کی پیداوار کی مناسب قیمت دلوانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔اب چونکہ مارکیٹ کمیٹی بصیرپور کو نئے قانون PAMRA کے تحت مارکیٹ کمیٹی حجرہ شاہ مقیم میں ضم کر دیا گیا ہے۔یہ حقیقت کے برعکس ہے جس کی واضح مثال یہ ہے کہ مارکیٹ کمیٹی بصیرپور نہ صرف اپنے ریگولر ملازمین کو ماہانہ تنخواہ جاری کر رہی ہے بلکہ پنشنرز کو بھی ہر ماہ باقاعدگی سے پنشن ادا کر رہی ہے۔اندریں حالات میں مارکیٹ کمیٹی حجرہ شاہ مقیم ملازمین اور پنشنرز کو ادائیگیاں کرنے سے قاصر ہے، ہر سال مارکیٹ کمیٹی بصیرپور کی آمدن مارکیٹ کمیٹی حجرہ شاہ مقیم سے زیادہ ہوتی ہے۔چنانچہ حقائق کو نظر انداز کر کے مارکیٹ کمیٹی بصیرپور کو ختم کیا جانا بالکل غیر مناسب ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر زراعت نعمان لنگڑیال۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔پارلیمانی سیکرٹری!۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو جواب کے لئے pending کیا جاتا ہے۔جی، اگلی تحریک التوائے کار نمبر 20/427 محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی ہے۔جی، محترمہ! اسے پڑھیں!

لاہور ڈویژن میں ٹیکس ڈیوٹی میں کروڑوں روپے کی خُورد بُرد کا انکشاف

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ساہیوال ڈویژن میں خُورد بُرد کرنے والوں کے خلاف کارروائی نہ ہو سکی۔ لاہور بورڈ آف ریونیو پنجاب حکام کی جانب سے ساہیوال ڈویژن میں محکمہ مال و ریونیو ملازمین کی ملی بھگت سے ٹیکس ڈیوٹی میں کروڑوں روپے خُورد بُرد کرنے والوں کے خلاف کارروائی اور ریکوری کا معاملہ بھی سرد خانے کی نذر ہو گیا ہے۔ تین سال گزرنے کے بعد بھی ذمہ داروں کے خلاف کارروائی نہ ہو سکی جبکہ کروڑوں روپے کی مالی بے ضابطگیوں میں ملوث کرپٹ ملازمین سرکاری امور سرانجام دینے میں مصروف ہیں۔ ٹیکس ڈیوٹی کی مد میں قومی خزانے کو مالی نقصان پہنچانے والوں کے خلاف کون کارروائی کرے گا کوئی فیصلہ ہو سکا اور نہ ہی بورڈ آف ریونیو پنجاب حکام کی جانب سے کوئی اقدامات کئے جا سکے۔ تفصیلات کے مطابق ساہیوال ڈویژن کے تین اضلاع اوکاڑہ، پاکپتن اور ضلع ساہیوال کی تحصیلوں سمیت سب رجسٹرار دفاتر اور اے ڈی ایل آرز آفسز میں زمینوں کی منتقلی، انتقالات اور اشٹام ڈیوٹی کی مد میں کروڑوں روپے کی مالی بے ضابطگیوں کی نشاندہی کی گئی تھی اور تفصیلی رپورٹ بورڈ آف ریونیو پنجاب کو بھجوائی گئی تھی تاکہ ٹیکس ڈیوٹی کی مد میں قومی خزانے کو بھاری نقصان پہنچانے والوں کے خلاف محکمانہ کارروائی کرنے کے علاوہ 100 فیصد ریکوری کی جائے۔ تین سال گزرنے کے بعد ساہیوال ڈویژن کی تحصیلوں میں ہونے والے فراڈ اور ٹیکس کی مد میں کروڑوں روپے کی خُورد بُرد کرنے والوں کے خلاف کارروائی کے احکامات کو بھی افسران نے پس پشت ڈال رکھا ہے۔ قومی خزانے سے رقم ہڑپ کرنے والوں کے خلاف کارروائی کرنے کی بجائے انہیں تبدیل کیا گیا ہے جبکہ بااثر ریونیو ملازمین کے علاوہ تحصیلداروں اور رجسٹری محرر کو سزائیں دینے اور ان سے ریکوری کرنے کا معاملہ بھی التوائے کا شکار ہو گیا ہے۔ جس کی وجہ سے عوام میں شدید نفرت پائی جاتی ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مال (ملک محمد انور): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کی کاپی ابھی مجھے موصول ہوئی ہے لہٰذا میری استدعا ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو دو دن کے لئے pending کر دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 429/20 محترمہ ام البنین کی ہے۔ جی، محترمہ! اسے پڑھیں!

کونوکارپس کے پودے لگانے پر پابندی کا مطالبہ

محترمہ ام البنین علی: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ کونوکارپس نامی ایک پودا ہے جو بڑی تیزی سے پھیلتا ہے اس کے پتوں میں خوبصورتی بھی ہے، اسے باڑ کے طور پر بھی لگایا جاتا ہے اور علیحدہ سے بھی لگایا جاتا ہے۔ یہ پودا تقریباً ہر جگہ پایا جاتا ہے اس کا بڑا نقصان یہ ہے کہ یہ زمین سے وسیع مقدار میں پانی جذب کرتا ہے اور اپنے ساتھی پودوں کے حصے کا پانی بھی جذب کر لیتا ہے جس سے دوسرے پودوں کو نقصان ہوتا ہے۔ یہ ایک ماحول دشمن پودا ہے یہ واٹر سپلائی اور سیوریج سسٹم کے لئے بھی نقصان دہ ہے، لہٰذا استدعا ہے کہ کونوکارپس نامی پودے لگانے پر پابندی عائد کی جائے۔ متعلقہ محکمہ اس کا سختی سے نوٹس لے اور اسے دیگر پودوں سے replace کیا جائے کیونکہ ہم معاشی طور پر اس کے نقصانات کے متحمل نہیں ہو سکتے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: متعلقہ منسٹر صاحب!۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔

سرکاری کارروائی

بحث

پرائس کنٹرول پر عام بحث

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر پرائس کنٹرول پر عام بحث ہے۔ بحث کا آغاز متعلقہ وزیر کی تقریر سے ہو گا تاہم دیگر اراکین جو بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام بھجوا دیں۔

MINISTER FOR REVENUE (Malik Muhammad Anwar): Mr Speaker! I move that the General Discussion on Price Control be initiated.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ میں ملک محمد احمد خان کو پرائس کنٹرول پر عام بحث کے لئے فلور دیتا ہوں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے پرائس کنٹرول کے ایک اہم issue کو آج اس ہاؤس میں عام بحث کا حصہ بنایا ہے۔ عام طور پر پرائس کنٹرول حکومت کی effective governance, laiddown procedure اور ایک ایسے ضابطے کا نام ہے جو کہ حکومت کی کامیابی یا ناکامی کا عندیہ دیتا ہے۔ اگر at large یہ تاثر اُبھر رہا ہو اور یہ general perception build ہو رہی ہو کہ مہنگائی کی شدت بہت زیادہ ہے تو اس کا governance کے ساتھ بڑا direct link بنتا ہے۔

جناب سپیکر! مثال کے طور پر اگر تیل کی قیمت بڑھتی ہے تو اس کے ساتھ ہماری food items and non-food items کی prices بھی بڑھ جاتی ہیں یعنی یہ تیل کی قیمت کے ساتھ related ہیں۔ آئل کی prices صوبے کے کنٹرول میں نہیں ہیں لیکن دوسری اشیاء کی قیمتیں کسی نہ کسی طرح better management, effective control, proper laid down system and good governance کے ساتھ صوبے کے کنٹرول میں ہوتی ہیں۔ حکومت کے پاس ڈپٹی کمشنر اور اسسٹنٹ کمشنر کی سطح پر ایک hierarchy اور ایک سسٹم موجود ہے جس

کے ذریعے وہ قیمتوں کو کنٹرول کرتی ہے۔ اگر ایک چیز کی قیمت پندرہ، بیس یا پچیس روپے مقرر ہے تو وہ انہی نرخوں پر مارکیٹ میں available ہونی چاہئے جہ جائیکہ وہ 40/35 یا -/50 روپے میں فروخت ہو۔

جناب سپیکر! یہاں مسئلہ یہ ہے کہ ایک absolute confusion نظر آ رہی ہے۔ یہ confusion کیسے نظر آ رہی ہے؟

جناب سپیکر! ہمارا یہ خیال تھا کہ حکومت آئی ایم ایف کے ساتھ agreement کرنے کے بعد ایک reforms agenda لے کر آئی ہے لہذا یہ ایک فطری عمل ہو گا، یہ ایک natural consequence ہو گا کہ کچھ قیمتوں کا بوجھ reflect کرے گا اور کچھ چیزوں کی قیمتیں بڑھیں گی۔ یہ بات کسی حد تک understandable تھی۔

جناب سپیکر! ہم کسی حد تک اس چیز کو سمجھ سکتے تھے اور اس تاثر کو بھی تسلیم کیا جا سکتا تھا کہ اگر حکومت کا مؤقف ہے کہ ہم نے آئی ایم ایف کے ساتھ ایک structural reforms arrangement کیا ہے تو اس کا reflection عوام پر ہو گا۔

جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ کچھ چیزوں کی قیمتیں صوبوں کے کنٹرول میں نہیں ہیں۔ مثال کے طور پر اگر وفاق نے بجلی بنانی ہے اور اس کی قیمت مقرر کرنی ہے تو یہ صوبے کے اختیار میں نہیں ہے۔ اسی طرح گیس اور تیل کی قیمتیں صوبوں کے اختیار میں نہیں ہیں لیکن پرائس کو کنٹرول رکھنے، بڑھانے یا کم کرنے کے یہ basic drivers ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: معزز ممبران! خاموشی اختیار کریں۔ منسٹر صاحبان! معزز ممبر کی بات سُنیں۔ اگر آپ نے باتیں کرنی ہیں تو باہر تشریف لے جائیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! بہت شکریہ اور میں معزز حکومتی ممبران کا بھی مشکور ہوں۔ میرا مقصد آج حکومت پر تنقید کرنا قطعی طور پر نہیں ہے۔ میں حکومت پر تنقید اس لئے بھی نہیں کروں گا کیونکہ آج میں directly effected ہوں۔

جناب سپیکر! آج میں آپ کے سامنے صرف حقائق رکھوں گا۔ اگر یہ حقائق اتنے چشم کشا ہوں اور یہ حقائق اس بات کو reflect کرتے ہوں کہ جن چیزوں کے بارے میں governance کے ساتھ related problems ہیں۔ For goodness sake ان کو تو ٹھیک کر لیں۔

جناب سپیکر! میری آپ کی وساطت سے حکومت سے درخواست ہے کہ کچھ چیزیں آپ کے کنٹرول میں ہیں اور کچھ levers آپ نے pull کرنے ہیں اگر وہ levers آپ pull نہیں کریں گے تو پھر یہاں پر بیٹھے ہوئے معزز ممبران اپنی constituencies میں جا کر اپنے ووٹرز کو face نہیں کر سکیں گے کیونکہ اس وقت مہنگائی شدت کے ساتھ اپنا سر اُٹھا کر چیخ چیخ کر کہہ رہی ہے کہ failure کہاں پر ہے۔ آپ نے گندم کی ایک قیمت مقرر کی لیکن آج اس سے -/800 روپے زیادہ نرخوں پر گندم بازار میں فروخت ہو رہی ہے۔ آپ نے چینی کی ایک قیمت مقرر کی جبکہ آج چینی کی قیمت پچھلے سالوں کی نسبت دوگنا زیادہ ہے۔

جناب سپیکر! کیا یہ وہ چیزیں ہیں جو کہ external factors کے ذریعے drive ہوتی ہیں؟ .Sir, Not at all یہ تو گورنمنٹ کے کنٹرول میں آتی ہیں جس میں سپلائی اینڈ ڈیمانڈ اور basic provisions and edibles شامل ہیں۔ یہ تو بنیادی ضرورت اور خورد و نوش کی وہ چیزیں ہیں جو کہ حکومت بہتر کنٹرول کے ذریعے اور ایک effective mechanism کے ساتھ بہتر انداز میں عوام کو مہیا کر سکتی تھی۔ آج صوبہ پنجاب کے 12 کروڑ لوگوں کو کیوں سزا دی جا رہی ہے؟

جناب سپیکر! جب گندم کھیت سے نکلتی ہے تو کاشتکار اسے ایک set price پر فروخت کرتا ہے یعنی 1400 / 1200 روپے فی من کے حساب سے فروخت کرتا ہے لیکن ایک غریب آدمی اور مزدوری کرنے والے لوگ جن کی تعداد صوبہ پنجاب میں سات کروڑ سے زیادہ ہے جب وہی گندم خریدنے جاتے ہیں تو انہیں وہ دو ہزار روپے فی من یا اس سے زیادہ رقم میں ملتی ہے۔ کیا یہ انصاف ہے؟ آج فی کلو چینی کی قیمت -/100 روپے سے تجاوز کر گئی ہے۔

جناب سپیکر! حکومت کہتی ہے کہ ہم نے چینی کی قیمت -/82 روپے مقرر کی ہے لیکن بازار میں فی کلو چینی -/100 روپے یا اس سے زیادہ قیمت پر مل رہی ہے۔ ان ساری چیزوں کا تعلق directly آپ کے صوبے کی حکومت کی governance کے ساتھ ہے۔

جناب سپیکر! پورے ملک کے اندر اور بالخصوص صوبہ پنجاب کے اندر یہ صورتحال ہے کہ جس جنس کا سیزن آتا ہے اسی کی قلت پیدا ہو جاتی ہے حالانکہ ہمارا صوبہ پنجاب پورے ملک کے لئے ایک food provider ہے۔

جناب سپیکر! میرا directly حکومت کے اکابرین سے سوال ہے کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے؟ اس قلت کے نتیجے میں پرائس hike ہوتی ہے۔ اگر گندم نہیں مل رہی تو یہ حکومت کی ناکامی ہے۔ اگر کسی جگہ چینی کی قلت ہے یا اس کی قیمت میں اضافہ ہو رہا ہے تو یہ بھی حکومت کی ناکامی ہے۔

جناب سپیکر! اب میں آپ کے سامنے کچھ data رکھتا ہوں۔ I wish that I would have provided these copies to all honorable members in the House. میرے لئے بھی honestly یہ devastating ہے اور اس data نے مجھے دہلا دیا ہے۔

جناب سپیکر! پوری دنیا میں جہاں پر کورونا نے badly affect کیا ہے، جہاں پر کورونا نے اپنے وہ symptoms چھوڑے ہیں وہاں پر رقص بسمل ہوئی ہے، لاشیں سڑکوں پر اس طرح سے پڑی تھیں کہ کوئی اُٹھانے اور گننے والا نہیں تھا۔ ہمارے ہمسایہ ملک ہندوستان میں کورونا کی وجہ سے آج کل بہت بُرا حال ہے۔ اس global comparison کے انڈکس میں سب سے زیادہ متاثر صوبہ پنجاب ہوا ہے۔ اس کی breakdown کیا ہے؟ آپ جو projections کر رہے تھے اور آپ کا Bureau of Statistics کہہ رہا تھا کہ جنوری میں food and noon food items کی قیمتیں 12.7 فیصد تک بڑھ جائیں گی یعنی inflation 12.7 percent تک پہنچ جائے گی۔ یہ پچھلے دس سالوں کا highest number ہے جو کہ جنوری میں reflect ہوا تھا، فروری میں اس میں مزید اضافہ ہوا ہے، مارچ میں مہنگائی کی اس شرح میں projected increase ہوئی ہے، اپریل میں مہنگائی کی یہ شرح 15 فیصد کو touch کر رہی تھی اور اگست میں It would touched 17.5 percnet and it is all time high in the history of

Pakistan.حالانکہ کورونا کی وجہ سے کچھ چیزوں کی ڈیمانڈ بہت حد تک کم ہو جاتی ہے۔لوگوں کا گھروں سے باہر نکلنا محدود تھا۔Economic activities restricted تھیں۔

جناب سپیکر!عام طور پر لوگ جو چیزیں80فیصد تک اپنے استعمال میں رکھتے تھے اس میں کمی ہو گئی اور ان کا استعمال35فیصد تک محدود ہو گیا یعنی ایکcommodity itemکی طلب میں تقریباً45فیصد کمی واقع ہوئی ہے اسی لئے باقی تمام ممالک میںfood itemsکی قیمتیں نیچے آئی ہیں لیکنsomehowپاکستان میں اور خاص طور پر صوبہ پنجاب میں کھانے کی اشیاء کی قیمتیں بھی بڑھی ہیں۔کورونا کے دنوں میں کچھdipہوا جبکہ عید الفطر کے دن سے لے کر یک دم قیمتیں پھر بڑھ گئیں۔The reasons are not known to me. The reasons are better know the government.وہ کس طرح سے بڑھیں اور آج کے دن تک اب کیا projectionsآ رہی ہیں؟یہprojectionsآ رہیں کہ14.6۔اکتوبر میں ہوں گے، 15.8۔نومبر میں ہوں گے اور18.5۔دسمبر میں ہوں گے اور یہ تاریخ کی بلند ترینinflation ہو گی اور یہ کیوں ہو رہی ہے؟

جناب سپیکر!میں نے پہلے آپ سے عرض کی کہ یہ جھگڑا میرا، میری حزب اختلاف، میریpolitical point scoringکا نہیں ہے۔میں یہ گریہ صرف اس لئے نہیں کر رہا کہ حزب اختلاف کا ممبر ہوں اور میں نے اپنا فرض نبھانا ہے اور آپ کے اوپر تنقید کرکے جانی ہے۔

جناب سپیکر!میںdataکی بنیاد پر بات کر رہا ہوںA person can lie and heوہ اپنی مرضی کی بات کر سکتا ہےcan accentuate But numbers and papers won't, they are the reality searching for goodness sake.آپ نے کل کابینہ کی میٹنگ کے بعد پنجاب کی عوام کو یہ پیغام دیا کہ

Two years of success and progress. Sir, I want to know from the government which could not control the prices. The government could not control the feelings of the people.

جناب سپیکر! کیونکہ اس صوبے کے اندر گندم اور چینی سے لے کر بنیادی اشیائے خوردونوش کی قیمتوں پر لوگ نوحہ وکناں رہے اور آپ مجھے success کی stories دے رہے ہیں؟ Come on; talk to me in this regard first.

جناب سپیکر! مجھے مہنگائی پر بتائیں آپ کے ڈپٹی کمشنر کا آفس کام نہیں کرتا۔ آپ نے نظام وضع کیا ایک کورٹ میں suo-moto proceedings ہوئیں۔

جناب سپیکر! میرے اوپر کچھ قدغن ہے کہ matter sub-judice ہے میں زیادہ بات نہیں کرتا لیکن جو information public realm میں ہے میں اُس پر تو آپ سے بات کر سکتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں یہ پوچھتا ہوں کہ آپ کے پاس constitutional provisions نہیں تھیں، آپ کو نہیں پتا تھا کہ executive and judiciary کو آپ نے علیحدہ علیحدہ کرنا ہے؟ آپ کو نہیں پتا تھا کہ 45 سال پاکستان کی تمام بار کونسلز، تمام ججز، Executive and Judiciary کے magistracy کے اختیارات پرائس کنٹرول سے related تھے اور جب 18 ویں ترمیم ہوئی تو آپ نے یکدم ایک آرڈر پاس کیا کہ پرائس کنٹرول کے لئے شاید کابینہ منظوری دیتی ہے۔ کبھی کابینہ کے اراکین آئین کے برعکس کوئی بات کرتے ہیں؟

جناب سپیکر! ایک suo-moto notice and nobody was there چاہئے تو یہ تھا کہ وزیراعلیٰ جاتے لیکن ایک ایڈیشنل سیکرٹری ہوم وہاں پر پہنچا، Answerless, speechless, one Additional Secretary Home was there. What could he have said, is he the part of the cabinet? آپ وہاں پر جا کر کیا بات کرتے ہو اور پھر کہا کہ ہم پرائس کنٹرول کیوں نہیں کر سکتے کہ Legislative processes کی ڈیمانڈ ہے۔ Legislative processes سے پہلے political will کی ضرورت ہے، executive authority کی ضرورت ہے اگر آپ پرائس کنٹرول کرنا چاہتے ہیں تو آپ کے دو parallel systems ہیں۔ Edible items کے ساتھ اس وقت لوگوں کا basic concern ہے۔ آپ کی مارکیٹ کمیٹیز obsolete and redundant ہیں۔ They do not even exist. وہاں پر اُن کا کوئی مکینزم provided ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر! وہ آپ کے سامنے ہو گا میں آپ کو زیادہ دور نہیں لے کے جاتا وہ آپ کے حافظے میں ہو گا۔ ایک چیز کی تھوڑی بہت طلب بڑھتی ہے تو اُس کی پرائس skyrocketing high ہو جاتی ہے۔ آپ کے حافظے میں ہو گا۔ What happened with tomato prices? اُسی ایک ٹماٹر نے پورے ملک کے لئے crisis پیدا کیا۔ اس کی reason یہ تھی کہ آپ کے پاس provision تھی لیکن میکنزم نہیں تھا۔ کسی نے مجھے یہ data suggest نہیں کیا کہ آپ کی crop متاثر تھی یا آپ کی import متاثر تھی۔ Few days may be it might be rain. It might be a seasonal problem with that. It might be some other communicative problem. کوئی communicative problem تھی کہ کسی جگہ نہیں پہنچ سکے۔ کس چیز کے اوپر حکومت کا کنٹرول تھا۔ I failed to understand. مارکیٹ کمیٹی، مارکیٹس میں اور نہ open مارکیٹس کے اندر کسی جگہ پر بھی کوئی lever apply کرنے کے لئے آپ کے پاس کوئی میکنزم تھا۔ Virtually diminished government, collapsed infrastructure کہیں پر حکومت کا کوئی وجود نظر ہی نہیں آتا۔

جناب سپیکر! میں آپ کے سامنے ایک دوسری تشویشناک صورتحال رکھنا چاہتا ہوں۔ اگر یہ تصور کر لیا جائے کہ آپ نے جو reform agenda suggest کیا ہے۔

جناب سپیکر! for example oil price آپ کے transporter کے کرایوں پر impact کرے گی، oil price آپ کے electricity bills پر reflect کرے گی، oil price آپ کی large scale manufacturing کو reflect کرے گی، oil price آپ کی ہر commodity کے اوپر reflect کرے گی چاہے وہ سرکار کی طرف سے فراہم کی گئی آپ کی ضرورتوں سے متعلق ہے یا وہ بنیادی چیزیں جو non food یا جو چیزیں food items کے اندر آتی ہیں جو Bureau of Statistics کے مطابق consumer price index میں reflect کرتی ہیں۔

جناب سپیکر! اُن کا یہ ماننا ہے کہ With this petroleum policy, this is the rise the House can see that. یہ اس کا rise کا chart ہے اور یہ جا کر 13.6 پر fall کرے گا جو کہ ایک ٹیکنیکل term ہے اگر میں اس کو elaborate بھی کرنا چاہوں تو شاید مشکل ہو گی۔

جناب سپیکر! اس کا مطلب یہ ہو گا کہ جو چیز 5.5 پر آج کھڑی ہے وہ اگلے 12 مہینے میں 13.6 پر ہو گی۔ مجھے نہیں پتا آپ کی مرضی ہے، آپ کی اپنی خواہش ہے، آپ کی اپنی decision making ہے، آپ کی اپنی cabinet کے decisions ہیں، آپ کی پولیٹیکل گورنمنٹ ہے It is up to you, it is up to the government کہ آپ کیسے فیصلے کرنا چاہتے ہیں لیکن Economy of Pakistan is a political economy. آپ اس صوبے کے اندر 12 کروڑ عوام کی زندگیوں کے ساتھ روزانہ کی بنیاد پر deal کرتے ہیں۔ آپ اگر اُن کو اس طرح سے بے یارومددگار چھوڑ دیں گے آپ اپنی reforms کے agenda پر تمام pressure آپ consumer کے اوپر directly reflect کریں گے اُس کے اوپر چھوڑ دیں گے تو غریب آدمی دیکھ رہا ہے آپ کی حکومت کی اُن پالیسیوں کو جو کہ آئی ایم ایف پچھلے بائیس سال سے مسلسل یہی دے رہا ہے لیکن آج تک کبھی reforms نہیں ہوئیں۔ اٹھارہ پروگرامز میں سے total 16 "word to word, ایک بھی ایسی شرط نہیں تھی جو implement نہیں کی گئی۔ آج تک تو reforms نہیں ہوئیں Will you be able to help these people کیونکہ reform agenda پر آپ کی بجلی کے بل بڑھ جائیں گے۔ Will you be able کہ گیس کے بل بڑھا کر آپ اُن کو اسی reform agenda پر آگے لے کر چلے جائیں گے؟

جناب سپیکر! میری استدعا یہ ہے کہ حکومت کو اپنے اس provided data پر اور یہ data میرا نہیں ہے اور میری کوئی تنقید بھی نہیں ہے آپ اس بات کے گواہ ہیں کہ میں نے حقائق کے برعکس آپ کے سامنے کوئی بات نہیں کی، میں نے substantiate کر کے بات کی ہے۔

جناب سپیکر! میں نے حکومت سے صرف یہ درخواست کی ہے کہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ ان largest drivers کو جو overall ایک inflation create کرتے ہیں تو وہ آپ کے اختیار میں ہے۔ آپ نے اگر کسی چیز کی پرائس مقرر کی ہے، کسی سبزی یا کسی گوشت کی تو آپ کی

communication with the peopleاتنی سخت ہونی چاہئے اور آپ کیmonitoring اتنیsound ہونی چاہئے کہ آپ انہیں بتا سکیں کہ میں نے یہ چیز -/100 روپے کی مقرر کی تھی، یہ -/110 روپے کی فروخت ہو رہی ہے تو غلط ہے۔ میں اس کو -/100 روپے پر کنٹرول کروں گا اور آنے والے وقتوں میں ان پالیسیوں کے نتیجے میں اتنا کم کروں گا۔

جناب سپیکر! یہاں یہ کیس نہیں ہے یہاں کیس یہ ہے کہ تم یہ بھگتتے رہو، تمہارے اوپر آج جو یہ اذیت طاری ہے یہ تمہارے اوپر طاری رہے گی اور میں اپنے شادیانے بجاتا رہوں گا۔ Somebody asked president Johnson, کہ کورٹ کی عمارت کو کیسا ہونا چاہئے، اس کی ہیئت کیسی ہونی چاہئے اور اس کی شکل کیسی ہونی چاہئے؟

جناب سپیکر! اُس نے کہا کہ کورٹ کی عمارت تھوڑی سیegalitarian ہونی چاہئے، اس کے اندر رعب اور دبدبہ ہونا چاہئے، اس کے arches بہت اونچے ہونے چاہئیں، اس کےpillar کے اوپر دو تین literally eagles بیٹھے ہونے چاہئیں کہ جب لوگ اس عمارت کی طرف دیکھیں تو اُن کو احساس ہو کہ جب ہم اس عمارت کو دیکھتے ہیں کہ تو ہمارے اندر ایک تاثر اُبھرتا ہے کہ یہاں پر کوئی ناانصافی نہیں ہو سکتی اس کی ہیئت اپنا ایک عکس طاری کرے۔

جناب سپیکر! آج آپ کی حکومت کو دیکھ کر یہ عکس طاری نہیں ہوتا۔ آج آپ کی حکومت کو دیکھ کر ایکmockery بن رہی ہے۔

You had a talk to celebrate your two years of success. Sir, for what for stopping all that progress with this province was doing for pushing people to backwardness.

جناب سپیکر! آپ نے پلان کیا کیا تھا اور آج ہو کیا رہا ہے؟ آپ نے کیا کیا وعدے کئے تھے اور آج آپ دے کیا رہے ہیں؟ آپ ایکreform agenda پر آئے تھے، آپ نےfront linesپرexploit کیا تھا، آپ نے ناکردہ گناہوں کی سزا کے لئے half glass empty half glass full آپ نےhalf glass empty کو اُٹھایا، آپ نے شور مچایا۔ آپ نے پولیٹیکل consumption کے لئے اپنےnarratives دیئے۔ آپ نے بے بنیاد باتوں کو بنیاد بنا کر پنجاب

کی job creation کو hundred percent dip کیا ہے۔ پنجاب کے growth rate کو hundred percent dip کیا ہے۔ اس کا کوئی comparison نہیں ہے۔

جناب سپیکر! مجھے تو وزیر خزانہ کی وہ speech بھی یاد ہے کہ and I was laughing and asked him aferwards کہ pledged stocks کے arrears کو کبھی کوئی loan define کرتا ہے۔ ہم نے تو یہ بھی سنا ہے۔ یہ تو a,b,c of it ہے۔ یہ تو ایسے ہی ہے جیسے میں کہوں کہ باہر دھوپ کے وقت سورج نکلا ہوتا ہے ان سے یہ بھی نہیں ہو پا رہا۔ آپ چھوڑ دیں ہم باقی بات نہیں کر رہے۔

جناب سپیکر! آپ کا سابقہ حکومت پر اعتراض ہو گا لیکن میں نے تو وزیر قانون اور سپیکر صاحب سے بارہا درخواست کی ہے کہ سابقہ حکومت کے including Orange Line Tran, including Metro Buses, including these Danish Schools and including these Laptop Schemes کے منصوبوں پر ایک پارلیمانی بورڈ تشکیل دیں اور probe کریں کہ کیا وہ چیزیں incentivize کرنا مناسب تھیں۔ ہمارا موقف سنیں اور اپنا بتائیں اور ان باتوں کو conclude کریں۔ آپ کو انرجی پر پتا چلے کہ پنجاب میں آپ نے جو کیا تھا غلط تھا یا صحیح اس کو conclude کریں۔ Two years of doing nothing but yet celebrated, I have failed to understand, sir.

جناب سپیکر! آپ نے بہت مہربانی اور خندہ پیشانی کے ساتھ مجھے جتنا وقت عنایت کیا ہے I don’t want to carry on for long. صرف دو باتیں کرنے کی اجازت لیتے ہوئے ایک منٹ میں بات ختم کروں گا کہ اگر مہنگائی کا یہی سلسلہ bad governance کی وجہ سے، غلط پالیسیوں کی وجہ سے ایک ill informed اور over ambitious planning کی وجہ سے ہے جس کا ذکر کیا جاتا ہے کہ ہم بڑی reforms کر رہے ہیں۔ ویسے by the way میں نے کل ایک paper میں بڑی interesting خبر پڑھی I was literally laughing again کہ شاید وفاق یا صوبہ میں کوئی governance reforms committee تشکیل دی گئی ہے اور ڈاکٹر عشرت حسین کے سربراہ ہوں گے۔ coordination کے I was just like thinking کہ انہوں نے ایک کتاب Governing than Governable لکھی ہے اس کے صفحہ نمبر 283

پر انہوں نے South Asia میں reforms کے perspective پر انہوں نے پاکستان کو as a case study پیش کیا ہے۔ انہوں نے 2008 سے 2013 تک پنجاب کی governance کا بتایا ہے جس دوران وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف تھے۔ انہوں نے اس میں PPL mode کو only way to reform کو ایک chapter کے طور پر لیا ہے۔

جناب سپیکر! انہوں نے پھر بتایا ہے کہ پنجاب کی گورنمنٹ کے anachronistic structures تھے وہ سو سال پہلے کے تھے مثال کے طور پر مواصلات و تعمیرات ڈیپارٹمنٹ تھا، IDAP were created انرجی کے معاملات کے لئے انرجی بورڈ قائم کئے گئے اور اس کو PPL mode پر لے کر گئے۔ وہ منصوبے جو آٹھ آٹھ سال میں نہیں لگتے تھے 22/22 ماہ میں لگائے گئے۔

جناب سپیکر! انہوں نے کہا کہ the only way for that reform is what Mian Muhammad Shehbaz Sharif has done. I was laughing in my heart about that اگر تھوڑا وقت نکل جائے اور وزیر اعظم ڈاکٹر عشرت حسین کا ذہن خود ہی دیکھ لیں اور پھر اس صوبہ میں Cabinet Reforms Committee کو بتا دیں اور کچھ نہ کریں بس پرائس کنٹرول کے لئے میاں محمد شہباز شریف کے footsteps follow کر لیں۔ Honest to God some relief ہو جائے گا۔ بہت شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ محترمہ ساجدہ بیگم!

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب سپیکر! شکریہ۔ اگرچہ بات تو پرائس کنٹرول پر کرنی تھی لیکن میرا ضلع اس وقت بہت زیادہ مشکل میں ہے اس لئے میں اس پر بات کرنا زیادہ مناسب سمجھوں گی۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ ہندوستان نے پچھلے دنوں میں آبی جارحیت کی جس کی وجہ سے دریاؤں میں پانی آیا۔ میرے ضلع سے دریائے جہلم گزرتا ہے۔ اس وقت ایک لاکھ کیوسک پانی کا ریلہ دریائے جہلم سے گزر رہا ہے جس کی وجہ سے آس پاس کی تمام آبادیاں ڈوب چکی ہیں۔ پچھلے پانچ دنوں سے وقفے وقفے سے تیز اور آہستہ بارش جاری ہے جس کی وجہ سے پورا خوشاب ڈوب چکا ہے بہت سے مکانات

کی چھتیں گر چکی ہیں اور دس سے زیادہ افراد لقمہ اجل بن چکے ہیں۔ اس وقت غریب لوگ بہت مصیبت میں ہیں۔

جناب سپیکر! میری وزیر اعلیٰ پنجاب سے درخواست ہے کہ میرے ضلع خوشاب کا فضائی دورہ کریں اور خوشاب کو آفت زدہ علاقہ قرار دے کر ہنگامی بنیادوں پر لوگوں کو مشکل سے نکالا جائے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! کیا آپ نے price hike پر بات نہیں کرنی۔

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب سپیکر! لوگ زندہ رہیں گے تو کچھ خریدیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں مناظر حسین رانجھا!

میاں مناظر حسین رانجھا: جناب سپیکر! آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے اہم اور سُلگتے ہوئے موضوع پر بات کرنے کا موقع عنایت فرمایا ہے۔ مجھے اس بات کا بھی احساس ہے کہ ملک احمد خان کی تقریر کے بعد میرا بولنا لوگوں کو اتنا پسند تو نہیں آئے گا کیونکہ انہوں نے ہر نکتے اور پہلو پر بڑے دلائل اور بڑے relevant points کے ساتھ بات کی ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ جیسے کہتے ہیں کہ "اتر جائے تیرے دل میں میری بات" کاش ان کی بات ایوان بالا تک پہنچ جائے۔

جناب سپیکر! میں اپنی معروضات چند منٹ میں آپ کی خدمت میں عرض کروں گا۔ پاکستان ایک زرعی ملک ہے اور اس کی تقریباً 70 فیصد آبادی کا معاشی انحصار زراعت پر ہے۔ آپ کو بھی وہ وقت یاد ہو گا جب پاکستان گندم اور چینی میں خود کفالت کی منزلیں طے کر چکا تھا لیکن آج کتنی بد قسمتی ہے کہ پاکستان جس کی 70 فیصد سے زیادہ آبادی دیہاتوں میں رہتی ہے اور جن کا انحصار بھی زراعت پر ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ کہتے ہوئے قطعاً کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتا کہ ہمارا کسان اور زمیندار حکومت کی سہولتوں کے بغیر حکومت کے سائے کے بغیر اور محکمہ زراعت کی ہدایات کے بغیر بھی اس حد تک دن رات محنت کر رہا ہے اور اپنی فصلیں اُگا کر پاکستان کی خدمت کر رہا ہے۔ اس کی محنتوں کا ثمر تھا کہ پاکستان جو گندم بھی باہر سے منگواتا تھا، چینی بھی باہر سے منگواتا تھا اور

دیگر اجناس بھی باہر سے منگواتا تھا۔ خدا کا فضل و کرم ہوا کہ پاکستان ان کی پیداوار میں خود کفیل ہو گیا تھا لیکن ہماری بدقسمتی ہے۔

جناب سپیکر! ملک احمد خان نے کہا ہے کہ ہم تنقید نہیں کریں گے، میں بھی تنقید نہیں کروں گا لیکن اتنی گزارش ضرور کروں گا کہ ہمیں کچھ سوچنا پڑے گا اور ہمیں ایسا پروگرام وضع کرنا پڑے گا، ہمیں ایسے پروگرامز دینے پڑیں گے جس سے وہ پاکستان جو گندم میں بھی خود کفیل ہو گیا تھا، چینی میں بھی خود کفیل تھا اُس وقت چینی کی قیمت -/55 روپے فی کلوگرام تھی اور آج چینی کی قیمت -/100 روپے فی کلوگرام سے زیادہ ہو گئی ہے۔ گندم جو 1200/ 1400 روپے فی من ملتی تھی آج -/2400 روپے سے زیادہ فی من ہو چکی ہے اور ملتی بھی نہیں۔

جناب سپیکر! حکومت نے گندم کی خریداری کا جو پروگرام بنایا تھا اس میں تمام زیادتیوں کے باوجود جن لوگوں نے گندم کو اپنے گھروں میں اپنے کھانے کے لئے رکھا تھا ان پر raid کر کے ان کے گھروں سے گندم اٹھا کر سنٹر پر لایا گیا لیکن ان ساری چیزوں کے باوجود اور ان ساری زیادتیوں کے باوجود گندم کے بحران کا حل نہیں نکالا جا سکا۔ آج پاکستان گندم غیر ممالک سے درآمد کر رہا ہے تو میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ ہمیں سوچنا چاہئے۔

جناب سپیکر! اس حوالے سے سب سے بڑی بات یہ ہے کہ آج ہمارے وزیر صاحب جو صنعت اور مہنگائی کو deal کرتے ہیں یہاں تشریف فرما نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ان کی جگہ پر کوئی اور منسٹر صاحب ہوں گے جو ہماری ان باتوں پر غور فرما رہے ہوں گے۔

جناب سپیکر! میں صرف یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ آج سبزیوں کی کیا قیمت ہے، پٹرول اور ڈیزل کی قیمت حکومت نے کم کی یہ بہت اچھا قدم تھا لیکن اس کا نتیجہ کیا نکلا کہ تمام پٹرول پمپس بند ہو گئے۔ لوگ میلوں سفر کر کے پٹرول پمپس سے پٹرول یا ڈیزل لینے جاتے لیکن وہاں پر No کا بورڈ لگا ہوتا تھا۔ اس کے برعکس جب پٹرول -/150 روپے فی لٹر ملتا تھا تو وہ عام ملتا تھا۔

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ ہماری گورنمنٹ کو اس پر سوچنا چاہئے۔ یہ دو سال کا جشن ضرور منائیں کیونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان کو حکومت دی ہے اس لئے اُن کا حق

ہے کہ وہ جشن منائیں لیکن میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ آپ گلیوں، محلوں، بازاروں کو دیکھیں اور حلقوں میں جا کر لوگوں سے پوچھیں کہ غریب، پسماندہ اور متوسط طبقہ کے لوگ کس انداز میں اپنی زندگی گزار رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں حلفاً کہتا ہوں کہ آج غریب لوگوں کے آنسو گر رہے ہیں اور کسمپرسی کی حالت میں اپنی عزت کا بھرم رکھ کر بیٹھے ہیں لہٰذا میں آپ کی وساطت سے یہ استدعا کروں گا کہ ہماری حکومت ایسی پالیسی بنائے جس سے غریب کاشتکار کو فائدہ پہنچ سکے۔ کھاد کی قیمتیں پھر بڑھا دی گئی ہیں لیکن میں یہ گزارش کروں گا کہ ہم تو برداشت کر لیں گے کیونکہ اپوزیشن ہمیشہ حکومت کے نقائص اور خامیوں سے آنے والے الیکشن میں فائدہ اٹھاتی ہے اس لئے آپ اپنے لئے جو بیج بو رہے ہیں اس کو آنے والے الیکشن میں بھگتنا پڑے گا۔ آج آپ بجلی کے ریٹ دیکھ لیں کہ کہاں پر پہنچ گئے ہیں؟

جناب سپیکر! میں یہ بات بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مرکزی حکومت نے interest rate کافی کم کیا ہے جو ان کا بہت اچھا قدم ہے جس کو ہم مانتے ہیں لیکن پنجاب کو آپریٹو بنک جو حکومت پنجاب کا ہے انہوں نے interest کم نہیں کیا۔ چند چھوٹے کسانوں نے مل کر کوآپریٹو سوسائٹی بنا رکھی ہے جس پر آج بھی 18 فیصد سود لگ رہا ہے۔

جناب سپیکر! اگر کوآپریٹو کے منسٹر یہاں پر تشریف فرما ہیں تو میں آپ کی وساطت سے اُن کی خدمت میں عرض کرنا چاہوں گا کہ جب وفاقی گورنمنٹ نے 8 یا 9 فیصد سود کی شرح کر دی ہے بلکہ پانچ فیصد پر بھی loan دے رہے ہیں تو کوآپریٹو بنک کے 18 فیصد شرح سود کو کم کیا جائے تاکہ زمیندار کی حالت بہتر ہو سکے کیونکہ زمیندار پہلے ہی مہنگائی کے بوجھ تلے دبا ہوا ہے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں آپ کا شکریہ ادا کروں گا کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا۔ میری یہ دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اقتدار کے ایوان میں بیٹھے ہوئے لوگوں کو غریب لوگوں کے لئے سوچنے کا موقع دے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ سیدہ زہرا نقوی!

سیدہ زہرا نقوی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد وعجل فرجھم۔ جناب سپیکر! آپ کا شکریہ کہ مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ ابھی میرے بھائی مہنگائی کی بات کر رہے تھے لیکن میں یہ کہنا چاہوں گی کہ مہنگائی بہت ساری چیزوں پر depend کرتی ہے۔ مہنگائی ایسا جن نہیں ہے جو ایک دم سے نمودار ہو جائے بلکہ یہ بہت ساری چیزوں پر depend کرتی ہے۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ اس ملک میں کئی سالوں سے حکومتیں آتی جاتی رہی ہیں جن کے تمام قرضوں کا بوجھ پاکستان تحریک انصاف کی حکومت پر آیا ہے اور پہلی دفعہ پی ٹی آئی کی حکومت بر سر اقتدار آئی ہے۔

جناب سپیکر! قرضوں کے علاوہ ہمیں میٹرو بس، اورنج لائن ٹرین اور اس طرح کے دیگر منصوبوں پر subsidies دینی پڑ رہی ہیں۔ جب گورنمنٹ کو پچھلی حکومتوں کے پراجیکٹس کی مدات میں pay کرنا پڑتا ہے تب مہنگائی پر کس طرح کنٹرول کیا جائے۔

جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ مہنگائی ہے لیکن اگر ہم COVID-19 کی وجہ سے پوری دنیا کی تباہ ہونے والی معاشی صورتحال دیکھیں تو اس کے باوجود الحمدللہ وزیر اعظم جناب عمران خان کی مدبرانہ قیادت اور بہترین منصوبہ بندی کی وجہ سے دیکھتے ہیں کہ ہم نے COVID-19 کی جنگ کو تقریباً جیت لیا ہے۔ ہمارے ہمسایہ ممالک انڈیا اور ایران کی کیا حالت ہے لیکن الحمدللہ پاکستان میں اچھے انداز میں COVID-19 پر قابو پایا گیا ہے۔ پوری دنیا کی economy خراب ہے لیکن ان سے ہم لوگوں کی بہت بہتر صورتحال ہے۔ اگر ہم غریب ممالک سے موازنہ کریں تو ہم بہتر طور پر اس سے لڑ رہے ہیں اور پاکستان کا morale up ہوا ہے۔

جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ مہنگائی ہے لیکن جس انداز میں اس حکومت نے غریبوں کا ساتھ دیا ہے اور مشکل حالات کے باوجود جس شفاف انداز میں شناختی کارڈ کے ذریعے رقم غریبوں تک منتقل ہوئی ہے وہ ہمیں نظر نہیں آتا۔ مجھے بتائیں اگر پاکستان کی تاریخ میں اس سے پہلے کسی حکومت نے غریبوں کا خیال رکھا ہو یا اُن تک رقوم پہنچائی ہوں۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین، میاں شفیع محمد کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: جی، محترمہ! اپنی بات جاری رکھیں۔

سیدہ زہرا نقوی: جناب سپیکر! ہم سب اس مقدس ایوان میں بیٹھے ہیں اس لئے ہماری یہ ذمہ داری ہے کہ اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے ہم سب مل کر کام کریں۔ پی ٹی آئی کی گورنمنٹ کا احسن قدم یہ ہے کہ اس مہنگائی پر قابو پانے کے لئے پوری کوشش کی گئی ہے کہ چوروں اور ڈاکوؤں کو پکڑا جائے۔ پاکستان کرپشن سے پاک ہوگا تب ہی ہم مہنگائی کے جن پر قابو پا سکتے ہیں۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ اس ملک میں اہم ترین عہدے سے لے کر آخر تک حکومتی اداروں میں سرکاری ملازمین کو عادت ہو چکی ہے کہ ہم نے صرف کرپشن کرنی ہے۔

جناب سپیکر! آپ مجھے بتائیں کہ جس ملک میں کرپشن اتنی عام اور زیادہ ہو وہ ملک کس طرح مہنگائی پر قابو پا سکتا ہے۔ ہمیں سب سے پہلے کرپشن پر قابو پانا ہوگا جس کے لئے الحمدللہ پی ٹی آئی کی گورنمنٹ احسن قدم اٹھا رہی ہے اور کرپشن کو روکنے کی بھرپور کوشش کی جا رہی ہے۔ جب ہم کرپشن پر قابو پا لیں گے تو پھر انشاءاللہ مہنگائی پر بھی قابو پا لیں گے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، محترمہ راحیلہ نعیم!

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا کیونکہ اس وقت ہمارا صوبہ پنجاب اور پاکستانی عوام مہنگائی کے سخت کرب میں مبتلا ہے۔ آپ نے ایسے موقع پر پنجاب اسمبلی کے اندر عوام کے نمائندگان کو بات کرنے کا موقع دیا ہے جس پر ہم سب آپ کے شکر گزار ہیں۔ باادب باملاحظہ ہوشیار پنجاب حکومت کی دو سالہ کارکردگی تشریف لا چکی ہے۔ اتنے خوبصورت طریقے سے celebration کی صورت میں عوام کے ٹیکسوں پر شاندار محفل سجا کر دو سالہ کارکردگی بتائی ہے لیکن مجھے افسوس اس بات پر ہوا کہ جس دو سالہ کارکردگی پر شادیانے بجا رہے ہیں اس میں غریب عوام کی آواز کہاں تھی؟ آپ نے غریب عوام کے لئے جو کام کئے ہیں اگر اُس کی تفصیلات بھی بتا دیتے تو بہتر ہوتا۔۔۔ (قطع کلامیاں)

MR CHAIRMAN: Order in the House please and no cross talk.

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! اگر یہ بات نہیں سننا چاہتے تو ہم بیٹھ جاتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، آپ بولیں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! یہ حوصلے اور ہمت کے ساتھ بات سنیں اور جو بات میں کہہ رہی ہوں یہ اُس طرف بھی دل کی آواز ہے لیکن خوشامد کی وجہ سے وہ بات کر نہیں سکتے البتہ اندر سے وہ بھی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ جس قدر اس ملک میں مہنگائی عام ہو گئی ہے، جس طرح یہاں خورد و نوش کی اشیاء پر قیمتوں کو کنٹرول نہیں کیا جا رہا وہ تکلیف اُدھر بھی سینے میں موجود ہے لیکن وہ چونکہ حکومت میں ہیں اس لئے وہ کہہ نہیں پاتے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم حکومت کے انقلابی اقدامات کی تعریف کئے بنا رہ ہی نہیں سکتے۔ آپ نے کہا کہ 100 دن دیکھ لیں جس پر ہم نے کہا دیکھ لیتے ہیں کہ کیا انقلاب اور تبدیلی آتی ہے لیکن نہیں آ سکی۔ پھر آپ نے کہا کہ 300 دنوں کے اندر انقلاب لائیں گے لیکن ہم دیکھتے رہے کہ کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ اب دو سالہ کارکردگی پر بھی اِن کا کوئی انقلاب نظر نہیں آیا۔ عوام مہنگائی کی وجہ سے مَر رہے ہیں اور آپ یہاں بیٹھ کر دو سالہ کارکردگی پر شادیانے بجا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! پوری دنیا میں یہ رواج عام ہے کہ حکومت اور انتظامیہ کا سب سے زیادہ کنٹرول پرائس کنٹرول پر ہوتا ہے اور سب سے آسان راستہ بھی وہی ہوتا ہے۔ آپ کی ابھی تک پرائس کنٹرول کمیٹیاں active نہیں ہیں کیونکہ پنجاب حکومت اور انتظامیہ اس معاملے میں کہیں نظر نہیں آتی۔ آٹے، چینی، پٹرول کا بحران ہو یا سبزیاں مہنگی ہوں تب بھی حکومت کہیں نظر نہیں آتی۔ ان حالات میں اگر آپ مجھے عوام کی آواز اٹھانے پر بھی کرپشن کی داستانیں سنا دیں تو یہ بڑا لمحہ فکریہ ہے۔ ہم یہاں بات کر رہے ہیں کہ عوام کو آٹا نہیں مل رہا اور لوگوں کو مہنگے داموں سبزیاں مل رہی ہیں لیکن آپ مجھے الف لیلیٰ کی داستان سناتے ہیں۔ آپ دو سال بعد بھی پچھلی حکومتوں پر اپنی کارکردگی کو جانچ رہے ہیں۔ اگر compare کرنے کی بات آتی ہے۔

جناب سپیکر! میں بتاتی ہوں کہ ہم 2018 میں پٹرول کی قیمت -/62 روپے پر چھوڑ کر گئے تھے جو آج -/104 روپے ہے۔ اُس وقت ہم دس کلو آٹے کا تھیلا -/320 روپے کا چھوڑ کر گئے تھے جو آج -/480 روپے کا ہے لیکن وہ بھی کہیں نہیں ملتا۔ ہم چینی -/52 روپے پر چھوڑ کر گئے تھے لیکن آج -/100 روپے میں بھی نہیں مل رہی۔ آپ بڑا شور مچاتے ہیں کہ ہم غلط کہہ رہے ہیں۔ یہ عوام کی آواز ہے جسے کتنی دیر تک آپ دبانے کی کوشش کریں گے لیکن یہ دب نہیں سکے گی۔ لوگ بل نہیں دے پا رہے وہ بجلی کے بل ہوں یا گیس کے بل ہوں، لوگ بچوں کی فیسیں

نہیں دے پا رہے اور پرائیویٹ سکولوں نے تو کورونا کے دوران ان میں اتنا اضافہ کر دیا ہے جسے والدین نہیں دے پا رہے۔ لوگوں کی earning آپ نے ختم کر دی، لوگوں کے کاروبار ختم ہو گئے ہیں اور آپ جانتے ہیں کہ کیوں ہوئے؟ ماشاء اللہ 2018 میں پہلے جناب عمران خان آ گئے، اس کے بعد کورونا آ گیا، اس کے بعد بارشیں آ گئیں، اب اس کے بعد ڈینگی بھی آ گیا اور اب سیلاب بھی آ گیا ہے۔ یا اللہ یہ پاکستان کس عذاب میں مبتلا ہے؟ یہ پاکستان کس قسم کے عذاب میں مبتلا ہے؟

جناب سپیکر! پھر ہم یہاں پر کہتے ہیں کہ کرپشن کی باتیں کریں۔ کرپشن کی باتیں کرنی ہیں تو بڑے بڑے نام آئے ہیں جن پر آپ بھی دُم دبا کر بھاگے ہوئے ہیں اور کبوتر کی طرح آنکھیں بند کی ہوئی ہیں۔ پکڑیں انہیں، کیوں نہیں پکڑتے؟ وہاں آ کر آپ کی ساری باتیں ختم ہو جاتی ہیں۔

جناب سپیکر! ہم مہنگائی کا رونا رو رہے ہیں۔ چاروں طرف ہم بات کر رہے ہیں کہ پاکستان ایک زرعی ملک ہے جہاں پر بڑی وافر مقدار میں چیزیں پیدا ہوتی ہیں۔ پاکستان ایک چمکتا اور دمکتا ہوا ستارہ ہے لیکن آٹا نہیں ملتا، چینی نہیں ملتی اور لوگوں کو ضروریات زندگی کی چیزیں بہت مہنگے داموں مل رہی ہیں۔ لوگ آج اپنے گھروں کے کرائے، اپنے گھروں کے یوٹیلٹی بل، اپنی زندگی کی دوسری ضروریات کو پورا نہیں کر پا رہے اور افرا تفری کا جو عالم ہے تو اس کے اوپر معزز ایوان میں حکومت کی دلچسپی دیکھیں کہ یہاں پر کوئی منسٹر موجود ہے؟ سارے بنچز خالی پڑے ہوئے ہیں۔ ظاہری سی بات ہے کہ عوام کی اس تکلیف اور درد کے ساتھ ان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ ان کو تکلیف اس بات کی ہو گی کہ جب آپ ان سے ان کی دو سالہ کارکردگی کا پوچھیں گے۔ جب آپ ان سے کارکردگی پوچھیں گے تو وہ پچھلی حکومتوں کے اوپر ڈالنے کی کوشش کریں گے یا ان کا ہی رونا روتے رہیں گے۔

جناب سپیکر! گندم کے ہر خوشے کو جلانے کا وقت آ گیا ہے اور یہ وقت موجودہ حکومت نے پاکستان کے اوپر لا کر کھڑا کر دیا ہے۔ یہ صرف عذاب نہیں کھڑا ہوا، یہ صرف عذاب نہیں ہے بلکہ یہ لمحہ فکریہ بھی ان کے لئے آ کر کھڑا ہو گیا ہے۔ یہ کیسی حکومت ہے جو کہیں نظر نہیں آتی۔ آپ انتظامیہ کو دیکھ لیں، لاہور میں چار ہزار جگہوں کے اوپر ڈینگی لاروا locate ہو گیا ہے یعنی ڈینگی لاروا برآمد ہوا لیکن آپ کو کہیں کوئی activity نظر آتی ہے سوائے مال روڈ پر لگائے گئے

چار بورڈز کے۔ بتائیں کہاں کارکردگی ہے کوئی رپورٹ ہی دے دیں۔ منسٹر صاحبہ یہاں آ کر بتادیں کہ ہم ڈینگی کے خلاف کیا کر رہے ہیں، کیا کمیٹیاں بنادی گئی ہیں اور اس کے اوپر کیا کام ہو رہا ہے؟ صرف مال روڈ کے اوپر چار بورڈز لگا دینے سے آپ ڈینگی کو کنٹرول نہیں کر سکیں گے۔ آپ عوام کو ایک نئی وبا میں مبتلا کر رہے ہیں۔ آپ چار اشتہار لگا دینے سے تحفظ حقوق نسواں نہیں کر سکیں گے۔ چار بینر لگا دینے کے بعد کتنی خوشامد کر لیں گے اور کتنی دیر یہ لوگ گوبر کو گاجر کا حلوہ قرار دیتے رہیں گے؟

جناب سپیکر! پنجاب کے عوام اور پاکستان کے عوام ان کی کارکردگی پر تنگ آئے پڑے ہیں اور یہ شادیانے بجا رہے ہیں جس پر مجھے افسوس ہے۔ اس افسوس کے ساتھ میں آپ سے اجازت چاہوں گی کہ خدا کرے اس ملک کے اوپر سے جلد یہ عذاب ٹل جائے۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، محترمہ عظمیٰ کاردار!

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! شکریہ۔ اپنی معزز بہن کی باتیں سنیں۔ کاش کہ ان کے دس سالوں کی حکومت نے یہاں دودھ اور شہد کی نہریں بہائی ہوتیں تو ہمارے ورثے میں وہی آتیں جنہیں ہم آگے مزید بڑھانے کی کوشش کرتے لیکن افسوس تو یہ ہے کہ پاکستان کی 60 فیصد آبادی کو غربت کی لکیر سے نیچے چھوڑ کر گئے ہیں۔ ہم ان ایوانوں میں کیوں بیٹھے ہیں؟ ہم اس لئے بیٹھے ہیں کہ پاکستان کے شہریوں کی زندگی میں سہولت پیدا کی جائے۔ انہیں تمام حقوق دیئے جائیں، انہیں فوڈ سکیورٹی، انہیں ایجوکیشن کا حق، انہیں صحت کا حق، انہیں پینے کے صاف پانی کا حق اور سکیورٹی کا حق جیسی چیزیں فراہم کرنے کے لئے ہمیں ایوان میں بھیجا گیا ہے۔

جناب سپیکر! پرائس کنٹرول کی بات کروں گی کہ یہ لوگ ہمارے ملک میں کچھ عجیب ریت روایت چھوڑ کر گئے ہیں اور ایسا کلچر چھوڑ کر گئے ہیں کہ جب پٹرول کی قیمت ایک روپیہ بڑھتی ہے تو ہر چیز کی اور ہر necessity کی قیمت بڑھ جاتی ہے لیکن جب ہماری حکومت ایک لٹر پٹرول -/117 روپے سے کم کر کے -/75 روپے پر لے کر آتی ہے تو کوئی کسی چیز کی قیمت میں ایک روپیہ کم کرنے کو تیار نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر! یہاں پر آپ اندازہ کریں کہ کوئی ٹرانسپورٹر، کوئی تاجر، کوئی بزنس کمیونٹی اور نہ ہی کوئی اور تو یہ وتیرہ بن گیا ہے۔ یہ وہ کلچر ہے جسے یہ فروغ دے کر گئے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف
کی طرف سے "یہ حکومت کی ناکامی ہے" کی آوازیں)

جناب چیئرمین: نہیں۔No cross talk.جی، محترمہ عظمیٰ کاردار!

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! یہاں پر ذخیرہ اندوزی، یہاں پر جو profiteering اور جو black marketing پر اب وزیراعظم جناب عمران خان نے zero tolerance دکھائی ہے اور پہلی دفعہ شوگر مافیا کی طرف سے شوگر کی جو artificial shortage پیدا کی گئی تو اس پر بنائے گئے کمیشن کی رپورٹ کو پبلک کیا۔ پھر وہ مافیا اس رپورٹ کے خلاف سندھ ہائی کورٹ میں چلا گیا کہ اس رپورٹ کو کالعدم قرار دیا جائے لیکن سپریم کورٹ نے اس اپیل کو رد کر دیا۔ اب شوگر کمیشن دوبارہ کام کرے گا اور جو بھی culprits ہیں وہ جب تک کیفر کردار تک پہنچیں گے تب تک ہماری حکومت چین سے نہیں بیٹھے گی۔

جناب سپیکر! جب سے ہماری حکومت آئی ہے مافیاز کے ساتھ firefighting ہو رہی ہے چاہے وہ شوگر مافیا ہو، چاہے وہ گندم مافیا ہو اور چاہے وہ آئل مافیا ہو۔ جدھر دیکھو مافیاز ہیں لیکن اب ان مافیاز کی زندگی ختم ہونے کو ہے۔

(اذان مغرب)

جناب چیئرمین: جی، محترمہ!

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! یہ مہنگائی کی باتیں کرتے ہیں۔ میں انہیں تھوڑا سا یاد دلاتی چلوں کہ ان کے زمانے میں بھی چینی -/140 روپے کلوگرام تک پہنچی تھی۔ آج یہ کسی بھی یوٹیلٹی سٹور پر جا کر۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف
کی طرف سے "جھوٹ، جھوٹ سفید جھوٹ" کی آوازیں)

جناب سپیکر! ٹماٹر -/400 روپے کلو گرام ان کے دور میں تھا۔ یہ حوصلہ رکھیں کیونکہ دس سالوں کا خمیازہ کہیں نہ کہیں تو انہیں بھگتنا پڑے گا۔ ہماری حکومت نے کیا کیا کہ آتے ہی وزیراعظم جناب عمران خان نے 5۔ارب روپے کی یوٹیلٹی سٹور کے لئے سبسڈی رکھی۔ یوٹیلٹی سٹور کارپوریشن جسے یہ گھاٹے میں چھوڑ کر گئے تھے تو آج چار ہزار یوٹیلٹی سٹورز پر وافر مقدار میں چینی موجود ہے جسے جتنی مرضی یہ کہیں -/68 روپے فی کلو گرام ان کے گھر بھجوائیں گے اور جتنا مرضی یہ آٹا کہیں -/800 روپے فی 20 کلو گرام کے حساب سے ان کے گھروں میں تھیلے پہنچائیں گے۔ کسی بھی یوٹیلٹی سٹور پر چلے جائیں وہاں پر دالیں reasonable قیمت پر ملیں گی۔ آئل، چینی اور آٹا کے سٹالز ہماری پنجاب حکومت ہر ضلع میں لگا رہی ہے جہاں سے آپ کو وافر مقدار میں یہ چیزیں ملیں گی۔

جناب سپیکر! Digital Monitoring System ٹال فری ہیلپ لائن PITB کے تعاون سے قائم کر دیا گیا ہے جس میں PM Portal اور CM complaint portal ہے جہاں پر فوری شکایت درج ہوتی ہے۔ گزشتہ دنوں 17 پرائس کنٹرول مجسٹریٹس کو suspend کیا گیا تھا کیونکہ انہوں نے شکایت پر کوئی ایکشن نہیں لیا تھا۔ اب تک ایک لاکھ 17 ہزار ایف آئی آرز درج کی گئی ہیں اور تقریباً 90 ہزار لوگوں کو arrest کیا گیا ہے۔ تقریباً ہر ڈسٹرکٹ میں ہر مارکیٹ میں جا کر پرائس کنٹرول میکنزم بنایا گیا ہے۔

جناب سپیکر! اب ہمارا latest initiative یہ ہے کہ DCs, traders اور تاجر کو ساتھ بٹھا کر مناسب قیمتیں determine کی جائیں۔ یہ ساری کاوش ہماری حکومت کر رہی ہے۔ یہ ہم سے پوچھتے ہیں کہ آپ کی ٹائیگر فورس کہاں ہے، آپ نے اس کی بڑی کہانیاں سنائی ہیں لیکن وہ ہمیں نظر نہیں آتی؟ میں ان کو بتاتی چلوں کہ ہم ٹائیگر فورس کو بھی اس کام کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔ وہ پنجاب کے تمام اضلاع میں جا کر ان ذخیرہ اندوزوں کی نشاندہی کرتے ہیں جنہوں نے چینی کی بوریوں کی بوریاں چھپائی ہوئی ہیں، جنہوں نے گندم ذخیرہ کی ہوئی ہے۔ جب وہ ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن کو نشاندہی کرتے ہیں تو ان کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! میں ان کو آخری بات بتاتی جاؤں کہ ہمارا نوجوان پروگرام ہے جس میں ہم یوتھ کو پانچ سے دس لاکھ روپے قرضہ دے رہے ہیں تاکہ وہ گلی محلوں میں چھوٹی چھوٹی یوٹیلٹی شاپس بنائیں اس سے ان کو بھی آمدن ہو گی اور لوگوں کو بھی مناسب قیمت پر اشیاء خورد و نوش مل سکے گی۔ یہ ساری کاوش ہماری حکومت کر رہی ہے۔ اگر ان لوگوں نے کچھ کیا ہوتا تو ہم آج ان مافیاز کے ساتھ daily fire fighting نہ کر رہے ہوتے۔

جناب سپیکر! ہم انشاء اللہ تعالیٰ ان مافیاز کو پوری طرح سے defeat کریں گے اور لوگوں کو ان کے حق دلوائیں گے یہی پی ٹی آئی، وزیراعظم جناب عمران خان، وزیراعلیٰ جناب عثمان احمد خان بزدار کی حکومت کا manifesto اور وژن ہے۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد وارث شاد!

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! شکریہ۔ آج کا issue تو مہنگائی ہے لیکن اس پر بات کرنے سے پہلے میں آپ کی اجازت اور آپ کی وساطت سے اپنے ذاتی دکھ کو پنجاب حکومت کو بتانا چاہوں گا کیونکہ پوائنٹ آف آرڈر پر وقت مل نہیں سکتا۔

جناب سپیکر! ایک معزز ممبر نے اس کا ذکر بھی کیا تھا۔ آج تین دن سے میرے خوشاب میں موسلادھار بارش ہو رہی ہے جس سے خوشاب اور چکوال روڈ مکمل طور پر بند ہو چکی ہے۔ میانوالی سرگودھا روڈ بند ہو چکی ہے۔ پہاڑوں سے پانی بہت تیزی سے آرہا ہے۔ اوپر سے دریا اتنی سپیڈ سے نہیں آرہا ہے جتنی سپیڈ سے رود کوہی آرہی ہے جسے ہم اپنی زبان میں ہرڑ کہتے ہیں۔ نیچے بھی بارشوں نے تباہی مچادی ہے really Havoc create کر دی ہے۔

جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں ریلیف کمشنر، چیف سیکرٹری اور وزیراعلیٰ پنجاب کی توجہ اس طرف دلاؤں گا کہ مہربانی کرکے خوشاب کے لوگوں کی مدد کے لئے پہنچیں، ان کا سروے کریں اور ان کو امداد پہنچائیں۔ مجھے ابھی بھی ٹیلیفون آرہے تھے کہ لوگ پانی میں پھنسے ہوئے ہیں۔ بڑے بڑے شہروں کو میڈیا بھی بہت زیادہ دکھاتا ہے لیکن اس وقت تک خوشاب کا کوئی پرسان حال نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے پنجاب حکومت کو کہنا چاہتا ہوں کہ شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں میری بات۔ اگر کچھ ہو سکتا ہے تو خوشاب کو بچا لیں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر! میں اب مہنگائی کی طرف آؤں گا۔ میرے کہنے سے کچھ ہو سکتا ہے اور نہ ادھر سے جو آوازیں آرہی ہیں وہاں سے کچھ ہو سکتا ہے۔ جب مارکیٹ میں نکلیں گے تو جو زبان زد عام ہے اس کا پتا چل جائے گا۔ ایک شعر ہے کہ:

آپ ہی اپنی اداؤں پہ ذرا غور کریں
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہو گی

جناب سپیکر! مجھے یہ بات سمجھ نہیں آتی کہ یہ دو سالہ جشن کیوں منایا جا رہا ہے؟ ہمیں اس پر اعتراض نہ ہوتا اگر اس میں کچھ تھوڑا سا جواز ہوتا۔ میرے خیال میں انہیں آج قوم سے معذرت کے ساتھ یہ کہنا چاہئے تھا کہ آپ نے آج تک جو دکھ اٹھانے تھے اٹھا لئے ہم اگلے تین سالوں میں اس کو main line پر لانے کی کوشش کریں گے۔

جناب سپیکر! میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ مہنگائی ہوئی کیوں ہے؟ آپ ہر چیز میں دیکھیں، دوائیوں میں 200 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ ایک صاحب مہنگائی کر کے چلے گئے اور ملٹی نیشنل کمپنی کے ساتھ سارا کچھ ہو گیا، اس بات کو چھوڑیں۔ چینی میں کیا ہوا، گندم میں کیا ہوا میں ان باتوں کو نہیں کرتا لیکن مسئلہ یہ ہے کہ جب سے ہم آئی ایم ایف پروگرام میں گئے ہیں، اس میں جانا کوئی گناہ نہیں ہے، وہاں سے قرضہ لینا کوئی گناہ نہیں ہے کیونکہ وہ بنا ہی اس لئے ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! آپ جناب وارث شاد کو disturb کر رہے ہیں۔ Order in the House

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میری جرأت نہیں ہے کہ میں ان کو disturb کروں یہ ہمارے بڑے ہیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! اگر چھوٹے گستاخی کر بھی لیں تو میں mind نہیں کرتا۔ مسئلہ یہ ہے کہ ہم نے پہلے کہا کہ ہم نے آئی ایم ایف میں نہیں جانا، ہم پھر بھی چلے گئے لیکن دیر سے گئے۔ ہم نے صرف آئی ایم ایف سے پروگرام نہیں لیا بلکہ آئی ایم ایف کو پاکستان دے دیا۔ سٹیٹ

بنک، ایف بی آر اور وزیر خزانہ کی پالیسیوں نے آج مہنگائی کر کے ہماری قوم کا حشر کر دیا ہے۔ وہ تین لوگ ہیں جو آپ کے سامنے بیٹھے ہیں۔ ہمارے دور میں 6 فیصد interest rate تھا، آپ کو بھی پتا ہے اور کوئی deny نہیں کر سکتا کہ یہ 14 فیصد پر خود لے کر گئے۔

جناب سپیکر! آپ کو پتا ہے کہ 2017 میں جب میاں محمد نواز شریف تھے اس وقت ڈالر کی قیمت -/116 روپے تھی اور 2018 میں جب جناب شاہد خاقان عباسی وزیراعظم تھے تو اس وقت ڈالر 122 پر تھا لیکن یہ اس کو -/165 روپے تک لے گئے۔ ہمارے دور میں inflation rate 4 percent سے اوپر نہیں گیا لیکن ان کے دور میں مہنگائی 17 فیصد تک گئی، 16 فیصد پر گئی اور ابھی 14 فیصد کی projection ہے۔ ہمیں تکلیف تب ہوتی ہے جب جشن منایا جاتا ہے اور یہ کہا جاتا ہے کہ ہم نے ملک کو صحیح لائن پر ڈال دیا ہے حالانکہ انہوں نے ہمارا حشر کر دیا ہے۔ گندم باہر سے منگوائی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں بھی زمیندار ہوں اور آپ بھی زمیندار ہیں یہ گندم باہر سے کیوں منگوائی جا رہی ہے؟ ہم -/125 روپے میں DAP خریدتے تھے all of a sudden جب بیجائی کا موسم آیا سبسڈی ختم کر دی گئی اور جب ایک ایک ہزار روپیہ دینا پڑا تو میں نے بھی اور آپ نے بھی فی ایکڑ بوریاں کم کر دیں اس کا اثر یہ ہوا کہ yield کم ہو گئی۔ کسی زمانے میں ہوتا تھا کہ ہم گندم باہر سے منگواتے تھے لیکن یہ ملک خود کفیل ہو گیا تھا۔ آج وہ وقت پھر آ گیا اور یہ شرم کا مقام ہے کہ آج ہم گندم امپورٹ کر رہے ہیں حالانکہ ہم agrarian country ہیں۔ ہمارے پاس چینی کا 50 میٹرک ٹن سٹاک پڑا تھا اور ہم نے ایک طرف 11۔ ارب سبسڈی دے دی۔ سبسڈی دینا گناہ نہیں ہے لیکن اصل مسئلہ یہ ہے کہ وہاں سبسڈی دی کیوں؟ جب آپ کے پاس باہر بھیجنے کے لئے چینی ہے ہی نہیں تو آپ نے چینی باہر کیوں بھیجی؟ آج چینی کا ریٹ -/105 روپے فی کلو ہے اور آپ چینی امپورٹ کر رہے ہیں۔ آپ نے پوری economy کا حشر کر دیا۔ GDP growth، میں کیسے شادیانے بجاؤں کہ دو سال میں صحیح رستے پر ڈال دیا۔ ہم 5.8 GDP growth پر چھوڑ کر گئے تھے اور یہ پہلے سال 1.9 پر لے آئے اور آج اس سال میں جی ڈی پی 0.04 فیصد پر آ گئی ہے جب سے پاکستان بنا ہے، since the inception of Pakistan پہلی دفعہ جی ڈی پی گروتھ پاکستان کی minus میں چلی گئی ہے۔

جناب سپیکر! یہ میں تو نہیں کہہ رہا یہ تو آپ کے statistics کہہ رہے ہیں، آپ کا شماریات کا محکمہ کہہ رہا ہے۔ آپ کے ملک میں حالت یہ ہے GDP growth rate minus میں چلا گیا ہے۔ آپ کے پاس گندم نہیں ہے وہ باہر سے منگوا رہے ہیں۔ آپ کی مہنگائی سے لوگ کراہ رہے ہیں چاہے کوئی بھی وجہ ہو۔ آپ نے بلدیاتی ادارے ختم کر دیئے کیوں ختم کئے ؟وہ آپ کے پاس ایک فوج تھی 60 ہزار کی ایک field force تھی آپ نے مارکیٹ کمیٹیاں ختم کر دیں اور آپ نے پرائس کنٹرول کمیٹیاں بھی ختم کر دیں۔ آپ نے ہر چیز مافیا کے حوالے کر دی اور مافیا کوئی smuggling کر رہا ہے کوئی پتا نہیں کیا کیا کر رہا ہے جو کوئی جتنی بڑی کرپشن کرتا ہے جتنا بڑا مافیا ہے اس کو آپ اس سے بڑا عہدہ دے دیتے ہیں اور اس کو ساتھ والی کرسی پر بیٹھا دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں نے رپورٹ منگوالی ہے۔

جناب سپیکر! میں نے پہلی دفعہ رپورٹ منگوالی ہے اسی طرح جس طرح UNO میں کشمیر دے دیا، 5۔اگست کو کشمیر حوالے کر دیا اور کہا کہ میں نے تقریر کر دی۔ کیسی تقریر کی ہے ؟

جناب چیئرمین: جی، please wind up کیجئے گا۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! تو یہ حالات ہیں۔ میرے آخر میں یہ الفاظ ہیں کہ خدارا جب میر کارواں کے دل سے ضیاع کا احساس چلا جاتا ہے پھر قافلہ کہیں نہیں پہنچ سکتا۔

جناب سپیکر! میں یہ کہتا ہوں کہ کم از کم realization ہی آجائے۔ ابھی بھی سن لیں کہ آپ کی حکومت نے دو سال میں تباہی کر ڈالی ہے اس کو evaluate کریں اور اس کو evaluate کر کے اپنی خامیاں اور کوتاہیوں کو دیکھیں اور سیکھیں پھر اس کے بعد حکومت کریں۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، محترمہ شاہینہ کریم!

محترمہ شاہینہ کریم: جناب سپیکر! شکریہ۔ مہنگائی کا مسئلہ ایسا ہے جو ایک غریب آدمی، مڈل کلاس اور 90 فیصد پاکستانیوں کا مسئلہ ہے اور شاید یہ گھر گھر کا مسئلہ ہے۔ ہمیں یہ بات تسلیم کرنی چاہئے کہ مہنگائی کا ایک جن ہے جو بوتل سے باہر آیا ہے۔ ہمیں اس کو کنٹرول کرنے کے لئے یہاں پر تجاویز دینی چاہئیں۔ ہمیں point scoring نہیں کرنی چاہئے کیونکہ یہ ایک سنجیدہ ایوان ہے اور سنجیدگی کا عالم تو ویسے ہی نظر آرہا ہے یہاں اس topic پر کتنے ممبران موجود ہیں لیکن جتنے موجود

ہیں وہ تو سنجیدگی سے اس بات پر غور کریں اور آئندہ کے لئے گورنمنٹ کو اور ہمیں اس کے لئے تجاویز دیں۔

جناب سپیکر! میں یہ کہوں گی کہ governance کے problems ہیں اس پر بہت زیادہ strict ہونے کی ضرورت ہے۔ جیسے ذخیرہ اندوزی، جو دکاندار ریٹ لسٹ نہیں لگاتے ان پر strictness کی ضرورت ہے۔ جب ملز چینی دیتی ہیں تو وہ اپنے بلز نہیں دیتی۔ جب میں نے جا کر دکانداروں پر چینی کا ریٹ چیک کیا تو وہ -/90 یا -/95 روپے پر بیچ رہے ہیں تو انہوں نے کہا کہ ملز والے ہمیں چینی -/88 روپے میں دے رہے ہیں تو میں نے انہیں کہا کہ ہمیں مل کا بل دکھائیے اور جب بل نہیں دکھایا تو اس کا مطلب ہے کہ یہ دکانداروں اور مل مالکان کی کوئی underhand game ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں اپنی گورنمنٹ کو suggest کروں گی کہ وہ اس پر اپنا چیک رکھے اور اپنی governance کو strict کریں۔ ہمیں اس کے لئے short term اور long term پالیسی بنانے کی ضرورت ہے تو short term کے اندر ہمیں اپنے governance کے problems کو حل کرنے اور targeted سبسڈی دینی ہے جو ہم utility stores پر سبسڈی دے رہے ہیں وہ بہت عمدہ ہے اور بہت لوگ اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں لیکن میں نے یہ دیکھا کہ کچھ لوگوں نے اس کو کاروبار بنا لیا ہے کہ وہ وہاں سے چینی -/68 روپے کی خرید کر دکانوں پر -/80 سے -/90 روپے کی بیچ دیتے ہیں۔ ہمیں اسے بھی کنٹرول کرنے کی ضرورت ہے اور ہماری گورنمنٹ کو اس پر بھی توجہ دینے کی ضرروت ہے۔ بہتر ہے کہ اگر ہم targeted سبسڈی دیں تو ہمارے پاس احساس پروگرام کا ڈیٹا موجود ہے، ہم سوشل ویلفیئر کو اس میں استعمال کرسکتے ہیں۔ ہم غریب لوگوں کی فہرستیں حاصل کریں اور پھر ان کو targeted سبسڈی دی جائے۔ ساتھ ہی ہمیں اس پر long term effect حاصل کرنے کے لئے اور مہنگائی کو کنٹرول کرنے کے لئے long term suggestions دینی ہیں اس میں آبادی کنٹرول ایک عنصر ہے۔ آبادی ایک ایسا blast ہے جو ہمارے تمام وسائل کو کھا جاتا ہے اور ایک ایسی آبادی جس کی تعداد تو بڑھ گئی لیکن اس میں استعداد نہ بڑھی اور ہم نے اس کے اندر character building نہیں کی، ہم نے ان کی capacity building نہیں کی تو ایسی آبادی جو ہو گی اس میں per capita income کم ہو گی۔ شاید

ہمارے ملک میں اجناس کی قیمت اتنی زیادہ نہیں ہے لیکن عوام میں قوت خرید نہیں ہے تو ہماری گورنمنٹ per capita income، عوام کی کردار سازی اور capacity building پر انشاءاللہ کام کر رہی ہے اور یہ وہ معاملات ہیں جن کو ہم سمجھ رہے ہیں۔ Long term کا affect ذرا دیر سے نظر آئے گا تو اس پر ہماری گورنمنٹ کام کر رہی ہے۔

جناب سپیکر! اس کے ساتھ میں suggest کروں گی کہ یہ پرائس کنٹرول اتنا اہم topic ہے کہ اس پر ہماری ایک پارلیمانی کمیٹی بنائی جائے جو اس گورنمنٹ کو suggestions دے، اس میں دونوں side کے لوگ موجود ہوں اور میں اس کو strongly suggest کروں گی۔ بہت شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! آپ بولیں اور اگر نہیں بولنا تو کسی اور کو ٹائم دے دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ مہنگائی اتنی ہے اور on the floor of the House جو باتیں سنی ہیں۔ میں مختصر سی بات کروں گا چونکہ میرے colleagues کا کافی پریشر ہے کہ انہوں نے بھی بات کرنی ہے۔ on the floor of the House وہ بھی جھوٹ اور سفید جھوٹ بولا گیا۔ ابھی ایک ممبر صاحبہ نے چینی کی قیمت پر جھوٹ بولا تو انہیں خدا کا خوف نہیں آیا جھوٹ بولتے ہوئے۔ آج آپ دیکھیں کہ utility store کا ذکر کیا گیا تو utility store کا حال یہ ہے کہ آج وہاں پر اتنی ہلکی کوالٹی کی اور اتنی under material ناقص دالیں مل رہی ہیں، وہاں پر ناقص سامان مل رہا ہے۔ آج وہاں پر کوئی معزز شہری اور ضرورت مند جا کر سامان خریدنے کو تیار نہیں ہے utility store کا اس وقت یہ حال ہے۔ ایک وقت وہ تھا کہ جب میاں محمد نواز شریف کا دور تھا جب utility store پر سامان اعلیٰ کوالٹی کا سامان ملتا تھا اور آج وہاں پر جانے کو کوئی تیار نہیں ہے۔ مافیا کی بات ہوئی مافیا تو آپ کے اے ٹی ایم ہیں جو وزیراعظم پاکستان کی اے ٹی ایم مشین ہے وہ جہانگیر ترین ہے۔ وہ مافیا جنہوں نے اس ملک کو لوٹا اور آج آپ کہہ رہے ہیں کہ اس پر ایک کمیٹی کی رپورٹ منگوا لی۔ بتائیں کہ کارروائی کیا کی اور ان کے خلاف کیا اقدامات ہوئے؟ میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں اگر آپ دو تین منٹ دے دیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: جی، order in the House.

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ کی مہربانی، آپ نے مجھے تو جناب محمد وارث شاد سے لڑوانے کی کوشش کی لیکن میرے تو وہ سینئر ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! آپ یہ serious allegation چیئر پر لگا رہے ہیں یہ mischievous ہے (قہقہہ)

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! .I am sorry، بات یہ ہے کہ میں جس علاقے سے زمینداروں اور کسانوں کا representative ہوں۔ آپ دیکھیں کہ زمینداروں کی پچھلے دنوں جو دو مہینے پہلے جیب کاٹی گئی وہ اس طرح کہ آج جس میرے سینئرز دوستوں نے بتایا کہ وہ گندم جو میرے زمیندار کسان سے -/1400 روپے میں خریدی گئی جو ان کے گھروں میں چھاپے مار کر زبردستی طریقے سے ان سے گندم چھینی گئی۔ آج وہ گندم -/2000 روپے سے لے کر -/2200 روپے تک کھلی مارکیٹ میں مل رہی ہے۔ اس سے بھی بڑا ظلم یہ ہے کہ پاکستان جو گندم کو export کرنے والا ملک تھا جہاں سے گندم برآمد ہوتی تھی، اس ملک سے گندم بھیجی جاتی تھی آج اس ملک میں بدقسمتی ہے۔ وزیراعظم پاکستان اور پی ٹی آئی کا ایجنڈا ہے کہ انہوں نے ہر چیز کو ڈبو کر جانا ہے۔ آج یہ دیکھیں کہ اربوں روپے کی سبسڈی دے کر، اربوں روپے کا سرمایہ گندم import کرنے میں ضائع کیا جا رہا ہے۔ اگر میرے کسان کو گندم کا وہی ریٹ دیا جاتا تو آج میرا کسان اور زمیندار خوشحال ہوتا۔ وزیراعظم دو چار مہینے بعد آجاتے ہیں اور آکر سکرین پر کہتے ہیں کہ گھبرانا نہیں، پھر کہتے ہیں کہ گھبرانا نہیں۔ ہن سانوں گھبرالین، دیھو ہن ساڈی بہت ہوگئی۔ دو سال گزر گئے، آپ دیکھیں کہ پٹرول سستا کیا، ڈیزل سستا کیا تو وہ مارکیٹ میں ناپید ہو گیا اور یہ بتاتے ہیں ابھی ایک جھوٹ اور بولا گیا ہے کہ انہوں نے کروڑوں روپے کا جرمانہ کیا۔

جناب سپیکر! اُن 21,22 کمپنیوں کو 4 کروڑ روپے کا جرمانہ on record ہے اور جب -/25 روپے کا ڈیزل اور پٹرول میں اضافہ کیا گیا تو اُن مافیا کو اربوں روپے کا فائدہ اس پی ٹی آئی کی گورنمنٹ نے پہنچایا یہ قابل شرم بات ہے۔ اب ہماری عوام کیا کرے؟ اب بس ہو گئی ہے، اب خدارا جیسے ڈاکٹر صاحبہ نے بڑی positive بات کی میں اُن کو appreciate کرتا ہوں۔ ان میں سچ بولنے والے لوگ بھی موجود ہیں۔ اب ایسے initiative کی ضرورت ہے کہ خدارا خدارا اب

عوام کی بس ہو چکی ہے، اب میرے زمیندار کسان کی بس ہو چکی ہے، اب سکت نہیں رہی اب ایسے initiatives لیں۔ یہاں پہلے 100 دن کا initiative آیا، پھر تین مہینے کا initiative آیا، پھر سال کا initiative آ گیا، اب اور کدھر جائیں؟ مہنگائی اتنی بڑھ چکی ہے کہ غریب آدمی غربت میں پس چکا ہے جو سفید پوش ہے اُسے بیٹھنے کی جگہ نہیں مل رہی۔ اب جس طرح سے گھنٹیاں بج رہی ہیں میں اپنی بات کو اسی فکرے پر wind up کروں گا چونکہ میرے colleagues نے بات کرنی ہے میں یہ ایک پیغام دینا چاہتا ہوں کہ خدارا خدارا بس کر دیو، جھوٹ بولنا بند کر دیو۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، Order in the House جناب محمد ارشد ملک! شکریہ

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! یہ جو پاکستان کی، پنجاب کی عوام ہے اس کے ساتھ ستم بند کر دیں اور انہیں ریلیف دیں،۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، محترمہ شاہدہ احمد!

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! شکریہ۔ آج آپ نے مجھے مہنگائی جیسے حساس ایشو پر بولنے کا موقع دیا۔ مہنگائی کا لفظ اپوزیشن سے لے کر میڈیا تک میں آتا ہے، میڈیا سے لے کر عام عوام میں آ رہا ہے اور مہنگائی ایک ایسا لفظ بن گیا ہے کیونکہ کسی کو حکومت کا کوئی بھی ایشو نہیں مل سکا تو انہوں نے ایک لفظ مہنگائی کو highlight کرنا شروع کر دیا ہے تاکہ لوگ اس طرف آ جائیں کہ بہت مہنگائی ہے۔ مہنگائی کو ایک جن کی شکل، ایک بھوت کی شکل دے دی گئی ہے جبکہ مہنگائی کے اس ایشو کو میں سمجھتی ہوں کہ یہ ایک بہت حساس ایشو ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ حکومت اور ایڈمنسٹریشن کا کردار اس میں بالکل clear ہے حکومت اور ایڈمنسٹریشن اس ایشو کو solve کرنے کے لئے اپنی حتمی کوشش کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! دیکھنا یہ ہے کہ یہ مہنگائی جو بڑھ رہی ہے اس کی اصل وجہ کیا ہے؟ یہاں پر بڑے شہروں کے جتنے بھی بڑے سٹوز ہیں وہاں پر اگر کوئی جاتا ہے وہ امیر جاتا ہے اور وہ امیر وہاں جا کر یہ نہیں دیکھتا کہ کتنی قیمت کی اشیاء مل رہی ہے وہ اُس چیز کے معیار پر جاتا ہے اُس کی پرائس پر نہیں جاتا وہ معیار کو دیکھتے ہوئے اُس کی زیادہ قیمت ادا کر دیتا ہے جس سے سٹور کو کوئی فرق نہیں

پڑتا لیکن جبکہ جو ہمارے backward areas میں چھوٹے سٹورز بنے ہوئے ہیں جیسا کہ جب سے کورونا کی وبا آئی ہے لوگوں نے اپنی ریڑھیوں پر جہاں پر وہ رومال بیچتے تھے بنیان بیچتے تھے۔۔۔

جناب چیئرمین: محترمہ! Wind up کیجئے گا۔ ٹائم تھوڑا ہے speakers زیادہ ہیں۔۔۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! اب اُن ریڑھیوں والوں نے فروٹ رکھنے شروع کر دیئے ہیں، سموسے بیچنے شروع کر دئے ہیں، جلیبیاں بیچنی شروع کر دی ہیں اور سبزیاں بیچنی شروع کر دی ہیں

جناب چیئرمین: محترمہ! شکریہ۔ جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! آپ پہلے جناب رمیش سنگھ اروڑا کو ٹائم دے دیں۔

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ پہلے آپ بات کر لیں پھر میں اُن کو ٹائم دے دوں گا۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! میں ابھی بات کر رہی تھی۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ! آپ کا بات کرنے کا ٹائم پورا ہو گیا ہے۔ بہت شکریہ۔ جی، سید حسن مرتضیٰ! آپ بولیں۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! آپ نے مجھے issue discuss نہیں کرنے دیا جگہ جگہ ریڑھیاں لگ رہی ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ سید حسن مرتضیٰ! اب بات کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! بہت شکریہ! انہاں نوں دس دیو اُوہ expire ہو گئے نیں اُنہاں دا ٹائم گزر گیا اے۔

جناب چیئرمین: نہیں not like this please آپ نے بولنا ہے۔ ہاؤس کو input دینی ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! شکریہ۔ بہت مہربانی مینوں اک بڑے اہم ایشو تے بولنا دا موقع دتا اے۔ جس دن دی ایہہ حکومت آئی اے پرائس کنٹرول دے حوالے نال بڑے بُرے حالات نیں۔ ساڈی گزارش ایہہ ہے کہ پہلے پرائس کنٹرول کمیٹیاں ہوندیاں سن اوہ کارروائی کر دیاں سن اور کجھ پرائس کنٹرول رہندی سی لیکن شاید ایہہ حکومت کمیٹیاں دے بالکل ای مخالف اے ہاؤس دی کمیٹیاں آج تک نیں بنیاں پرائس کنٹرول کمیٹیاں کتھوں بننیاں نیں۔

جناب سپیکر! ہاؤس دیاں کمیٹیاں اتنیاں ضروری نیئں کے انہاں توں بغیر ہاؤس مکمل نیئں ہوندا۔ اسیں اج تک اُوہ بنان وچ کامیاب نئیں ہو سکے۔ پرائس کنٹرول کمیٹیز دے حوالے نال اگر دیکھیے تے ساڈے ضلع وچ کسے نوں کوئی پتا نئیں ڈی سی نوں وی نئیں پتا کہ پرائس کنٹرول کنے کرنی اے۔ محکمہ زراعت والیاں دا دل کردا اے تے اُوہ ٹُر پیندے نیں، محکمہ مال والیاں دا دل کردا اے تے اُوہ ٹُر پیندے نیں۔ ہزار روپے والی چھوٹی جئی چھابڑی والا بیٹھا اے اُوہنوں دو ہزار روپیہ جرمانہ کر چھڈ دے نیں کوئی پُچھن والا نئیں اے۔ کوئی گورننس نئیں۔ کوئی کسے شے دا تھلے گراؤنڈ تے کج نظر نئیں آندا بلکہ مافیاز جنہاں دا ذکر جناب عمران خان وی کر چکے نیں اوہ مافیاز ساڈی پرائس کنٹرول کر رہے نیں، اُسدا جیندا جاگدا ثبوت ایہہ کہ اک رات وچ -/25 روپے تیل دا ریٹ ودھا دیندے نئیں تے بالکل ہر چیز صبح عام لبھن لگ پیندی اے، پٹرول شارٹ اے، ڈیزل شارٹ اے اور نہ ہی کوئی شے شارٹ اے۔ اُوہ مافیاز جیڑے نئیں جنہاں دے اگے جناب عمران خان صاحب کیندے سن کہ میں کھلو جاواں گا میں اُوہناں دا گریبان بھڑ لاں گا، اُنو اوہناں دے اگے لمبے پے گئے نئیں اور خاص کرکے۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ! ایسے نہیں آپ پرائس کنٹرول پر بات کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ایہہ ہن کنے پچھیا اے کہ ایہہ کی بات ہوئی؟

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ! آپ پرائس کنٹرول پر بات کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ایہہ حقیقت اے، میں حقیقت دس رہیاں ہاں، اوہنوں کیتوئیں میں دساں کہ ایہہ کیویں گل اے۔ میں دس رہیاں ہاں کہ ایس ملک وچ دو مہینے تک پٹرول نئیں ملیا کسے نے پچھیا کہ ایہہ کی گل اے۔ کوئی بندہ نئیں بولیا، دو مہینے پٹرول نئیں ملیا دانستہ طور تے shortage کر کے مرضی دے نال اُسدے ریٹ ودھائے گئے نئیں، یکم تاریخ توں دو دن پہلے ریٹس مافیاز دے کہن دے اُتے ودھائے گئے نئیں اور اگر اسیں کہہ دیئے کہ لمبے پے گئے نیں تے کہندے نیں ایہہ کی ہویا۔ ایہہ ہویا کہ میری جیب تے ڈاکا پیا اے مینوں پتا اے کہ تیل مہنگا ہویا اے تے کون لُٹا گیا اور کون اسدا beneficiary اے۔

جناب سپیکر! سانوں پچھن دا کوئی حق نئیں اے، کیا میں جیہڑے ایتھے سوال کراں کہ چینی دے اُتے جھیڑا ڈاکہ پیا اے تہڈے بنائے ہوئے کمیشن نئیں کہیا اے کہ فلاناں آدمی ڈاکو اے اُس ڈاکو نوں safe exit نئیں دتا گیا انہوں ملک وچوں نئیں نسایا گیا؟ اُہ آج انگلینڈ دے وچ عیاشیاں نئیں کر رہیا اے فیر میں کینویں نا آکھاں کہ تُسی مافیاز دے اگے لمبے پے گئے جے۔

جناب سپیکر! آٹے دے معاملے وچ ویکھ لو آٹے دے اُتے ساڈے نال کی ہویا جدوں گندم خریدن دا ٹائم سی ساڈے کولوں -/1400 روپے من گندم لی گئی اور آج اُوہ ای گندم -/2700،-/2800 روپے من سانوں واپس مل رہی اے کیا میں ناں پُچھا کہ تُسی لمبے نئیں پئے جے۔ حکومت بالکل مافیاز دے اگے لیٹ گئی جے آج مافیاز داراج اے۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: جی، اپنی بات جاری رکھیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! سندھ وچ وی کجھ ہوئے گا بی بی جا کہ پُچھ لے میں پنجاب دی گل کر ہیاں ہاں۔ ایہہ اُوہ پنجاب اے جیہڑا food basket ہندا سی اج اسیں در بدر ہوئے ہوئے ہاں۔ اج ساڈے کول چینی کوئی نئیں، ساری قوم نوں شوگر کر دتی اے تے شوگر short کر دتی نئیں۔ شوگر دُکاناں توں ملدی کوئی نئیں، قوم ساری شوگر ٹیسٹ کروان دی پھر دی اے اگر تُسیں ایتھے بہتر گورننس چاہندے ہو تے اہل لوگاں نوں لاؤ۔ اہل لوگ ہون گے، نالائقاں توں نااہلاں توں جان چھڑاؤ گے تے بہتری آئے گی وگرنہ ممکن نئیں اے اور جس طریقے نال ایہہ ہی گلاں کر رہے نیں ایہہ بالکل ممکن نئیں اے۔

جناب چیئرمین: اجلاس کا وقت چار منٹ بڑھایا جاتا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میرے ایہہ جیہڑے گنتی دے دو چار دوست بیٹھے نئیں بجائے ایس گل دے کہ ایہہ مینوں criticize کرن ایہہ صبح سبزی لین چلے جاون۔

جناب سپیکر! میں چودھری اختر نوں گزارش کراں گا اوہ ایتھے بیٹھے نئیں۔ اینہاں نوں صبح سبزی لین بھیجو تا کہ اینہاں نوں پتا چلے کہ سبزی تے گوشت دا کی حال اے۔ اللہ نہ کرے اللہ سب نوں صحت دیوے تسی اک مہینہ اسمبلی دیاں دوایاں بند کروا کے ویکھو تا کہ اینہاں نوں پتا چلے

کہ دوائیاں 500 فیصد مہنگیاں ہو گیاں نیئں تے اینہاں نوں کوئی پچھن والا نیئں اے۔ اوہ وی کنٹرول مافیاز دے کول اے۔ مافیاز نے دوائیاں دی قیمتاں ودھایاں نیں۔

جناب سپیکر! میں ناں نیئں لواں گا کیونکہ فرتسی کہنا اے اک بندے دا کزن امریکہ وچ بہہ کے صوبہ خیبر پختونخوا چلا ریا اے۔ میں ناں نیئں لیا لیکن جناب نوں پتا اے۔ اگلے دن وی بیٹھیاں گل ہوئی سی کہ اوہ کندا کزن اے۔ اوہنے 500 فیصد دوائیاں مہنگیاں کر دتیاں نیئں۔ ڈاکٹر ظفر کہ پتا نیئں کی اوہندا ناں سی جیہڑا ماسک تے سینیٹائزز وچ ٹیکہ ٹھوک کے چلا گیا۔

جناب سپیکر! میں اوس ویلے وی جناب نوں ایہہ عرض کر داساں کہ ایس ملک دی باگ دوڑ اوہناں نوں نہ پھڑاؤ جنہاں دے بچے وی ملک توں باہر نیئں، جنہاں دے گھر وی ملک توں باہر نیئں، جنہاں دیاں جائیداداں وی ملک توں باہر نیئں۔ (شور و غل)

MR CHAIRMAN: Order in the House.

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اینہاں نوں آکھو کہ کوئی خدا دا خوف کھاون۔ ایہہ مجبور کر رہے نیئں کہ میں زلفی بخاری دا ناں لواں۔

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ! آپ اپنی speech wind up کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں ڈاکٹر ظفر دا ناں لواں۔ ایہہ مجبور کر رہے نیئں کہ میں کہواں کہ اینہاں دی اک زنانی آئی سی اوہ وی چھڈ کے چلی گئی اے۔

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ! آپ اپنی speech wind up کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں جدوں کہہ ریاں آں کہ میں ناں نیں لینداں۔ اینہاں ضرور میرے منہ وچوں ناں کڈھانے نیئں۔ میں ہن ناں نیئں لے ریا تہاڈے وزیراعظم دے بچے وی باہر پڑھ رہے نیئں اونہاں دا وی پاکستان وچ کوئی stake نیں اے۔

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ! آپ اپنی speech wind up کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اونہاں دا کچن چلان والا وی باہر پھر دا پیا جے تے اوہ وی پاکستان توں نس گیا جے۔ پاکستان نوں لٹ کے لے گیا جے۔ ایہہ مینوں مجبور کر دے نیں ورنہ کی میں اج تک کدی علیمہ خان دا ناں لیا اے تے اوہدی New Jersey دیاں جائیداداں دا ناں لیا اے، میں

کدی NRO تے کدی دبئی دیاں جائیداداں داناں لیا اے، میں کسی داناں نئیں لے ریا لیکن ایہہ مینوں مجبور کر رہے نیں؟

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ! آپ کا بہت شکریہ۔ اب محترمہ کنول پرویز چودھری اپنی بات کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اگر ایہہ غریب دے منہ وچوں نوالہ کھون گے تے۔۔

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ! آپ کا بہت شکریہ۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں اینہاں دے روّیے دی وجہ نال احتجاجاً ایوان توں واک آوٹ کرناں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر سید حسن مرتضیٰ احتجاجاً واک آوٹ کرکے ایوان سے باہر چلے گئے)

جناب چیئرمین: جی، اب محترمہ کنول پرویز چودھری اپنی بات کریں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! سید حسن مرتضیٰ پارلیمانی لیڈر ہیں اور وہ واک آوٹ کر گئے ہیں لہٰذا ان کو منانے کے لئے آپ کسی معزز ممبر کو بھجوائیں۔

جناب چیئرمین: رانا محمد اقبال خان! آپ اور جناب محمد ارشد ملک کو منا کر لے آئیں۔ جی، محترمہ!

(اس مرحلہ پر معزز ممبران رانا محمد اقبال خان اور جناب محمد ارشد ملک
معزز ممبر سید حسن مرتضیٰ کو ایوان میں واپس لانے کے لئے باہر گئے)

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! حکومتی بنچز کی طرف سے بہت ساری باتیں سامنے آئی ہیں تو مجھے ایک شعر یاد آ گیا کہ:

میں ٹڈوں بکھا مہراں
میرے بکھ نے کھچے ساہ
مینوں جنت حوراں دسدا ایں
کوئی سچ دا لارا لا

جناب سپیکر! پچھلے دو سال سے یہ عوام مہنگائی کی چکی میں پس رہی ہے۔ مہنگائی نے عوام کی کمر توڑ دی ہے۔ غریب غریب سے غریب تر اور امیر بھی غریب ہو گیا بلکہ یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے مزدور وصنعتکار اور آج ہر شخص رو رہا ہے کیونکہ ہر شخص ہی معاشی طور پر بدحال ہے اور ہر شخص دو وقت کی روٹی بہت مشکل سے پوری کر رہا ہے۔ اب تو نوبت فاقوں تک آ گئی ہے بلکہ فاقوں سے آگے خودکشیوں تک نوبت جا رہی ہے لیکن پھر بھی یہاں اتنی سہانی باتیں کی جا رہی ہیں پھر بھی یہاں پر دو سالہ کارکردگی کے جشن منائے جا رہے ہیں اور اب تو یہ کہتے ہوئے بھی ڈر لگتا ہے کہ وزیر اعظم نوٹس لیں۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ اپنی speech wind up کریں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! کیونکہ جب وزیر اعظم نوٹس لیتا ہے تو چینی کی قیمت 110/- روپے تک چلی جاتی ہے جب جب وزیر اعظم نوٹس لیتا ہے تو دوائیوں کی قیمتیں چار سو گنا بڑھ جاتی ہیں۔

MR CHAIRMAN: Thank you. The House is adjourned to meet on the Friday 4th September 2020 at 9:00 am.

———————————

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2020

جمعتہ المبارک،4۔ ستمبر 2020

(یوم الجمع،15۔ محرم الحرام 1442ھ)

سترہویں اسمبلی: چوبیسواں اجلاس

جلد 24 : شمارہ 3

167

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 4۔ ستمبر 2020

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ محنت و انسانی وسائل)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

عام بحث

امن و امان پر عام بحث

ایک وزیر امن و امان پر عام بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

169

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا چوبیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 4- ستمبر 2020

(یوم الجمع، 15- محرم الحرام 1442ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں صبح 11 بج کر 22 منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار دوست محمد مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالماجد نور نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ
وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۭ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ
اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا
كَرِيْمًا ﴿23﴾ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ
رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ﴿24﴾

سُورَۃُ بنی اسرآئیل آیات 23 تا 24

اور تمہارے پروردگار نے ارشاد فرمایا ہے کہ اُس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرتے رہو اگر اُن میں سے ایک یا دونوں تمہارے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو اُن کو اُف تک نہ کہنا اور نہ اُنہیں جھڑکنا اور اُن سے بات ادب کے ساتھ کرنا (23) اور عجز و نیاز کے ساتھ اُن کے آگے جُھکے رہو اور اُن کے حق میں دعا کرو کہ اے پروردگار جیسا انہوں نے مجھے بچپن میں شفقت سے پرورش کیا تو بھی اُن کے حال پر رحم فرما (24) وماعلینا الا البلاغ ○

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

اللہ اللہ نبی ﷺ کا گھرانہ یہ گھرانہ یہ وریٰ اُلوریٰ ہے
اس میں حسنینؓ ہیں، سیدہؓ ہیں اس گھرانے میں مشکل کُشا ہیں
اُمتی ہوں میں شاہِ زمن کا اور خادم حسینؓ و حسنؓ کا
صدقے جاؤں حسینؓ و حسنؓ کے اُن کے صدقے میں سب کچھ ملا ہے
آپ ﷺ ہی سید الانبیاء ہیں آپ ﷺ ہی خاتم الانبیاء ہیں
آپ ﷺ سا کوئی ہوا ہے، نہ ہو گا میرے رب کا یہی فیصلہ ہے

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ محنت اور انسانی وسائل سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

پوائنٹ آف آرڈر

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

لاء اینڈ آرڈر پر ہونے والی بحث کو سوموار مورخہ 7۔ ستمبر 2020 تک ملتوی کرنے کا مطالبہ

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ آج لاء اینڈ آرڈر پر بحث رکھی گئی ہے لیکن وقت بہت کم ہے۔ اب وقفہ سوالات شروع ہو گیا ہے تو بہتر یہ ہے کہ لاء اینڈ آرڈر پر بحث کو سوموار تک لے جائیں کیونکہ ایک گھنٹہ وقفہ سوالات کے لئے چاہئے۔ آج بارش کی وجہ سے کافی دوست نہیں پہنچ سکے کیونکہ راستے میں رکاوٹ ہے اور وہ پہنچ بھی نہیں سکیں گے۔ آپ مہربانی فرمائیں کہ جتنے سوالات ہو جائیں ٹھیک ہیں نہیں تو کوئی ممبران pending کروانا چاہیں تو کر دیجئے گا۔ میں بلکہ ہم سارے ممبران آپ کے ممنون ہوں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء اینڈ آرڈر پر بحث کو سوموار 7۔ ستمبر 2020 تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

سوالات

(محکمہ محنت وانسانی وسائل)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: پہلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! سوال نمبر 1200 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: محکمہ محنت کے زیر انتظام سکولز سے متعلقہ تفصیلات

***1200: جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ محنت کے زیر انتظام کتنے سکول / کالج کس کس جگہ پر چل رہے ہیں؟

(ب) ان سکولوں میں ٹیچرز کی کتنی اور کس کس گریڈ کی اسامیاں خالی ہیں؟

(ج) ان سکولوں میں کتنے طالب علم تعلیم حاصل کر رہے ہیں؟

(د) ان کی بلڈنگ کی حالت کیسی ہے؟

(ہ) سال 18-2017 میں ان کی بلڈنگ پر کتنی رقم خرچ کی گئی تھی اور موجودہ مالی سال 19-2018 میں ان کے لئے مختص کردہ رقم سے متعلقہ تفصیلات فراہم کریں؟

(و) کیا ان سکولوں میں پک اینڈ ڈراپ کی سہولت موجود ہے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ محنت کے ذیلی ادارہ پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کے تحت درج ذیل سکول چل رہے ہیں:

نمبر شمار	سکول	پتا
1-	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (بوائز)	جوہر لیبر کالونی، فیصل آباد
2-	ورکرز ویلفیئر سکول (بوائز) ایوننگ شفٹ	جوہر لیبر کالونی، فیصل آباد

3۔	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (گرلز)	جوہر لیبر کالونی، فیصل آباد
4۔	ورکرز ویلفیئر سکول (گرلز) ایوننگ شفٹ	جوہر لیبر کالونی، فیصل آباد
5۔	ورکرز ویلفیئر سکول (بوائز)	153ر۔ب، فیصل آباد
6۔	ورکرز ویلفیئر سکول (گرلز)	70ر۔ب، فیصل آباد

(ب) ان سکولوں میں ٹیچرز کی خالی اسامیوں کی تعداد 73 ہے گریڈ وار خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	سکول	عہدہ	گریڈ	خالی اسامیاں	کل خالی اسامیاں
1۔	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (بوائز)، جوہر لیبر کالونی	ای ایس ٹی	14	4	
		عربی ٹیچر	14	1	
		پی ٹی آئی	14	1	16
		ایس ایس ٹی	14	1	
		سبجیکٹ سپیشلسٹ	17	9	
2۔	ورکرز ویلفیئر سکول (بوائز) ایوننگ شفٹ، جوہر لیبر کالونی	ای ایس ٹی	14	13	13
3۔	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (گرلز)، جوہر لیبر کالونی	ای ایس ٹی	14	7	
		پی ٹی آئی	14	1	17
		سبجیکٹ سپیشلسٹ	17	9	
4۔	ورکرز ویلفیئر سکول (گرلز) ایوننگ شفٹ، جوہر لیبر کالونی	ای ایس ٹی	14	12	13
		پی ٹی آئی	14	1	
5۔	ورکرز ویلفیئر سکول (بوائز) 153ر۔ب	ای ایس ٹی	14	6	7
		پی ٹی آئی	14	1	
6۔	ورکرز ویلفیئر سکول (گرلز) 70ر۔ب	ای ایس ٹی	14	5	
		ایس ایس ٹی	16	1	7
		ایس ایس ٹی (آئی ٹی)	16	1	

یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ مندرجہ بالا اسامیوں میں (علاوہ ایس ایس ٹی) کے تمام عہدوں پر بھرتی کا عمل شروع کر دیا گیا ہے۔

(ج) ان سکولوں میں 5700 طالب علم تعلیم حاصل کر رہے ہیں جن کی سکول وار تعداد درج ذیل ہے:

نمبر شمار	سکول	طالب علموں کی تعداد
1۔	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (بوائز)، جوہر لیبر کالونی	1533
2۔	ورکرز ویلفیئر سکول (بوائز) ایوننگ شفٹ، جوہر لیبر کالونی	489
3۔	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (گرلز)، جوہر لیبر کالونی	1735
4۔	ورکرز ویلفیئر سکول (گرلز) ایوننگ شفٹ، جوہر لیبر کالونی	509
5۔	ورکرز ویلفیئر سکول (بوائز) 153ر۔ب	640
6۔	ورکرز ویلفیئر سکول (گرلز) 70ر۔ب	794

(د) ان تمام سکولوں کی بلڈنگز تسلی بخش حالت میں ہیں۔

(ہ) سال 18-2017 میں ان سکولوں کی بلڈنگ پر خرچ کی گئی اور موجودہ مالی سال 19-2018 میں ان کے لئے مختص کردہ رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	سکول	تفصیل اخراجات برائے مالی سال 18-2017	تفصیل مختص کردہ رقم برائے مالی سال 19-2018
1۔	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (بوائز)، جوہر لیبر کالونی فیصل آباد	--	900,000/-
2۔	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (گرلز)، جوہر لیبر کالونی	5,19,836/-	900,000/-
3۔	ورکرز ویلفیئر سکول (بوائز) 153ر۔ب	--	834,000/-
4۔	ورکرز ویلفیئر سکول (گرلز)، 70ر۔ب	--	700,000/-
	ٹوٹل	5,19,836/-	3,334,000/-

(و) جی ہاں! ان سکولوں میں پک اینڈ ڈراپ کی سہولت موجود ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں نے جز (ب) میں یہ پوچھا تھا کہ ان سکولوں میں ٹیچرز کی کتنی اور کس گریڈ کی اسامیاں خالی ہیں۔ محکمہ کی طرف سے ہاؤس میں لسٹ فراہم کی گئی ہے۔ آپ جز (ب) کے سیریل نمبر 2 پر ورکرز ویلفیئر سکول (بوائز) جوہر لیبر کالونی کی ای ایس ٹی کی اسامیوں

کے حوالے سے وضاحت فرمادیں کہ کتنی اسامیاں خالی ہیں اور ان کو کب تک پُر کرنے کا ارادہ ہے۔

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! ای ایس ٹی گریڈ 14 کی خالی اسامیاں 13 اور کل اسامیاں 36 ہیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں اپنا سوال پھر سے دہرا رہا ہوں کہ جز(ب) کے مطابق ٹیچرز کی اسامیوں کے بارے میں پوچھا تھا اور آپ کی لسٹ کے مطابق سیریل نمبر 2 پر لکھا ہے کہ ورکرز ویلفیئر سکول (بوائز) ایوننگ شفٹ، جوہر لیبر کالونی فیصل آباد میں ای ایس ٹی کی خالی اسامیاں 13 ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کل اسامیاں بھی 13 لکھی ہیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! یہ clerical mistake ہے۔ کل اسامیاں 36 ہیں اور 13 اسامیاں خالی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! ادھر 13 لکھی ہوئی ہیں۔

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! یہ clerical mistake ہے اس کو ہم ٹھیک کر لیں گے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! جب تک یہ ٹھیک ہوں گی۔ اس وقت تک اس سوال کو pending کر دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2073 جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1766 چودھری اشرف علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! سوال نمبر 1899 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سوشل سکیورٹی ہسپتال مدینہ ٹاؤن فیصل آباد
میں بیڈز، وارڈز اور سپیشلسٹ سرجنز سے متعلقہ تفصیلات

*1899: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سوشل سکیورٹی ہسپتال مدینہ ٹاؤن فیصل آباد کتنے بیڈز اور وارڈز پر مشتمل ہے اس میں کس کس مرض کے وارڈز ہیں؟

(ب) جنرل سرجری، آرتھوپیڈک، یورالوجی اور ای این ٹی وارڈ کتنے بیڈز پر مشتمل ہیں، تفصیل علیحدہ علیحدہ دی جائے؟

(ج) اس میں کتنے جنرل سرجن، آرتھوپیڈک سرجن، یورالوجسٹ اور ای این ٹی سپیشلسٹ / سرجن تعینات ہیں۔ ان کے نام، عہدہ گریڈ مع تعلیمی قابلیت وارڈ وار بتائیں؟

(د) آرتھوپیڈک اور جنرل سرجری کے آپریشن تھیٹر کتنے ہیں؟

(ہ) ان آپریشن تھیٹر میں کون کون سی مشینری اور آلات جراحی ہیں؟

(و) کیا ان کے وارڈز اور آپریشن تھیٹر میں ایکسرے مشین، الٹراء ساؤنڈز اور دیگر ٹیسٹوں کے لئے جدید مشینری موجود ہے؟

(ز) کیا ان میں داخل مریضوں کا علاج ہر قسم کا آپریشن کیا جاتا ہے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) سوشل سکیورٹی ہسپتال مدینہ ٹاؤن فیصل آباد 300 بیڈز پر مشتمل ہے۔ ہسپتال ہذا میں موجود وارڈز کی تفصیل حسب ذیل ہے:

1-	ایمرجنسی وارڈ	2-	میڈیکل وارڈ
3-	آرتھوپیڈک وارڈ	4-	سرجری وارڈ
5-	یورالوجی وارڈ	6-	بچہ وارڈ
7-	کارڈیالوجی وارڈ	8-	آئی سی یو وارڈ
9-	ٹی بی / چیسٹ وارڈ	10-	آئی وارڈ
11-	ای این ٹی وارڈ	12-	ڈینگی وارڈ
13-	وی آئی پی وارڈ	14-	ڈائیلسز یونٹ
15-	ڈرماٹالوجی وارڈ	16-	آپریشن تھیٹر
17-	فزیوتھراپی یونٹ	18-	بلڈ بنک یونٹ

(ب) بیڈز کی تفصیل حسب ذیل ہے:

نمبر شمار	وارڈ کا نام	بیڈز کی تعداد
1۔	جنرل سرجری وارڈ	24
2۔	آرتھوپیڈک وارڈ	24
3۔	یورالوجی وارڈ	24
4۔	آئی، ای این ٹی وارڈ	24

(ج) تفصیل حسب ذیل ہے:

نمبر شمار	نام شعبہ جات	اسامیوں کی تعداد	ورکنگ	نام سرجن	عہدہ	گریڈ	تعلیمی قابلیت
1۔	جنرل سرجری	02	02	ڈاکٹر جاوید اقبال	چیف کنسلٹنٹ (سرجری)	20	ایف سی پی ایس (سرجری)
2۔	جنرل سرجری	02	02	ڈاکٹر محمد اویس اشرف	سینئر کنسلٹنٹ (سرجری)	19	ایف سی پی ایس (سرجری)
3۔	آرتھوپیڈک	02	01	ڈاکٹر محمد طاہر یونس	چیف کنسلٹنٹ (آرتھو)	20	ایف سی پی ایس (آرتھو)
4۔	یورالوجی	01	01	ڈاکٹر محمد سیف الرحمٰن	چیف کنسلٹنٹ (یورالوجی)	20	ایف سی پی ایس (یورالوجی)
5۔	ای این ٹی	01	01	ڈاکٹر محمد شاہد	کنسلٹنٹ (ای این ٹی)	20	ڈی ایل او

(د)

- آرتھوپیڈک کے لئے ایک عدد آپریشن تھیٹر مخصوص ہے۔
- جنرل سرجری کے لئے دو عدد آپریشن تھیٹر مخصوص ہیں۔

(ہ) آپریشن تھیٹرز میں موجود مشینری اور آلات جراحی کی تفصیل حسب ذیل ہے:
الیکٹرو میڈیکل ڈائیا تھرمی مشین، انیستھیزیا مشین، سکر مشین، کارڈیک مانیٹرز، ڈی فبری لیٹرز ، پلس اوکسی میٹرز، آپریشن لائٹس، موبائل آپریشن لائٹس، اینڈواسکوپک انسٹرومنٹس، لیپرو اسکوپک مشین، سی آرم مشین، سسٹو اسکوپ سیٹ، ٹی یو آر پی سیٹ، انٹرنل یوری تھرا ٹمی سیٹ، سیگمائیڈو اسکوپ، پریکٹو اسکوپ، ایزو فیگو اسکوپ، برونکو اسکوپک سیٹ، ڈی ایچ ایس سیٹ، ڈی سی ایس سیٹ، فلیکسیبل ریمر سیٹ، کینولیٹر ریمر سیٹ، آرتھوپیڈک جنرل سیٹ، کے وائر سیٹ، آسٹن مور پرو ستھیسز سیٹ، جنرل سرجیکل انسٹرومنٹ سیٹ، ای این ٹی انسٹرومنٹ سیٹ، آئی انسٹرومنٹ سیٹ، مائیکرو اسکوپ برائے آئی سرجری، ہاٹ ائر اوون برائے آئی سرجری، جنرل پرپز اسٹیم

اسٹرلائزر آٹوکلیو مشین، آپریشن ٹیبلز، آرتھوپیڈک سرجری اٹریکشن ٹیبل، لیرنجو اسکوپ، ریکوری بیڈز، آئی وی سٹینڈز وغیرہ وغیرہ۔

(و) جی ہاں! موجود ہے۔

(ز) جی ہاں!

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں نے جز(الف) میں پوچھا تھا کہ سوشل سکیورٹی ہسپتال مدینہ ٹاؤن فیصل آباد کتنے بیڈز پر مشتمل ہے تو اس کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ یہ ہسپتال 300بیڈز پر مشتمل ہے۔ ہسپتال ہذا میں موجود وارڈز کی تفصیل حسب ذیل ہے۔اس میں انہوں نے ایمر جنسی وارڈ، آرتھوپیڈک وارڈ، یورالوجی وارڈ اور کارڈیالوجی، ٹی بی اور دیگر وارڈز کا ذکر کیا ہے۔

جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ سوشل سکیورٹی ہسپتال مدینہ ٹاؤن ایمرجنسی وارڈ کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! یہ fresh question بنتا ہے کہ ایمرجنسی وارڈ میں کتنے بیڈز ہیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! منسٹر صاحب میرے بھائی ہیں۔ میں اگلی بحث میں نہیں جانا چاہتا۔ مجھے صرف اتنا بتادیں کہ ضمنی سوال کا مطلب کیا ہوتا ہے۔ اگر میرا ضمنی سوال irrelevant ہے تو پھر میں بیٹھ جاتا ہوں اور اگر چیئر مطمئن ہے تو آپ مجھے کہہ دیں تو میں بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب سپیکر! انہوں نے اپنے جواب میں لکھ کر دیا ہے کہ وہاں پر ایمرجنسی وارڈ موجود ہے، آرتھوپیڈک وارڈ اور دیگر وارڈز موجود ہیں۔ جب اسمبلی کے floor پر بات ہونی ہوتی ہے تو اس سوال سے متعلق مکمل معلومات لی جاتی ہیں اور پوری تیاری کی جاتی ہے اور محکمہ منسٹر اور پارلیمانی سیکرٹری کو پوری briefing دیتا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ ان کو پتا نہ ہو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! معزز ممبر ایمرجنسی وارڈ میں بیڈز کی تعداد پوچھ رہے ہیں۔

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! ابھی تفصیل دے دیتے ہیں۔ آپ اگلے سوال پر آجائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد طاہر پرویز!

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں ان سے یہ confirm کرنا چاہتا ہوں کہ فیصل آباد کے اندر جو سوشل سکیورٹی ہسپتال ہے اس کی ایمرجنسی 24 گھنٹے کھلی رہتی ہے یا اس کے لئے کچھ اوقات مقرر ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! ڈسپنسریاں آٹھ گھنٹے کے لئے کھلتی ہیں لیکن میڈیکل سنٹرز اور ہسپتال 24 گھنٹے کھلتے ہیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں اسی جُز پر پھر ضمنی سوال کر رہا ہوں کہ دو اجلاس پہلے جو اجلاس ہوا تھا تو ہاؤس میں یہ commitment دی گئی تھی کیونکہ فیصل آباد ایک انڈسٹریل شہر ہے اور یہاں بہت سی فیکٹریاں ہیں جہاں بوائلرز کے حادثات بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ آئے روز کسی نہ کسی فیکٹری کا بوائلر پھٹتا ہے تو وہاں ہمارے مزدور اپنی جان کی بازی ہار جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! میری گزارش صرف یہ ہے کہ پچھلی بار بھی یہ دہرایا تھا کیونکہ میں نے اس میں وعدوں کا ذکر کیا ہے تو انہوں نے کہا تھا کہ ہم برن یونٹ کے لئے کام کریں گے اور اگلے سال ہم کوشش کریں گے کہ وہاں پر برن یونٹ بنائیں۔

جناب سپیکر! اس حوالے سے عرض ہے کہ جب مزدور بوائلرز سے جلتے ہیں تو ان کا علاج کھاریاں سے پیچھے نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ جیسے الائیڈ ہسپتال میں ایک برن یونٹ بنایا گیا ہے تو مزدوروں کے لئے سوشل سکیورٹی کا متعلقہ فورم ہے اور اس ہسپتال میں purely مزدور طبقہ اپنے علاج کے لئے جاتا ہے۔ فیصل آباد میں دس لاکھ سے زیادہ مزدور مختلف فیکٹریوں میں کام کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میرا اِن سے سوال یہ ہے کہ کیا منسٹر صاحب برن یونٹ بنانے کے حوالے سے اپنی پہلی کی ہوئی commitment کو پورا کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟ یہاں پر ڈرماٹالوجی، فزیوتھراپی، آپریشن تھیٹر، بلڈ بنک، ڈینگی وارڈ، آئی وارڈ اور آئی سی یو ہیں لیکن بنیادی چیز ہسپتال میں موجود ہی نہیں ہے حالانکہ اس ہاؤس اور Chair کے ساتھ یہ commitment کی گئی تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! ان کی بات ٹھیک ہے لیکن برن یونٹ والی بات غیر مناسب ہے کیونکہ یہ basic نہیں بلکہ specialized شعبہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال بھی جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! میں ان کے سوال کا جواب دے دوں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا آپ نے جواب دے نہیں دیا؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! ابھی جواب رہتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! پچھلے سوال کے حوالے سے جواب یہ ہے کہ گیارہ بیڈ پر مشتمل ایمر جنسی کا بلاک ہے۔ اس کے علاوہ ہماری کوشش ہوتی ہے کہ لیبر کو بہتر سے بہتر سہولیات دی جائیں۔ ہم نے فیصل آباد کے بجٹ میں بھی اضافہ کیا ہے اور سوشل سکیورٹی ہسپتال مدینہ ٹاؤن فیصل آباد کا سالانہ بجٹ تقریباً 69 کروڑ روپے ہے۔ Maternity & new Born Childcare Hospital فیصل آباد کا بجٹ 26 کروڑ روپے ہے۔ ڈائریکٹوریٹ آف سوشل سکیورٹی فیصل آباد کا 46 کروڑ روپے بجٹ ہے اور اس میں 4 لاکھ 20 ہزار outdoor مریضوں کی ratio جبکہ 35 ہزار indoor مریضوں کی ratio ہے۔

جناب سپیکر! فاضل ممبر برن یونٹ کی بات کر رہے ہیں تو وہ وہاں پر proposed ہے، بجٹ require ہوتا ہے اور یہ depend کرتا ہے کہ آپ کے پاس کتنا بجٹ ہے۔ جیسے COVID آیا تو اس کے اندر ہمارے پاس اس طریقے سے کنٹری بیوشن نہیں آئی۔ برن یونٹ ہماری پلاننگ

میں ہے لیکن ہم فیصل آباد کے لئے سی ٹی سکین مشین اور ایم آئی آر مشین پر کام کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ کینسر کے علاج کے لئے بھی وارڈ بنا رہے ہیں۔ فیصل آباد، سیالکوٹ، لاہور، ملتان اور کچھ ایسے شہر ہیں جہاں پر لیبر کی تعداد بہت زیادہ ہے جس پر ہم already کام کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال کریں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں اس پر صرف ایک چھوٹی سی گزارش کروں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں۔ اس پر تین ضمنی سوال ہو چکے ہیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں اس پر ضمنی سوال نہیں کرنا چاہ رہا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا تجویز دینا چاہ رہے ہیں؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! جی، ہاں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ پھر اپنی تجویز لکھ کر منسٹر صاحب کو دے دیں۔ اب آپ اگلا سوال کریں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! انہوں نے گیارہ بیڈ کی ایمرجنسی کے حوالے سے بتایا ہے اس پر میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس ایمرجنسی کو بجائے آٹھ گھنٹے کے 24 گھنٹے چلایا جائے کیونکہ جب حادثہ ہوتا ہے یا کسی فیکٹری میں بوائلر پھٹتا ہے تو پھر انہیں first aid چاہئے ہوتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ مجھے اپنی تجویز لکھ کر دے دیں۔

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! ہم یہ کر لیں گے لیکن وہاں پر ہم پرائیویٹ پریکٹس کا بھی شامل کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب آپ اگلا سوال کریں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! سوال نمبر 1900 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد سوشل سکیورٹی کی جانب سے فیکٹریوں سے مختلف مد میں رقم وصولی کی تفصیلات

*1900: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل راز راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سوشل سکیورٹی فیصل آباد کن کن فیکٹریوں سے کتنی رقم سالانہ کس کس مقصد کے لئے وصول کرتا ہے، ان فیکٹریوں / کارخانوں کے نام اور ان میں کارکنوں کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) محکمہ جن فیکٹریوں / کارخانوں میں کارکن ان کے معیار کے مطابق ہیں۔ ان سے رقم فی کارکن کس حساب سے وصول کرتا ہے؟

(ج) کیا محکمہ جو فیکٹریاں / کارخانے کارکنوں کی تعداد کے مطابق رقم / پیسے نہیں فراہم کرتی ان کے خلاف کارروائی کر سکتا ہے؟

(د) ان فیکٹریوں / کارخانوں میں کارکنوں کی چیکنگ کا طریق کار کیا ہے اور کون کون آفیسرز ان کی چیکنگ کرتے ہیں؟

(ہ) ان فیکٹریوں / کارخانوں میں کارکنوں کو کیا کیا سہولیات فراہم کرنا ہے فیکٹری / کارخانہ اونر کے لئے لازم ہیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) ادارہ پنجاب سوشل سکیورٹی فیصل آباد اُن تمام رجسٹرڈ صنعتی و تجارتی اور دیگر پرائیویٹ اداروں سے ماہانہ سوشل سکیورٹی کنٹری بیوشن کی مد میں وصول کرتا ہے جو ادارہ ہذا سے رجسٹرڈ ہوں اور اُن میں کم از کم پانچ یا پانچ سے زائد ورکرز کام کرتے ہوں۔ ادارہ ہذا کا بنیادی مقصد رجسٹرڈ کارکنان اور اُن کے لواحقین کو مفت طبی و مالی سہولیات فراہم کرنا ہے۔ متعلقہ اداروں مع کارکنان کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ادارہ سوشل سکیورٹی اپنے مروجہ قوانین کے مطابق تمام تجارتی اداروں جن میں کم از کم پانچ یا پانچ سے زائد ورکرز کام کرتے ہوں نیز اُن کی ماہانہ آمدن کم از کم پندرہ ہزار روپے اور زیادہ سے زیادہ بائیس ہزار روپے ہو کو رجسٹرڈ کرتا ہے نیز ان ورکروں کی تنخواہ کا ماہانہ چھ فیصد کی شرح سے سوشل سکیورٹی کنٹری بیوشن ان رجسٹرڈ اداروں کے مالکان سے ماہانہ وصول کرتا ہے۔

(ج) جی ہاں! ادارہ پنجاب سوشل سکیورٹی، سوشل سکیورٹی آرڈیننس 1965 کے مطابق کارروائی کر سکتا ہے۔

(د) ان فیکٹریوں/کارخانوں کو چیک کرنے کے لئے محکمانہ لیٹر جاری کیا جاتا ہے نیز 100 ورکرز تک کی تعداد والی فیکٹریوں کو ایریا آفیسر چیک کرتا ہے 101 ورکرز سے 300 ورکرز تک کی تعداد والی فیکٹریوں کو آڈٹ آفیسر، سوشل سکیورٹی آفیسر اور ایریا آفیسر چیک کرتے ہیں اور 300 سے زائد ورکرز والی فیکٹریوں کو ایڈیشنل / ڈپٹی ڈائریکٹر (ایف اینڈ اے) ڈپٹی ڈائریکٹر ایڈمن، سوشل سکیورٹی آفیسر اور ایریا آفیسر چیک کرتے ہیں۔

(ہ) لیبر قوانین کے تحت فیکٹری/کارخانہ جات کے مالکان اپنے ورکرز کو مندرجہ ذیل سہولیات دینے کے پابند ہیں:

1. ہفتہ وار چھٹی، بیماری کی چھٹی، اتفاقیہ چھٹی اور سالانہ چھٹیاں۔
2. جس فیکٹری میں 100 یا اس سے زیادہ ورکرز کام کرتے ہوں مالک پر لازم ہے کہ fair price shop قائم کرے جس میں ضروریات زندگی انتہائی ارزاں قیمت میں دستیاب ہوں۔
3. جس فیکٹری میں 250 یا اس سے زیادہ ورکرز کام کرتے ہوں وہاں ارزاں قیمت پر کھانا فراہم کرنا مالک کی ذمہ داری ہے۔
4. جس فیکٹری میں پچاس خواتین ورکرز ہوں وہاں مالک پر لازم ہے کہ day care centre قائم کرے جہاں خواتین ورکرز کے بچوں کو رکھا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! جز (الف) میں پوچھا گیا تھا کہ سوشل سکیورٹی فیصل آباد کن کن فیکٹریوں سے کتنی رقم سالانہ کس کس مقصد کے لئے وصول کرتا ہے، ان فیکٹریوں / کارخانوں کے نام اور ان میں کارکنوں کی تعداد کتنی ہے؟

جناب سپیکر! اس کے جواب میں منسٹر صاحب نے بتایا ہے کہ ادارہ پنجاب سوشل سکیورٹی فیصل آباد اُن تمام رجسٹرڈ صنعتی و تجارتی اور دیگر پرائیویٹ اداروں سے ماہانہ سوشل سکیورٹی کنٹری بیوشن کی مد میں وصول کرتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ضمنی سوال کریں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرا اس پر ضمنی سوال یہ ہے کہ محکمہ فیکٹریوں اور کارخانوں سے کنٹری بیوشن فنڈ وصول کرتا ہے لیکن فیکٹریوں میں کارکنوں کی تعداد کیا وہ ہوتی ہے جو onground کام کرتے ہیں کیونکہ میرے علم کے مطابق ہر فیکٹری کے اندر دو ہزار، تین ہزار، پانچ یا سات آٹھ سو بندہ کام کرتا ہے جبکہ وہاں پر سوشل سکیورٹی کے متعلقہ زون کے جو انسپکٹر یا اہلکار تعینات ہوتے ہیں وہ پیسے لے کر دس یا پندرہ لوگوں کا NOC اور سرٹیفکیٹ بنا کر فیکٹری کو دے دیتے ہیں اور بقایا لوگ ویسے ہی کام کرتے رہتے ہیں۔

جناب سپیکر! فیصل آباد میں issue یہ رہتا ہے کہ آئے دن جب فیکٹریوں میں حادثات ہوتے ہیں تو کسی کا ہاتھ اور کسی کی ٹانگ کٹ جاتی ہے لیکن جب ہم ہسپتال میں علاج کے لئے فون کرتے ہیں تو کہا جاتا ہے کہ یہ بندہ رجسٹرڈ ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میری آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب سے یہ گزارش ہے اور سوال بھی ہے کہ کیا اُن لوگوں کے خلاف انہوں نے کوئی کارروائی کی ہے جو یہ کام کرتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! اِن کی یہ بات ٹھیک ہے کیونکہ ہمارے پاس ورکرز کی رجسٹریشن کم ہے۔ یہ اب سے کم نہیں ہے بلکہ پچھلے 20/15 سال کا ریکارڈ اٹھا کر دیکھ لیں تو یہ رجسٹریشن نہیں ہوئی۔ فیصل آباد میں کم سے کم رجسٹرڈ لیبر کی تعداد دس لاکھ ہونی چاہئے تھی جو کہ صرف دو لاکھ ہے۔ دو سال پہلے جب ہم گورنمنٹ میں آئے تب

پونے دولاکھ کے قریب لیبر رجسٹرڈ تھی جس میں ہم اضافہ کرتے جارہے ہیں۔ ہمیں کچھ رکاوٹیں آتی ہیں مثال کے طور پر قانون یہ کہتا ہے کہ آپ نے employer سے لیبر کا data لینا ہے لیکن ہمارا ڈیپارٹمنٹ جب بھی فیکٹریوں میں جاتا ہے تب قانون کے تحت ہم پابند ہیں کہ جب تک مالک data مہیا نہیں کرے گا ہم رجسٹرڈ نہیں کرسکتے۔ اب اُس کی چیکنگ کے لئے انسپکٹر جاتا ہے کہ آیا وہاں پر اتنے ورکرز کام کررہے ہیں یا نہیں؟ اس میں مزید litigations ہیں کہ وہ تین تین ماہ کا agreement کرلیتے ہیں کیونکہ ہمارا قانون یہ کہتا ہے کہ 90 دن سے زیادہ جو لیبر کام کرتی ہے وہی رجسٹرڈ تصور ہوگی اس لئے ہمیں کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

جناب سپیکر! اب اس حوالے سے ہم نے campaign launch کی ہے جس میں فیصل آباد کو priority پر رکھا ہے اور انشاء اللہ ہمارا ٹارگٹ ہے کہ زیادہ نہیں تو کم از کم پانچ لاکھ لیبر رجسٹرڈ ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر! اس حوالے سے ہماری campaign launch ہو چکی ہے بلکہ اس پر further pressure بھی آئے گا۔ بنیادی طور پر جب ورکرز رجسٹرڈ ہوتے ہیں تب اُن کو R-5 cards دیتے ہیں جس میں بھی بڑے مسائل ہیں یعنی اگر ایک فیکٹری کے اندر ایک ہزار ورکر کام کررہا ہے تو ہم ایک ہزار worker کو R-5 card دینے کے لئے تیار ہوتے ہیں لیکن وہاں کا مالک ورکرز کو R-5 card نہیں دیتا کیونکہ اُن کی بڑی complications ہیں اور اُن کو ٹیکسوں کا issue ہے اس لئے ہم ساتھ ساتھ قانون میں ترامیم کرتے آرہے ہیں تاکہ employer اور employee کو بھی آسانی ہو۔ ہم نے recently amendment کی ہے کہ once secure always secure یعنی ایک دفعہ جو worker رجسٹرڈ ہو گیا وہ تاحیات رجسٹرڈ ہی رہے گا کیونکہ اُس کو ریٹائرمنٹ کے بعد بھی علاج ملے گا۔

جناب سپیکر! منسٹر ہیلتھ صاحبہ یہاں پر بیٹھی ہیں اس لئے میں بتانا چاہوں گا کہ ہم ریٹائرڈ ورکرز کو بھی ہیلتھ ورکرز دینے جارہے ہیں جن کو پہلے یہ سہولت نہیں ملتی تھی۔ میرے فاضل ممبر کی بات بالکل ٹھیک ہے کہ بہت chronic issues ہیں لیکن ease of doing business کے تحت ہم ان issues کو resolve کرتے آرہے ہیں کیونکہ tripartite ایک چیز بنتی ہے جس میں لیبر، آجر اور محکمہ تینوں شامل ہیں اس لئے تینوں نے مل کر حل نکالنا ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! میں معزز ممبر کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ فیصل آباد میں اس طرح کے مسائل بہت جلد حل ہوں گے اور اِن کی طرف سے جو تجاویز ہیں وہ بھی ہمیں دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد طاہر پرویز! انہوں نے detail میں جواب دے دیا ہے لیکن اگر آپ کی کوئی تجاویز ہیں تو وہ لکھ کر دے دیں۔ میرے خیال میں اتنی detail میں کوئی منسٹر آپ کو جواب نہیں دے گا and you are a lucky person

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں اُن کی بات سے agree کر رہا ہوں اور جو باتیں وہ کر رہے ہیں وہ بالکل ٹھیک ہیں لیکن یہ کچھ عمل بھی کر کے دکھائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اپنی تجاویز لکھ کر دیں کیونکہ وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم کام کرنے کے لئے تیار ہیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں on the floor of the House یہ بات کہہ رہا ہوں کہ میں پنجاب اسمبلی کا واحد ممبر ہوں جس نے سوشل سکیورٹی کے متعلق ترامیم جمع کروائیں لیکن اُن کو ردی کی ٹوکری میں پھینک دیا گیا ہے۔ فیصل آباد چیمبر کے لوگ میرے پاس آئے اور وہاں سے وفد منسٹر صاحب کے پاس آیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اپنی ترامیم مجھے دے دیں then I will make sure کہ میں آپ کو اور منسٹر صاحب کو اکٹھے بٹھادوں گا۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ منسٹر صاحب کے mind میں شاید آجائے کہ علمدار شاہ صاحب ایک وفد کے ساتھ اِن کے پاس تشریف لائے تھے جنہوں نے آپ کو تجاویز بھی لکھ کر دی تھیں۔

جناب سپیکر! میں نے سوچا کہ شاید میری پارٹی کی وجہ سے نہ کریں لیکن وفد کی جو گزارشات تھیں اُن کو بجٹ میں شامل نہیں کیا گیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد طاہر پرویز! I will make sure کہ ہم کروائیں گے۔

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! میں ایک بات بتادوں کہ اپوزیشن تجاویز دینے کے لئے ہوتی ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرا آخری ضمنی سوال یہ ہے کہ جز(ہ) کے سیریل نمبر 2 میں انہوں نے جواب دیا ہے کہ جس فیکٹری میں 100 یا اس سے زائد workers کام کرتے ہوں، مالک پر لازم ہے کہ fair price shop قائم کرے جس میں ضروریات زندگی انتہائی ارزاں میں دستیاب ہوں للہذا کتنی فیکٹریاں ایسی ہیں جہاں پر fair price shops establish ہیں؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! ہماری چیکنگ چلتی رہتی ہے، فیکٹریوں کا visit بھی ہوتا ہے اور جہاں پر یہ سہولیات نہیں ہوتیں اُن کو جرمانے کئے جاتے ہیں اور اس حوالے سے معزز ممبر جو جو بتائیں گے کہ یہاں پر یہ یہ چیزیں نہیں ہیں تو ہم انہیں پورا کرنے کی کوشش کریں گے۔ دراصل ہمارے ادارے کمزور ہیں اور ہم بار بار اس چیز کے اوپر بات کرتے ہیں کہ ہمارے ادارے کمزور ہیں تو ہم اداروں کو مضبوط کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہم اداروں کی automation کے لئے دن رات کام کر رہے ہیں کہ ہم اپنے اداروں کو automate کریں۔ ہم قانون کے مطابق یہ ensure کر رہے ہیں کہ جہاں پر انسپکٹر ہو گا کوشش کر رہے ہیں کہ وہ موجود رہے۔

جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ ان کی جو تجاویز ہیں جو کہ آج سے پہلے تک ردی کی ٹوکری میں جاتی رہی ہیں تو یہ اپنی تجاویز دیں اور on the floor of the House بتائیں کہ میں نے منسٹر کو یہ چیزیں دی ہیں لیکن انہوں نے یہ چیزیں نہیں کیں۔ کام ہوتے ہیں اور اگر کہیں پر کام نہیں ہوتا تو اس پر جرمانے بھی ہوتے ہیں اور inspections بھی ہوتی ہیں۔ اب تو بہت زیادہ inspections start ہو چکی ہیں۔ انہوں نے گزشتہ اجلاس میں ڈاکٹروں کے حوالے سے سوال کیا تھا غالباً اس کے بارے میں اگر یہ مناسب سمجھیں اور بتانا چاہیں تو بتا سکتے ہیں کہ ان کے شہر میں ہسپتالوں میں ڈاکٹروں کی کمی کے بارے میں جو تحفظات تھے تو وہ پورے کئے گئے ہیں۔ خالی اسامیوں کے بارے میں انہوں نے last time بات کی تھی وہ بھی پُر کر دی گئی ہیں۔ انہی کے سوالوں کو ڈیپارٹمنٹ serious لیتا ہے اور ان issues کو clear بھی کرتا ہے۔ شکریہ

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جو اسامیاں آپ نے پورے ہاؤس میں پڑھی ہیں اور جو لکھ کر دی گئی ہیں کہ وہ پُر کی گئی ہیں۔

جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ منسٹر صاحب نے اب کھڑے ہو کر جو بات کی ہے تو مہربانی کر کے کم از کم اسی پر عمل کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، وہ اپنی commitment پوری کریں گے۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! سوال نمبر 2148 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیکٹریوں میں کام کرنے والے مزدوروں کی
حکومت کی طرف سے مقرر کردہ اجرت سے متعلقہ تفصیلات

***2148: محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فیکٹریوں میں کام کرنے والے مزدوروں کو حکومت کی مقرر کردہ ماہانہ تنخواہ سے کم تنخواہیں دی جاتی ہیں؟

(ب) حکومت کی مقرر کردہ تنخواہ سے کم تنخواہ دینے کی سزا اور جرمانہ کیا ہے اس کی تفصیل بتائی جائے؟

(ج) حکومت کی مقرر کردہ تنخواہ سے کم تنخواہ دینے والے کتنے فیکٹری مالکان کے خلاف سال 2017-18 میں کارروائی کی گئی ہے؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) فیکٹریوں میں کام کرنے والے مزدوروں کو حکومت کی مقرر کردہ ماہانہ اجرت دلوانے کی حتی المقدور کاوش کی جاتی ہے جس کے لئے محکمہ محنت و انسانی وسائل کے فیلڈ افسران اور انسپکٹرز کوشاں رہتے ہیں۔ تاہم بعض آجران جو مقرر کردہ تنخواہ سے کم دیتے ہیں، ان کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ اس تناظر

میں محکمہ محنت و انسانی وسائل کا فیلڈ سٹاف اور انسپکٹران اپنے دائرہ اختیار میں آنے والے ادارہ جات کا باقاعدہ معائنہ کرتے ہیں اور اگر کم اجرت کا کوئی بھی کیس منظر عام پر آئے تو آجر یا مالک کے خلاف فوری طور متعلقہ عدالت میں چالان دائر کئے جاتے ہیں اور ضروری قانونی کارروائی فی الفور عمل میں لائی جاتی ہے۔

(ب) قانون کم از کم اجرت مجریہ 1961 کے سیکشن 9(3) کے تحت ایسے آجران کو عدالت چھ ماہ قید یا مبلغ بیس ہزار روپے جرمانہ یا دونوں سزائیں دے سکتی ہے نیز اگر عدالت مناسب سمجھے تو ملازمین کی تنخواہ کے بقایاجات کی ادائیگی کا حکم بھی دے سکتی ہے۔

(ج) اس حوالے سے تفصیلی وضاحت اور محکمانہ کارروائی کا ریکارڈ برائے سال 2017-18 درج ذیل ہے:

سال	تعداد معائنہ جات	تعداد دائر کردہ چالان	جرمانہ / سزا
2017	184727	27563	37,90,214/- روپے
2018	155769	9374	99,18,400/- روپے

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز (الف) سے ہے کہ حکومت نے کم از کم ماہانہ اجرت کتنی مقرر کی ہے اور فیکٹریوں کے مزدوروں کو ماہانہ کتنی تنخواہ ادا کی جا رہی ہے because according to the minimum wage that is 17 thousand , but according to my information جو تنخواہ مزدوروں کو دی جا رہی ہے وہ 14 ہزار روپے ہے۔ So I just want the explanation on this.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! جی، محترمہ! شکریہ۔ آپ کی انفارمیشن درست نہیں ہے اور مزدور کی کم از کم تنخواہ 17500/- روپے ہے جو کہ کم از کم اجرت ہے جس پر لیبر کی طرف سے پریشر بھی آتا ہے کیونکہ پنجاب کے اندر بہت سی فیکٹریاں کم از کم اجرت کو implement نہیں کرتیں اور کم از کم اجرت سے کم دیتی ہیں۔

جناب سپیکر! یہاں پر محترمہ نے بات کی -/14000 روپے کی تو 12،12 ہزار روپے بھی کچھ فیکٹریاں تنخواہ دیتی ہیں۔ اس پر جب ہمارے پاس کوئی complaint آتی ہے تو اس پر ایکشن ہوتا ہے۔ ہمارے پاس exact figure نہیں ہے تو غالباً 72 ہزار سے 75 ہزار کے درمیان رجسٹرڈ فیکٹریاں ہیں۔ ہر فیکٹری کو چیک کرنا possible نہیں ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! Random checking ہوتی ہے سال میں ایک دفعہ ہم inspection کرتے ہیں اس چیز کو سامنے رکھتے ہوئے کہ ڈنڈے کے زور پر کرپشن ختم ہوتی ہے اور نہ ہی آپ کروا سکتے ہیں تو بہتر طریقہ ہے کہ ایسے قانون لے کر آئیں اور ایسے آسان قانون لے کر آئیں جن کے ذریعے مزدوروں کو فائدہ ہو جیسے میں نے پہلے بھی بات کی۔

جناب سپیکر! اس کے اوپر ہم ایک قانون لے کر آ رہے ہیں کہ لیبر کو through cheque payment ہوگی، through mobile banking payment ہوگی تو ہمارا proposed minimum wage act ہے۔ Legislative business پڑا ہوا ہے اور انشاءاللہ بہت جلد آئے گا تو اس سے محترمہ کے تحفظات دور ہوں گے اور بہت حد تک دور ہو جائیں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

MS HINA PERVAIZ BUTT: Mr Speaker! I don't agree with this answer because according to the honorable Minister he said

کہ ہمیں complaints آتی ہیں تو ہم action لیتے ہیں۔

Mr Speaker! So this is not proactive work. According to the information that's given there are never 27 thousand challans in 2017 and more than 9000 challans in 2018. So I think this figure is too much.

جناب سپیکر! آپ کو complaint کا wait نہیں کرنا چاہئے کہ complaint آتی ہے تو ہم action لیتے ہیں there should be a proactive approach and I would like to suggest کہ mobile banking ہو لیکن یہ نہ ہو کہ---

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ کا سوال کیا ہے؟ what is your question? آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہی ہے کہ یہ table دیا ہوا ہے جس میں 2017 کے سال میں 27 ہزار 563 فیکٹریوں اور 2018 میں 9376 فیکٹریوں کی انسپکشن ہوئی ہے تو میں صرف یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ مجھے اس کی detail بتائیں کہ کن کن شہروں میں یہ فیکٹریاں exist کرتی ہیں اور ان پر آپ کیسے ایکشن لے سکتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! یہ تو fresh question بنتا ہے جو آپ جمع کروائیں تو وہ پوری تفصیل اس میں provide کر دیں گے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! نہیں۔ Fresh question نہیں بنتا بلکہ میں نے پہلے ہی یہ سوال جمع کروایا ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! 2018 کی بجائے میں 2019 کا ریکارڈ بھی ساتھ ہی لے کر آیا ہوں تو یہ تقریباً 19297 فیکٹریوں کی 2019 میں انسپکشن کی گئی ہے۔ یہ اسی چیز کا ثبوت ہے کہ جو سوال پہلے کر رہی ہیں کہ آپ لوگ انسپکشن کرتے نہیں ہیں، complaints پر کرتے ہیں تو یہ کیا ہے؟ یہ وہ inspections ہیں جو ہم خود کرتے ہیں اور inspections ہوتی ہیں۔ بہت سی ایسی فیکٹریاں ہیں جہاں پر ہم جا کر انسپکشن بھی کرتے ہیں اور چالان بھی کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں مانتا ہوں کہ issue ہے اور ہم یہ بھی مانتے ہیں کہ اداروں کی کمزوری ہے۔ اس چیز کو مل کر لے کر آگے چل رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ issues بھی clear ہوں گے۔ شکریہ

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ کے دو ضمنی سوالات ہو چکے ہیں اس لئے اب آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! نہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: No, no sorry بیٹھ جائیں۔ اگلا سوال نمبر 3448 سید عثمان محمود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! پاکستان پیپلز پارٹی کے پارلیمانی لیڈر سید حسن مرتضٰی نے کل اپنی تقریر کے دوران interrupt کرنے پر واک آؤٹ کر دیا تھا جس پر میں نے چیئرمین صاحب سے گزارش کی تو انہوں نے سید حسن مرتضٰی کو منانے کے لئے مجھے کہا۔ میں جب ایوان سے باہر گیا لیکن سید حسن مرتضٰی کو لے کر واپس آنے سے پہلے ہی افسوس کہ چیئرمین صاحب نے اجلاس ملتوی کر دیا۔

جناب سپیکر! اب میں گزارش کروں گا کہ معزز ممبر سید حسن مرتضٰی باہر تشریف رکھتے ہیں تو انہیں منا کر ایوان میں لایا جائے کیونکہ اس معزز ایوان میں جتنے بھی ممبران ہیں جو اس طرف کے ہوں یا اُس طرف کے وہ ہمارے لئے بھی قابل احترام ہیں اور آپ کے لئے بھی اور خاص طور پر چیئر کے لئے دونوں sides برابر ہیں۔ سید حسن مرتضٰی کی عزت کیجئے میں آپ کا شکر گزار ہوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بالکل ٹھیک ہے۔ رانا محمد اقبال خان! آپ کے ساتھ وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر) اور پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد) جائیں اور سید حسن مرتضٰی کو منا کر ایوان میں لے آئیں۔

(اس مرحلہ پر وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر)،
پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد)
اور رانا محمد اقبال خان، سید حسن مرتضٰی کو منانے کے لئے ایوان سے باہر گئے)

اگلا سوال نمبر 3587 جناب محمد مرزا جاوید کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری اختر علی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 3643 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

کمشنر (PESSI) کے آفس میں ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

***3643: چودھری اختر علی:** کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کمشنر (PESSI) کے لاہور آفس میں کتنے ملازمین عہدہ اور گریڈ وار کام کر رہے ہیں؟

(ب) اس کے تحت کون کون سے ادارے صوبہ بھر میں چل رہے ہیں؟

(ج) کمشنر (PESSI) لاہور کے دفتر میں ڈائریکٹر اور ڈپٹی ڈائریکٹر کی کتنی اسامیاں ہیں ان پر تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ تعلیم اور تجربہ بتائیں؟

(د) اس دفتر کے تحت کون کون سے ادارے لاہور شہر میں کہاں کہاں چل رہے ہیں؟

(ہ) کمشنر (PESSI) کا مالی سال 20-2019 کا بجٹ مد وار بتائیں؟

(و) کمشنر کے عہدہ پر تعینات ملازم محکمہ محنت کا employee ہوتا ہے یا دیگر کسی محکمہ کا ملازم کام کرتا ہے؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) کمشنر (PESSI) کے لاہور آفس میں 263 ملازمین کام کر رہے ہیں عہدہ اور گریڈ وار تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) کمشنر (PESSI) کے تحت صوبہ بھر میں 19 ڈائریکٹوریٹ اور 13 سب آفس چل رہے ہیں تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) کمشنر (PESSI) لاہور کے دفتر میں ڈائریکٹر کی 17 اور ڈپٹی ڈائریکٹر کی آٹھ اسامیاں ہیں ان اسامیوں پر تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیم اور تجربہ کی تفصیل ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) کمشنر (PESSI) کے تحت درج ذیل ادارے لاہور شہر میں چل رہے ہیں۔

نمبر شمار	نام ڈائریکٹوریٹ
1-	ڈائریکٹوریٹ آف سوشل سکیورٹی، شاہدرہ
2-	ڈائریکٹوریٹ آف سوشل سکیورٹی، لاہور (سٹی)
3-	ڈائریکٹوریٹ آف سوشل سکیورٹی، ماڈل ٹاؤن
4-	ڈائریکٹوریٹ آف سوشل سکیورٹی، لاہور (ساؤتھ)
5-	ڈائریکٹوریٹ آف سوشل سکیورٹی، لاہور (گلبرگ)

(ہ) کمشنر کے عہدے پر تعیناتی سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ، حکومت پنجاب کی طرف سے کی جاتی ہے اور اس تعیناتی پر آفیسر وفاقی یا صوبائی سروس کا ہوتا ہے۔

(و) کمشنر (PESSI) کے مالی سال 20-2019 کے بجٹ کی مد وار تفصیل ضمیمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ج) سے متعلق منسٹر صاحب سے ضمنی سوال ہے کہ کمشنر (PESSI) کے دفتر میں۔۔۔

(اس مرحلہ پر وزیر لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر)،
پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد)
اور رانا محمد اقبال خان سید حسن مرتضیٰ کو منا کر ایوان میں لے آئے)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! Welcome back جی، چودھری اختر علی!

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! محکمہ کی طرف سے دیئے گئے جواب سے متعلق میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کمشنر (PESSI) لاہور کے دفتر میں ڈائریکٹر کی 17 پوسٹیں ہیں اور ڈپٹی ڈائریکٹر کی آٹھ پوسٹیں ہیں جبکہ کسی بھی ڈیپارٹمنٹ میں کوئی بھی کام نیچے سے move ہوتا ہے لیکن یہاں پر اُلٹ سسٹم ہے کہ 17 ڈائریکٹر دفتر میں بیٹھے ہوئے ہیں اور ان کے ساتھ آٹھ ڈپٹی ڈائریکٹر بھی کام کر رہے ہیں۔ کسی بھی دفتر میں چلے جائیں تو وہاں پر فیلڈ کلرک زیادہ ہوتے ہیں، کلرک زیادہ ہوتے

ہیں اور ڈپٹی ڈائریکٹر تھوڑے ہوتے ہیں جبکہ ڈائریکٹر ایک یا دو ہوتے ہیں لیکن یہاں پر 17 ڈائریکٹر ہیں---

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری اختر علی! آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرا منسٹر صاحب سے ضمنی سوال یہ ہے کہ اس کی وجہ بتائیں کہ 17 ڈائریکٹر اور آٹھ ڈپٹی ڈائریکٹر اس دفتر میں کیوں ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! ظاہری بات ہے کہ ڈیپارٹمنٹ کو میں نے تو نہیں بنایا۔ اب جتنے ڈائریکٹرز کام کرتے ہیں تو ہزاروں ایسے معاملات ہیں کیونکہ سوشل سکیورٹی کا محکمہ ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ کی طرح پورے پنجاب میں کام کر رہا ہے اور ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ کے بعد سوشل سکیورٹی کا پنجاب میں سب سے بڑا ادارہ ہے۔ اب اس کے اندر اگر یہ fresh question کریں کہ ان ڈائریکٹروں کی ڈیوٹیاں کیا کیا ہیں تو ہم انہیں بتا دیں گے لیکن جتنے بھی ڈائریکٹر ہیں وہ کام کرنے کے لئے لگائے گئے ہیں اور وہاں پر کام کر رہے ہیں۔ اگر آپ کو کسی specific ڈائریکٹر کے متعلق---

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری اختر علی! اگر آپ کو کسی specific انفارمیشن چاہئے تو fresh question جمع کروا دیں جس کی وہ تفصیل دے دیں گے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میں صرف آپ کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ سسٹم میں ایک logical چیز ہوتی ہے کہ کسی بھی محکمے میں منسٹر سے لے کر نیچے تک، یہ عجیب محکمہ ہے کہ یہاں پر کمشنر (PESSI) نے 17 ڈائریکٹر اور آٹھ ڈپٹی ڈائریکٹر رکھے ہوئے ہیں اور نیچے سٹاف بھی ہے۔ یہ نیچے سے move ہونا چاہئے یا اوپر سے نیچے move ہوتا ہے، یہ کیسا سسٹم ہے، ڈائریکٹر کام کرے گا یا نیچے فیلڈ میں ڈپٹی ڈائریکٹر بہتر کام کرے گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری اختر علی! آپ تجویز دے رہے ہیں یا سوال کر رہے ہیں؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میں تجویز نہیں دے رہا بلکہ سوال کر رہا ہوں۔ منسٹر صاحب کو یا تو معلومات نہیں ہیں اور اگر معلومات ہیں تو اس کے بارے میں ہاؤس کو بتائیں کہ اس کی کیا وجہ ہے۔ کیا بہت زیادہ کام پھیلا ہوا ہے کہ وہاں پر 17 ڈائریکٹرز رکھے ہوئے ہیں اور ان کے نیچے آٹھ ڈپٹی ڈائریکٹرز کام کر رہے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! یہ دو سال میں نہیں ہوئے اگر یہ further detail مانگیں گے تو ان کو further detail بھی مل جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری اختر علی! آپ fresh question جمع کروا دیں۔

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! میں ایک چیز بتاتا ہوں کہ ہماری کوشش یہ ہوتی ہے کہ ہم فیلڈ میں لوگوں کو زیادہ لے کر جائیں۔ پاکپتن ڈائریکٹوریٹ، اٹک، حافظ آباد، منڈی بہاؤالدین، نارووال، ننکانہ صاحب، بھکر، میانوالی، چنیوٹ، بہاولنگر، لودھراں، خانیوال اور لیہ۔ ہم نے 2020 میں سب ڈائریکٹوریٹ قائم کئے ہیں جس ڈائریکٹوریٹ کے پاس اسسٹنٹ ڈائریکٹرز کی تعداد زیادہ تھی ان کو ہم تحصیل لیول تک لے کر گئے ہیں۔ وہاں پر ایمرجنسی سنٹر ہے اور ہم ہیلتھ فسیلٹیز بھی دے رہے ہیں۔ ان کا fresh question بنتا ہے اگر یہ further detail مانگیں گے تو ان کو دے دی جائے گی اور میں اس کی انوسٹی گیشن بھی کر لوں گا۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! کمشنر (PESSI) کی پوسٹ کس گریڈ کی ہے، یہ کیوں create کی گئی اور ان پر جن افسروں کی تعیناتی ہوتی ہے وہ کس گریڈ سے تعلق رکھتے ہیں۔ کیا وہ پنجاب سے آتے ہیں یا وفاق سے آتے ہیں؟

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین میاں شفیع محمد کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! کمشنر (PESSI)، 20 ویں گریڈ کی سیٹ ہے نیز PMS اور FPSC دونوں میں سے اس سیٹ پر آ سکتے ہیں۔ وائس کمشنر کی بھی سیٹ اسی طریقے سے ہے اور باقی سارے PPSC کے ذریعے آتے ہیں۔

لیبر ڈیپارٹمنٹ میں ورکر ویلفیئر بورڈ ہے جو 18 ویں گریڈ کی سیٹ ہے وہ بھی ایس اینڈ جی اے ڈی سے آتے ہیں اور ڈی جی لیبر 19 ویں گریڈ کی سیٹ ہے وہ بھی ایس اینڈ جی اے ڈی سے ہی آتے ہیں۔ اس میں کوئی راکٹ سائنس تو نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جی، چودھری اختر علی!

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! اس میں کوئی راکٹ سائنس تو نہیں ہے لیکن ہاؤس کو باور کرانا تو ضروری ہے کہ کمشنر (PESSI)، 20 ویں گریڈ کا افسر ہے، یہ کسی دوسرے ادارے سے آتے ہیں اور ان کے نیچے فوج ظفر موج کام کرتی ہے اس کا بجٹ تقریباً 2۔ ارب روپے کے قریب ہے۔

جناب سپیکر! میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ اس بجٹ کو کس طرح تقسیم میں لاتے ہیں اور اس کو سوشل سیکٹر میں کہاں استعمال کرتے ہیں؟

جناب چیئرمین: یہ تو fresh question بنتا ہے۔

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! میں عرض کر دیتا ہوں اگر یہ satisfy ہو سکیں تو ٹھیک ہے ورنہ ان کو میں further detail بھی دے دوں گا۔

جناب سپیکر! ہمارا پچھلے سال کا بجٹ تقریباً ½15۔ ارب روپے کا تھا اور یہ جتنی رقم آتی ہے وہ لیبر کی کنٹری بیوشن سے آتی ہے، جو لیبر کام کرتی ہے اس کی کم از کم اجرت کا چھ فیصد بنتا ہے جو فیکٹری کے مالک ہمیں دیتے ہیں۔ وہ رقم ان کے علاج اور پنشن پر خرچ ہوتی ہے۔ ہمارا ٹرسٹ اکاؤنٹ بھی بنا ہوا ہے، ہیلتھ کیئر فسیلٹیز جس میں ہسپتال اور ڈسپنسریز بنائی جاتی ہیں ان پر بھی رقم خرچ کی جاتی ہے پھر اس کی further detail ہے کہ کتنے لیبر کس تحصیل یا شہر میں ہوگی۔ یہ پورا ایک ماڈل ہے یہ ایسا نہیں ہے کہ وہاں پر ایک ہزار بندہ کام کر رہا ہو تو ہم 50 بیڈ کا ہسپتال بنا دیں۔ اس کا ایک پورا میکنزم بنا ہوا ہے۔

جناب سپیکر! جو یہ فرما رہے ہیں کہ 20 ویں گریڈ کا آفیسر کس طریقے سے آتا ہے تو اس کو حکومت لگاتی ہے۔ آپ بلا لیں ایس اینڈ جی اے ڈی کو وہاں سے پوچھ لیں، ان کو میں نے تو نہیں لگایا اور نہ میں کسی کو لگاتا ہوں۔ جو آفیسر گورنمنٹ دیتی ہے اس کو لگا دیا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ اگلا سوال سید حسن مرتضیٰ کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! یہ سوال نمبر 3934 ہے۔

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ! آپ کا سوال نمبر 3649 ہے۔ آپ کے دو سوالات ہیں اور 3649 پہلا سوال ہے۔ کیا پہلے اس سوال کو dispose of کر دیں؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! نہیں، اس سوال کو pending کر لیں اور دوسرا سوال لے لیں۔

جناب چیئرمین: آپ کے سوال نمبر 3649 کو dispose of کیا جاتا ہے اور سوال نمبر 3934 کو لیا جاتا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! سوال نمبر 3934 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع چنیوٹ میں محکمہ لیبر کے دفاتر، ملازمین اور رجسٹرڈ کارکنوں سے متعلقہ تفصیلات

***3934: سید حسن مرتضیٰ:** کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع چنیوٹ میں محکمہ محنت کے کتنے دفاتر کہاں کہاں ہیں ان میں کتنے ملازمین تعینات ہیں؟

(ب) اس ضلع میں محکمہ کے تحت کتنے سکول اور ڈسپنسریاں کہاں کہاں چل رہے ہیں؟

(ج) اس ضلع میں محکمہ کے تحت کتنی فیکٹریاں اور کارخانے ہیں جن سے فنڈز محکمہ وصول کرتا ہے؟

(د) اس ضلع میں رجسٹرڈ کارکنوں کی تعداد کتنی ہے؟

(ہ) رجسٹرڈ کارکنوں کو کیا کیا سہولیات محکمہ فراہم کرتا ہے؟

(و) اس ضلع میں محکمہ مزید کہاں کہاں سکول اور ڈسپنسریاں و ہسپتال بنانے کا ارادہ رکھتا ہے کیا محکمہ نے اس ضلع میں کوئی لیبر کالونی بنائی ہے یا بنانے کا ارادہ ہے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف)

(i) ضلع چنیوٹ میں ڈائریکٹوریٹ آف لیبر ویلفیئر کا ایک دفتر ہے جو کہ ایجوکیشن کمپلیکس میں واقع ہے اور اس دفتر میں ایک اسسٹنٹ ڈائریکٹر، ایک لیبر انسپکٹر اور درجہ چہارم کے چار ملازمین تعینات ہیں۔

(ii) مذکورہ ضلع میں ادارہ پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی انسٹیٹیوشن کے زیر انتظام سوشل سکیورٹی کا ایک دفتر برائے معاوضہ جات محلہ عزیز آباد شاہ دولت روڈ چنیوٹ میں کام کر رہا تھا اور جس میں ایک جونیئر کلرک بھی تعینات تھا۔ البتہ ادارہ ہذا نے حال ہی میں ایک نیا دفتر برائے سوشل سکیورٹی سب آفس چنیوٹ قائم کر دیا ہے اور متعلقہ دفتر میں جلد ضروری تعیناتیاں بھی کر دی جائیں گی۔

(ب) مذکورہ ضلع میں محکمہ ہذا کے تحت کوئی سکول نہ ہے جبکہ ادارہ پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی انسٹیٹیوشن کے تحت درج ذیل چار ڈسپنسریاں کام کر رہی ہیں۔

نمبر شمار	نام ڈسپنسری
1۔	سوشل سکیورٹی ڈسپنسری محلہ عزیز آباد شاہ دولت روڈ چنیوٹ
2۔	سوشل سکیورٹی ڈسپنسری، سفینہ شوگر ملز لالیاں چنیوٹ
3۔	سوشل سکیورٹی ڈسپنسری، رمضان شوگر ملز بھوآنہ چنیوٹ
4۔	سوشل سکیورٹی ایمرجنسی سنٹر فیصل آباد روڈ بلمقابل شمس ٹیکسٹائل ملز چنیوٹ

(ج) محکمہ محنت کا ذیلی ادارہ پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی ضلع چنیوٹ میں ادارہ ہذا کے قوانین کے مطابق 447 رجسٹرڈ پرائیویٹ فیکٹریوں اور کارخانوں سے ماہانہ کی بنیاد پر سوشل سکیورٹی کنٹری بیوشن وصول کرتا ہے۔ تفصیل ادارہ جات ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ضلع چنیوٹ میں محکمہ محنت کے ذیلی ادارہ پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی کے ساتھ رجسٹرڈ ورکرز کی تعداد 7073 ہے۔

(ہ)

(i) پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ رجسٹرڈ کارکنان کو شادی گرانٹ، ڈیتھ گرانٹ، تعلیمی وظائف، مزدوروں کے بچوں کے لئے ورکرز ویلفیئر سکولز میں مفت تعلیم اور لیبر کالونیوں کی صورت میں رہائشی سہولیات فراہم کرتا ہے۔

(ii) ادارہ پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی اپنے رجسٹرڈ کارکنان کو درج ذیل سہولیات فراہم کرتا ہے۔

- بیماری کی صورت میں کارکنان کو سال میں 120 دن تک اُجرت کے 75 فیصد شرح سے ادائیگی۔
- کارکنان کی موذی بیماری مثلاً ٹی بی، کینسر ایک سال (365 دن) اُجرت 100 فیصد شرح سے ادائیگی۔
- کارکنان کے انتقال کے صورت میں اُجرت / تنخواہ اور لواحقین کے انتقال کی صورت میں -/5000 روپے تک ڈیتھ گرانٹ کی ادائیگی۔
- خاتون کارکنان دوران سروس زچگی کی صورت میں 90 دن کی اُجرت 100 فیصد شرح سے ادائیگی۔
- خاتون کارکن کے بیوہ ہونے کی صورت میں 130 دن تک تنخواہ / اُجرت 100 فیصد کی شرح سے ادائیگی۔
- دوران کار زخمی ہونے پر پانچ تا بیس فیصد معذوری کی شرح تک گریجویٹی ادائیگی۔
- دوران کار زخمی ہونے جذوی معذوری بیس فیصد سے زائد ہو تو مخصوص شرح سے معذوری کی پنشن کی ادائیگی تاحیات دی جاتی ہے۔
- دوران کار زخمی ہو کر انتقال کر جانے کی صورت میں اُجرت 100 فیصد مساوی پنشن کی پسماندگان کو ادائیگی ماہانہ دی جاتی ہے۔
- بیوی بچوں کی عدم موجودگی میں مرحوم کارکنان کے ماں باپ یا بہن بھائیوں کو پسماندگان پنشن ادائیگی۔

(و)

(i) ضلع چنیوٹ میں محکمہ محنت کے ذیلی ادارہ پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کے تحت تا حال سکول یا لیبر کالونی قائم نہ ہے لیکن اگر کوئی درخواست یا تجویز موصول ہوتی ہے تو متعلقہ فورمز پر بحث کے بعد فیصلہ کیا جائے گا۔

(ii) ادارہ پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی نے ضلع چنیوٹ میں رجسٹرڈ کارکنان کی تعداد کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے چار ڈسپنسریاں قائم کر رکھی ہیں جن میں رجسٹرڈ کارکنان اور ان کے لواحقین کو تمام تر طبی وبنیادی سہولیات فراہم کی جارہی ہیں اور کارکنان کی تعداد کے پیش نظر ان میں وقتاً فوقتاً اضافہ بھی کیا جاسکتا ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں نے اس میں گزارش کی تھی کہ یہ بتایا جائے کہ وہاں کتنی فیکٹریاں ہیں اور لیبر ڈیپارٹمنٹ نے کتنی ڈسپنسریاں، ہسپتال اور سکولز بنائے ہوئے ہیں؟ میرے شہر میں فرنیچر انڈسٹری بہت بڑی ہے جس کا انہوں نے جواب میں ذکر ہی نہیں کیا۔ کیا حکومت ارادہ رکھتی ہے کہ ان مزدوروں کو بھی رجسٹرڈ کیا جائے جو فرنیچر انڈسٹری سے وابستہ ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! چنیوٹ کے حوالے سے ہم نے ایک سب ڈائریکٹوریٹ قائم کیا ہوا ہے اور ہمارا مزدوروں کو رجسٹرڈ کرنے کا بالکل ارادہ ہے۔ ہماری وہاں سب ڈائریکٹویٹ بنانے کی نیت یہی ہے کہ ہم وہاں سے زیادہ سے زیادہ انفارمیشن collect کر سکیں۔ جس کی طرف سید حسن مرتضیٰ نے نشاندہی کی ہے کہ ان کی وُڈ مارکیٹ کی رجسٹریشن نہیں ہوئی ہے تو ہم اس کی رجسٹریشن چیک کر لیتے ہیں اگر اس میں ذکر نہیں ہے تو ہم کر لیں گے۔ ہمارا ارادہ رجسٹرڈ کرنے کا ہے بلکہ ہم نے ہر فیکٹری کو رجسٹرڈ کرنا ہے۔

جناب سپیکر! کچھ فیکٹری ڈر کے مارے رجسٹرڈ نہیں ہوتیں، وہ خوف کھاتی ہیں کہ رجسٹرڈ کے بعد جرمانہ آئے گا لیکن ہم اس پر بھی ان سے negotiations کر رہے ہیں اور چیمبر سے بات چیت کر رہے ہیں۔ ہم سید حسن مرتضیٰ کا تحفظ دور کریں گے اور ان کا جواب in writing دیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! یہ کافی لمبا سوال تھا اور میں نہیں چاہتا کیونکہ ہاؤس کے پاس اتنا ٹائم بھی نہیں ہے۔ میرے ایک دو تحفظات ہیں اگر منسٹر صاحب اس کا کوئی حل کر سکتے ہیں تو پھر ان کا جواب آنے تک میرا سوال pending کر دیں۔ میرا ایک تحفظ لیبر کالونی کے حوالے سے تھا۔ ہمارے پاس جو انڈسٹریل لیبر لاکھوں میں ہے۔ یہاں آپ چار ڈسپنسریوں کے نام دیکھ لیں اور اگر جا کر ان کو وزٹ کیا جائے تو وہ دس، پندرہ، بیس آدمیوں کے فرضی نام ڈال کر اپنا رجسٹر update کرتے ہوں گے۔ وہاں ایک لیبر ہسپتال کی ضرورت ہے جو سوشل سیکیورٹی کے under ہو۔ وہاں پر کوئی ہسپتال ہے اور نہ کوئی لیبر کالونی ہے۔ حکومت اس پر کوئی پالیسی بنائے نہ کہ یہ کہے کہ وہ ڈرتے ہیں اور رجسٹرڈ نہیں ہوتے۔ ان کے خوف کو دور کرنے کے لئے حکومت ہے وہ ان کا خوف دور کرے، ان سے ڈائیلاگ کرے اور بیٹھ کر بات چیت کرے۔ حکومت ان لوگوں کا اندراج کرے اور ان کو رجسٹرڈ کرے۔ وہاں پر اتنی بڑی لیبر کو بے یار و مددگار چھوڑا گیا ہے اگر اس پر حکومت کی کوئی پالیسی ہے تو منسٹر صاحب ارشاد فرمادیں؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! میں اس کا ذکر کر چکا ہوں جب سید حسن مرتضیٰ ہاؤس میں نہیں تھے۔ ہمیں اس میں کیا رکاوٹ ہے اور ہم کس طریقے سے آگے کرنے جا رہے ہیں ابھی اس وقت بتانا مناسب نہیں ہے کیونکہ کچھ چیزیں pipeline میں ہیں۔ اگر وہ مکمل ہو جائیں گی تو پھر ہم ایک طریقہ لے کر آئیں گے لیکن ہمیں اس میں قانونی پیچیدگیاں بہت زیادہ ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے پہلے ذکر کیا تھا کہ قانون یہ کہتا ہے کہ مالک ڈیٹا فراہم کرے گا ہم اس employer پر dependent ہو جاتے ہیں پھر انسپکٹر جا کر اس کی verification کرتا ہے تو یہ ایک عمل ہے جس کے اندر دونوں ہی ملوث ہوتے ہیں۔ اگر کوئی یہ کہے کہ انسپکٹر ملوث ہوتا ہے تو یہ تقریباً غلط بات ہے۔ سات ہزار کے قریب لیبر زر جسٹرڈ ہے، ہر جگہ پر لیبر بہت کم رجسٹرڈ ہے

جب ہمیں محکمہ ملا تھا تو ٹوٹل رجسٹرڈ لیبرز ½9 لاکھ تھی اور ابھی 2 لاکھ کا اضافہ ہوا ہے جو کہ دو سالوں کے اندر بہت کم ہے یہ ہم تسلیم کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! ہم کوشش کر رہے ہیں کہ اپنے دور حکومت میں 2 ملین تک لے کر جائیں۔ کم سے کم ILO جو International Labour Organization ہے اس کی رپورٹ کے تحت 2018 میں ہمارے پنجاب کے اندر تین ملین لیبر رجسٹرڈ ہونی چاہئے تھی۔

جناب سپیکر! اس میں اداروں کی کمزوریاں ہیں ہم اس کو دور کر رہے ہیں کچھ قانون آئے بھی ہیں اور کچھ قانون آگے آئیں گے اور اس کی implementation بھی آسان ہو گی تو جو چنیوٹ کے حوالے سے بات ہے تو کمشنر صاحب بیٹھے ہیں آپ کی جو چنیوٹ کے حوالے کی recommendations ہیں وہ آپ خود یا کوئی فوکل پرسن کے ذریعے دیں ہم مسائل حل کریں گے۔ اگر اس کو pending بھی کریں گے، مزید اس پر جواب لینا چاہیں گے تب بھی ہم آپ کو دے دیں گے اور ہم کوشش کریں گے کہ آپ کو مطمئن کریں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں بڑا شکر گزار ہوں کہ یہ پہلا وزیر ہے جس نے کھڑے ہو کر مانا ہے کہ خامیاں ہیں اور ہم انہیں دور کریں گے۔

جناب سپیکر! میں ان کے اس خیر سگالی کے جذبے کی بڑی قدر کرتا ہوں، میں انہیں اپنی تجاویز بھی دوں گا اور ان سے توقع کرتا ہوں کہ یہ مسئلہ حل کریں گے۔

جناب سپیکر! یہ پہلا آدمی ہے جس نے یہ مانا ہے کہ کمی ہے ورنہ انہوں نے کہنا تھا کہ دس سال پہلاں کی کیتا جو ساڈے کولوں توقع رکھدے او۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ اگلا سوال چودھری اختر علی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! سوال نمبر 4060 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: پی پی-154 میں محکمہ محنت
کے اداروں کی تعداد و ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

*4060: **چودھری اختر علی:** کیاوزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی-154 لاہور کی کس کس فیکٹری، کارخانہ جات اور ہوٹل و دیگر اداروں سے محکمہ محنت رجسٹرڈ کارکنوں کی فلاح و بہبود کے لئے فنڈز وصول کرتا ہے ان کے نام اور ان سے ماہانہ کتنی رقم وصول کی جاتی ہے، تفصیل ادارہ وار علیحدہ علیحدہ دی جائے؟

(ب) اس حلقہ کے ان اداروں میں کتنے ملازمین کام کررہے ہیں ان کی تفصیل ادارہ وار بتائیں؟

(ج) کیا کسی لیبرانسپکٹر یا دیگر کسی اعلیٰ آفیسر نے ان اداروں کا سال 2019 میں وزٹ کیا ہے تو کن کن تاریخوں اور ماہ میں کیا ہے؟

(د) کیا ان اداروں نے جو معلومات ملازمین کے بارے میں فراہم کی ہیں وہ درست ہیں یا ان کے معائنہ کے دوران کم و بیش ملازمین کام کررہے ہیں، تفصیل ادارہ بتائیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) محکمہ محنت کے ذیلی ادارہ پنجاب سوشل سکیورٹی کے تحت پی پی-154 لاہور، سٹی آفس میں 437 یونٹس رجسٹرڈ ہیں اور ان سے -/6636479 روپے کنٹری بیوشن موصول ہوتا ہے۔ تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پی پی-154 لاہور سٹی آفس میں 437 یونٹس رجسٹرڈ ہیں اور ان میں 6247 ورکرز ہیں جن کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جن افسران نے ان 32 اداروں کا وزٹ جن تاریخوں میں کیا ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ان اداروں نے ملازمین کے بارے میں جو معلومات ادارہ ہذا کو فراہم کی، معائنہ کے دوران 13 اداروں کے ورکرز کی تعداد میں فرق پایا گیا، تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	ادارے کا نام	اولڈ ورکرز	موجودہ ورکرز
1-	زاہد اینڈ کمپنی	23	35
2-	کیرن بورڈ	32	34
3-	یوسف انجینئرنگ	25	29
4-	نیشنل پبلک بوائز ہائی سکول	2	10
5-	فیصل ہائی گلاس	12	16
6-	وقار عثمان آٹو	7	16
7-	آئی این ایچ موٹر	19	30
8-	چودھری سٹیل	1	5
9-	منیر سٹیل	1	6
10-	مدینہ الیکٹرانکس	7	15
11-	مدینہ آٹو	7	15
12-	میٹروشوز	7	8
13-	افتخار فاؤنڈری	5	8

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرا منسٹر صاحب سے ضمنی سوال ہے کہ یہ میرے حلقے کا سوال ہے اور میں نے پوچھا ہے کہ اس حلقے میں یہاں پر لیبر ڈیپارٹمنٹ کی کتنی فیکٹریاں، ہوٹل یا ادارے ہیں جن سے یہ فنڈز کی کنٹری بیوشن وصول کرتے ہیں تو انہوں نے بتایا اور محکمے نے جواب میں کہا کہ ہم 66 لاکھ 36 ہزار 479 روپے کنٹری بیوشن وصول کرتے ہیں۔ کیا منسٹر صاحب یہ بتا سکتے ہیں کہ یہ اتنی رقم monthly ہے یا year wise ہے؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! یہ year wise ہے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! اگر یہ year wise ہے تو اس کو monthly basis پر تقسیم کریں، انہوں نے جواب میں 437 یونٹ بتائے ہیں جبکہ منسٹر صاحب ینگ ہیں اور کافی اچھا بریف بھی کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر! بات وہی آجاتی ہے کہ میرے حلقے میں سٹیل فیکٹری کے 462 یونٹ ہیں اور میں ان کو visit کروا سکتا ہوں۔ یہاں پر سینکڑوں کی تعداد میں لیبر کام کرتی ہے اور ان میں سے جو انہوں نے لسٹ provide کی ہے اگر میں آپ کو پڑھ کر بتاؤں تو 8 یا 12، 13 لوگ ہیں زاہد اینڈ کمپنی کیرن بورڈ، نیشنل سکول، آئی ایم موٹر، عثمان موٹر اور دو سٹیل کے ادارے اس میں لکھے ہوئے ہیں بقایا کسی فیکٹری کا نام اس میں درج نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں اپنے فاضل دوست سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ ان کا کوئی چیک اینڈ بیلنس بنائیں۔ آپ کے جو لیبر ڈیپارٹمنٹ کے انسپکٹر ہیں یہ تمام لوگوں سے منتھلیاں وصول کرتے ہیں---

جناب چیئرمین: جی، پلیز! سوال کریں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! ان کے پاس ریکارڈ کوئی نہیں ہے۔ اس کے عوض مزدور کا کیا ہوتا ہے، ہم حلقوں کی نمائندگی کرتے ہیں ہمارے پاس مزدور آتے ہیں کہ ہمارا کچھ کریں۔

جناب چیئرمین: چودھری اختر علی! سوال کرلیجئے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ یہ سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ ان پیسوں اور اس رقم کے عوض مزدوروں کو کیا سہولت فراہم کرتا ہے؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! محکمہ صحت کی سہولت فراہم کرتا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! یہ جواب غلط ہے آپ بھی کسی علاقے پر غور کیا کریں اور آپ کسی علاقے کے ایم پی اے بھی ہیں۔

جناب سپیکر! یہ میں factually کہہ رہا ہوں کہ وہاں پر 400 سے اوپر فیکٹریاں ہیں۔ داروغہ والا، سفید پیر، شادی پورہ میں کس کس علاقے کا نام لوں۔

جناب سپیکر! آپ اس سوال کو pending کریں یا اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کریں جو اس کی انکوائری کرے کہ وہاں پر کتنی فیکٹریاں موجود ہیں۔ اگر اس میں محکمہ negligence کر رہا ہے تو محکمے کے افسروں کو اس بات کی سزا ملنی چاہئے۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوا۔

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، بقیہ سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

سرگودھا: پی پی۔72 میں پٹرول پمپس اور سی این جی سٹیشن کی رجسٹریشن اور انسپکشن سے متعلقہ تفصیلات

***2073: جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فیکٹریوں / دکانوں / اداروں / پٹرول پمپس اور سی این جی سٹیشن کی انسپکشن محکمہ کا اختیار ہے ان کی انسپکشن کے اغراض و مقاصد کیا ہوتے ہیں؟

(ب) حلقہ پی پی۔72 سرگودھا میں کتنے پٹرول پمپس اور سی این جی سٹیشن چل رہے ہیں؟

(ج) مذکورہ پٹرول پمپس اور سی این جی سٹیشن میں کون سے یکم جنوری 2018 سے آج تک دوران انسپکشن کس کس بے ضابطگی میں ملوث پائے گئے اور ان کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی، تفصیلات سے آگاہ کریں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) محکمہ لیبر وانسانی وسائل کے ماتحت انسپکٹرز فیکٹریوں، دکانوں، اداروں، پٹرول پمپس اور سی این جی سٹیشن کے معائنہ جات متفرق لیبر قوانین کے تحت سرانجام دیتے ہیں۔ اس حوالے سے مزید وضاحت یہ ہے کہ کارخانہ جات کی انسپکشن فیکٹریز ایکٹ 1934 کے تحت کی جاتی ہے جبکہ دکانوں، اداروں، پٹرول پمپس اور سی این جی سٹیشنز کے معائنہ جات بالعموم پنجاب شاپس اینڈ اسٹیبلشمنٹ آرڈیننس 1969 کے تحت کئے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ جبری مشقت بمطابق قانون بانڈڈ لیبر 1992 اور چائلڈ لیبر Punjab Restriction on Employment of Children Act, 2016 کے تحت چیک کی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں، قانون کم از کم اجرت مجریہ 1961 کے تحت حکومت کی طرف سے منظور کردہ کم از کم اجرت کی ادائیگی کو بھی یقینی بنایا جاتا ہے۔ دیگر لیبر قوانین کا اطلاق ملازمین کی تعداد کے حساب سے ہوتا ہے جن میں Industrial & Commercial Employment Standing Orders Ordinance, 1968 اور قوانین فیئر پرائس شاپس وکنٹین وغیرہ شامل ہیں۔ قوانین مذکورہ پر عملدرآمد نہ کرنے والے مالکان کے خلاف قانون کے مطابق چالان مجاز عدالتوں میں دائر کئے جاتے ہیں جہاں سے ان کو جرمانہ کیا جاتا ہے اور دیگر سزائیں بھی دی جاسکتی ہیں۔

(ب) حلقہ پی پی۔72 سرگودھا میں پچیس پٹرول پمپس اور چار سی این جی سٹیشن چل رہے ہیں۔

(ج) اس حوالے سے تفصیلی وضاحت اور محکمانہ کارروائی کا ریکارڈ جنوری 2018 سے جون 2019 تک درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام پٹرول پمپس / سی این جی سٹیشن	تاریخ انسپکشن	بے ضابطگی	تعداد چالان	جرمانہ / کیفیت
1-	موٹروے CNG ساؤتھ	5-04-2018	حاضری رجسٹر فارم IV، چھٹیوں کا رجسٹر فارم V، رجسٹریشن سرٹیفکیٹ فارم C انسپکشن بک فارم VI	04	2000/-

2۔	موٹروےCNG نارتھ	05-04-2018	ایضاً	04	2000/-
3۔	سیال پٹرولیم سروس میانی	15-05-2018	ایضاً	04	8000/-
4۔	جنجوعہ پٹرولیم سروس ملکوال روڈ	10-06-2018	ایضا	04	چالان زیر سماعت ہیں
5۔	بولا پٹرولیم سروس ملکوال روڈ	10-06-2018	ایضاً	04	ایضاً
6۔	سمبلانوالہ فلنگ سٹیشن سمبلانوالہ	10-08-2018	ایضاً	04	ایضاً
7۔	تاج پٹرولیم سروس رتوکالا	24-10-2018	ایضاً	04	ایضاً
8۔	بلوچ پٹرولیم ہاتھی ونڈ بھیرہ	15-01-2019	ایضاً	04	ایضاً
9۔	اعوان پٹرولیم سروس بھیرہ	01-01-2018	کم اجرت کلیم چھ ورکرز- 1406000/	04	زیر سماعت

ضلع گوجرانوالہ میں چائلڈ لیبر کے خاتمہ سے متعلق کئے گئے اقدامات کی تفصیلات

***1766: چودھری اشرف علی:** کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ لیبر کی عدم توجہی کی وجہ سے چائلڈ لیبر میں کمی کی بجائے اضافہ ہو رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گوجرانوالہ میں 30 ہزار سے زائد ننھی منی لڑکیاں گھروں، کوٹھیوں اور فلیٹوں میں قید کرکے انسانی حقوق و انصاف کی دھجیاں اڑاتے ہوئے جبری مشقت، بیگار اور مزدوری لی جارہی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ گوجرانوالہ میں کم سن لڑکیوں سے فیکٹریوں، کارخانوں، ورکشاپس اور ہوٹلوں پر نہایت ہی کم اجرت میں کام لیتے ہوئے چائلڈ لیبر قوانین کی کھلم کھلا خلاف ورزی کی جارہی ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو محکمہ نے چائلڈ لیبر کے خاتمہ کے لئے اب تک کیا اقدامات اُٹھائے ہیں، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ محکمہ لیبر کی عدم توجہی کی وجہ سے چائلڈ لیبر میں کمی کی بجائے اضافہ ہو رہا ہے۔ محکمہ لیبر کے افسران باقاعدگی سے اداروں کا معائنہ کرتے ہیں اور جہاں کہیں بھی چائلڈ لیبر پائی جاتی ہے مالکان کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ گھریلو ملازمین کے بنیادی حقوق کے استحصال کی روک تھام کے لئے حکومت پنجاب نے پنجاب گھریلو ورکرز کا ایکٹ 2019 حال ہی میں لاگو کیا ہے۔ اس سلسلہ میں محکمہ لیبر نے مالک اور گھریلو ملازمین کی رجسٹریشن کا کام شروع کر دیا ہے۔ اس سے پہلے گھریلو ملازمین کے بارے میں کوئی قانون نہ بنایا گیا تھا۔ مذکورہ قانون کے تحت ہر مالک گھریلو ملازمین کو ملازم رکھنے کے لئے شرائط و ضوابط ملازمت تحریری طور پر دے گا۔ گھریلو ملازم کو ہفتہ وار چھٹی، بیماری کی چھٹیاں، تہواری چھٹیاں، دوران زچگی چھٹیاں، سوشل سکیورٹی، پنشن، لیبر قوانین کے تحت اوقات کار اور کم از کم اجرت وغیرہ کی مراعات حاصل ہوں گی۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ جبری مشقت کی روک تھام کے لئے حکومت نے پہلے ہی جبری مشقت کے نظام کے (خاتمہ) کا ایکٹ 1992 نافذ کیا ہوا ہے جس کے تحت ضلعی ڈپٹی کمشنر کی زیر نگرانی ڈسٹرکٹ ویجیلینس کمیٹیاں کام کر رہی ہیں اور کمیٹی کی میٹنگ ہر ماہ ہوتی ہے جس میں جبری مشقت کے واقعات کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ ضلع گوجرانوالہ میں محکمہ کو یا کمیٹی کو کوئی ایسی شکایت موصول نہ ہوئی ہے کہ کسی گھر یا کوٹھی میں کسی کم عمر بچی کو قید کر کے اس سے جبری مشقت لی جا رہی ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ محکمہ محنت کے افسران پنجاب میں بچوں کی ملازمت کی ممانعت کے قانون مجریہ 2016 کے تحت اداروں کا باقاعدگی سے معائنہ کرتے ہیں اور جہاں کہیں کوئی بچہ کام کرتا ہوا پایا جائے یا مالک اسے کم تنخواہ ادا کر رہا ہو تو قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ کم از کم اجرت کے قانون کے نفاذ کے سلسلہ میں ماہ جنوری تا مئی 2019 کے دوران محکمہ لیبر کے افسران نے 12085 انسپکشن کیں، قانون کی خلاف ورزی کے مرتکب پائے گئے مالکان کے 414 چالان کئے اور عدالت نے مبلغ -/404,500 روپے جرمانہ عائد کیا۔

(د) محکمہ محنت کے افسران چائلڈ لیبر کے خاتمہ کے لئے پنجاب میں بچوں کی ملازمت کی ممانعت کے قانون مجریہ 2016 کے تحت اداروں کا باقاعدگی سے معائنہ کرتے ہیں اور جہاں کہیں کوئی بچہ کام کرتا ہوا پایا جائے تو مذکورہ بالا قانون کے مطابق کارروائی عمل

میں لائی جاتی ہے۔ محکمہ لیبر کے افسران نے ماہ جنوری تا مئی 2019 کے دوران 1255 انسپکشن کیں، دوران معائنہ 137 ممنوعہ عمر کے بچے کام کرتے ہوئے پائے گئے جس پر متعلقہ مالکان کے خلاف متعلقہ پولیس سٹیشن میں 118 ایف آئی آر درج کروائی گئیں۔

رحیم یار خان میں محکمہ لیبر کے زیر انتظام
ہسپتال وڈسپنسریوں کی تعداد اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*3448: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) رحیم یار خان میں محکمہ کے کتنے ہسپتال / ڈسپنسریاں کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان سے سال 19-2018 کے دوران کتنے کارکن مستفید ہوئے؟

(ج) ان ہسپتالوں میں کون کون سی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

(د) حکومت ان ہسپتالوں / ڈسپنسریوں میں کب تک خالی اسامیاں پر کرنے نیز دیگر مسنگ سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) رحیم یار خان میں محکمہ لیبر کے ذیلی ادارہ پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی کے زیر انتظام ایک سوشل سکیورٹی منی ہسپتال / میڈیکل سنٹر کام کر رہا ہے مزید برآں چھ سوشل سکیورٹی ڈسپنسریاں اور پانچ سوشل سکیورٹی ایمرجنسی سنٹر بھی کام کر رہے ہیں، تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ادارہ پنجاب سوشل سکیورٹی کے ہسپتال / ڈسپنسریوں سے سال 19-2018 کے دوران 68206 رجسٹرڈ کارکنان اور ان کے لواحقین مستفید ہوئے۔

(ج) رحیم یار خان میں محکمہ لیبر کے ذیلی ادارہ پنجاب سوشل سکیورٹی کے زیر انتظام منی ہسپتال / میڈیکل سنٹر اور ڈسپنسریوں میں خالی اسامیوں کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) متعلقہ خالی اسامیوں پر بھرتی کا عمل جاری ہے اور انشاء اللہ جلد مکمل کر لیا جائے گا۔

لاہور: حلقہ پی پی-172 میں
رجسٹرڈ فیکٹریوں اور کارخانوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*3587: **جناب محمد مرزا جاوید:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی-172 لاہور میں کتنی فیکٹریاں وکارخانے رجسٹرڈ ہیں؟

(ب) حلقہ پی پی-172 لاہور کی ان فیکٹریوں وکارخانوں سے کتنا ریونیو حاصل کیا جا رہا ہے؟

(ج) حلقہ پی پی-172 میں ورکروں کی تنخواہوں کے حوالے سے فیکٹریوں کو کیا احکامات کئے گئے ہیں؟

(د) حلقہ پی پی-172 لاہور کی فیکٹریوں اور کارخانوں میں کام کرنے والوں کو بروقت اور پوری تنخواہ کے حوالے سے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) حلقہ پی پی-172 لاہور میں محکمہ محنت کے ذیلی ادارہ پنجاب ایمپلائز سوشل سیکورٹی کے زیر انتظام 743 پرائیویٹ فیکٹریاں وکارخانے رجسٹرڈ ہیں۔

(ب) حلقہ پی پی-172 لاہور سے سوشل سیکورٹی کے ساتھ رجسٹرڈ فیکٹریوں وکارخانوں سے مبلغ 3,93,21,100 روپے ماہانہ سوشل سیکورٹی کنٹری بیوشن کی مد میں وصول کئے جا رہے ہیں۔

(ج) ان فیکٹریوں کے مزدوروں کی تنخواہ کے حوالے سے محکمہ لیبر ویلفیئر کے فیلڈ افسران اپنے علاقہ میں وزٹ کرتے ہیں اور خلاف ورزی کی صورت میں قانونی چارہ جوئی عمل میں لاتے ہیں۔ مزید مختلف اوقات میں کھلی کچہریوں کا انعقاد بھی کیا جاتا ہے نیز مزدور اپنی تنخواہ ودیگر معاملات کے لئے محکمہ کو تحریری درخواست شکایت درج کروا سکتا ہے جس پر قانون کے مطابق کارروائی کی جاتی ہے۔

(د) محکمہ لیبر ویلفیئر نے سال 2019 میں پی پی-172 لاہور کی فیکٹریوں میں کم از کم اجرت کے نوٹیفکیشن کے اطلاق کے لئے تمام کارخانوں / فیکٹریوں کو تحریری نوٹس جاری کئے ہوئے ہیں اور مزدوروں کی تحریری شکایات پر محکمہ نے کارروائی کرتے ہوئے مختلف فیکٹریوں سے -/34,82,528 روپے مزدوروں کو دلوائے اور پوری اجرت کی ادائیگی نہ کرنے والے اداروں کے خلاف 530 چالان متعلقہ عدالتوں میں جمع کروائے گئے جس میں اب تک عدالتوں نے پوری اجرت نہ دینے والے اداروں کو مبلغ -/180,000 روپے جرمانہ کیا ہے اور یہ عمل تاحال جاری ہے۔

نیسلے فیکٹری شیخوپورہ اور غنی گلاس فیکٹری
کے کارکنوں کی محکمہ محنت سے رجسٹریشن سے متعلقہ تفصیلات

***3649: سید حسن مرتضیٰ:** کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نیسلے فیکٹری شیخوپورہ (لاہور شیخوپورہ روڈ) اور غنی گلاس فیکٹری لاہور شیخوپورہ روڈ کے کتنے کارکن محکمہ محنت سے رجسٹرڈ ہیں؟

(ب) ان فیکٹریوں سے محکمہ سالانہ کتنی رقم ان کارکنوں کی فلاح و بہبود کے لئے وصول کرتا ہے؟

(ج) ان فیکٹریوں میں جو ملازمین کام کر رہے ہیں کیا وہ تمام محکمہ سے رجسٹرڈ کارکن ہیں؟

(د) اگر ان فیکٹریوں کے تمام ملازمین رجسٹرڈ کارکن نہ ہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) کیا محکمہ کے علم میں یہ بات ہے کہ ان فیکٹریوں میں سالہا سال سے ملازمین کام کر رہے ہیں مگر وہ ان فیکٹریوں کے مستقل اور محکمہ سے رجسٹرڈ کارکن نہ ہیں؟

(و) کیا محکمہ ان فیکٹریوں کا وزٹ کر کے عارضی ملازمین کو مستقل کروانے کا ارادہ رکھتا ہے جو کہ پانچ یا زیادہ سالوں سے ان فیکٹریوں میں کام کر رہے ہیں نہیں تو وجوہات بتائیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) نیسلے پاکستان لمیٹڈ فیکٹری شیخوپورہ روڈ لاہور میں 2538 کارکنان اور غنی گلاس فیکٹری لاہور شیخوپورہ روڈ لاہور میں 513 کارکنان اور غنی ویلیو گلاس فیکٹری لاہور شیخوپورہ روڈ لاہور میں 111 کارکنان محکمہ محنت کے ذیلی ادارہ پنجاب سوشل سکیورٹی کے ساتھ رجسٹرڈ ہیں۔

(ب) محکمہ محنت کا ذیلی ادارہ پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی ان فیکٹریوں سے سوشل سکیورٹی کنٹری بیوشن کی مد میں درج ذیل سالانہ رقوم وصول کر رہا ہے۔

نیسلے پاکستان لمیٹڈ:	**مبلغ-/2,65,50,828 روپے سالانہ**
غنی گلاس فیکٹری:	**مبلغ-/66,85,164 روپے سالانہ**
غنی ویلیو گلاس فیکٹری:	**مبلغ-/14,41,056 روپے سالانہ**

(ج) جی ہاں! ان فیکٹریوں میں کام کرنے والے تمام ملازمین محکمہ محنت کے ذیلی ادارہ پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی کے ساتھ رجسٹرڈ ہیں۔

(د) مذکورہ فیکٹریوں کے تمام مستقل اور غیر مستقل ملازمین سوشل سکیورٹی قانون کے تحت رجسٹرڈ ہیں اور محکمہ کی تمام تر سہولیات سے مستفید ہو رہے ہیں۔

(ہ) سوشل سکیورٹی قوانین کے تحت ان اداروں میں کام کرنے والے تمام ملازمین ادارہ پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی کے ساتھ رجسٹرڈ ہیں اور تمام تر طبی ومالی سہولیات سے مستفید ہو رہے ہیں۔

(و) تجارتی وصنعتی (سٹینڈنگ آرڈر 1968 کی دفعہ 2(g) کے مطابق عارضی ورکرز جو ایسے کام پر ملازم رکھا گیا ہو جس کا 9 ماہ سے زیادہ عرصہ جاری رہنے کا امکان نہ ہو جبکہ مستقل ورکر جس کو مستقل نوعیت کے کام پر ملازم رکھا گیا ہو اور وہ تین ماہ کا عرصہ ملازمت خوش اسلوبی سے مکمل کر چکا ہو، مستقل ورکر تصور کیا جائے گا لہذا مذکورہ بالا فیکٹریوں کے تمام ملازمین بشمول کنٹریکٹر ورکرز جن کی ملازمت کا عرصہ تین ماہ سے زائد ہے وہ مستقل ورکر ہیں۔

ضلع جھنگ یکم جنوری 2018 سے تاحال فوت ہو جانے والے مزدوروں کے پسماندگان کو ملنے والی مالی امداد سے متعلقہ تفصیلات

*** 4071: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کارخانہ یا فیکٹری کے مزدور کی دوران ڈیوٹی فوت ہونے کی صورت میں اس کے پسماندگان کو مالی امداد دی جاتی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو ضلع جھنگ میں یکم جنوری 2018 سے آج تک کتنے مزدوروں کو کتنی مالی امداد دی گئی، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے محکمہ محنت کے ذیلی ادارہ پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ، کارخانہ یا فیکٹری کے مزدور کی دوران ڈیوٹی فوت ہونے کی صورت میں اس کے پسماندگان کو -/500,000 روپے مالی امداد بطور ڈیتھ گرانٹ دیتا ہے جبکہ ادارہ سوشل سیکورٹی کارخانہ / فیکٹری کے مزدور کی دوران ڈیوٹی فوت ہونے کی صورت میں ورکر کی تنخواہ کے مساوی 100 فیصد سروائیور پنشن (SVP) مالی امداد ماہانہ دیتا ہے اور ورکر کی وفات کی صورت میں ورکر کی آخری وصول کردہ تنخواہ کے مساوی رقم کفن دفن کے لئے دی جاتی ہے۔

(ب) مذکورہ ضلع میں یکم جنوری 2018 سے آج تک مزدوروں کو دی جانے والی مالی امداد کی تفصیل درج ذیل ہے:

	تعداد مزدور	رقم (روپے)
ڈیتھ گرانٹ	39	1,95,00,000
کفن دفن	24	4,11,903
سروائیور پنشن (SVP) ہر ماہ	10	87,516

لاہور: محکمہ محنت کے زیر انتظام سکولز/کالجز کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

***4159: محترمہ راحیلہ نعیم:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں محکمہ محنت کے زیر انتظام کتنے سکول/کالج کس کس جگہ پر چل رہے ہیں علاقہ وار تفصیل بیان فرمائی جائے؟

(ب) ان سکولوں میں ٹیچرز کی کتنی اور کس کس سکیل کی پوسٹیں خالی ہیں؟

(ج) ان سکولوں میں کتنے طالب علم تعلیم حاصل کر رہے ہیں کلاس وار تفصیل بیان فرمائی جائے؟

(د) کیا ان سکولوں میں پک اینڈ ڈراپ کی سہولت موجود ہے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) لاہور میں محکمہ محنت کے زیر انتظام علاقہ وار چلنے والے سکول/کالج کی تفصیل درج ذیل یہ ہے:

1) ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (طلباء)، 18 کلومیٹر فیروزپور روڈ نشتر کالونی، لاہور

2) ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (طالبات) 18 کلومیٹر فیروزپور روڈ نشتر کالونی، لاہور

3) ورکرز ویلفیئر سکول (طلباء و طالبات) (پہلی شفٹ) 18 کلومیٹر فیروزپور روڈ نشتر کالونی، لاہور

4) ورکرز ویلفیئر سکول (طلباء و طالبات) (سیکنڈ شفٹ) 18 کلومیٹر فیروزپور روڈ نشتر کالونی، لاہور

5) ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (طلباء) ڈیفنس روڈ، لاہور

6) ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (طالبات) ڈیفنس روڈ، لاہور

(ب) ان سکولوں میں ٹیچرز کی سکیل وار خالی پوسٹوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	سکول	سکیل	خالی اسامیوں کی تعداد
1۔	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (طلباء)،	17	01
	18 کلومیٹر فیروزپور روڈ نشتر کالونی، لاہور	16	07

2۔	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول(طالبات)	17	01
	18 کلومیٹر فیروزپور روڈ نشتر کالونی،لاہور		
3۔	ورکرز ویلفیئر سکول(طلباء وطالبات)(پہلی شفٹ)	14	01
	18 کلومیٹر فیروزپور روڈ نشتر کالونی،لاہور		
4۔	ورکرز ویلفیئر سکول(طلباء وطالبات)(سیکنڈ شفٹ)		کوئی اسامی خالی نہ ہے
	18 کلومیٹر فیروزپور روڈ نشتر کالونی،لاہور		
5۔	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول(طلباء)ڈیفنس روڈ،لاہور	17	03
		16	08
6۔	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول(طالبات)	17	01
	ڈیفنس روڈ،لاہور	16	01

(ج) ان سکولوں میں تعلیم حاصل کرنے والے طالب علم کی کلاس وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) جی ہاں! ان سکولوں میں پک اینڈ ڈراپ کی سہولت موجود ہے۔

لاہور: سبزی و پھل منڈیوں میں چائلڈ لیبر کی روک تھام کے لئے سال 19-2018 میں حکومتی کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

***4232: محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر محنت و انسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) شہر لاہور کی سبزیوں و پھل منڈیوں میں چائلڈ لیبر کی روک تھام کے لئے محکمہ نے سال 19-2018 میں کیا کارروائی کی ہے؟

(ب) محکمہ نے ان سبزی و پھل منڈیوں میں کتنے دکانداروں کے خلاف FIR درج کیں؟

(ج) محکمہ نے ان سبزی و پھل منڈیوں میں کتنے دکانداروں کو کتنے جرمانے کئے ہیں، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) چائلڈ لیبر ایک معاشی و معاشرتی مسئلہ ہونے کی وجہ سے پاکستان جیسے ترقی پزیر ممالک میں کسی نہ کسی صورت میں بالعموم موجود رہتا ہے اور اس کی بنیادی وجوہات میں غربت، افلاس، ناخواندگی اور آبادی میں روز افزوں اضافہ شامل ہیں۔ جہاں تک سبزی و فروٹ

منڈیوں میں چائلڈ لیبر ہونے کا معاملہ ہے، اس حوالے سے یہ امر قابل ذکر ہے کہ عام طور پر یہاں موجود بچے اپنے کاروباری والدین کے ساتھ ان منڈیوں میں آجاتے ہیں جو ٹھیلوں اور دکانوں کے نزدیک دوران کاروبار کھیلتے نظر آتے ہیں لیکن یہ بچے کسی طور بھی چائلڈ لیبر نہیں کرتے۔ تاہم اگر مذکورہ بچوں میں سے کسی سے بھی چائلڈ لیبر لینے کا ثبوت یا خبر ہو تو متعلقہ لیبر انسپکٹرز فوری کارروائی عمل میں لاتے ہیں اور مجاز تھانے میں FIRs درج کروائی جاتی ہیں جس کے بعد مزید قانونی کارروائی متعلقہ تھانے کی طرف سے عمل میں لائی جاتی ہے۔ اس حوالے سے ضلع لاہور میں سال 19-2018 کے دوران کل 16 بچے سبزی و فروٹ منڈیوں میں چائلڈ لیبر کرتے ہوئے پائے گئے اور انجام کار متعلقہ تھانے میں 16 ایف آئی آرز درج کروائی گئیں۔

(ب) جیسا کہ مذکورہ جز (الف) کے جواب میں وضاحت کی جاچکی ہے، ضلع لاہور میں سال 19-2018 کے دوران درج کردہ ایف آئی آر کی کل تعداد 16 تھی۔

(ج) جز (الف) کے جواب میں وضاحت کی جاچکی ہے کہ محکمہ لیبر کے ماتحت انسپکٹران قانون بنام Punjab Restriction on Employment of Children Act, 2016 کے تحت صرف متعلقہ تھانوں میں FIRs درج کروانے کے ذمہ دار اور مجاز ہیں۔ مزید قانونی کارروائی متعلقہ پولیس سٹیشن عمل میں لاتا ہے۔

صوبہ میں چائلڈ لیبر انٹیگریٹڈ پراجیکٹ سے متعلقہ تفصیلات

*4262: **محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا چائلڈ لیبر انٹیگریٹڈ پراجیکٹ پروگرام چل رہا ہے آج تک کتنے بچے اس سے مستفید ہوئے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

صوبہ میں چائلڈ لیبر انٹیگریٹڈ پراجیکٹ سال 19-2018 تک کام کرتا رہا ہے۔ یہ پراجیکٹ پراونشل ڈویلپمنٹ ورکنگ پارٹی (PDWP) کی سفارشات پر جون 2019 میں بند کر دیا گیا ہے۔ اس سے 1,14,804 بچے مستفید ہوئے۔

گوجرانوالہ: کارخانہ فیکٹری کے مزدوروں کی دوران ڈیوٹی فوتیدگی کی صورت میں پسماندگان کو مالی امداد کی ادائیگی سے متعلقہ تفصیلات

*4288: **جناب امان اللہ وڑائچ**: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کارخانہ فیکٹری کے مزدور کی دوران ڈیوٹی فوت ہونے کی صورت میں اس کے پسماندگان کو مالی امداد دی جاتی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو ضلع گوجرانوالہ میں یکم جنوری 2019 سے آج تک کتنے مزدوروں کو کتنی مالی امداد دی گئی، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے محکمہ محنت کے ذیلی ادارہ پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ رکارخانہ یا فیکٹری کے مزدور کی دوران ڈیوٹی فوت ہونے کی صورت میں اس کے پسماندگان -/500,000روپے مالی امداد بطور ڈیتھ گرانٹ دیتا ہے۔ جبکہ ادارہ سوشل سکیورٹی کارخانہ / فیکٹری کے مزدور کی دوران ڈیوٹی فوت ہونے کی صورت میں ورکر کی تنخواہ کے مساوی 100فیصد سروائیور پنشن(SVP)مالی امداد ماہانہ دیتا ہے اور ورکر کی وفات کی صورت میں ورکر کی آخری وصول کردہ تنخواہ کے مساوی رقم کفن دفن کے لئے دی جاتی ہے۔

(ب) مذکورہ ضلع میں یکم جنوری 2019سے آج تک مزدوروں کو دی جانے والی مالی امداد کی تفصیل درج ذیل ہے:

	تعداد مزدور	رقم(روپے)
ڈیتھ گرانٹ	71	3,55,00,000/-
کفن دفن	70	12,39,600/-
سروائیور پنشن(SVP)ہرماہ	55	3,51,473/-

صوبہ میں رجسٹرڈ بھٹوں پر مزدوروں
کے لئے لیبر کالونی کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*4536: **محترمہ بشریٰ انجم بٹ:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں محکمہ نے بھٹوں پر کام کرنے والے مزدوروں کے بچوں کی تعلیم کے لئے کوئی سکول تعمیر کئے ہیں تو کہاں کہاں ان کی تعداد کیا ہے؟

(ب) صوبہ میں قائم بھٹوں پر کام کرنے والوں کے لئے کوئی لیبر کالونی تعمیر کی تھی تو کب، کہاں اوران کی تعداد کتنی ہے؟

(ج) حکومت بھٹہ مزدوروں اور ان کے بچوں کے لئے کوئی ٹھوس اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) محکمہ لیبر کے زیرانتظام ایک ترقیاتی منصوبہEBLIK-4Dبرائے تدارک چائلڈ لیبر جو کہ چار اضلاع گجرات، فیصل آباد، سرگودھا اور بہاولپور میں چلایا گیا جو کہ سال 2020 میں مکمل ہوا ہے جس کے تحت غیر رسمی تعلیمی سنٹرز بعض مخصوص بھٹہ جات کےclusters کے درمیان قائم کئے گئے جن میں تقریباً6000 بچوں کو تعلیم دی گئی اور انہیں رسمی سکولوں میں داخل کرایا گیالیکن وضاحت کی جاتی کہ یہ تمام تعلیمی سنٹرز غیر رسمی نوعیت کے تھے اور کسی طور بھی رسمی یا باقاعدہ سکول قرار نہیں دیئے جا سکتے۔

(ب) پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ نے صوبہ میں بھٹہ مزدوروں کے لئے خاص طور پر کوئی لیبر کالونی تعمیر نہ کی ہے البتہ محکمہ ہذا ان تمام صنعتی مزدوروں کی فلاح وبہبود کے لئے کام کرتا ہے جو PESSI یا EOBI سے رجسٹرڈ ہوں اور ان صنعتی اداروں میں کام کررہے ہوں۔پنجاب ورکرو یلفیئر بورڈان ورکرز کی فلاح وبہبود کے لئے ابھی تک تیس لیبر کالونیاں بناچکا ہے جن میں 26,474 پلاٹ 2,886 گھر اور 3,993 ملٹی سٹوری

فلیٹس ہیں۔ اس کے علاوہ پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ نے اس وقت ورکرز ویلفیئر کمپلیکس متصل سندر انڈسٹریل اسٹیٹ ڈسٹرکٹ قصور میں 2912 ملٹی سٹوری فلیٹس پر مشتمل ایک لیبر کالونی بنا رہا ہے۔ پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ حسب ضرورت مستقبل میں بھی ایسے مزید منصوبہ جات کا ارادہ رکھتا ہے۔

(ج) محکمہ لیبر ویلفیئر، حکومت پنجاب کے ماتحت فیلڈ سٹاف کا دائرہ کار صرف متعلقہ لیبر قوانین کے مؤثر اطلاق تک محدود ہے اور قانون شکنی کرنے والے بھٹہ مالکان کے خلاف متعلقہ تھانہ میںPunjab Prohibition of Child Labour at Brick Kilns Act, 2016 کے تحت شکایت درج کی جاتی ہے اور ان کے خلاف ایف آئی آر درج کی جاتی ہے اور جس پر مندرجہ ذیل جرمانے یا سزائیں دی جاسکتی ہیں:

1. جو بھی آجر کسی بچے سے کام لے گا یا اس کی اجازت دے گا تو اسے زیادہ سے زیادہ چھ ماہ اور کم سے کم سات دن قید کی سزا دی جاسکتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ زیادہ سے زیادہ پچاس ہزار روپے اور کم سے کم دس ہزار روپے جرمانہ کیا جاسکے گا۔
2. قانون مذکورہ کے تحت اگر کوئی آجر دوبارہ ایسے ہی جرم کا ارتکاب کرے گا تو اس کو کم از کم تین ماہ اور زیادہ سے زیادہ پانچ سال سزا ہو سکتی ہے۔

صوبہ میں رجسٹرڈ اور غیر رجسٹرڈ بھٹوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

***4537: محترمہ بشریٰ انجم بٹ:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں رجسٹرڈ اور غیر رجسٹرڈ بھٹوں کی تعداد کیا ہے؟

(ب) بھٹوں پر کام کرنے والے بچوں کی تعداد کیا ہے؟

(ج) کیا حکومت نے بھٹوں پر کام کرنے والے بچوں کا سروے کیا ہے تو کب اور ان بچوں کی تعلیم وتربیت کے لئے حکومت نے آج تک کیا کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ بھٹوں پر نابالغ بچیاں بھی کام کرتی ہیں تو حکومت نے ان کی تعلیم و تربیت کے لئے کون کون سے ٹھوس اقدامات اٹھائے ہیں، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) ڈائریکٹوریٹ جنرل لیبر ویلفیئر پنجاب کے پاس بھٹہ جات کی رجسٹریشن بمطابق قانون Factories Act,1934 عمل میں لائی جاتی ہے۔ مذکورہ اندراج کے تحت رجسٹرڈ بھٹہ جات کی تعداد 9794 ہے جبکہ 17 بھٹہ جات کی رجسٹریشن زیر عمل ہے۔

(ب) بھٹہ جات پر بچوں کے کام کرنے یا ان سے کام لینے کی سخت ممانعت ہے۔ لیبر ڈیپارٹمنٹ کے فیلڈ افسران کے دوران معائنہ 1631 بچے بھٹوں پر کام کرتے پائے جن کو فوری کام سے ہٹادیا گیا اور متعلقہ بھٹہ مالک کے خلاف کارروائی عمل میں لائی گئی۔

(ج) بھٹہ مزدوروں کے بچوں کے متعلق حکومت پنجاب نے اربن یونٹ سے پنجاب بھر میں سال 2016 میں ایک سروے کروایا گیا جس کے نتیجہ میں سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے تعاون سے 91,300 بچوں کو سکول میں داخل کرایا گیا اور ان کے والدین کو خدمت کارڈ کے ذریعے وظیفہ کی رقم دی گئی۔ تاہم فنڈز کی کمی کے باعث اپریل 2018 سے وظیفہ کی ادائیگی PSPA نہیں کررہی۔ محکمہ لیبر کے زیر انتظام ایک ترقیاتی منصوبہ EBLIK-4D برائے تدارک چائلڈ لیبر جو کہ چار اضلاع گجرات، فیصل آباد، سرگودھا اور بہاولپور میں چلایا گیا جو کہ سال 2020 میں مکمل ہوا ہے جس کے تحت غیر رسمی تعلیمی سنٹرز بھٹہ جات کے clusters کے درمیان قائم کئے گئے جن میں تقریباً 6000 بچوں کو تعلیم دی گئی اور انہیں رسمی سکولوں میں داخل کر دیا گیا۔

(د) اگر کوئی نابالغ بچی کسی بھی بھٹہ خشت پر کام کرتی نظر آئے تو محکمہ لیبر کا ماتحت فیلڈ سٹاف فوری قانونی کارروائی عمل میں لاتا ہے۔ تاہم بچیوں کی تعلیم و تربیت کے حوالے سے اقدامات جواب جز (ج) میں بتائے گئے وہ بچوں اور بچیوں دونوں سے متعلق ہیں۔

صوبہ میں بھٹہ مزدوروں پر ظلم وزیادتی
کی روک تھام کے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

***4715: محترمہ سبرینہ جاوید:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بھٹوں پر کام کرنے والے مزدور نسل در نسل بھٹوں پر کام کر رہے ہیں انہیں سود اور قرضوں کی ایسی زنجیروں میں جکڑا جاتا ہے جہاں سے ان کا نکلنا محال ہے؟

(ب) کیا حکومت اور بھٹہ مالکان کے درمیان کوئی ایسا معاہدہ ہے جس سے ان مزدوروں پر ہونے والے جبر کو روکا جاسکے اور انہیں سوشل سکیورٹی سے سہولتیں مل سکیں؟

(ج) کیا حکومت بھٹوں پر کام کرنے والے مزدوروں کے بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے کوئی اقدامات اٹھا رہی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) جہاں تک بھٹہ خشت مزدوروں کا تعلق ہے، روایتی طور پر یہ مزدور اپنی فنی استعداد اور پیشہ ورانہ قابلیت کی بنیاد پر بہتر روزگار کے حصول کی خاطر بمعہ فیملی ایک بھٹہ خشت سے دوسرے بھٹہ خشت پر ہجرت کرنے کے حوالے سے مشہور ہیں اس لئے نسل در نسل مخصوص بھٹوں پر کام کرنے کی بات درست نہیں نہ ہی محکمہ لیبر کے پاس اس حوالے سے کوئی قابل قبول شواہد موجود ہیں۔ تاہم عمومی نوعیت کا قرض جو کہ قانونی حدود میں ہو ہر کاروباری ادارے کی طرح بمطابق سیکشن 4(3) بھٹہ خشت پر بھی رائج ہے جس کی واپسی کا طریق کار وضاحت سے مذکورہ قانون کے سیکشن 4 کی ذیلی دفعات (4) اور (5) میں بیان کر دیا گیا ہے نیز ایڈوانس یا قرض یا پیشگی کی رقم کی حد بھی ایک قانون The Punjab Prohibition of Child Labour at Brick Kilns Act, 2016 کے سیکشن 3 کے تحت دیئے جانے والے contract of engagement کے ذریعے واضح کرنا ضروری قرار دیا جا چکا ہے۔ مزید یہ کہ Punjab Bonded Labour System (Abolition) Act, 1992 کے سیکشن 4 کی ذیلی شق (1) کے تحت ہر نوعیت کی جبری مشقت لینا جرم ہے نیز ہر شخص اپنی پسند کا کام کرنے کے حوالے سے مکمل طور پر آزاد و خود مختار ہے اور مذکورہ آزادی پر کسی بھی قسم کی قدغن عائد کرنا بھی قابل سزا جرم ہے۔ اسی طرح قانون مذکورہ کے سیکشن 4 کی ذیلی شق (2) کی رو سے کسی بھی طرح کا ایڈوانس یا قرض جو کہ نظام جبری

مشقت یا بانڈڈ لیبر سسٹم کی ترویج کا پیش خیمہ ثابت ہو سکے بھی قانونی طور پر جرم تصور ہو گا۔ مزید بر آں مذکورہ قانون کے سیکشن II کے تحت یہ بھی واضح کر دیا گیا ہے کہ جو مالک ادارہ بھی ایسے کسی جرم کا مرتکب پایا جائے گا اسے مجاز عدالت کم از کم دو سال یا زیادہ سے زیادہ پانچ سال قید کی سزا دے سکتی ہے یا ایسے شخص کو کم از کم پچاس ہزار روپے جرمانہ کیا جا سکتا ہے لیکن جرمانے کی بالائی حد دو لاکھ روپے تک ہو سکتی ہے یا دونوں سزائیں بیک وقت بھی دی جا سکتی ہیں۔ اس تناظر میں یہ حقیقت عیاں ہو جاتی ہے کہ پنجاب حکومت نے نہ صرف جبری مشقت کی ہر شکل کا مؤثر تدارک کرنے کے لئے جامع قانون سازی کی ہوئی ہے بلکہ جبری مشقت کے فروغ کے لئے دیئے اور لئے جانے والے ایڈوانس یا قرض کو بھی قابل سزا جرم قرار دیا ہوا ہے۔

(ب) جیسا کہ جز (الف) کے جواب میں وضاحت کی جا چکی ہے کہ ایک قانون The Punjab Prohibition of Child Labour at Brick Kilns Act, 2016 پنجاب اسمبلی سے سال 2016 کے دوران منظور ہو چکا ہے جس کے سیکشن 3 کے تحت ہر بھٹہ خشت مالک اپنے ملازمین کو ایک contract of engagement دینے کا پابند ہے جس کے ذریعے شرائط ملازمت بشمول تنخواہ، رقم پیشگی اور اس کی ادائیگی کا شیڈول وغیرہ طے کرنا لازمی قرار دیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں بانڈڈ لیبر کے خاتمہ کا قانون بھی موجود ہے جس کی وضاحت کی جا چکی ہے اور اس قانون کے تحت محکمہ لیبر و ضلعی انتظامیہ کے انسپکٹران باقاعدگی سے بھٹوں کا معائنہ کرتے ہیں اور کسی بھی قانونی خلاف ورزی کے صورت میں قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ تاہم ادارہ سوشل سکیورٹی بھٹہ مزدور کو رجسٹر کرنے کے لئے تمام تر کوشش بروئے کار لا رہا ہے اور تمام ڈائریکٹرز پنجاب سوشل سکیورٹی کو وقتاً فوقتاً ہدایات جاری کی جاتی ہیں کہ تمام بھٹوں کو رجسٹر کیا جائے۔ اس سلسلہ میں ڈسٹرکٹ ویجیلنس کمیٹی کے اجلاس باقاعدگی سے ہو رہے ہیں۔ حال ہی میں عزت مآب لاہور ہائی کورٹ بہاولپور بنچ نے بھی اس پر آرڈر پاس کیا ہے کہ صوبہ میں موجود تمام بھٹہ جات رجسٹر کئے جائیں سوشل سکیورٹی آرڈیننس (13) کے تحت ادارہ اور ورکر کو رجسٹر کیا جاتا ہے اس کے بعد سوشل

سکیورٹی کی ریگولیشن 1967 کے تحت آجر اپنے کارکنان کے کوائف ادارہ سوشل سکیورٹی کو دینے کا مجاز ہے جبکہ ادارہ سوشل سکیورٹی 9,960 بھٹہ کارکنان کے سوشل سکیورٹی کارڈ (R-5) جاری کر چکا ہے اور ان کو مندجہ ذیل سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔

1. تحفظ یافتہ کارکنان اور ان کے لواحقین کو میڈیکل (ان ڈور / آؤٹ ڈور) کی سہولیات۔
2. بیماری کی صورت میں مالی امداد
3. ایمپلائمنٹ انجری بینیفٹ
4. دورانِ زچگی بینیفٹ
5. ڈیتھ گرانٹ
6. پارشل ڈس ایبلمنٹ بینیفٹ
7. ڈس ایبلمنٹ بینیفٹ
8. ڈس ایبلمنٹ گریجوئٹی
9. سروائیور پنشن
10. عدت بینیفٹ

(ج) مزید یہ کہ محکمہ لیبر کے زیر انتظام ایک ترقیاتی منصوبہ EBLIK-4D برائے تدارک چائلڈ لیبر جو کہ چار اضلاع گجرات، فیصل آباد، سرگودھا اور بہاولپور میں چلایا گیا جو کہ سال 2020 میں مکمل ہوا ہے جس کہ تحت 200 غیر رسمی تعلیمی سنٹرز بعض مخصوص بھٹہ جات کے clusters کے درمیان قائم کئے گئے جن میں تقریباً 6000 بچوں کو تعلیم دی گئی اور انہیں رسمی سکولوں میں داخل کرایا گیا لیکن وضاحت کی جاتی کہ یہ تمام تعلیمی سنٹرز غیر رسمی نوعیت کے تھے اور کسی طور بھی رسمی یا باقاعدہ سکول قرار نہیں دیئے جاسکتے۔ مزید یہ کہ 91300 بھٹہ مزدوروں کے بچوں کا اربن یونٹ کے ذریعہ سروے کے بعد نزدیکی سکولوں میں اندراج کروایا گیا اور 75 فیصد حاضری یقینی بنانے والے بچوں کو ماہوار مالی معاونت بحساب مبلغ -/1000 روپے بھی دینے کا سلسلہ شروع ہوا جو کہ بذریعہ خدمت اے ٹی ایم کارڈز انتہائی شفاف عمل کے ذریعے دیئے

جاتے رہے۔ تاہم فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے وظیفہ کا اجراء اپریل 2018 سے بندش کا شکار ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

رحیم یار خان: محکمہ محنت وانسانی وسائل

کے دفاتر، سکولز، ڈسپنسریاں اور ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

878: سید عثمان محمود: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ محنت وانسانی وسائل کے کتنے دفاتر، سکول اور ہسپتال وڈسپنسریاں ہیں؟

(ب) اس ضلع کے لئے سال 19-2018 اور 20-2019 میں کتنی رقم فراہم کی گئی ہے؟

(ج) اس ضلع میں محکمہ کن کن فیکٹریوں / کارخانوں / اداروں سے رجسٹرڈ کارکن کے لئے فنڈز وصول کرتا ہے؟

(د) اس ضلع میں رجسٹرڈ کارکنوں کی تعداد کتنی ہے؟

(ہ) اس ضلع میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں اور کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(و) اس ضلع میں محکمہ کن کن منصوبہ جات پر کام کر رہا ہے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف)

(i) ضلع رحیم یار خان میں ڈپٹی ڈائریکٹر ویلفیئر کا ایک دفتر موجود ہے۔

(ii) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ محنت کے تین سکول ہیں جن میں دو ہائی سکولز (بوائز اور گرلز) اور ایک پرائمری سکول (بوائز ایوننگ شفٹ)، لیبر کالونی، حسین آباد میں کام کر رہے ہیں۔

(iii) ادارہ پنجاب سوشل سکیورٹی کے زیر انتظام ایک دفتر، ایک ہسپتال اور چھ ڈسپنسریاں کام کام کر رہی ہیں

(ب) مذکورہ ضلع کے لئے سال 19-2018 اور 20-2019 میں فراہم کی گئی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	ادارے کا نام	19-2018 میں فراہم کی گئی رقم	20-2019 میں فراہم کی گئی رقم
1-	ڈسٹرکٹ آفس لیبر	7,028,000	8,000,000
2-	ادارہ پنجاب سوشل سیکورٹی	93,461,000	10,26,08,400
3-	ورکرز ویلفیئر سکولز (بوائز)	36174000	4,19,41,000
4-	ورکرز ویلفیئر سکولز بوائز (ایوننگ شفٹ)	86,08,000	16,861,000
5-	ورکرز ویلفیئر سکولز (گرلز)	36,702,000	47,773,000

(ج) مذکورہ ضلع میں محکمہ لیبر کے ذیلی ادارہ پنجاب سوشل سیکورٹی تمام انڈسٹریل اور کمرشل اداروں سے سوشل سیکورٹی کنٹری بیوشن وصول کرتا ہے۔ 450 فیکٹریاں 680 کارخانے جبکہ 830 دوسرے ادارے (ہوٹل، شاپس، بیکریز وغیرہ) ہیں جن کی مجموعی تعداد 1960 ہے۔

(د) مذکورہ ضلع میں محکمہ لیبر کے ذیلی ادارہ پنجاب سوشل سیکورٹی کے تحت رجسٹرڈ کارکنان کی کل تعداد 20422 ہے۔

(ہ) مذکورہ ضلع میں محکمہ محنت اور اس کی ذیلی اداروں میں کام کرنے والے ملازمین اور خالی اسامیوں کی تعداد درج ذیل ہے:

نمبر شمار	ادارے کا نام	کام کرنے والے ملازمین کی تعداد	خالی اسامیاں
1-	ڈسٹرکٹ آفس لیبر	08	08
2-	ادارہ پنجاب سوشل سیکورٹی	77	33
3-	ورکرز ویلفیئر سکولز (بوائز)	35	04
4-	ورکرز ویلفیئر سکولز (بوائز) ایوننگ شفٹ	18	05
5-	ورکرز ویلفیئر سکولز (گرلز)	37	04

(و) مذکورہ ضلع میں محکمہ ہذا کا کوئی منصوبہ زیر تکمیل نہ ہے۔

فیصل آباد محکمہ محنت کے زیر انتظام
ہائر سیکنڈری سکولز (بوائز و گرلز) کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

983: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر محنت و انسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ محنت و انسانی وسائل کے ضلع فیصل آباد کی حدود میں کتنے ہائر سیکنڈری سکولز (بوائز و گرلز) کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان سکولوں میں کتنی طالبات اور طالب علم زیر تعلیم ہیں سکول وار تفصیل بتائیں؟

(ج) ان سکولوں میں منظور شدہ اسامیاں ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ سٹاف کی علیحدہ علیحدہ عہدہ اور گریڈ وار بتائیں؟

(د) ان سکولوں کے انچارج کا عہدہ و گریڈ بتائیں نیز ان سکولوں میں کیا مستقل ہیڈ ماسٹر / ہیڈ مسٹریس تعینات ہیں؟

(ہ) ان سکولوں کے مالی سال 20-2019 کے اخراجات کی تفصیل سکول وار علیحدہ علیحدہ فراہم فرمائیں؟

(و) ان سکولوں میں کون کون سی سہولیات ناکافی ہیں حکومت / محکمہ کب تک یہ فراہم کر دے گا؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) ضلع فیصل آباد کی حدود میں ہائر سیکنڈری سکولز (بوائز اینڈ گرلز) کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (بوائز)، جوہر لیبر کالونی، ملت روڈ، فیصل آباد۔
2. ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (گرلز)، جوہر لیبر کالونی، ملت روڈ، فیصل آباد۔

(ب) ان سکولوں میں زیرِ تعلیم طالبات اور طالب علم کی سکول وار تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام سکول	(تعداد) طالبات اور طالب علم
1۔	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (بوائز)، جوہر لیبر کالونی، ملت روڈ، فیصل آباد	1142
2۔	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (گرلز)، جوہر لیبر کالونی، ملت روڈ، فیصل آباد	1727

(ج) ان سکولوں میں منظور شدہ اسامیاں ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ سٹاف کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ان سکولوں کے انچارج کا عہدہ / گریڈ کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام سکول	عہدہ	گریڈ
1۔	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (بوائز)، جوہر لیبر کالونی، ملت روڈ، فیصل آباد۔	پرنسپل	18
2۔	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (گرلز)، جوہر لیبر کالونی، ملت روڈ، فیصل آباد۔	پرنسپل	18

نوٹ: ان سکولوں میں ہیڈ ماسٹر / ہیڈ مسٹریس کی تعیناتی مستقل بنیاد پر ہے۔

(ہ)

نمبر شمار	نام سکول	(اخراجات) ماہ فروری تک
1۔	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (بوائز)، جوہر لیبر کالونی، ملت روڈ، فیصل آباد۔	81,320,074/-
2۔	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (گرلز)، جوہر لیبر کالونی، ملت روڈ، فیصل آباد۔	56,882,282/-

(و) ان سکولوں میں تمام سہولیات موجود ہیں اور محکمہ ان سہولیات کو مزید بہتر بنانے کے لئے کوشاں ہے۔

صوبہ میں بھٹوں پر جبری مشقت سے
متعلقہ رولز اور دیگر بنیادی سہولیات کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

1003: محترمہ عائشہ اقبال: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب میں بھٹوں پر بچوں سے جبری مشقت کو روکنے کے حوالے سے کیا اقدامات کئے گئے ہیں ایسے بچوں کی کفالت کی ذمہ داری کے حوالے سے حکومت نے کیا ممکنہ اقدامات کئے ہیں؟

(ب) پنجاب میں موجود

The Punjab Prohibition of Child Labour at Brick Kilns Act 2016, The Punjab Bonded Labour System (Abolition) Act 1992 & The Punjab Restriction on Employment of Children Act 2016

پر عملدرآمد کے لئے کیا اقدامات کئے گئے ہیں؟

(ج) بھٹہ مزدورں کے بچوں کی تعلیم کے حوالے سے بنایا گیا The Workers Children Education Oridinance 1972 پر اب تک کی حکومت کی کارکردگی رپورٹ پیش کی جائے؟

(د) بھٹے پر Clean Water and Sanitation Sunstainable Development Goal No.6 کے حوالے سے بنیادی سہولیات فراہم کرنے کے لئے حکومت نے کیا اقدامات کئے ہیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) صوبہ پنجاب میں بھٹوں پر بچوں سے ہر قسم کی لیبر لینا بمطابق قانون The Punjab Prohibition of Child Labour at Brick Kilns Act, 2016 قابل سزا جرم قرار دیا گیا ہے اور اس کی سخت ممانعت ہے۔ خلاف ورزی کرنے والے مالکان کے خلاف متعلقہ پولیس سٹیشن میں پرچہ درج کروایا جاتا ہے اور بھٹہ سیل کرنے کے ساتھ ساتھ گرفتاری بھی عمل میں لائی جا سکتی ہے۔ اس تناظر میں جہاں عمومی مشقت اطفال بھی سختی سے ممنوع قرار دی جا چکی ہے وہاں جبری مشقت اطفال بمطابق قانون Punjab Bonded Labour System(Abolition) Act, 1992 بہت قبیح اور ناقابل معافی جرم تصور کیا جاتا ہے جس کے تدارک کے لئے سخت ترین سزائیں موجود ہیں۔ کیس رپورٹ ہونے پر سخت تادیبی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ ایسے بچوں کی کفالت کی ذمہ داری پنجاب چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے دائرہ اختیار میں آتی ہے۔

(ب) The Punjab Prohibition of Child Labour at Brick Kilns Act 2016اور The Punjab Restriction on Employment of Children Act, 2016 کے تحت معائنہ جات کے لئے محکمہ لیبر کے افسران کے ساتھ ساتھ تمام ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر، اسسٹنٹ کمشنر،ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر اور تمام ڈپٹی سپر نٹنڈنٹ آف پولیس بھی انسپکٹر چائلڈ لیبر نوٹیفائیڈ کئے گئے ہیں اور مذکورہ انسپکٹر معائنہ کے دوران کسی آجر کو بچوں سے کام لیتا دیکھ لے تو اس کی ایف آئی آر متعلقہ پولیس سٹیشن میں دائر کراتا ہے جس کی سزا زیادہ سے زیادہ چھ ماہ قید اور کم سے کم سات دن قید ہے اور اس کے ساتھ ساتھ زیادہ سے زیادہ پچاس ہزار روپے اور کم سے کم دس ہزار روپے جرمانہ کیا جا سکے گا اور اگر کوئی آجر دوبارہ ایسے ہی جرم کا ارتکاب کرے گا تو اس کو کم از کم تین ماہ اور زیادہ سے زیادہ پانچ سال سزا ہو سکتی ہے۔جبری مشقت اطفال کا کوئی کیس پنجاب میں تاحال رپورٹ نہ ہوا ہے اور The Punjab Bonded Labour System(Abolition)Act, 1992 کے تحت کوئی جرمانہ بھی نہیں ہوا ہے جبکہ قانون The Punjab Restriction on Employment of Children Act, 2016 کا اطلاق بھی بھٹہ جات پر عمومی طور پر نہیں کیا جاتا چونکہ مذکورہ سیکٹر میں مشقت اطفال کو غیر قانونی قرار دینے کے لئے خصوصی قانون بنام The Punjab Prohibition of Child Labour at Brick Kilns Act, 2016 پہلے ہی سے موجود ہے۔اس تناظر میں محکمہ لیبر کے فیلڈ انسپکٹران کی کارکردگی بحوالہ Punjab Prohibition of Child Labour at Brick Kilns Act, 2016 بطور ضمیمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس ضمن میں بیان کیا جاتا ہے کہ Workers Children Education Cess Ordinance, 1972 بھٹہ مزدوروں کے لئے جاری نہیں کیا گیا بلکہ قانون کے مطابق ایسے تمام ورکرز جو کہ Punjab Industrial Act, 2010 کے تحت workmen کی کیٹیگری میں آتے ہیں اُن کے بچے ورکرز ویلفیئر سکولوں میں مفت

تعلیم، کتابیں، یونیفام اور ٹرانسپورٹ کی سہولیات کے اہل ہیں۔ اس وقت صوبہ بھر کے 65 سکولوں میں ورکرز کے تقریباً 45000 بچے زیرِ تعلیم ہیں۔

(د) قانون Factories Act, 1934 کے تحت صاف پانی کی فراہمی مالکان بھٹہ جات کی بنیادی ذمہ داری قرار دی جاچکی ہے۔ اسی طرح مناسب صفائی کا انتظام کرنا بھی بھٹہ مالکان کی ذمہ داری ہے اور خلاف ورزی کرنے والے بھٹہ مالکان کے خلاف چالان بھی مجاز عدالتوں سے بمطابق Factories Act, 1934 دائر کئے جاتے ہیں جہاں سے انہیں مذکورہ قانون کے سیکشن 60 کے تحت جرمانہ کیا جاتا ہے۔

ضلع جھنگ: محکمہ محنت کے زیر انتظام ہسپتال و ڈسپنسریوں کی تعداد اور میسر سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

1005: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع جھنگ میں محکمہ محنت کے زیر انتظام ہسپتال اور ڈسپنسریاں کہاں کہاں پر واقع ہیں وہاں پر مزدور طبقہ کو کیا کیا سہولیات دی جارہی ہیں؟

(ب) اگر ضلع جھنگ میں ڈسپنسریاں موجود نہیں ہیں تو کیا محکمہ بنانے کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) محکمہ محنت کے ذیلی ادارہ پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی کے تحت جھنگ شہر میں ایک سوشل سکیورٹی ہسپتال اور درج ذیل ڈسپنسریاں کام کر رہی ہیں۔ ادارہ سوشل سکیورٹی سے رجسٹرڈ کارکنان کو ہسپتال اور ڈسپنسریوں میں فراہم کردہ سہولیات کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

نمبر شمار	نام ڈسپنسری	پتا
1۔	سوشل سکیورٹی ڈسپنسری آشیانہ کاٹن ملز جھنگ	میسرز آشیانہ کاٹن ملز جھنگ
2۔	سوشل سکیورٹی ڈسپنسری کشمیر شوگر ملز شورکوٹ	میسرز کشمیر شوگر ملز شورکوٹ

3۔	سوشل سکیورٹی ڈسپنسری ہنزہ شوگر ملز جھنگ	میسرز ہنزہ شوگر ملز جھنگ
4۔	سوشل سکیورٹی ایمرجنسی سنٹر غازی عباس وولن ملز جھنگ	میسرز غازی عباس وولن ملز جھنگ
5۔	سوشل سکیورٹی ایمرجنسی سنٹر صوفی ٹیکسٹائل ملز جھنگ	میسرز صوفی ٹیکسٹائل ملز جھنگ
6۔	سوشل سکیورٹی ایمرجنسی سنٹر گلیکسی ٹیکسٹائل ملز جھنگ	میسرز گلیکسی ٹیکسٹائل ملز جھنگ
7۔	سوشل سکیورٹی ایمرجنسی سنٹر شکر گنج شوگر ملز جھنگ	میسرز شکر گنج شوگر ملز جھنگ
8۔	سوشل سکیورٹی ایمرجنسی سنٹر وقاص سپننگ ملز شورکوٹ	میسرز وقاص سپننگ ملز شورکوٹ
9۔	سوشل سکیورٹی ایمرجنسی سنٹر حق باہو شوگر ملز جھنگ	میسرز حق باہو شوگر ملز جھنگ

(ب) ضلع جھنگ میں درج بالا 9 ڈسپنسریاں کام کر رہی ہیں اور فی الحال محکمہ کا مزید ڈسپنسری بنانے کا کوئی ارادہ نہیں۔

بھٹوں پر کام کرنے والے کم عمر بچوں کو مفت کتابیں، یونیفارم وغیرہ کی عدم فراہمی اور بندش سے متعلقہ تفصیلات

1043: محترمہ بشریٰ انجم بٹ: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حکومت نے 37 ایکٹ 2016 کے سیکشن 5 کے تحت جن بھٹوں پر سولہ سال سے کم عمر بچے کام کر رہے ہیں ان کو بند کیوں نہیں کروایا جا رہا ہے؟

(ب) 2016 ایکٹ کے تحت جن سکولوں کے ساتھ اس وقت کی حکومت نے معاہدے کے لئے ان سکولوں کو فنڈ کیوں نہیں جاری کئے جا رہے ہیں؟

(ج) 2016 ایکٹ کے تحت بچوں کے والدین کو جو سہولیات دی جا رہی ہیں جن میں مفت کتابیں، سٹیشنری اور یونیفارم وغیرہ شامل ہے انہیں کس بنیاد اور اس قانون کے تحت روک دیا گیا؟

(د) اگر 2016 کا ایکٹ ریپیل نہیں کیا گیا تو اس قانون کی پاسداری کیوں نہیں کی جا رہی؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) بھٹوں پر کام کرنے والے بچوں کو مذکورہ قانون کے سیکشن 5 کے تحت فوری بازیاب کروایا جاتا ہے اور بھٹہ مالک کے خلاف سخت قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ اس حوالے سے فیلڈ سٹاف کی کارکردگی ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ لیبر نے ایک سالانہ ترقیاتی پروگرام پراجیکٹ Integreted شروع کیا تھا جس کے تحت تعلیمی خدمات دینے والے اداروں کے ساتھ بچوں کو سکولوں میں داخل کروانے اور ان کو تعلیم دینے کے معاہدے کئے گئے تھے۔ اس ترقیاتی پروگرام کو 30- جون 2019 کو ختم کر دیا گیا اور اس کے ساتھ ہی ان کو فنڈز دینے کے معاہدے بھی ختم ہو چکے ہیں۔

(ج) 2016 ایکٹ کے تحت ایسی سہولیات کی کوئی شق نہ ہے تاہم بھٹوں پر بچوں کی مشقت کے خاتمے اور ان کو مفت کتابیں، یونیفارم، سٹیشنری اور وظیفہ دینے کے بارے میں وزیراعلیٰ کی ہدایت پر خصوصی پروگرام شروع کیا گیا تھا۔ اس کام کی ذمہ داری SED سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ اور PSPA کو دی گئی تھی جس میں فنڈز / بجٹ اور حاضری 75 فیصد SED مہیا کرتا تھا اور PSPA وظیفہ مہیا کرتا تھا تاہم فنڈز اور حاضری کی عدم دستیابی کی وجہ سے پروگرام بند ہو چکا ہے۔

(د) مذکورہ قانون بنام The Punjab Prohibition of Child Labour at Brick Kilns Act, 2016 موجود ہے اور اس پر محکمہ لیبر کے فیلڈ انسپکٹران و افسران ہر ممکن عملدرآمد کو یقینی بنا رہے ہیں۔ اس حقیقت کا ثبوت ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ باہر سڑکاں تے برا حال اے، پانی بھریا پیا اے لاہور ڈب گیا اے، پانی لہہ نہ جاوے اس حکومت نوں آکھوں ڈب مرے۔ ایناں نوں اناں سوہنا لاہور ملیا سی۔ ایناں نے لوڑھ دیتا اے۔ (قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: جی، انشاءاللہ ٹھیک ہو جائے گا۔

تحاریک التوائے کار

جناب چیئرمین: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 434 جناب نورالامین وٹو کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 435 چودھری افتخار حسین چھچھر کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 436/20 محترمہ حنا پرویز کی ہے۔ جی، محترمہ! اسے پڑھیں۔

لاہور واسا کے عملہ کی ملی بھگت سے
لگائے گئے پانی کے 201 غیر قانونی کنکشنز کا انکشاف

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" کی اشاعت مورخہ 15۔ اگست 2020 کی خبر کے مطابق لاہور واسا کی 14 ڈویژنز میں پانی اور سیوریج کے 201 غیر قانونی کنکشنز ہونے کا انکشاف۔ تفصیلات کے مطابق لاہور واسا کی 14 ڈویژنز میں پانی اور سیوریج کے 201 غیر قانونی کنکشنز کا انکشاف ہوا ہے۔ واسا کے اعداد و شمار کے مطابق 14 لاکھ کمرشل و رہائشی املاک کو پانی اور سیوریج کی سہولت دی جا رہی ہے۔ مگر واسا 10 لاکھ صارفین سے بلز وصول کر رہا ہے جس سے سرکاری خزانے کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ غیر قانونی کنکشن کی نشاندہی کے لئے 14 سب ڈویژنز میں سروے کیا گیا جہاں 201 غیر قانونی کنکشنز استعمال کرنے کا انکشاف ہوا ہے۔ سرکاری خزانے کو دہائیوں سے نقصان پہنچایا جا رہا ہے۔ سروے کے مطابق واسا کا راوی ٹاؤن ڈائریکٹوریٹ غیر قانونی کنکشن مافیا کی سرپرستی کرنے میں سرفہرست ہے، فرخ آباد سب ڈویژنز میں 37، شاہدرہ 32، سٹی 3، حنیف پارک 7، ملک احسان پارک 6، داتا نگر سب ڈویژن، سنت پارک اور مہر دین روڈ 6،6، مصری شاہ سب ڈویژن، چاہ میراں، فیض باغ 2،2 کاہنہ اور انڈسٹریل ایریا سب ڈویژن 5،5 گرین ٹاؤن سب ڈویژن 37، فتح گڑھ سب ڈویژن 8، گلبرگ ٹاؤن 32، انارکلی سب ڈویژن 18، راوی روڈ سب ڈویژن میں چھ

کنکشن غیر قانونی ہونے کا انکشاف ہوا ہے۔ ان غیر قانونی کنکشنز میں عملہ بھی ملوث ہوتا ہے لیکن ابھی غیر قانونی کنکشن میں ملوث عملہ کے خلاف کارروائی نہیں کی گئی لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک التوائے کار کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، متعلقہ منسٹر۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اب اگلی تحریک التوائے کار چودھری محمد اقبال کی ہے۔ جی، چودھری محمد اقبال! اسے پڑھیں۔

گوجرانوالہ شہر میں یونیورسٹی بنانے کا مطالبہ

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ وطن عزیز کے تیسرے بڑے اور جی ڈی پی میں 5 فیصد حصہ والے شہر گوجرانوالہ کے 37 سرکاری 82 نجی کالجز سے سالانہ 78 ہزار کے قریب فارغ التحصیل طلباء یونیورسٹی کی سطح پر تعلیم حاصل کرنے کے متقاضی ہوتے ہیں جبکہ گوجرانوالہ میں صرف ایک سرکاری یونیورسٹی کے سب کیمپس میں کل تین ہزار دو سو طلباء کے تعلیم حاصل کرنے کی گنجائش موجود ہے جس وجہ سے ہزاروں کی تعداد میں طلباء تعلیم سے زیادہ اخراجات رہائش اور سفر پر دیگر اخراجات کر کے شہروں کی یونیورسٹیز میں تعلیم حاصل کرنے پر مجبور ہیں نیز ملک عظیم کی خدمت کے لئے گوجرانوالہ نے لاکھوں ڈاکٹرز، انجینئرز، بیوروکریٹس الغرض ہر شعبہ میں خدمات انجام دینے والے سپوت پیدا کئے ہیں اس شہر کے نوجوانوں کو ملک کے مستقبل کی تعمیر و ترقی کے سفر کا ہم رکاب بنانے کے لئے یونیورسٹی کے قیام کا فرض ادا کرنا ناگزیر ہے لہٰذا یہ ایوان تقاضا کرتا ہے کہ حکومت فوری طور پر گوجرانوالہ شہر میں یونیورسٹی بنائی جائے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک التوائے کار کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، متعلقہ منسٹر!۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 20/435 چودھری افتخار حسین چھچھر کی ہے۔ جی، چودھری افتخار حسین چھچھر!

چوبرجی گارڈن اسٹیٹ لاہور کی سٹریٹ لائٹس کی مرمت و دیکھ بھال

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ چوبرجی گارڈن اسٹیٹ کالونی ملتان روڈ لاہور جو کہ سرکاری ملازمین کی رہائشی کالونی ہے اور اس کالونی کی مرمت اور دیکھ بھال کے لئے ہر ماہ تنخواہوں سے کٹوتی بھی کی جاتی ہے لیکن اب اس کالونی کی حالت تباہ کن ہے گلیوں میں رات کو اندھیرا رہتا ہے اور رہائشیوں کے بار بار شکایت کے باوجود سٹریٹ لائٹس مرمت نہیں کروائی گئی ہیں اور فنڈز نہ ہونے کا بہانہ بنایا جاتا ہے متعدد بار چوری اور ڈکیتیوں کی وارداتیں ہو چکیں ہیں لیکن سب انجینئرز اور ایس ڈی او کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتیں پونچھ ہاؤس، سٹاف کالونی اور چوبرجی کواٹرز میں تین سیٹوں پر صرف ایک ہی سب انجینئر تعینات ہے جب بھی زرا بھی بارش ہوتی ہے تو گلیوں میں کئی دن تک بارش کا پانی جمع رہتا ہے اور ہر وقت تعفن پھیلا رہتا ہے اور مچھروں کی افزائش ہو رہی ہے آج کل ڈینگی لاروا پیدا ہونے کے خطرات بھی بڑھ چکے ہیں۔

جناب سپیکر! اس وقت کالونی کا کوئی پُرسان حال نہیں ہے اس حوالے سے الاٹیوں میں بڑی تشویش اور غم و غصہ پایا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون! آپ جواب دیں گے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو pending کر دیں۔

جناب چیئرمین: جی، اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

پارلیمانی سیکرٹری برائے وزیر اطلاعات و ثقافت(جناب محمد ندیم قریشی):جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین:جی، فرمائیں!

پنجاب اسمبلی کی مسجد کی تکمیل تک
چیف انجینئر جناب خالد محمود کی مدت ملازمت میں توسیع کا مطالبہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے وزیر اطلاعات و ثقافت(جناب محمد ندیم قریشی):جناب سپیکر! شکریہ۔ آج کا دن بہت مبارک ہے آج اسمبلی کی نئی مسجد کا افتتاح ہونے جا رہا ہے۔ جس کا سنگ بنیاد جناب پرویز الٰہی نے بطور وزیر اعلیٰ کیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے بڑی مہربانی کی کہ انہی کے بطور سپیکر اب آج اس کا افتتاح ہو گا ہم سب لوگ اس مسجد میں جمعہ پڑھیں گے اس مسجد کی تعمیر میں جہاں جناب پرویز الٰہی کا بہت کردار رہے وہیں ہم چیف انجینئر محکمہ مواصلات و تعمیرات جناب خالد محمود کو بھی خراج تحسین پیش کرتے ہیں کہ جنہوں نے دن رات اس نگرانی کر کے پایہ تکمیل تک پہنچایا۔

جناب چیئرمین! نئی اسمبلی کی بلڈنگ کی تعمیر بھی آخری مراحل میں ہے اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ جناب خالد محمود ریٹائر ہونے جا رہے ہیں میری آپ کی وساطت سے اس پورے ہاؤس کی طرف سے محکمہ مواصلات و تعمیرات سے استدعا ہے کہ چیف انجینئر کی مدت ملازمت میں اسمبلی بلڈنگ کی تکمیل تک اگر اُن کو اجازت دے دی جائے تو یہ اسمبلی کی نئی بلڈنگ بروقت تکمیل تک پہنچے گی یہ میری عرض ہے۔

جناب چیئرمین:جی، یہ اچھی تجویز ہے اس کو محکمہ مواصلات و تعمیرات کو بھجوا دیا جائے۔جی، انشاءاللہ آج اس مسجد میں جمعہ اکٹھے پڑھیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب ساجد احمد خان):جناب سپیکر!میں قرار داد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، جناب ساجد احمد خان پارلیمانی سیکرٹری سکولز ایجوکیشن ایک قرار داد پیش کرنے کے لئے رولز کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب ساجد احمد خان): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ضلع منڈی بہاؤالدین میں حالیہ طوفانی بارشوں کی وجہ سے ہونے والے نقصانات کے حوالے سے ایک قرار داد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب چیئرمین: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ضلع منڈی بہاؤالدین میں حالیہ طوفانی بارشوں کی وجہ سے ہونے والے نقصانات کے حوالے سے ایک قرار داد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

اب سوال یہ ہے کہ رولز کی معطلی کی تحریک پیش کی گئی ہے:۔

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ضلع منڈی بہاؤالدین میں حالیہ طوفانی بارشوں کی وجہ سے ہونے والے نقصانات کے حوالے سے ایک قرار داد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قرارداد

جناب چیئرمین: جی، محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

پی پی-67 میں حالیہ طوفانی بارشوں سے نالہ اوور فلو ہونے کی وجہ سے تین یونین کونسلوں کو آفت زدہ قرار دینے کا مطالبہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب ساجد احمد خان): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"میرے حلقہ پی پی-67 منڈی بہاؤالدین میں سیم نالہ موجود ہے جس کی کافی عرصہ سے صفائی نہیں ہوئی اور حالیہ طوفانی بارشوں کی وجہ سے وہ نالہ اتنا زیادہ overflow ہوا ہے جس سے یونین کونسل میانہ گوندل، یونین کونسل ویلج سندا اور یونین کونسل گڑھ قائم میں لوگوں کی بہت بڑی تعداد میں گھر تباہ ہوئے ہیں اور ان تینوں یونین کونسلز میں فصلیں مکمل طور پر تباہ ہو گئی ہیں جس سے لوگوں کا بہت زیادہ مالی نقصان ہوا ہے۔ اب ان کے پاس اتنی بھی سکت نہیں ہے کہ وہ اپنے مکان مرمت کر سکیں یا فصلیں کاشت کر سکیں لہٰذا پنجاب کا یہ منتخب ایوان حکومت سے اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ فوری طور پر اس سیم نالے کی صفائی کے احکامات جاری کئے جائیں نیز درجہ بالا تینوں یونین کونسلز کو آفت زدہ قرار دے کر مکمل سروے کیا جائے اور جن لوگوں کے گھر تباہ ہوئے ہیں ان کو مالی امداد دی جائے تاکہ وہ اپنے گھروں کی تعمیر و مرمت کر سکیں۔

یہ ایوان حکومت سے یہ بھی مطالبہ کرتا ہے کہ وہاں کے زمینداروں کا مالیہ اور زرعی قرضے معاف کئے جائیں اور انہیں مالی امداد بھی دی جائے تاکہ وہ نئی فصلیں کاشت کرنے کے قابل ہو سکیں۔"

جناب چیئرمین: جی یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"میرے حلقے پی پی-67 منڈی بہاؤالدین میں سیم نالہ موجود ہے جس کی کافی عرصہ سے صفائی نہیں ہوئی اور حالیہ طوفانی بارشوں کی وجہ سے وہ نالہ اتنا زیادہ overflow ہوا ہے جس سے یونین کونسل میانہ گوندل، یونین کونسل ویلج سندا اور یونین کونسل گڑھ قائم میں لوگوں کی بہت بڑی تعداد میں گھر تباہ ہوئے ہیں اور ان تینوں یونین کونسلز میں فصلیں مکمل طور پر تباہ ہوگئی ہیں جس سے لوگوں کا بہت زیادہ مالی نقصان ہوا ہے۔ اب ان کے پاس اتنی بھی سکت نہیں ہے کہ وہ اپنے مکان مرمت کر سکیں یا فصلیں کاشت کر سکیں لہٰذا پنجاب کا یہ منتخب ایوان حکومت سے اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ فوری طور پر اس سیم نالے کی صفائی کے احکامات جاری کئے جائیں نیز درجہ بالا تینوں یونین کونسلز کو آفت زدہ قرار دے کر مکمل سروے کیا جائے اور جن لوگوں کے گھر تباہ ہوئے ہیں ان کو مالی امداد دی جائے تاکہ وہ اپنے گھروں کی تعمیر و مرمت کر سکیں۔

یہ ایوان حکومت سے یہ بھی مطالبہ کرتا ہے کہ وہاں کے زمینداروں کا مالیہ اور زرعی قرضے معاف کئے جائیں اور انہیں مالی امداد بھی دی جائے تاکہ وہ نئی فصلیں کاشت کرنے کے قابل ہو سکیں۔"

جی یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ اور اب سوال یہ ہے کہ:

"میرے حلقے پی پی-67 منڈی بہاؤالدین میں سیم نالہ موجود ہے جس کی کافی عرصہ سے صفائی نہیں ہوئی اور حالیہ طوفانی بارشوں کی وجہ سے وہ نالہ اتنا زیادہ overflow ہوا ہے جس سے یونین کونسل میانہ گوندل، یونین کونسل ویلج سندا اور یونین کونسل گڑھ قائم میں لوگوں کی بہت بڑی تعداد میں گھر تباہ ہوئے ہیں اور ان تینوں یونین کونسلز میں فصلیں مکمل طور پر تباہ ہوگئی ہیں جس سے لوگوں کا بہت زیادہ مالی نقصان ہوا ہے۔ اب ان کے پاس اتنی بھی سکت نہیں ہے کہ وہ اپنے مکان مرمت کر سکیں یا فصلیں کاشت کر

سکیں لہٰذا پنجاب کا یہ منتخب ایوان حکومت سے اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ فوری طور پر اس سیم نالے کی صفائی کے احکامات جاری کئے جائیں نیز درجہ بالا تینوں یونین کونسلز کو آفت زدہ قرار دے کر مکمل سروے کیا جائے اور جن لوگوں کے گھر تباہ ہوئے ہیں ان کو مالی امداد دی جائے تا کہ وہ اپنے گھروں کی تعمیر و مرمت کر سکیں۔

یہ ایوان حکومت سے یہ بھی مطالبہ کرتا ہے کہ وہاں کے زمینداروں کا مالیہ اور زرعی قرضے معاف کئے جائیں اور انہیں مالی امداد بھی دی جائے تا کہ وہ نئی فصلیں کاشت کرنے کے قابل ہو سکیں۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

MR CHAIRMAN: The House is adjourned to meet on the Monday 7th September 2020 at 2:00 pm.

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2020

سوموار، 7- ستمبر 2020

(یوم الاثنین، 18- محرم الحرام 1442ھ)

سترہویں اسمبلی: چوبیسواں اجلاس

جلد 24 : شمارہ 4

245

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 7- ستمبر 2020

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ آبپاشی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

عام بحث

امن وامان پر عام بحث

ایک وزیر امن وامان پر عام بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

247

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا چوبیسواں اجلاس

سوموار، 7- ستمبر 2020

(یوم الاثنین، 18- محرم الحرام 1442ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 38 منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار دوست محمد مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o

یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ
لَسۡتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَیۡتُنَّ فَلَا تَخۡضَعۡنَ
بِالۡقَوۡلِ فَیَطۡمَعَ الَّذِیۡ فِیۡ قَلۡبِہٖ مَرَضٌ وَّقُلۡنَ قَوۡلًا مَّعۡرُوۡفًا ﴿۳۲﴾
وَقَرۡنَ فِیۡ بُیُوۡتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجۡنَ تَبَرُّجَ الۡجَاہِلِیَّۃِ الۡاُوۡلٰی وَاَقِمۡنَ
الصَّلٰوۃَ وَاٰتِیۡنَ الزَّکٰوۃَ وَاَطِعۡنَ اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ ؕ اِنَّمَا یُرِیۡدُ اللّٰہُ
لِیُذۡہِبَ عَنۡکُمُ الرِّجۡسَ اَہۡلَ الۡبَیۡتِ وَیُطَہِّرَکُمۡ تَطۡہِیۡرًا ﴿ۚ۳۳﴾
وَاذۡکُرۡنَ مَا یُتۡلٰی فِیۡ بُیُوۡتِکُنَّ مِنۡ اٰیٰتِ اللّٰہِ وَالۡحِکۡمَۃِ ؕ
اِنَّ اللّٰہَ کَانَ لَطِیۡفًا خَبِیۡرًا ﴿٪۳۴﴾

سُورَۃُ الاَحزَاب آیات 32 تا 34

اے نبی کی بیبیو تم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو۔ اگر اللہ سے ڈرو تو بات میں ایسی نرمی نہ کرو کہ دل کا روگی کچھ لالچ کرے۔ ہاں اچھی بات کہو (32) اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر ناپاکی دُور فرما دے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کر

دے(33) اور یاد کرو جو تمہارے گھروں میں پڑھی جاتی ہیں اللہ کی آیتیں اور حکمت بے شک اللہ ہر باریکی جانتا خبردار ہے(34)

وماعلینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

حضور ﷺ میری تو ساری بہار آپ سے ہے
میں بے قرار تھا میرا قرار آپ سے ہے
کہاں وہ ارض مدینہ کہاں میری ہستی
یہ حاضری کا سبب بار بار آپ سے ہے
سیاہ کار ہوں آقا بڑی ندامت ہے
قسم خدا کی میرا وقار آپ سے ہے
محبتوں کا صلہ ایسے کون دیتا ہے
سنہری جالیوں میں یار غار آپ سے ہے

سوالات

(محکمہ آبپاشی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ آبپاشی سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب ممتاز علی کا ہے، سوال نمبر بولیں۔

جناب ممتاز علی: جناب سپیکر! سوال نمبر 1825 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

جنوبی پنجاب میں پانی ذخیرہ کرنے اور سمال ڈیم بنانے سے متعلقہ تفصیلات

***1825: جناب ممتاز علی:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جنوبی پنجاب میں پانی ذخیرہ کرنے کے کون سے ڈیم ہیں؟

(ب) پانی کے ذخائر بڑھانے اور نئے سمال ڈیم بنانے کے لئے حکومت جنوبی پنجاب میں کون کون سے اقدامات اُٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) سمال ڈیم آرگنائزیشن اس وقت کون سے سمال ڈیم تعمیر کر رہی ہے، تفصیلات سے آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند):

(الف) جنوبی پنجاب میں پانی ذخیرہ کرنے کے لئے کوئی ڈیم نہ ہے۔

(ب) فزیبلٹی سٹڈی برائے ڈیم (1) وڈور ہل ٹورنٹ (2) مٹھاون ہل ٹورنٹ (3) چھاچھڑ ہل ٹورنٹ جو کہ نیسپاک نے مکمل کرنی ہے اور تکمیل کے قریب ہے۔ فزیبلٹی برائے سمال ڈیم لنیری، سوراجو کہ سانگھڑ ہل ٹورنٹ پر واقع ہے جس کا تخمینہ لاگت 127.914 ملین روپے ہے اور زندہ پیر جو کہ سوری لنڈ ہل ٹورنٹ ٹرائیبل ایریا پر تجویز کنندہ ہے۔ ضلع راجن پور میں کوہ سلیمان کی رود کوہیوں پر ڈیم کی فزیبلٹی سٹڈی کروائی ہے جس کے

مطابق کاہا اور چھاچھڑ رود کوہی پر ڈیم بنایا جا سکتا ہے۔ کاہا رود کوہی کے ڈیم کو بنانے کے لئے واپڈا کو ذمہ داری دی گئی ہے جبکہ چھاچھڑ کا 7500 ملین روپے کا PC-1 گورنمنٹ کو جمع کروایا گیا ہے۔

(ج) سمال ڈیمز آرگنائزیشن اسلام آباد میں 9 سمال ڈیمز زیر تعمیر ہیں جن کے نام درج ذیل ہیں۔

1- چاہان ڈیم	2- مہوٹا ڈیم
3- مجاہد ڈیم	4- موڑہ شیرا ڈیم
5- ٹمن ڈیم	6- سوڑا ڈیم
7- گھبیر ڈیم	8- ددھوچہ ڈیم
9- پاپن ڈیم	

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب ممتاز علی: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز (الف) میں پوچھا تھا کہ جنوبی پنجاب میں پانی ذخیرہ کرنے کے کون سے ڈیم ہیں؟

جناب سپیکر! اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ جنوبی پنجاب میں پانی ذخیرہ کرنے کے لئے کوئی ڈیم نہ ہے تو مجھے بہت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کیونکہ آپ کا تعلق بھی جنوبی پنجاب سے ہے قیام پاکستان سے آج تک جنوبی پنجاب ایگریکلچر کا سب سے زیادہ ٹیکس پنجاب کو دیتا ہے اور جنوبی پنجاب میں آج تک ایک ڈیم بھی نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ وہاں پر آج تک کیوں ڈیم نہیں بنایا گیا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! میں اپنے بھائی کی تسلی کروا دیتا ہوں کہ ہمارے دو ڈیمز ایک چھاچھڑ ڈیم جس کا تخمینہ 9500 ملین روپے ہے اور دوسرے ڈیم کی 14000 ملین روپے کی نیسپاک نے فزیبلٹی رپورٹ تیار کر لی ہے اور مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ اگلے سال یہ شروع ہو جائیں گے۔

جناب ممتاز علی: جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ ہمیشہ یہ باتیں صرف documents کی حد تک کی جاتی ہیں لہٰذا یہ مجھے کوئی date دیں کہ کب تک یہ ان پر کام شروع ہو جائے گا اور کب تک یہ complete ہو جائیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! یہ تو نیسپاک پر depend کرتا ہے ہم نے تو ان کو deadline دے دی ہے نیسپاک ہی consultant ہوتا ہے ڈیم بنانے کے لئے اس کی فزیبلٹی ٹیکنیکلی ہوتی ہے لہٰذا یہ کوئی نان ٹیکنیکل کام نہیں ہے اس پر کام شروع ہے اس کے لئے بجٹ کی block allocation کر دی گئی ہے جب فزیبلٹی رپورٹ آئے گی ہم اس وقت کوئی time frame دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال بھی جناب ممتاز علی کا ہے۔جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب ممتاز علی: جناب سپیکر! سوال نمبر 1826 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

رحیم یار خان: پی پی۔266 میں
واقع حفاظتی فلڈ بند کی بحالی اور توسیع سے متعلقہ تفصیلات

***1826: جناب ممتاز علی:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔266 ضلع رحیم یار خان میں واقع حفاظتی فلڈ بند کی بحالی و توسیع کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں اور ان کی موجودہ حالت کیسی ہے؟

(ب) وہ کون سے مقامات ہیں جہاں بندوں کی مزید بحالی کی ضرورت ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند):

(الف) حلقہ پی پی۔266 ضلع رحیم یار خان ڈالس کینال ڈویژن رحیم یار خان کی حدود میں ماچھکہ دلاورا اور لوپ فلڈ بند واقع ہیں۔ ماچھکہ دلاورا فلڈ بند کی لمبائی 3400 فٹ ہے اور لوپ فلڈ بند کی لمبائی 6000 فٹ ہے۔ لوپ فلڈ بند مکمل طور پر stone pitched

ہے۔ مزید کام کی ضرورت نہیں ہے۔ ماچھکہ دلاورافلڈ بند کی آخری چار بُرجیاں stone pitched اور باقی بُرجیاں مکمل طور پر محفوظ ہیں۔

(ب) ان دونوں فلڈ بندوں پر مزید کام کی ضرورت نہیں ہے۔ ماچھکہ دلاورافلڈ بند کی مضبوطی اور تعمیر و مرمت کے لئے پچھلے سال کام کرایا گیا جو کہ مکمل ہو گیا ہے مزید کام کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب ممتاز علی: جناب سپیکر! میرا جز (الف) کے حوالے سے ضمنی سوال ہے کہ ضلع رحیم یار خان میں واقع حفاظتی فلڈ بند کی بحالی و توسیع کے لئے کیا اقدامات اُٹھائے جا رہے ہیں؟

جناب سپیکر! اس کے جواب میں مجھے بتایا گیا ہے کہ حلقہ پی پی۔266 ضلع رحیم یار خان ڈالس کینال ڈویژن رحیم یار خان کی حدود میں ماچھکہ دلاورااور لوپ فلڈ بند واقع ہیں اور ماچھکہ دلاورا فلڈ بند کی لمبائی 3400 فٹ ہے مگر یہ غلط لکھا گیا ہے اس کی 34000 فٹ running ہے، 2010 میں جو سیلاب آیا تھا اس میں لوگوں کا بہت زیادہ نقصان ہوا تھا لیکن اس کے باوجود اس کے بعد حکومت پنجاب نے اس بند پر کوئی کام نہیں کیا۔ جہاں سے فلڈ آیا تھا وہ سندھ گورنمنٹ کے handover ہے پنجاب کی حد میں تو صرف پندرہ کلو میٹر ہے، اس پر سندھ گورنمنٹ نے تو stone pitching کا کام تقریباً مکمل کر لیا ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب ممتاز علی! آپ ضمنی سوال کریں۔ آپ کا سوال کیا ہے؟

جناب ممتاز علی: جی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ان سے ضمنی سوال پوچھیں۔

جناب ممتاز علی: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال ہی پوچھ رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب ممتاز علی: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری بتائیں کہ اس پر کیا ہو رہا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! میرے معزز بھائی کی بات درست ہے کہ اس کی length 34000 feet ہی ہے، اس کا freeboard 6 feet ہے اور یہ گیارہ لاکھ کیوسک پانی کے لئے ڈیزائن ہوا ہے۔ محکمہ اس پر مطمئن ہے اور وہاں پر ہمیں کوئی خطرہ نہیں ہے۔ اس پر محکمے نے 18-2017 میں 31 لاکھ روپے لگائے تھے اور ابھی اس وقت اس کی پوزیشن ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب ممتاز علی!

جناب ممتاز علی: جناب سپیکر! یہاں بیٹھے satisfied نہیں کہہ سکتے، میں مقامی ہوں، میں وہاں پر رہتا ہوں اس لئے مجھے پتا ہے اور میں کل ہی وہاں سے آیا ہوں اس بند پر کوئی کام نہیں ہوا۔ اس کے ساتھ ایک بہت بڑا شہر ہے جسے فلڈ کا خطرہ لاحق ہے اس لئے ضروری ہے کہ اس بند کی stone pitching کی جائے، فلڈ آئے تو ہم نقصان اٹھائیں، بارشیں ہوں تو ہم نقصان اٹھائیں، کیا محکمہ زراعت ہم سے صرف ٹیکس لینے کے لئے ہے؟ جب آپ جنوبی پنجاب میں ڈیم نہیں بنا سکتے، جب آپ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب ممتاز علی! آپ سوال کریں۔ آپ کا کیا سوال ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! اگر اجازت ہو تو میں عرض کرتے ہوئے اپنے بھائی کے علم میں اضافہ کرنا چاہتا ہوں کہ stone pitching سے فلڈ بند مضبوط نہیں ہوتا یہ ڈیزائن گیارہ لاکھ کیوسک کے لئے ہے لیکن اس وقت پانی پانچ لاکھ کیوسک ہے اور ہم گیارہ لاکھ کیوسک پر مطمئن ہیں۔ اگر میرے بھائی کو کہیں کوئی شکایت ہے تو متعلقہ افسر کو یا ہمیں بتا دیں ہم ان کی تسلی کرانے کے لئے حاضر ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 3347 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

رحیم یار خان: دریائے سندھ سے
ملحقہ منچن فلڈ بند کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*3347: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) رحیم یار خان میں دریائے سندھ سے ملحقہ منچن فلڈ بند کی آخری بار کب تعمیر اور مرمت کی گئی؟

(ب) مذکورہ بند کی بحالی کا کام کس کمپنی سے کروایا گیا اور اس پر کتنی لاگت آئی؟

(ج) کیا مذکورہ فلڈ بند ظاہر پیر تا بھونگ کی تعمیر اور مرمت کر دی گئی ہے یا کہیں سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے، تفصیلاً آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند):

(الف) منچن فلڈ بند دریائے سندھ کے بائیں جانب واقع ہے جس کی تعمیر 2010 کے سیلاب کے بعد مکمل ہوئی لیکن اس میں ایک بڑا گیپ تقریباً 2100 ایک فٹ بر جی نمبر 498+000 تا بر جی نمبر 509+900 ڈالس کینال ڈویژن کی حدود میں بھونگ شہر کے قریب نامکمل رہ گیا تھا۔ جس کی تعمیر 2015 میں شروع کر دی گئی تھی اور اب یہ مکمل ہو چکا ہے۔

(ب) مذکورہ بند کی بحالی پر محکمہ آبپاشی کے مشینری ڈویژن ملتان نے گورنمنٹ مشینری کے ذریعہ سے کام مکمل کیا۔ اس پر 41.020 ملین روپے لاگت آئی۔ منچن فلڈ بند کی مضبوطی اور بنگلہ دلکشا کے ساتھ پتھر stone pitching کا کام محکمہ انہار کے ایک ذیلی یونٹ (پی آئی یو) Programme Implementation Unit(PIU) کے ذریعے گورنمنٹ کنٹریکٹر میسرز خیبر گریس (پرائیویٹ) لمیٹڈ کی مدد سے 2019 میں مکمل کیا گیا اور اس پر 396.460 ملین لاگت آئی۔

(ج) ظاہر پیر تا بھونگ منچن فلڈ بند پر بر جی نمبر 315+000 تا بر جی نمبر 343+000 مٹی کا کام مکمل ہو چکا ہے اور اس پر مع تعمیر ریسٹ ہاؤسز 172.910 ملین لاگت آئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میں نے ضلع رحیم یار خان کی نہروں کی بھل صفائی اور ان کی maintenance کے حوالے سے سوال پوچھا تھا کہ ظاہر پیر سے بھونگ تک ہمارا خطہ کچے کا علاقہ ہے۔

جناب سپیکر! اب معزز پارلیمانی سیکرٹری سے میرا یہ ضمنی سوال ہے کہ میں نے سوال پوچھا تھا کہ 2019 میں اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کا allotted فنڈ 45 بلین روپے تھا، 2020 میں اس فنڈ کو کم کر کے 37 بلین 40 کروڑ روپے کر دیا گیا، We are not considering the rupee devaluation and dollar appreciation in it، آج کے جو حالات ہیں چاہے وہ ستلج کا علاقہ ہو، چناب کا ہو، راوی کا ہو یا آپ کا اور ہمارا ملحقہ علاقہ جو کہ ریور انڈس کا بنک ہے وہاں پر فلڈ کا serious خطرہ بنا ہوا ہے لیکن یہ فنڈ reduce ہو گیا۔ جب ہم بجٹ تقاریر کر رہے تھے تو مجھے بڑا دکھ ہوا کہ جب cut motions لی گئیں تو ان میں اریگیشن کو شامل ہی نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر! یہ وہ شعبہ ہے جو 21 ملین ایکڑ feet of land کو زرخیز کرتا ہے This is the largest irrigation system of Pakistan لیکن ہم اسے proper فنڈز ہی نہیں دیتے جس طرح اونٹ کے منہ میں زیرا ہو اس طرح کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید عثمان محمود! آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میرا یہ سوال ہے کہ:

> Are they prepared to face the flood situation that has arisen in the whole of Punjab right now?

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! سوال انہار سے شروع ہوا اور فلڈ بند پر آ گیا۔ میں تو خود confuse ہوا کہ انہار کا سوال ہے اور فلڈ بند پر چلا گیا ہے۔

جناب سپیکر! معزز بھائی سے درخواست ہے کہ کینال کا سوال کرنا ہے تو علیحدہ سوال ڈالیں اور فلڈ بند کا علیحدہ ڈالیں۔ اگر انہیں فلڈ بند کے حوالے سے کوئی انفارمیشن چاہئے تو ہم بالکل clear کر دیتے ہیں کہ ہمارے جتنے فلڈ بند ہیں وہ سارے restore ہیں اور کہیں پر بھی خطرہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ پہلے بھی اسی علاقے کا سوال تھا اور اب بھی وہی علاقہ ہے۔ ہم مطمئن ہیں لیکن اگر معزز ممبر کو تسلی نہیں ہے تو ہم ان کی تسلی کرانے کے لئے حاضر ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سید عثمان محمود!

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! کیا کینال اور بند کو کوئی الگ الگ محکمہ deal کرتا ہے جس طرح پارلیمانی سیکرٹری فرما رہے ہیں۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ جہاں پر میرا گھر ہے اس سوال میں اس علاقہ دلکشا ہے اور flood situation کے حوالے سے وہ ایک بہت pigtail area mentioned ہے- بڑے بول نہیں بولنے چاہئیں لیکن جتنا ان کا محکمہ کام کرتا ہے اس سے زیادہ ہمارا گھرانہ فلڈ سے بچانے کے لئے شاید محکمے سے دو قدم آگے چلتا ہے، ہم اپنی ذاتی مشینری، ہمارے وہاں پر جتنے بھی ذاتی assets، مشینری، ٹریکٹرز required ہوتے ہیں اس حد تک کہ پچھلے سال فلڈ روکنے کے لئے ہم نے اپنی ذاتی زمین سے 2000 سے زائد ٹالیاں کٹوا کر دریا میں ڈلوائی تھیں۔

جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ جب وہاں پر 9 لاکھ کیوسک پانی آجائے گا ایسے کافی areas ہیں جہاں پر ابھی بھی stone pitching نہیں ہوئی ہوئی۔ تب پھر ہم اسے کیسے urgent بنیادوں پر manage کریں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! میں اپنے بھائی سے یہی request کرتا ہوں کہ جب فلڈ آتا ہے تو بطور پاکستانی ہمارا فرض ہے کہ سارے مل کر اس کا دفاع کریں اگر یہ کرتے ہیں تو میں انہیں appreciate کرتا ہوں اور کرنا چاہئے۔ اپنی زمینیں ہوں

یا کسی اور کی ہم نے لوگوں کو rescue کرنا ہوتا ہے اگر کرتے ہیں یہ تو ان کی مہربانی ہے۔ جہاں تک معزز ممبر فلڈ بند پر stone pitching لگوانا چاہ رہے ہیں تو جی بسم اللہ، ہمیں وہاں کا visit کرائیں اگر possible ہوا اور ٹیکنیکل لوگوں نے کہا کہ stone pitching کرنی ہے تو ہم کر دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال بھی سید عثمان محمود کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 3359 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع رحیم یار خان: نہروں کی
بھل صفائی اور استعمال کردہ مشینری سے متعلقہ تفصیلات

***3359: سید عثمان محمود:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع رحیم یار خان کی تمام نہروں کی بھل صفائی کب کی گئی تھی نہر وار تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) بھل صفائی میں کون کون سی مشینری استعمال کی گئی کتنی سرکاری مشینری استعمال کی گئی اور کتنی کرایہ پر لی گئی نیز اس پر کتنے اخراجات پٹرول / ڈیزل وغیرہ کی مد میں کئے گئے، تفصیل بیان فرمائیں؟

(ج) مذکورہ ضلع میں گزشتہ بارہ ماہ میں کتنی نہروں / راجباہوں کی بھل صفائی کی گئی ہے اس پر کتنے اخراجات آئے ہر نہر اور راجباہوں کی الگ الگ تفصیل بیان کریں؟

(د) کیا حکومت مذکورہ ضلع کی تمام نہروں / راجباہوں کی بھل صفائی اور تعمیر و مرمت کرانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند):

(الف) ضلع رحیم یار خان جس میں خان پور، رحیم یار خان، ڈالس کینال ڈویژن اور بہاولپور کینال سرکل کے احمد پور کینال ڈویژن کی نہریں ہیں جن پر ہر سال بجٹ کے مطابق نہروں کی بھل صفائی کی جاتی ہے۔ ضلع رحیم یار خان میں کی جانے والی نہروں کی بھل صفائی کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) نہروں کی بھل صفائی کا کام بذریعہ گورنمنٹ ٹھیکیدار کیا جاتا ہے جس میں ایکسکویٹر، ٹریکٹر اور لیبر استعمال کی جاتی ہے چار سال میں -/46254122 روپے خرچ ہوئے اخراجات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) گزشتہ 12 ماہ میں 16 نہروں اور راجباہوں کی بھل صفائی کی گئی۔ نہروں/راجباہوں کے نام اور اخراجات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) تمام نہروں اور راجباہوں کی بھل صفائی نہیں کی جاتی جن نہروں پر بھل صفائی کی ضرورت ہوتی ہے ان کی بھل صفائی بجٹ اور ورک پلان کے مطابق کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! پھر میرا ضمنی سوال آبپاشی کے نظام کے حوالے سے ہے، میں نے اس پر ایک بڑی detailed study کی تھی پورے پنجاب کا ہمارا موجود اریگیشن کا نظام That's worth over twenty five billion dollars ہے۔

جناب سپیکر! ایک rule of thumb ہے اور انٹرنیشنل yardstick یہ کہتی ہے کہ آپ نے کسی بھی adjusting infrastructure کو M&R کرنا ہے تو اس کا لگ بھگ four to five percent of the total evolution should be spent and must be spent on the infrastructure. لیکن بدقسمتی کے ساتھ انٹرنیشنل yardstick یہ بھی کہتی ہے کہ ہر ملک کے پاس 120 دن کی water storage capacity ہونی چاہئے لیکن Unfortunately Pakistan lacks having even more than thirty days capacity، 1947 میں ہمارا per capita water availability پانچ ہزار کیوسک تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید عثمان محمود! آپ کا سوال کیا ہے؟

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میں سوال پر ہی آرہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تو انفارمیشن دے رہے ہیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! ان کے پاس انفارمیشن نہیں ہے۔ چلو میں ہی مفت میں دے رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ بعد میں ان کے ساتھ بیٹھ کر یہ انفارمیشن دے دینا۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! 1947 میں 5000 کیوسک per capita water availability تھی جو آج reduce ہو کر 1000 کیوسک پر آچکی ہے۔

جناب سپیکر! میں اپنے معزز پارلیمانی سیکرٹری سے یہ پوچھتا ہوں کہ کیا وجہ ہے کہ آپ کی جو mother canal ہے جسے ڈی جی خان کینال بولتے ہیں جس کی capacity 8900 کیوسک ہے جب وہ 7500 کیوسک پر آتی ہے تو وہ ٹوٹ جاتی ہے۔ اس کے ساتھ بہاولنگر کی ہاکڑہ کینال ہے اس کی capacity 3600 کیوسک ہے جب وہ 3000 سے اوپر چلتی ہے تو وہ بھی ٹوٹ جاتی ہے۔ کیا ہمارا واضح لائحہ عمل canal lining towards ہے یا نہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! میرے بھائی نے ڈی جی خان کینال کے حوالے سے سوال کیا ہے۔

جناب اس سلسلے میں عرض ہے کہ ہم نے already ڈی جی خان کینال کی فزیبلٹی بنائی تھی وہ 11000 کیوسک میں ڈیزائن ہے لیکن فزیبلٹی 14000 کیوسک پر چلی گئی۔ ہم نے اسے دوبارہ 11000 ڈیزائن کے لئے کہا ہوا ہے جون 2021 میں فزیبلٹی آجائے گی، lining issue نہیں ہے لیکن ہمارا مقصد ہے کہ پانی پورا ہونا چاہئے۔ جو ہاکڑہ کینال کی بات ہو رہی ہے ویسے تو یہ الگ سوال بنتا ہے لیکن انشاءاللہ yardstick کے حساب سے روٹین سے M&R میں کام ہوتا رہتا ہے کہیں breach ہوتا ہے تو یہ تو پانی ہے۔ میں پانی کے حساب سے ضرور کہوں گا کہ جب بارش آتی ہے تو پھر پانی بڑھتا ہے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سید عثمان محمود!

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! یہ بہت معزز ایوان ہے۔ میں یہاں پر کسی کے ساتھ مذاق کرنے نہیں آتا، میں مذاق کرتا ہوں اور نہ ہی میں expect کرتا ہوں کہ میرے ساتھ مذاق کیا جائے گا۔

جناب سپیکر! میں ایک بہت ہی serious issue discuss کر رہا ہوں جبکہ پارلیمانی سیکرٹری یہاں پر غیر پارلیمانی اور مذاقیہ گفتگو کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میری once again یہ گزارش ہے کہ ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: انہوں نے بارش کی بات کی ہے۔ اس میں غیر پارلیمانی تو کوئی بات نہیں ہے۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! اگر آپ ان کی بات کو second کرنا چاہتے ہیں تو یہ آپ کی صوابدید ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید عثمان محمود! آپ اپنا ضمنی سوال پوچھیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری کہہ رہے ہیں کہ ہم کینال لائننگ نہیں کر رہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ maintenance and repair کی بات کریں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میں اسی پر آ رہا ہوں۔ کینال لائننگ بہت اہم موضوع ہے۔ ان کو تھوڑی سی study کرنی چاہئے۔ اگر پنجاب کی نہروں کی کینال لائننگ کر لی جائے تو ہم 6.5 ملین ایکڑ فٹ پانی save کر سکتے ہیں۔ ہمارے پاس اب تک تربیلا اور منگلا دو ڈیمز ہیں اور ان دونوں کی water storage capacity 13.5 million acre ہے۔ اگر ہم کینال لائننگ کر لیں تو 6.5 ملین ایکڑ فٹ پانی بچا سکتے ہیں۔ That amount of water is well worth about two billion dollars.

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے محکمہ اریگیشن سے یہ گزارش کروں گا کہ وہ اس حوالے سے بہتر حکمت عملی تیار کریں۔ عرصہ دراز سے محکمہ اریگیشن ignore کر رہا ہے اور اگر اب بھی ہم اس کو اسی طرح ہنسی مذاق کر کے ignore کرنا چاہیں گے اور بغیر پالیسی کے چلنا چاہیں گے تو پھر شعبہ زراعت میں بہتری نہیں لائی جا سکے گی۔ رواں مالی سال کے بجٹ میں محکمہ اری

گیشن کے بجٹ کو reduce کر کے 45 سے 37- ارب روپے کر دیا گیا ہے اور اگر معاملات اسی طرح چلتے رہے تو پھر اس صوبے کا اللہ ہی حافظ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید عثمان محمود! یہ کوئی سوال نہیں بلکہ آپ کی تجاویز ہیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! یہ ساری تجاویز ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ اب اگلے سوال کو take up کرتے ہیں۔ اگلا سوال جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 3655 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

تحصیل بھیرہ اور بھلوال میں واقع انہار، راجباہ اور مائنرز سے متعلقہ تفصیلات

***3655: جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

تحصیل بھیرہ اور تحصیل بھلوال میں کون کون سی انہار اور راجباہ ہیں ان کے نام اور ان سے کتنے ایکڑ رقبہ سیراب ہوتا ہے ان دونوں تحصیلوں میں پچھلے دو سالوں کے دوران کتنے راجباہ، مائنز اور انہار کو پختہ کیا گیا بقایا کو کب تک پختہ کر دیا جائے گا ان کے لئے مالی سال 20-2019 میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند):

تحصیل بھیرہ ضلع سرگودھا شاہپور ڈویژن میں انہار اور راجباہوں کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

نمبر شمار	نام راجباہ	رقبہ سیراب (ایکڑ)
-1	شاہپور برانچ	7478
-2	ویسٹرن فیڈر راجباہ	5928
-3	ایسٹرن فیڈر مائنر	1269
-4	ودھن مائنر	2942

5-	بھیرہ مائنر	778
6-	لوئر جہان خان مائنر	952
7-	راکھ میانی راجباہ	3978
8-	جیون وال راجباہ	878
9-	وجھی راجباہ	1928
10-	عوان راجباہ	2336
11-	ڈیوس راجباہ	1963
12-	پنڈی کوٹ راجباہ	8087
13-	علی پور مائنر	3743
14-	ٹھٹھی ولانہ سب مائنر	3184
15-	چک قاضی راجباہ	3834
16-	خان محمد والا راجباہ	2213
17-	کوٹ ممیانہ راجباہ	4295
18-	چک مصراں راجباہ	831
19-	رانی واہ راجباہ	6607
20-	فتح خان مائنر	3517
21-	نور پور سب مائنر	1789
22-	ڈنگہ سب مائنر	2266
23-	شیر والا سب مائنر	284
24-	ڈھل راجباہ	7478
25-	خدا بخش راجباہ	17986
26-	نبہ راجباہ	7383
27-	سڈا مائنر	1642

تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا میں انہار اور راجباہوں کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

نمبر شمار	نام راجباہ	رقبہ سیراب (ایکڑ)
1-	دیوال راجباہ	22335
2-	ابدال مائنر	2750
3-	مٹھہ لک راجباہ	33713
4-	دھوری راجباہ	1802
5-	بیری والا راجباہ	3879
6-	یار محمد راجباہ	9514
7-	سالم راجباہ	9606

8-	کلیان پور مائنر	1229
9-	فتح پور راجباہ	4354
10-	پکھووال راجباہ	9291
11-	ست گھرا راجباہ	2694
12-	مونہ راجباہ	7227
13-	رتوکالا راجباہ	28846
14-	جسپال راجباہ	1791
15-	کوٹ حاکم خان مائنر	1374
16-	چبہ راجباہ	5086
17-	ہاتھی ونڈ سب مائنر	2179
18-	نبی شاہ مائنر	4427

راجباہ مٹھہ لک(سٹی ایریا) کو برجی نمبر 000+15 سے 000+25 تک سال 19-2018 سالانہ ڈویلپمنٹ پروگرام کے تحت پختہ کیا گیا۔ مالی سال 20-2019 میں کوئی سکیم شامل نہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے شروع میں پوچھا ہے کہ تحصیل بھیرہ اور بھلوال میں کون کون سی انہار اور راجباہیں ہیں؟ راجباہ کا جواب دے دیا گیا ہے لیکن انہار کا نہیں بتایا گیا تو پارلیمانی سیکرٹری مجھے بتا دیں کہ تحصیل بھیرہ اور بھلوال میں کتنی نہریں ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! میرے پاس تحصیل بھلوال کے راجباہ اور انہار کی فہرست موجود ہے میں وہ اپنے بھائی کو بھجوا دیتا ہوں۔ میرے بھائی کے سوال میں ایک تصحیح کی گنجائش ہے اگر وہ ناراض نہ ہوں تو میں اس کی نشاندہی کر دوں کہ محکمہ انہار کسی تحصیل اور ضلع کا پابند نہیں ہوتا۔ اس کے ایس ای ڈویژنل لیول پر ہوتے ہیں اور سب ڈویژن لیول پر ایکسیئن ہوتے ہیں۔ بہرحال میرے پاس انہار اور راجباہ کی فہرست موجود ہے وہ میں معزز ممبر کی خدمت میں پیش کر دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے آپ یہ فہرست جناب صہیب احمد ملک کو فراہم کر دیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری آج یہاں 20/20 کھیلنے آئے ہوئے کیونکہ جب کوئی معزز ممبر ان سے ضمنی سوال پوچھتا ہے تو یہ defensive position میں آجاتے ہیں۔ میں نے کسی فیڈر کی بات نہیں کی، میرا سوال یہ غور سے پڑھ لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ضمنی سوال کریں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! تھوڑا سا correct کرنا ضروری ہے۔ ان کا محکمہ لکھ کر بھیجتا ہے کہ تحصیل بھیرہ اور بھلوال کے اندر یہ چیزیں نہیں آتیں جبکہ پارلیمانی سیکرٹری یہاں پر آکر فرمارہے ہیں کہ یہ فیڈر کے مطابق ہے۔ اگر پارلیمانی سیکرٹری نے 20/20 کا میچ کھیلنا ہے تو ہم حاضر ہیں، میں خود آپ کے ساتھ کھیلتا رہا ہوں، ہم نے سارے میچ جیتے ہیں اور ہم سندھ اسمبلی خلاف بھی میچ جیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ میچ آپ میری وجہ سے جیتے ہیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! یہ ٹھیک ہے کہ آپ کی وجہ سے ہم میچ جیتے ہیں لیکن ٹیم میں تو ہم اکٹھے تھے۔ مجھے پارلیمانی سیکرٹری تحصیل بھیرہ اور بھلوال کی انہار کی تعداد بتادیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! تحصیل بھلوال میں انہار اور راجباہوں کی کل تعداد 27 ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! یہ جواب بالکل غلط ہے کیونکہ دو تحصیلوں میں 27 انہار نہیں ہو سکتیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! میں نے صرف تحصیل بھلوال کی نہروں اور راجباہوں کی تعداد کا بتایا ہے۔ تحصیل بھیرہ کی انہار علیحدہ ہیں۔ بھیرہ کی کل انہار اور راجباہ 16 ہیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! یہ بالکل غلط جواب ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! میرے پاس فہرست موجود ہے اور میں یہ معزز ممبر کو فراہم کر دیتا ہوں۔ میں اپنے بھائی کو یہ بھی بتا سکتا ہوں کہ ان نہروں اور راجباہوں کے کتنے موگے ہیں اور ان کا کتنے کیوسک پانی ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں نے موگوں کے بارے میں نہیں پوچھا۔ میں وہاں کا رہائشی ہوں اور مجھے پتا ہے کہ وہاں پر کتنی انہار ہیں۔ بات پیرس کی ہو رہی ہوتی ہے اور یہ لندن چلے جاتے ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری کو انہار کی تعداد کا علم نہیں ہے لہٰذا میں اپنا دوسرا ضمنی سوال پوچھ لیتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ آپ specifically انہار کے بارے میں میرے سوال کو pending کر دیں تاکہ اگلی مرتبہ اس کا proper جواب آ سکے۔ پارلیمانی سیکرٹری نے جو فہرست مجھے مہیا کی ہے وہ راجباہوں کی ہے جبکہ انہار کی فہرست مجھے نہیں دی گئی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی سوال pending نہیں ہو گا۔ آپ ضمنی سوال کریں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! جواب کے آخر میں بتایا گیا ہے کہ راجباہ مٹھہ لک (سٹی ایریا) کو بر جی نمبر 000+15 سے 000+25 تک سال 19-2018 سالانہ ڈویلپمنٹ پروگرام کے تحت پختہ کیا گیا۔ یہ کام کب کیا گیا ہے، مہینہ بتانا بڑا ضروری ہے اور اس پر کتنے پیسے خرچ ہوئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! میرے بھائی ناراض نہ ہوں تو میں ان کے پہلے سوال کا جواب دیتا ہوں کہ راجباہ اور انہار میں کوئی فرق نہیں ہے۔ یہ دونوں انہار ہیں۔ میرے بھائی اپنا دوسرا ضمنی سوال دُہرا دیں تو میں اس کا جواب بھی دے دوں گا۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری پرچی پر چل رہے ہیں کیونکہ ابھی پرچی آئی ہے تو انہوں نے بتا دیا ہے۔

جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ راجباہ مٹھہ لک (سٹی ایریا) کو بر جی نمبر 000+15 سے 000+25 تک سال 19-2018 سالانہ ڈویلپمنٹ پروگرام کے تحت پختہ کیا گیا تو اس پر کتنے پیسے خرچ ہوئے ہیں اور یہ کس مہینے میں خرچ کئے گئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! میرے بھائی ناراض نہ ہوں۔ وہ جذبات میں ہیں۔ وہ تحمل سے اپنے سوال کو دُہرا دیں تا کہ میں ان کے سوال کو سمجھ کر جواب دے سکوں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں پہلے ہی یہ سوال دو مرتبہ دُہرا چکا ہوں۔ پارلیمانی سیکرٹری میرے سوال کا جواب دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! میں شور کی وجہ سے اپنے بھائی کا سوال سُن نہیں سکا۔ میں ان کے سوال کا جواب دینا چاہتا ہوں لہٰذا وہ اپنے سوال کو دہرا دیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! تہاڈی اجازت ہووے تے اپنی بولی وچ ایناں نوں دس چھڈاں۔ میں ایناں دے کولوں ایہہ گل پچھدا پیاں آں کہ مٹھہ لک (سٹی ایریا) دی جہڑی تُساں راجباہ پکی کیتی اے۔ جناب! میکوں دس دیو کہ ایہہ کہڑے مہینے وچ پکی کیتی اے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! جی، ہاں۔ ہاں

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! آپ ہاؤس کی حالت دیکھ لیں۔ یہاں پر ہاں، ہاں کی آواز سُنائی دے رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ سے بات کر رہا ہوں کہ پارلیمانی سیکرٹری پہلے میرا سوال سُن لیں اور پھر جواب دیں۔ ان کی سپیڈ لیموزین والی ہے جبکہ یہ لائے سوزو کی آلٹو ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب صہیب احمد ملک! آپ اپنا ضمنی سوال کریں۔ پارلیمانی سیکرٹری! ذرا غور سے معزز ممبر کا سوال سُنیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں اپنا سوال اب نہیں دہراؤں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: صہیب احمد ملک نے خرچ ہونے والی رقم اور مہینہ پوچھا ہے۔ جناب صہیب احمد ملک! کیا آپ یہی پوچھنا چاہتے ہیں؟

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں نے اپنا سوال اردو اور پنجابی میں پوچھا ہے۔ اب انگلش رہ گئی ہے۔ میں نے پوچھا ہے کہ:

What is the month and how much money was spent on this project?

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! ہمارا مالی سال جون میں close ہوتا ہے اور یہ سکیم بھی جون میں مکمل ہوئی ہوگی۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میرے دونوں ضمنی سوالوں کا جواب پارلیمانی سیکرٹری نہیں دے سکے لہٰذا اس سوال کو pending کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سوال pending نہیں ہوگا۔ جناب صہیب احمد ملک! اگلا سوال بھی آپ کا ہی ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میرے سوال کو pending کر دیں کیونکہ پارلیمانی سیکرٹری اس کا جواب نہیں دے سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب صہیب احمد ملک! اگلا سوال آپ کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! کیا آپ نے میرے سوال کو pending کر دیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب صہیب احمد ملک! پارلیمانی سیکرٹری نے آپ نے سوال کا جواب دے دیا ہے لہٰذا اس سوال کو pending نہیں کیا جا سکتا۔ آپ اس حوالے سے نیا سوال دے دیں تاکہ آپ کو پوری تفصیل مہیا کر دی جائے۔ اگلا سوال بھی جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 3656 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: تحصیل بھیرہ اور بھلوال میں
بھل صفائی نہ ہونے والی نہروں سے متعلقہ تفصیلات

*3656: **جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل بھیرہ اور تحصیل بھلوال میں (ضلع سرگودھا) میں نہروں اور راجباہوں کی بھل صفائی کا کام کیا گیا ہے ان نہروں اور راجباہوں کی بھل صفائی کے لئے کون کون سی مشینری استعمال ہوئی اور اس پر کتنے اخراجات آئے انہار اور راجباہ وار تفصیل بتائیں؟

(ب) مذکورہ تحصیلوں میں جن نہروں اور راجباہوں کی بھل صفائی نہیں ہوئی ان کی صفائی نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ تحصیلوں کی بقایا نہروں اور راجباہوں کی بھل صفائی کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند):

(الف) تحصیل بھیرہ ضلع سرگودھا میں جن ششماہی انہار اور راجباہوں کی بھل صفائی کا کام 15.03.2020 سے 15.04.2020 تک کیا جاچکا ہے ان پر آنے والے اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام راجباہ/مائنر	اخراجات (ملین)
1-	ودھن مائنر	0.950
2-	دیوس راجباہ	0.345
3-	ویسٹرن فیڈر راجباہ	1.454
4-	خدابخش راجباہ	0.098
5-	پنڈی کوٹ راجباہ	0.263
6-	ایسٹرن فیڈر راجباہ	0.234
7-	ڈنگہ سب مائنر	0.267
8-	رانی واہ مائنر	0.099
9-	علی پور مائنر	0.263
10-	خان محمد والا راجباہ	0.268

11۔	لوئر جہاں خان مائنر	0.159
12۔	بھیرہ مائنر	0.128
13۔	فتح خان مائنر	0.099
14۔	سڈا مائنر	0.200

تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا میں جن سالانہ انہار اور راجباہوں پر بھل صفائی کا کام 26.12.2019 تا 03.02.2020 تک کیا جا چکا ہے ان پر آنے والے اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	وحنام راجباہ/مائنز	اخراجات (ملین)
1۔	دیوال راجباہ	0.584
2۔	مت گھرا اوُ راجباہ	0.652
3۔	مٹھ لک راجباہ	4.321
4۔	دھوری راجباہ	0.067
5۔	بیری والا راجباہ	0.415
6۔	یار محمد راجباہ	0.078
7۔	سالم راجباہ	0.174
8۔	کلیان پور مائنر	0.175
9۔	فتح پور راجباہ	0.524
10۔	پکھووال راجباہ	0.230
11۔	کوٹ حاکم خان مائنر	0.174

چونکہ لوئر جہلم کینال سرکل کی متعلقہ کینال ڈویژنز کے پاس بھل صفائی کے لئے کوئی مشینری نہ ہے اس لئے یہ کام ٹھیکیدار سے کروائے گئے ہیں۔

(ب) مذکورہ تحصیلوں میں نہروں اور راجباہوں کی بھل صفائی ضرورت کے مطابق کی جاتی ہے۔ جن نہروں میں سلٹ کی مقدار بہت زیادہ ہو اور وہ اپنے منظور شدہ ڈسچارج کے مطابق نہ چل رہی ہوں ان کی بھل صفائی کی جاتی ہے۔

(ج) مذکورہ تحصیلوں میں نہروں اور راجباہوں کی بھل صفائی دستیاب فنڈز کے مطابق کی جاتی ہے اور فنڈز کی کمی یا عدم دستیابی کی صورت میں جن نہروں کا کام نہیں ہو پاتا اُن کا کام اگلے مالی سال میں کروایا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! تحصیل بھیرہ اور بھلوال میں بھل صفائی نہ ہونے والی نہروں کے بارے میں یہ سوال ہے۔

جناب سپیکر! اس حوالے سے جواب میں جو تفصیل دی گئی ہے اس میں تحصیل بھیرہ کے اندر 14 راجباہوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! سوال کے جز (ب) کا بڑا interesting جواب دیا گیا ہے۔ جواب کے جز (ب) میں کہا گیا ہے کہ مذکورہ تحصیلوں میں نہروں اور راجباہوں کی بھل صفائی ضرورت کے مطابق کی جاتی ہے۔ جن نہروں میں سلٹ کی مقدار بہت زیادہ ہو اور وہ اپنے منظور شدہ ڈسچارج کے مطابق نہ چل رہی ہوں ان کی بھل صفائی کی جاتی ہے۔ آپ ایک کام کرنے لگتے ہیں تو اُس کا ایک procedure ہوتا ہے تو تحصیل بھیرہ کی یہ جو 14 راجباہیں ہیں اور اس سے آگے تحصیل بھلوال کی جو راجباہیں ہیں اُن کی بھل صفائی کے اوپر کتنے پیسے خرچ ہوتے ہیں اور اس کا کیا طریق کار ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! ہمارے ہر کینال سسٹم کا ایک yard stick ہے، M&R کا ایک پورا سسٹم ہے تو ہم ہر سال نہروں کی مرمت کے لئے ہر سال پیسے دیتے ہیں۔ جب نہروں کی بندش ہوتی ہے اور ضرورت بھی ہوتی ہے وہاں پر نہروں کی بھل صفائی کرتے ہیں۔ اگر میرے بھائی کو کسی نہر کی صفائی کے حوالے سے اعتراض ہے تو ہمیں high light کر دیں ہم اُس کی صفائی کرا دیں گے۔ شکریہ

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں نے طریق کار پوچھا ہے کہ اس کے SOP's کیا ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: انہوں نے clear cut آپ کو بتایا ہے کہ طریق کار یہ ہے کہ جن نہروں کی صفائی کی ضرورت ہوتی ہے ہم اُن کی صفائی کرتے ہیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری نے طریق کار بالکل غلط بتایا ہے۔ مزید یہ کہ فنڈز کی کمی کی وجہ سے جن نہروں کی صفائی نہیں ہوتی اُنہیں اگلے سال میں ڈال دیا جاتا ہے۔ آج ہم 1988 یا 1992 میں نہیں بیٹھے ہوئے ہیں ہم 2020 میں بیٹھے ہوئے ہیں تو ایک forecast آتی

ہے کہ next year heavy rains ہوں گی۔ ہماری آدھی راجباہیں کچی ہیں اور آدھی پکی ہیں۔ راجباہوں کے موگے اوپر نیچے ہو چکے ہیں تو اُن موگوں کی بحالی اور بھل صفائی کے لئے یہ حکومت ضلع سرگودھا کو کوئی فنڈز دیں گے یا نہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! میں نے پہلے کہا ہے کہ ہر ڈویژن کی yard stick علیحدہ ہے ہم اُس حساب سے فنڈز دیتے ہیں۔ ان کے حلقے میں یا اوپر سرگودھا میں اگر کہیں پر water level down ہے یا موگا اونچا ہے تو یہ highlight کریں ہم ٹھیک کر دیں گے اور ہمارے پاس M&R میں پیسے موجود ہیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 3692 محترمہ طحٰیا نون کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 4143 جناب ممتاز علی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب ممتاز علی: جناب سپیکر! سوال نمبر 4143 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع رحیم یار خان: محکمہ آبپاشی کے زیر انتظام
ریسٹ ہاؤسز، بنگلے، کمروں کی تعداد اوران کے تصرف سے متعلقہ تفصیلات

***4143: جناب ممتاز علی:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ آبپاشی کے زیر کنٹرول کتنے ریسٹ ہاؤس، بنگلے اور عمارتیں ہیں؟

(ب) ان ریسٹ ہاؤسز / بنگلوں کا رقبہ، کمروں کی تعداد اور وہاں تعینات عملہ کی تعداد کی تفصیلات بیان فرمائیں؟

(ج) رحیم یار خان شہر میں موجود ریسٹ ہاؤس کس کس مقصد کے لئے استعمال ہوتا ہے اور اس سے کون سے ادارے یا کس سطح کے آفیسر اور حکومتی شخصیات مستفید ہوتی ہیں، مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ آبپاشی کے زیر کنٹرول 28 ریسٹ ہاؤسز و بنگلے، 18 آفیسر رہائشی عمارتیں اور 17 دفاتر ہیں۔

(ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) رحیم یار خان شہر میں اس وقت ایک کینال ریسٹ ہاؤس موجود ہے، اس میں حکومتی شخصیات محکمہ آبپاشی و گورنمنٹ کے تمام اداروں کے آفیسران، ملازمین کے ساتھ ساتھ عام پاکستانی شیڈول کی ادائیگی کے مطابق رہائشی سہولیات حاصل کر سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب ممتاز علی: جناب سپیکر! رحیم یار خان کے ریسٹ ہاؤس اور بنگلوں کی تعداد 28 ہے تو یہ بتایا جائے کہ وہاں پر کتنے حکومتی لوگ رہائش پذیر ہوئے، محکمہ کو کتنی آمدنی ہوئی اور یہاں پر کتنے سویلین لوگ رہائش پذیر ہوئے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! رحیم یار خان کے ریسٹ ہاؤسز اور بنگلوں کی کل تعداد اٹھائیس ہے ان میں سے ناقابل استعمال گیارہ ہیں، بالکل خستہ حال چار ہیں، زیر تعمیر پانچ ہیں اور آٹھ کی حالت درست ہے۔

جناب سپیکر! میرے فاضل دوست نے اپنے ضمنی سوال میں آمدنی کے بارے میں پوچھا ہے تو وہ fresh question بنتا ہے۔ ان بنگلوں میں سرکاری ملازمین رہائش پذیر ہیں جو ہاؤس رینٹ دے رہے ہیں اور کوئی پرائیویٹ آدمی رہائش پذیر نہیں ہے۔

جناب ممتاز علی: جناب سپیکر! محکمہ نے اپنے جواب میں بتایا ہے کہ عام سول لوگ بھی رہائش پذیر ہو سکتے ہیں مگر وہاں پر کوئی ایسی صورتحال نہیں ہے۔ وہ بنگلے اچھی location پر ہیں لیکن اُن کی حالت خستہ حال ہے۔ آپ اپنی حکومت میں ان ریسٹ ہاؤسز اور بنگلوں میں کیا تبدیلی لے کر آئے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! تبدیلی یہ آئی ہے کہ جو بنگلے چالو حالت میں تھے وہ صرف VIP's کے لئے تھے اور اب ہمارا online system ہے ان بنگلوں کا رینٹ بھی مقرر ہے تو اگر کوئی عام آدمی بھی وہاں رہنا چاہے تو وہ payment کر کے ان بنگلوں میں رہ سکتا ہے۔

جناب سپیکر! مزید میں اپنے بھائی کو یہ بات ضرور بتانا چاہوں گا کہ پچھلی حکومت میں جو کچھ ہوا ہے اُس کا گلہ اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے دوستوں سے کریں، ہمارے ساتھ نہ کریں۔ شکریہ

جناب ممتاز علی: جناب سپیکر! رحیم یار خان شہر کے علاوہ جو ریسٹ ہاؤس ہیں وہ politically use ہو رہے ہیں جن کے میرے پاس proof بھی ہیں جو میں اپنے بھائی کو دے دوں گا۔ اگر انہوں نے سرکاری محکموں کے اندر بیٹھ کر politics کرنی ہے تو پھر ہم یہاں پر کس لئے ہیں ہم اس کے لئے آپ سے ضرور سوال کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال جناب ممتاز علی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب ممتاز علی: جناب سپیکر! سوال 4351 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صادق آباد شہر سے گزرنے والی نہر کی بھل صفائی کرانے سے متعلقہ تفصیلات

*4351: **جناب ممتاز علی:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صادق آباد شہر سے گزرنے والی نہر کی بھل صفائی کا کام آخری مرتبہ کب کرایا گیا؟

(ب) بھل صفائی کس مقام سے کس مقام تک کرائی گئی اور کتنی لمبائی بنی؟

(ج) بھل صفائی کا ٹھیکہ کس فرم یا کمپنی کو کتنے میں دیا گیا اور یہ کام کتنے عرصہ میں مکمل ہوا؟

(د) عموماً اس نہر کی بھل صفائی کتنے عرصہ بعد کرائی جاتی ہے اور اب اس کی بھل صفائی کب تک کرانے کا ارادہ ہے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند):

(الف) صادق آباد شہر سے گزرنے والی آدم صحابہ ڈسٹی کی بھل صفائی کا کام جنوری 2017 میں کرایا گیا۔

(ب) بھل صفائی نہر کی بر جی نمبری 52 تا 96 تک کرائی گئی جس کی لمبائی تقریباً 13.41 کلومیٹر بنتی ہے۔

(ج) بھل صفائی کا ٹھیکہ میسرز منظور احمد ٹھیکیدار کو مبلغ -/13,15,537 روپے میں دیا گیا۔ یہ کام پندرہ یوم میں مکمل ہوا۔

(د) نہروں کی بھل صفائی وسائل اور ضرورت کو مد نظر رکھ کر کی جاتی ہے۔ اس وقت اس نہر کی بھل صفائی کی ضرورت نہ ہے جس وقت ضرورت پڑے گی اس وقت کرائی جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے۔

جناب ممتاز علی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے کہ میں نے صادق آباد کی نہروں کے بھل صفائی کے متعلق پوچھا تھا۔ محکمہ نے صرف ایک نہر کی بھل صفائی کا بتایا ہے۔

جناب سپیکر! صادق آباد شہر سے گزرنے والی نہر کی بھل صفائی کا کام آخری مرتبہ کب کرایا گیا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! صادق آباد شہر سے گزرنے والی نہر کے بھل صفائی کے حوالے سے ہم نے detail دے دی ہے۔ معزز ممبر اپنا ضمنی سوال کریں۔

جناب ممتاز علی: جناب سپیکر! صادق آباد کی نہر کے ساتھ لکی مائنز ہے، گُلر مائنز ہے، اڈوجا ہے اور انڈیل ہے۔ میرا پورا حلقہ ٹیل کے اوپر ہے وہاں پر جب پانی نہیں آرہا ہوتا تو مجھے پتا ہے کہ بھل صفائی نہیں ہو رہی۔ 20 سال پہلے بھل صفائی ہوئی تھی یا 2017 میں بھل صفائی ہوئی ہے اور آپ نے جواب میں بتایا ہے کہ صرف نہر کی بھل صفائی ہوئی ہے۔ ان نہروں کی بھل صفائی کی جائے یا ان کی lining کر کے انہیں پکا کیا جائے تا کہ ہمارا ٹیل تک پانی پہنچے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! ہم اپنے بھائی کے اعتراض کو دور کر دیں گے لیکن صادق آباد نہر کی بھل صفائی 19-2018 میں ہوئی تھی اُس کی میں details دے دیتا ہوں اور اُس نہر سے 6 leads نکلتی ہیں۔

جناب سپیکر! میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ جس نہر کی بھل صفائی کی ضرورت ہوتی ہے اُس کی ہم بھل صفائی کر دیتے ہیں اُس کے لئے فنڈز بھی available ہوتے ہیں۔ میرے معزز دوست کا سوال کرنے کا حق ہے یہ ضرور سوال کریں اور معاملے کو highlight ضرور کریں اس سے ہم سیکھیں گے۔ ہم نہیں کہتے ہیں کہ یہ غلط کہہ رہے ہیں یہ ٹھیک کہہ رہے ہیں لیکن ہم پہلے ہی یہ کام کر رہے ہیں۔ شکریہ

جناب ممتاز علی: جناب سپیکر! ابھی بارشوں میں ہمیں نقصان ہوا ہے۔ اگر ہمیں ٹائم پر پانی نہ ملے تو ہم آپ سے گزارش کرتے ہیں کہ صادق آباد برانچ سے جو links نکل رہی ہیں ان کی تمام ٹیلیں صرف ایک ایک کلومیٹر پکی ہوئی ہیں باقی ساری نہریں کچی ہیں۔ ان کی فی الفور بھل صفائی کی جائے یا ان تمام links کو پکا کیا جائے اور محکمہ کے لوگوں کو ذمہ داری دی جائے کہ ٹیل کے اوپر ہمیں پانی مہیا کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ بھل صفائی کروادیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! ہم ensure کرتے ہیں کہ tail بھی پوری کریں گے اور بروقت بھل صفائی بھی ہو جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! سوال نمبر 2919 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ڈیرہ غازی خان کینال سسٹم کی
ری ماڈلنگ اور اپ گریڈیشن پر اٹھنے والی لاگت سے متعلقہ تفصیلات

***2919: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

ڈیرہ غازی خان کینال سسٹم کی ری ماڈلنگ اور اپ گریڈیشن کا منصوبہ کتنے عرصہ میں مکمل ہو گا اور کیا اس منصوبے کے لئے کوئی نجی ادارہ بھی معاونت کرے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند):

ڈی جی خان کینال کی بحالی کے لئے فزیبلٹی سٹڈی مکمل کر لی گئی ہے۔ اس کا فیصلہ ڈیپارٹمنٹ کمیٹی کرے گی کہ ڈیرہ غازی خان کینال سسٹم کی rehabilitation یا remodeling کروانی ہے۔ یہ کمیٹی فزیبلٹی رپورٹ کو چیک کرے گی اور اس کمیٹی کی جانب سے جو بھی فیصلہ ہو گا اس کے مطابق عملدرآمد کیا جائے گا۔ منصوبے کے لئے کوئی نجی ادارہ ابھی تک معاونت نہیں کر رہا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! میں نے یہ سوال اگست 2019 میں دیا تھا اور محکمہ کا جواب ہے کہ ڈی جی خان کینال کی بحالی کے لئے فزیبلٹی سٹڈی مکمل کر لی گئی ہے۔ اس کا فیصلہ ڈیپارٹمنٹ کمیٹی کرے گی کہ ڈیرہ غازی خان کینال سسٹم کی rehabilitation یا remodeling کروانی ہے۔

جناب سپیکر! میں پارلیمانی سیکرٹری سے یہ وضاحت چاہوں گی کہ وہاں پر اس وقت latest situation کیا ہے، کیا کمیٹی نے کوئی فیصلہ کر لیا ہے یا نہیں کیا، اگر فیصلہ کر لیا ہے تو کمیٹی کی میٹنگ کس تاریخ کو ہوئی تھی، اگر فیصلہ نہیں کیا تو ابھی تک کمیٹی نے فیصلہ کیوں نہیں کیا اور اس سلسلہ میں کمیٹی کی کل کتنی میٹنگز ہو چکی ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! میں پہلے بھی ڈی.جی خان کے حوالے سے ایک سوال کا جواب دے چکا ہوں کہ اس کی فزیبلٹی پہلے بنی تھی۔ ہمیں چونکہ تونسہ بیراج پر 14000 cusecs allow نہیں تھا۔ اب دوبارہ اس کو نیسپاک دیکھ رہا ہے۔ یہ کنٹریکٹ نیسپاک کے پاس ہے۔ یہ 2021 میں فائنل ہو جائے گی اور جونہی فزیبلٹی آئے گی انشاءاللہ اس پر کام شروع ہو جائے گا۔ یہ کام ایشین ڈویلپمنٹ بنک کے ذریعے ہو رہا ہے۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! انہوں نے 2021 کے حوالے سے جواب میں نہیں بتایا۔ انھوں نے صرف لکھا ہے کہ ڈیرہ غازی خان کینال سسٹم کی rehabilitation یا remodeling کروانی ہے۔ یہ کمیٹی فزیبلٹی رپورٹ کو چیک کرے گی اور اس کمیٹی کی جانب سے جو بھی فیصلہ ہو گا اس کے مطابق عملدرآمد کیا جائے گا۔

جناب سپیکر! میں نے پوچھا تھا کہ اگر فیصلہ ہو گیا ہے تو کون سی تاریخ کو ہوا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! گزارش ہے کہ اس کی فزیبلٹی پہلے بن چکی ہے جو نیسپاک نے بنائی ہے وہ 14000 cusecs پر ڈیزائن ہوئی تھی۔

جناب سپیکر! میں آپ کے علم میں یہ بات بھی لانا چاہتا ہوں کہ یہ جہاں سے نکل رہی ہے وہ میرا حلقہ ہے اور وہاں میرا گھر ہے۔ ہمیں وہاں سے 11000 cusecs allow تھا اس حساب سے فزیبلٹی دوبارہ بن رہی ہے۔ 2021 میں یہ فائنل ہو جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 3657 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: ملکوال تا وجہیدی پل تک
حفاظتی بندوں کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*3657: **جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ملکوال تا وجہیدی پل (تحصیل بھیرہ) کی حفاظت کے لئے حفاظتی بند بنائے گئے تھے؟

(ب) ان بندوں کو بنے کتنا عرصہ ہو گیا ہے اور ان بندوں کی اب تک کتنی بار مرمت کی گئی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پچھلے پانچ سالوں کے دوران آنے والے سیلابوں میں یہ بند ٹوٹ گئے تھے جس سے تحصیل بھیرہ کی آبادی شدید متاثر ہوئی اور 5 سال کا عرصہ گزرنے کے باوجود اس بندوں کو دوبارہ تعمیر نہیں کیا گیا اور نہ ہی اس کے لئے کوئی فنڈ مختص کئے گئے ہیں؟

(د) مذکورہ بندوں کی تعمیر و مرمت کا حکومت کب تک ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ بند 1964 میں بنائے گئے تھے ان کو بنے تقریباً 56 سال ہو گئے ہیں۔ ان کی مرمت کا کام ضرورت کے مطابق کیا جاتا ہے۔ تاہم پچھلے دس سالوں میں ان فلڈ بندوں پر تین دفعہ کام کیا گیا ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے تاہم پچھلے پانچ سالوں میں ان بندوں پر مرمت کے جو کام کئے گئے ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

	مالی سال	نام ورک	لاگت روپے
1-	2014-15	ان بندوں پر کوئی کام نہیں کیا گیا ہے۔	
2-	2015-16	Repairing/ Strengthening فلڈ بند شاہ پور برانچ برجی نمبر 000+30 تا 000+35	14,57,078
3-	2016-17	ان بندوں پر کوئی کام نہیں کیا گیا ہے۔	
4-	2017-18	ان بندوں پر کوئی کام نہیں کیا گیا ہے۔	
5-	2018-19	1- Restoration فلڈ بند ویسٹرن فیڈر برجی نمبر 000+9 تا 000+10	27,78,450
		2- Repairing/ Strengthening فلڈ بند شاہ پور برانچ برجی نمبر 000+158 تا 500+166	21,82,775

(د) مذکورہ بالا فلڈ بندوں کی مرمت کا کام ضرورت کے مطابق کیا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں نے جز (الف) میں پوچھا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ ملکوال تا وجہیدی پل (تحصیل بھیرہ) کی حفاظت کے لئے حفاظتی بند بنائے گئے تھے؟ یہ ایک flooded area ہے جو تحصیل بھیرہ ضلع سرگودھا کے ایک end سے شروع ہو کر خوشاب تک جاتا ہے۔ یہ وہی علاقے ہیں جو آج کل شہ سرخیوں میں ہیں کہ جہاں پر بہت زیادہ بربادی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! معزز پارلیمانی سیکرٹری نے پہلے سوال کے جواب میں کہا تھا کہ pitching کا سیلاب سے کچھ لینا دینا نہیں ہے۔ میرے حلقے کے اندر تقریباً 30 کروڑ روپے کے جو بند پچھلی حکومت میں بنائے گئے تھے اس میں ہم نے specially pitching کی تھی۔

جناب سپیکر! میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ ملکوال تا وجہیدی پل پر جو حفاظتی بند ہیں ان کی تعداد کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! ان کی تعداد چار ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! انہوں نے جو چار کی تعداد بتائی ہے براہ مہربانی یہ ان کے نام بھی بتا دیں؟ 17-2016 اور 18-2017 میں تین نئے بند بنائے گئے تھے جو بھیرہ سے مشرق کی طرف تین کلومیٹر پر ہیں۔ آپ نے اس جواب میں لکھا ہے کہ ان بندوں پر کوئی کام نہ کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے یہ بھی پوچھا ہے کہ کیا آپ نے نئے بند بنائے ہیں یا پرانے بنے ہوئے ہیں اگر پرانے ہیں تو آپ نے ان کا کیا حال کیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! یہ western feeder distributary ہے جس میں پہلے کی لمبائی ایک کلومیٹر ہے، دوسرے کی دو کلومیٹر، تیسرے کی اڑھائی کلومیٹر اور چوتھے کی تین کلومیٹر ہے۔

جناب سپیکر! میں اس کے ساتھ یہ بھی کہوں گا کہ یہاں flood level آٹھ لاکھ پانچ ہزار پر ڈیزائن ہوا ہے اور free board چھ فٹ ہے۔ ہماری معلومات کے مطابق وہاں پانی لگا بھی ہے لیکن بند مضبوط ہیں اور کہیں سے break نہیں ہوئے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! کیا میں نے یہ سوال پوچھا ہے کہ بند break ہوا ہے؟ میں نے تو یہ پوچھا ہے کہ آپ جو تین بند بتا رہے ہیں ان کا نام بتا دیں اور جو 18-2017 میں پچھلی حکومت میں جو بند بنائے گئے وہ کس جگہ پر بنائے گئے اور ان پر کتنی رقم خرچ ہوئی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! یہ fresh question بنتا ہے۔ یہ fresh question دے دیں ہم حاضر ہیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! کیا ہر ضمنی سوال پر fresh question بنتا ہے۔ مجھے تو سمجھ نہیں آتی کہ میں جو سوال پوچھتا ہوں یہ کہتے ہیں کہ fresh question بنتا ہے۔ یہ خود تین ماہ کا کہہ رہے ہیں یا تو جواب نہیں دینا تھا اور اب کہتے ہیں کہ fresh question دے دیں۔

جناب سپیکر! میرے چار سوالوں میں سے کیا ایک کا جواب بھی ملا ہے؟ مجھے تو ایک سوال کا جواب بھی نہیں ملا۔ آپ اگلے سوال پر آجائیں کیونکہ ان کو جواب نہیں آنا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال بھی جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر جناب صہیب احمد ملک نے اپنا سوال نمبر 3658 نہیں پوچھا)

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! سوال نمبر 4674 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راجن پور: محکمہ آبپاشی کے دفاتر کی تعداد اور ریسٹ ہاؤسز سے متعلقہ تفصیلات

4674*: محترمہ شازیہ عابد: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راجن پور کی حدود میں محکمہ آبپاشی کے دفاتر کہاں کہاں ہیں اس ضلع میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ب) اس ضلع میں محکمہ کے کتنے ریسٹ ہاؤسز کہاں کہاں اور کس کے زیر استعمال ہیں؟

(ج) اس ضلع کی کتنی زرعی اراضی کو نہری پانی، کن انہار / راجباہوں سے مل رہا ہے؟

(د) اس ضلع کی انہار / راجباہ کا منظور شدہ پانی کتنا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند):

(الف) ضلع راجن پور کینال ڈویژن راجن پور کے زیر انتظام دفاتر کی تفصیل حسب ذیل ہے:

ایگزیکٹیو انجینئر راجن پور کا دفتر راجن پور شہر میں واقع ہے۔ اس کے علاوہ سب ڈویژنل آفیسر، تلائی سب ڈویژن اور سب ڈویژنل آفیسر، قادرہ سب ڈویژن کے دفاتر راجن پور شہر میں واقع ہیں۔ سب ڈویژنل آفیسر، جام پور، کینال سب ڈویژن کا آفس تحصیل جام پور میں واقع ہے جبکہ سب ڈویژنل آفیسر، حاجی پور سب ڈویژن، کا آفس فاضل پور ریسٹ ہاؤس کی حدود میں ہے اور ڈپٹی کلکٹر راجن پور کا آفس بھی ڈویژنل آفس

راجن پور میں واقع ہے۔ ضلع راجن پور، کینال ڈویژن کے زیر انتظام 273 ملازمین کام کر رہے ہیں۔

(ب) مطلوبہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس ضلع کی 4,86,378 ایکڑ اراضی قابل کاشت رقبہ پر مشتمل ہے جو کہ 72 انہار / راجباہوں سے سیراب ہوتی ہے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(د) اس ضلع کی انہار / راجباہوں کا منظور شُدہ پانی 4237 کیوسک ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین (میاں شفیع محمد) کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے:

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میں نے جز (ب) میں پوچھا تھا کہ ضلع میں محکمہ کے کتنے ریسٹ ہاؤسز کہاں کہاں اور کس کے زیر استعمال ہیں؟

جناب سپیکر! اس کے جواب میں تفصیل دی گئی کہ بہت سے ریسٹ ہاؤسز میں سے چار قابل استعمال ہیں جن میں سے دو پاک آرمی کے پاس، دو ہمارے پاس ہیں اور باقی کی عمارتیں کھنڈرات پر مشتمل ہیں۔

جناب سپیکر! میرا پارلیمانی سیکرٹری سے یہ سوال ہے کہ جو اتنی بڑی تعداد میں عمارتیں کھنڈرات بنی ہوئی ہیں کیا ان کو قابل استعمال بنانے کے لئے آپ نے کوئی لائحہ عمل بنایا ہے؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! ہمارے جو ریسٹ ہاؤسز اس قابل ہیں کہ جو ٹھیک ہو سکتے ہیں انشاء اللہ ان کو ہم repair کر کے بحال کریں گے۔ اس کے علاوہ جو پچھلے دور میں کھنڈر بن گئے ہیں ان کو بحال کرنا تو مناسب نہیں ہے جو استعمال میں بھی نہیں آسکتے۔ وہ ریسٹ ہاؤسز جو استعمال میں آسکتے ہیں ان کو بحال کیا جائے گا۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! دو تین کنال پر مشتمل بڑی بڑی سرکاری عمارتیں جو کھنڈرات بنی ہوئی ہیں۔ اس میں جس کی بھی غلطی تھی کیا ان کو maintain کرنا اب آپ کی ذمہ داری نہیں ہے۔ یہ آپ کی ذمہ داری ہے کیونکہ آپ کی حکومت ہے۔ کیا اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ آپ کا ارادہ ہی نہیں کہ ان کو maintain کیا جائے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! ضمنی سوال کریں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! وہ عمارتیں جو کھنڈرات بنی ہوئی ہیں کیا یہ ان کو maintain کرنا چاہتے ہیں یا نہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! محترمہ جو کہہ رہی ہیں ٹھیک کہہ رہی ہیں۔ ہم کوشش کریں گے کہ جن عمارتوں کی ہم repair کر سکتے ہیں وہ کریں گے اور جو اس قابل ہیں ان کی repair کریں گے ورنہ جو عمارتیں خطرناک ہیں ان کو demolish کر دیں گے۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! خطرناک عمارتوں کو demolish کرنے کے بعد رقبہ کہاں جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! رقبہ گورنمنٹ کا ہے گورنمنٹ کے پاس ہی رہے گا۔ ان رقبوں کے لئے اور لائحہ عمل تیار کریں گے۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میرا جز (ج) کے حوالے سے ضمنی سوال یہ ہے کہ راجباہوں اور انہار کی بھل صفائی کس سسٹم کے تحت کی جاتی ہے؟ کیا اس کے لئے ٹھیکے دیئے جاتے ہیں اگر ٹھیکے دیئے جاتے ہیں تو کیا ان ٹھیکیداروں کی نگرانی کی جاتی ہے کہ وہ بھل صفائی کے دوران کتنی مٹی اور کتنی ریت اُٹھا رہے ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! بھل صفائی سے پہلے ہر راجباہ اور نہر کا لیول کیا جاتا ہے اور اس کام کے لئے ہماری third party موجود ہوتی ہے۔ وہ اس کے ڈرافٹ کو vet کرتی ہے اور اس کے بعد contract ہوتا ہے۔ اس کے بعد دوبارہ اس کو vet کیا جاتا ہے۔ یہ پورا process ہوتا ہے اس کے بعد ٹھیکیدار کو payment ہوتی ہے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، محترمہ! آخری ضمنی سوال کریں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میرے شہر سے جو نہر گزر رہی ہیں اس میں سے اتنی زیادہ مٹی اٹھا لی گئی تھی کہ بعد میں بے چارے دو بھائی اس نہر میں ڈوب گئے۔ کیا آپ مٹی اٹھانے والوں کو bid card دیتے ہیں، کیا اُن کو کوئی پوچھنے والا نہیں ہوتا کیونکہ انہوں نے اتنے بڑے گڑھے بنا دیئے تھے جس کی وجہ سے دو بچے ڈوب گئے۔ کیا ایسا کوئی سسٹم ہے کہ bidding کرنے کے بعد اُن کی نگرانی کی جاتی ہو؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! یہ بڑی افسوس ناک بات ہے اور ایسا نہیں ہونا چاہئے لیکن پورے پنجاب میں ایک کینال سسٹم موجود ہے۔ اس کی نگرانی ہم بھی کرتے ہیں لیکن دوسرا ادارہ بھی کرتا ہے لیکن ہم نے اپنے level کو maintain رکھنا ہوتا ہے کیونکہ ٹیل تک پانی پہنچانا ہوتا ہے۔ دریا بھی چل رہا ہے لیکن ہماری requirement کے مطابق ہی سب کچھ کیا جاتا ہے۔ ہمیں بچوں کے ڈوبنے کا افسوس ہے لیکن ہم نے اپنا level maintain رکھنا ہے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: اگلا سوال جناب ارشد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 4985 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لوئر باری دوآب نہر کی بہتری و کشادگی کے لئے خرچ کردہ رقم سے متعلقہ تفصیلات

*4985: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لوئر باری دوآب نہر کی بہتری وکشادگی اور remodeling پر سال 2015 سے آج تک کتنی رقم خرچ کی گئی ہے سال وار تفصیل دی جائے اور اس وقت اس نہر میں کتنے کیوسک پانی فراہم کیا جارہا ہے؟

(ب) اس نہر سے ساہیوال اور خانیوال کے اضلاع کو کتنے کیوسک پانی فراہم ہو رہا ہے اور پہلے کتنا پانی فراہم کیا جاتا تھا؟

(ج) اس نہر سے ان دو اضلاع کا کتنے ایکڑ رقبہ سیر اب ہو رہا ہے، فی ایکڑ کتنے منٹ پانی کس شرح یا طریق کار کے تحت فراہم کیا جاتا ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ ان اضلاع میں فی ایکڑ پانی جو فراہم کیا جاتا ہے وہ بہت کم ہے اس میں اضافہ کے لئے حکومت کیا اقدامات اُٹھا رہی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند):

(الف) لوئر باری دوآب نہر کی بہتری وکشادگی اور remodeling پر سال 2015 سے آج تک جتنی رقم خرچ کی گئی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ اس نہر میں 8550 کیوسک پانی فراہم کیا جاتا ہے۔

(ب) اس نہر سے ساہیوال اور خانیوال کے اضلاع کو 6330 کیوسک پانی فراہم کیا جارہا ہے اور اتنا ہی پانی پہلے فراہم کیا جاتا تھا۔

(ج) اس نہر سے ضلع ساہیوال اور خانیوال کا کُل رقبہ 13,10,894 ایکڑ رقبہ سیر اب ہو رہا ہے۔ پانی کی فی ایکڑ فراہمی علاقہ کے مقرر کردہ واٹر الاؤنس (3.33 اور 3.00 کیوسک فی 1000 ایکڑ) کے تحت کی جاتی ہے اور کسی بھی علاقے کا واٹر الاؤنس کا تعین درج ذیل عناصر کی بنیاد پر ہوتا ہے۔

1- سالانہ اوسط بارش
2- مٹی کی قسم
3- درجہ حرارت
4- زیر زمین پانی کی سطح اور قسم (میٹھا اور کھارا)
5- علاقے میں کاشت کی جانے والی فصل
6- نہری نظام کی قسم (ششماہی یا غیر ششماہی)

(د) ضلع ساہیوال اور خانیوال کے تمام رقبہ جات کو مقرر کردہ واٹر الاؤنس (3.33 اور 3.00 کیوسک فی 1000 ایکڑ) کے مطابق پانی فراہم کیا جا رہا ہے جو کہ ضرورت کے عین مطابق ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے جز (الف) میں پوچھا تھا کہ "لوئر باری دوآب نہر کی بہتری و کشادگی اور remodeling پر سال 2015 سے آج تک کتنی رقم خرچ کی گئی ہے سال وار تفصیل دی جائے اور اس وقت اس نہر میں کتنے کیوسک پانی فراہم کیا جا رہا ہے؟

جناب سپیکر! جز (ب) میں پوچھا تھا کہ اس نہر سے ساہیوال اور خانیوال کے اضلاع کو کتنے کیوسک پانی فراہم ہو رہا ہے اور پہلے کتنا پانی فراہم کیا جاتا تھا؟"

جناب سپیکر! میں آپ سے ڈرتے ہوئے ضمنی سوال کرتا ہوں کیونکہ آپ نے پھر میرے ضمنی سوال گننے شروع کر دیئے ہیں اس لئے میں نے جز (الف اور ب) کو اکٹھا کر دیا ہے۔

جناب سپیکر! اگر آپ غور فرمائیں تو یہ بڑا اہم سوال ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری نے محکمہ کی طرف سے دیئے جانے والے جواب میں بتایا ہے کہ 16-2015 سے لے کر 20-2019 تک 10688 ملین روپے خرچ ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ 10688 ملین کتنے ارب روپے بنتے ہیں؟ پہلے بھی یہ لوئر باری دوآب نہر 8300 سے 8500 کیوسک پانی پر چل رہی تھی جبکہ 10688 ملین کی رقم خرچ ہونے کے بعد بھی اتنا ہی پانی دیا جا رہا ہے پھر یہ remodeling کس مقصد کے لئے کی گئی تھی لہٰذا بتایا جائے کہ remodeling کے بعد اس نہر کا پانی کب تک بڑھا دیا جائے گا؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! اس پراجیکٹ کے مختلف component تھے۔

جناب سپیکر! میں آپ سے گزارش کروں گا کہ اس نہر کی rehabilitation کے لئے کہا گیا تھا کہ 201 کلومیٹر لمبی کینال کے کناروں کی مضبوطی ہو کیونکہ اس کے کنارے کمزور تھے۔ اس کے علاوہ 65 سٹرکچر بہت پرانے تھے جن کو ٹھیک کیا گیا تھا جبکہ پرانے 73 سٹرکچر کی بہتری بھی شامل تھی۔ 235 راجباہوں کو 2084 کلومیٹر لمبائی میں بہتر کیا گیا تھا اور مختلف components پر پیسا لگایا گیا تھا کیونکہ یہ بہت پرانی سکیم ہے۔

جناب سپیکر! اگر میرے بھائی ناراض نہ ہوں تو میں بتاتا ہوں کیونکہ میرے بھائی جلدی ناراض ہو جاتے ہیں۔ یہ ہمارے دَور کی سکیم نہیں بلکہ ان کے اپنے دَور کی ہے۔ آپ نے خود ہی فزیبلٹی بنوائی تھی اور پیسے بھی خود ہی خرچ کئے تھے لیکن آپ حساب ہم سے مانگ رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد ارشد ملک! دوسرا سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اس کے بعد تو ویسے ہی گراؤنڈ خالی ہے اور بس میرا ہی سوال ہے اس لئے مجھے تفصیل سے پوچھ لینے دیں۔

(اذان عصر)

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد ارشد ملک! اپنی بات جاری رکھیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرے فاضل دوست نے جواب دیا ہے لیکن مہربانی فرما کر اس کو سیاست کی نذر نہ کیا جائے کہ اُن کے دَور میں کیا ہوا یا فلاں کے دَور میں کیا ہوا۔

جناب چیئرمین: آپ سوال تو کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں وہی بات کر رہا ہوں۔ جب انہوں نے بات کی تو آپ نے اُن کو نہیں کہا کہ مضحکہ خیز جواب نہیں دینا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں نے 10688 ملین کے حوالے سے پوچھا تھا لیکن اگر اِن کو ضرب تقسیم نہیں آتی تو میں خود بتا دیتا ہوں۔ یہ 10۔ارب 68 کروڑ 80 لاکھ روپے رقم بنتی ہے اور یہ taxpayers کا پیسا تھا جو اس مد میں خرچ ہوا ہے۔ انہوں نے راجباہوں کے کناروں کے متعلق بتایا ہے لیکن وہ اس لئے مضبوط کئے گئے تھے کیونکہ اس لوئر باری دوآب نہر کا 8300 سے 8500 کیوسک پانی 10 ہزار کیوسک پر جانا تھا۔ ہم نے زمینداروں کسانوں کے لئے یہ initiative لیا تھا اور اپنا منصوبہ مکمل کر لیا تھا لیکن آج بھی اتنا ہی پانی ہے تو ان کی یہ نااہلی ہے۔ یہ بتائیں کہ اِن کی یہ نااہلی کیوں ہے؟

جناب چیئرمین: پارلیمانی سیکرٹری! اُس نہر کا دس ہزار کیوسک پر پانی جانا تھا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! اس کے دس کنٹریکٹ تھے جن میں بلوکی بیراج کی rehabilitation تھی جو 2 لاکھ 20 ہزار کیوسک پر تھا اور اس کا ڈیزائن 3 لاکھ 80 ہزار کیوسک پر ہوا تھا جس کے آٹھ component مکمل ہو چکے ہیں اور دو باقی ہیں جو انشاء اللہ جلد مکمل کر لئے جائیں۔ جب وہ مکمل ہوں گے تو اِن کا پانی پورا ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین: انشاء اللہ یہ پانی پورا ہو جائے گا۔ جناب محمد ارشد ملک! اب آپ آخری سوال کر لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں on the floor of the House یہ عرض کر رہا ہوں کہ میں اِن کے جواب سے بالکل مطمئن نہیں ہوں کیونکہ انہوں نے غلط جواب دیا ہے۔ اگر آپ مہربانی فرمائیں تو اگلا پوائنٹ اس سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔

جناب سپیکر! میں نے سوال کے جز (ب) میں پوچھا تھا کہ اس نہر سے ساہیوال اور خانیوال کے اضلاع کو کتنے کیوسک پانی فراہم ہو رہا ہے اور پہلے کتنا پانی فراہم کیا جاتا تھا؟

جناب سپیکر! اسی طرح جز (ج) میں پوچھا تھا کہ اس نہر سے ان دو اضلاع کا کتنے ایکڑ رقبہ سیراب ہو رہا ہے، فی ایکڑ کتنے منٹ پانی کس شرح یا طریق کار کے تحت فراہم کیا جاتا ہے؟

جناب سپیکر! ان کی طرف سے آنے والا جواب آپ بھی ملاحظہ فرمالیں کہ اس نہر سے ضلع ساہیوال اور خانیوال کا کتنے ایکڑ رقبہ سیراب ہو رہا ہے۔ پانی کی فی ایکڑ فراہمی علاقہ کے مقرر کردہ واٹر الاؤنس (3.33 اور 3.00 کیوسک فی 1000 ایکڑ) کے تحت کی جاتی ہے اور جواب میں علاقے کا جو واٹر الاؤنس ہے اس کے لئے شرائط میں سالانہ اوسط، مٹی کی قسم، درجہ حرارت، زیر زمین پانی کی سطح اور قسم (میٹھا اور کھارا)، علاقے میں کاشت کی جانے والی فصلیں اور نہری نظام کی قسم وغیرہ ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے معزز پارلیمانی سیکرٹری سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ میرا یہ جو 9.L section ہے جو کھارے پانی والا اور کڑوے پانی والا section ہے اس میں یہ 3.33 اور 3.00 والی شرح وہاں پر نہیں لگتی۔

جناب سپیکر! یہ میرے بالکل ساتھ adjacent ہے کمہاری والا سیکشن جس کی شرح 5.50 کیوسک ہے جہاں brackish water ہوتا ہے جیسے میرے علاقے میں 106/9-L, 107/9-L,108/9-L, 110/9-L,110/9-L,111/9-L, ہے 9-L کی بیلٹ ہے تو یہ جو 112/9-L اور 113/9-L اور اسی طرح 5-L کے 78/5-L,79/5-L اور 80/5-L کے علاقوں میں brackish water ہے جہاں پر انہوں نے جو فارمولا لگایا ہے یہ غلط ہے۔

جناب سپیکر! میں on the floor of the House انہیں چیلنج کرتا ہوں کہ اس غلط فارمولے کے تحت میرے ضلع کے کسانوں اور زمینداروں کو نقصان پہنچا رہے ہیں کیونکہ وہ تو بے چارے پانی کے پیاسے ہیں اور ان کی فصلیں برباد ہو رہی ہیں۔

جناب سپیکر! اس لئے میرا یہ ضمنی سوال ہے کہ according to the rules of the department کب تک فارمولا لگا دیں گے۔ جہاں پر کڑوا پانی ہو گا یا کھارا پانی ہو گا تو 5-L اور 9-L والے چکوک میں کب تک یہ فارمولا revise کر کے لگا دیں گے؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! میں اپنے فاضل دوست کو یہ ضرور کہوں گا کہ جو واٹر الاؤنس پنجاب میں allow ہے اس حساب سے لگایا جاتا ہے اور پرانا واٹر الاؤنس لاگو ہے جبکہ further میں آپ کی اتنی بات ضرور ماننے کے لئے تیار ہوں کہ جتنی آبادیاں آئی ہیں اور آگے ہم جو ڈیم بنانے جا رہے ہیں تو اگر پانی وافر ہوا تو حکومت پوری کوشش کرے گی کہ واٹر الاؤنس جو آپ بتا رہے ہیں، اگر ہمارا پانی اضافی آ جاتا ہے تو واٹر الاؤنس تو نہیں بڑھ سکتا البتہ اس کی شرح adjust ضرور ہو سکتی ہے۔ شکریہ

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! مجھے اپنا سوال تو پورا۔۔۔

جناب چیئرمین: نہیں، جناب محمد ارشد ملک! آپ کے تین ضمنی سوال بڑی تفصیل کے ساتھ ہو چکے ہیں اس لئے آپ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال نمبر 5048 جناب بابر حسین عابد کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے اور آج کے تمام سوالات بھی مکمل ہو گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

رحیم یار خان: سکارپ واٹر پمپس کے چالو حالت سے متعلقہ تفصیلات

*3692: **محترمہ طحیٰانون:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا رحیم یار خان میں سکارپ کے واٹر پمپس فنکشنل ہیں تو کتنی کیپسٹی میں ہیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

سکارپ-VI سیلائن زون رحیم یار خان میں 514 ٹیوب ویل لگائے گئے ہیں جو کہ مکمل طور پر تمام فنکشنل / چالو حالت میں ہیں اور ان کی موجودہ استعداد (Efficiency) 96 فیصد ہے اور ان کا کل ڈسچارج 1083 کیوسک ہے۔

تحصیل بھیرہ و بھلوال میں محکمہ آبپاشی
کے دفاتر کی تعداد اور مشینری کی حالت سے متعلقہ تفصیلات

*3658: **جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل بھیرہ اور تحصیل بھلوال (ضلع سرگودھا) میں محکمہ آبپاشی کے کتنے دفاتر ہیں؟

(ب) ان تحصیلوں میں کون کون سی انہار / راجباہ / مائنرز ہیں؟

(ج) ان تحصیلوں میں کتنا بجٹ مالی سال 19-2018 میں فراہم کیا گیا؟

(د) ان تحصیلوں میں محکمہ ہذا کی کتنی مشینری ہے کتنی درست حالت میں اور کتنی ناکارہ پڑی ہوئی ہے؟

(ہ) کیا حکومت ناکارہ مشینری کی فروخت کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(و) ان تحصیلوں میں کون کون سی اسامیاں خالی ہیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) تحصیل بھیرہ اور بھلوال (ضلع سرگودھا) میں محکمہ آبپاشی شاہپور ڈویژن کا ایک دفتر، رسول ڈویژن کا ایک دفتر اور ایکسیئن اریگیشن ورکشاپ بھلوال کا دفتر ہے۔

(ب) تحصیل بھیرہ اور تحصیل بھلوال میں انہار، راجباہ، مائنر کی تفصیل درج ذیل ہیں:

شاہپور ڈویژن ایل جے سی

نمبر شمار	نام نہر	نمبر شمار	نام نہر
1-	شاہپور برانچ	2-	ویسٹرن فیڈر راجباہ
3-	ایسٹرن فیڈر مائنر	4-	ودھن مائنر
5-	بھیرہ مائنر	6-	لوئر جہان خان مائنر
7-	راکھ میانی راجباہ	8-	جیون وال راجباہ
9-	وجھی راجباہ	10-	اعوان راجباہ
11-	ڈیوس راجباہ	12-	پنڈی کوٹ راجباہ
13-	علی پور مائنر	14-	ٹھٹھی ولانہ سب مائنر
15-	چک قاضی راجباہ	16-	خان محمد والا راجباہ
17-	کوٹ ممیانہ راجباہ	18-	چک مصراں راجباہ
19-	رانی واہ راجباہ	20-	فتح خان مائنر
21-	نور پور سب مائنر	22-	ڈنگہ سب مائنر
23-	شیر والا سب مائنر	24-	ڈھل راجباہ
25-	خدا بخش راجباہ	26-	نبہ راجباہ
27-	سڈا مائنر		

رسول ڈویژن ایل جے سی

نمبر شمار	نام نہر	نمبر شمار	نام نہر
1-	کلیان پور مائنر	2-	پکھووال ڈسٹی
3-	مونہ ڈسٹی	4-	جسپال ڈسٹی
5-	چبہ ڈسٹی	6-	نبی شاہ مائنر

7-	فتح پور ڈسٹی	8-	سنگھرہ ڈسٹی
9-	رتوکالا ڈسٹی	10-	کوٹ حاکم خان مائنر
11-	ہاتھی ونڈ سب مائنر	12-	دھوری ڈسٹی
13-	یار محمد ڈسٹی	14-	مٹھہ لک ڈسٹی
15-	بیری والہ ڈسٹی	16-	سالم ڈسٹی

کڑانہ ڈویژن ایل جے سی

1- دیووال راجباہ

(ج) ان تحصیلوں میں مالی سال 19-2018 میں فراہم کئے گئے بجٹ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

شاہ پور ڈویژن ایل جے سی	1.608 ملین روپے
رسول ڈویژن ایل جے سی	8.022 ملین روپے
کڑانہ ڈویژن ایل جے سی	21.703 ملین روپے
ایکسیئن ورکشاپ ڈویژن بھلوال	78.15 ملین روپے
میزان	109.483 ملین روپے

(د) ان تحصیلوں میں محکمہ انہار کی ایک لوڈر اور ایک لنک بیلٹ کرین ہے جو کہ ورکنگ حالت میں ہے جبکہ دو ناکارہ گاڑیاں موجود ہیں۔

(ہ) ناکارہ گاڑیوں کی نیلامی کا پراسس محکمہ ہذا کی پالیسی کے مطابق جاری ہے۔

(و) تحصیل بھیرہ اور بھلوال میں محکمہ ہذا کی مندرجہ ذیل 55 عدد اسامیاں خالی ہیں۔

نمبر شمار	کینال ڈویژن	تعداد خالی اسامی
1-	شاہ پور ڈویژن ایل جے سی	کینال پٹواری 23
		بیلدار 11
2-	رسول ڈویژن ایل جے سی	کینال پٹواری 12
		اے وی سی 2
		نائب قاصد 2
		بیلدار 5
	کُل میزان	55 عدد

تحصیل میاں چنوں میں انہاراور راجباہوں کے نام
منظور شدہ پانی نیز نہر 15 ایل و راجباہ 8 بی آر میں پانی سے متعلقہ تفصیلات

*5048: **جناب بابر حسین عابد:** کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل میاں چنوں میں کون کون انہار اور راجباہ سے زمینوں کو پانی فراہم ہوتا ہے ان انہار، راجباہ کے نام اور ان کا منظور شدہ پانی کتنا ہے اس وقت ان میں کتنا پانی چھوڑا جا رہا ہے؟

(ب) نہر 15 ایل اور راجباہ 8۔ بی۔ آر کا پانی کتنا کتنا ہے اس وقت ان میں کتنا چھوڑا جا رہا ہے ان سے کتنے ایکڑ رقبہ سیراب ہوتا ہے کیا یہ سالانہ انہار اور راجباہ ہیں اگر سالانہ ہیں تو پھر ان میں کتنے دن پانی فراہم نہیں کیا جاتا ہے؟

(ج) کیا حکومت راجباہ 8۔ بی آر اور 15 ایل نہر میں پانی پورا منظور شدہ چھوڑنے کا ارادہ ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) تحصیل میاں چنوں کے رقبہ جات کو جو انہار اور راجباہ جزوی طور پر پانی فراہم کرتی ہیں اور اُن کے منظور شُدہ پانی کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ ان انہار اور راجباہ کو منظور شُدہ ڈسچارج کے مطابق پانی دیا جا رہا ہے۔

(ب) پندرہ ایل ڈسٹی کا ڈسچارج 465.60 کیوسک ہے اور آٹھ بی آر ڈسٹی کا ڈسچارج 22.50 کیوسک ہے۔ ان دونوں نہروں کو منظور شُدہ ڈسچارج کے مطابق پانی فراہم کیا جا رہا ہے۔ پندرہ ایل ڈسٹی سے 60,501 ایکڑ اور آٹھ بی آر ڈسٹی سے 6094 ایکڑ رقبہ سیراب ہوتا ہے۔ یہ دونوں نہریں سالانہ ہیں اور سالانہ بندی (29۔ دسمبر تا 15۔ جنوری) یا Rotational Programme کے دوران یہ نہریں بند رہتی ہیں۔

(ج) آٹھ بی آر ڈسٹی اور پندرہ ایل ڈسٹی منظور شُدہ ڈسچارج کے مطابق چل رہی ہیں۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ضلع ساہیوال: محکمہ آبپاشی کو سال 2019-20 میں
بھل صفائی کے لئے فراہم کردہ رقم اور اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

1077: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال محکمہ آبپاشی نے سال 2019-20 میں بھل صفائی کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی کتنی رقم بھل صفائی پر خرچ ہوئی اس رقم سے کتنے فیصد بھل صفائی ہو سکی مکمل تفصیل بتائیں؟

(ب) ضلع ساہیوال حلقہ پی پی-198 کی نہروں کی بھل صفائی کے لئے کتنی رقم رکھی جاتی ہے کیا اس رقم سے تمام نہروں کی بھل صفائی کا کام تسلی بخش ہو جاتا ہے، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) ضلع ساہیوال میں مالی سال 2018-19 میں بھل صفائی کے لئے کوئی رقم مختص نہ کی گئی لہٰذا اس سال کوئی بھل صفائی نہ کروائی گئی۔

مالی سال 2019-20 میں بھل صفائی کے لئے کل -/3292774 روپے مختص کئے گئے اور رقم سے 8 نہروں L-9 ڈسٹی، R-6 ڈسٹی، L-11 ڈسٹی، وہاب ڈسٹی، L-14 ڈسٹی، 6R2/L مائنر، 5L1/R مائنر، اور 12L1/R مائنر کی بھل صفائی کروائی جا چکی ہے کیونکہ درج بالا نہریں پانی کے بہاؤ کے حوالے سے شدید مشکلات سے دوچار تھیں۔ درج بالا ان نہروں کا کام ان کے تخمینہ جات کے مطابق 100 فیصد مکمل ہو چکا ہے۔ ان نہروں کی بھل صفائی کے بعد اب ان نہروں میں پانی کے بہاؤ میں کوئی مسئلہ نہ ہے۔

(ب) ضلع ساہیوال حلقہ پی پی-198 کی نہروں کی بھل صفائی کے لئے کوئی رقم نہ رکھی گئی۔ اور نہ ہی بھل صفائی کی گئی کیونکہ حلقہ پی پی-198 کی نہروں میں پانی کے بہاؤ سے متعلقہ کوئی مسئلہ نہ ہے۔ مالی سال 2019-20 میں بھل صفائی صرف ان نہروں کی گئی ہے جو کہ شدید مسائل سے دوچار تھیں۔

محکمہ آبپاشی ساہیوال کی ملکیتی زمین پر ناجائز قابضین کے قبضہ سے متعلقہ تفصیلات

1104: جناب محمد ارشد ملک: کیاوزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ آبپاشی کی ملکیتی اراضی کی تفصیل فراہم کریں نیز مذکورہ زمین اس وقت کس کس فرد و محکمہ کے زیر استعمال ہے اس سے محکمہ کو کتنی آمدن سالانہ ہو رہی ہے، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) ضلع ہذا میں کتنی اراضی ناجائز قابضین کے قبضہ میں ہے ان کے نام اور اراضی کی مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) ان قابضین سے اراضی واگزار کروانے کے لئے حکومت کیا اقدامات اُٹھا رہی ہے نیز یہ کہ اراضی واگزار نہ کروانے کی وجوہات کیا ہیں اور ناجائز قابضین کے خلاف کیا کیا اقدامات اٹھائے گئے سال 2018-19 اور 2020 میں محکمہ انہار کی کتنی اراضی واگزار کروائی گئی اور مزید کتنی اراضی پر قبضہ ہوا، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) ضلع ساہیوال میں LBDC نہر سے ملحقہ پٹی (سٹرپ) کا کل رقبہ 789 ایکڑ ہے اور ریسٹ ہاؤس کا کل رقبہ 355.44 ایکڑ ہے۔ LBDC نہر سے ملحقہ پٹی کے کل رقبہ 789 ایکڑ میں سے 56 ایکڑ پر ناجائز قابضین کا قبضہ ہے جنہوں نے معزز عدالتوں سے حکم امتناعی حاصل کیا ہوا ہے۔ ریسٹ ہاؤس کے کل رقبہ میں سے 71.54 ایکڑ محکمہ کے پاس ہے اور 283.66 ایکڑ ڈسٹرکٹ پرائیویٹائزیشن بورڈ کو نیلامی کے لئے دے رکھا ہے کیونکہ محکمہ نے کسی رقبہ کو خود آکشن یا پٹہ پر نہ دیا ہے اس لئے محکمہ کو کوئی آمدنی نہیں ہو رہی۔

(ب) ریسٹ ہاؤسز کے ساتھ ملحقہ زمین پر کوئی قبضہ نہ ہے۔LBDC نہر سے ملحقہ پٹی (سٹرپ) کا کل رقبہ 789 ایکڑ میں سے 56 ایکڑ اراضی ناجائز قابضین کے پاس ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. LBDC برجی نمبر 405-412/L کے پندرہ ایکڑ رقبہ پر مسمی محمد نواز قابض ہے اور اس زمین پر معزز سول جج سردار محمد نوید نے حکم امتناعی جاری کیا ہوا ہے کیس زیر سماعت ہے۔
2. LBDC برجی نمبر 407-409 کے پانچ ایکڑ رقبہ پر مسمی عمران جاوید موضع ہڑپہ سٹیشن قابض ہے اور اس زمین پر معزز سول جج سردار محمد نوید نے حکم امتناعی جاری کیا ہوا ہے کیس زیر سماعت ہے۔
3. LBDC برجی نمبر 496-520/L کے 7 ایکڑ رقبہ پر مسمی وحید حسین چک نمبر 114/R7 قابض ہے اور اس زمین پر معزز عدالت عالیہ جناب جسٹس ارسال حسن سید صاحب نے حکم امتناعی جاری کیا ہوا ہے کیس زیر سماعت ہے۔
4. LBDC برجی نمبر 450-462/R کے 14 ایکڑ رقبہ پر مسمی منیر احمد چک نمبر 109/R7 قابض ہے اور اس زمین پر معزز عدالت عالیہ جناب جسٹس چوہدری محمد اقبال نے حکم امتناعی جاری کیا ہوا ہے کیس زیر سماعت ہے۔

(ج) ناجائز قابضین سے رقبہ واگزار کروانے کے لئے محکمہ قانونی کاروائی کر رہا ہے اور حکم امتناعی ختم کروانے کے لئے کوششیں جاری ہیں۔مزید بر آں ناجائز قابضین پر سالانہ وار تاوان عائد کیا جا رہا ہے۔سال 2018-19 اور 2019-20 میں تقریباً 700 ایکڑ رقبہ واگزار کروایا گیا ہے۔ ضلع ساہیوال میں مزید کسی رقبہ پر قبضہ نہ ہوا ہے۔

ضلع بہاولنگر میں موجود انہار،
راجباہ، مائنز کی تعداد، منظور شدہ پانی سے متعلقہ تفصیلات

1107: چودھری مظہر اقبال: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ آبپاشی ضلع بہاولنگر میں کون کون سی انہار، راجباہ، مائنز ہیں ان کے نام اور ان کا منظور شدہ پانی کتنا کتنا ہے؟

(ب) نہرون۔آراور مائنزون۔ایل پر کون کون ملازمین کب سے فرائض سرانجام دے رہے ہیں؟

(ج) اس نہراور مائنز پر کتنی رقم سال 19-2018اور20-2019میں کس کس منصوبہ پر خرچ کی گئی ہے؟

(د) مائنزون۔ایل میں کتنے موگہ جات ہیں یہ کن کن چکوک کو پانی فراہم کرتے ہیں چک نمبر10۔ون آر آرائیاں والا کو کون کون سے موگہ جات سے پانی فراہم کیا جارہاہے کیا اس چک کے تمام موگہ جات کو پانی فراہم ہورہاہے؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ چک 10۔ون آر کے شروع میں واقع موگہ جات کو پانی فراہم ہورہاہے اور ہیڈپر واقع موگہ نمبر 5 کو پانی نہیں مل رہاہے اس کی بڑی وجہ اوورسیئر ہے اس بابت حکومت کیا اقدامات اٹھارہی ہے؟

وزیر آبپاشی(جناب محمد محسن لغاری):

(الف) ضلع بہاولنگر میں بہاولنگر کینال سرکل بہاولنگر کی انہار کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سب انجینئرنگ شاہد افتخار 21.08.2020 سے اب تک تعینات ہے۔عملہ شارٹ ہونے کی وجہ سے بیلدار،میٹ تعینات نہ ہے۔

(ج) سال19-2018اور20-2019میں اس نہر پر کوئی رقم خرچ نہ کی گئی ہے۔

(د) اس نہر پر چھ عدد موگہ جات ہیں اور یہ چک نمبر R1/10 اور چک نمبر R1/12 کو پانی فراہم کرتے ہیں نیز چک نمبر R1/10 کو موگہ نمبر R1/42، R1/41، TL/1L/1R/3R/14200، L/10900/2 سیراب کرتے ہیں اور اس چک کے تمام موگہ جات کو حق کے مطابق پانی فراہم کیا جارہاہے۔

(ہ) یہ درست ہے کہ چک نمبر R1/10 کے شروع میں واقع موگہ جات کو پانی فراہم ہورہا ہے اور موگہ نمبر 5 کو بھی اس کے حق کے مطابق پانی مل رہاہے نیز اوورسیئر کی طرف سے کوئی رکاوٹ نہ ہے۔

بہاولنگر: محکمہ آبپاشی کو فراہم کردہ
رقم اور ترقیاتی منصوبہ جات و تخمینہ لاگت سے متعلقہ تفصیلات

1108: چودھری مظہر اقبال: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ آبپاشی ضلع بہاولنگر کو مالی سال 20-2019 میں مدوار کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(ب) اس ضلع میں اس مالی سال کے دوران جو جو ترقیاتی منصوبہ جات مکمل ہوئے یا شروع کئے گئے ان کے نام، تخمینہ لاگت اور خرچ کردہ رقم کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) اس ضلع میں کون کون سے ایس ڈی اور اور اوور سیئر کتنے کتنے عرصہ سے اس ضلع میں کہاں کہاں کام کر رہے ہیں؟

(د) کتنے اور کون کون سے اوور سیئر حکومتی پالیسی کے برعکس اس ضلع میں فرائض سرانجام دے رہے ہیں؟

(ہ) کس کس اوور سیئر کے خلاف اس وقت کہاں کہاں کس کس بناء پر محکمانہ اور قانونی کارروائیاں چل رہی ہیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

محکمہ آبپاشی ضلع بہاولنگر کو مالی سال 20-2019 میں جاری شدہ پانچ ترقیاتی سکیموں کے لئے پنجاب گورنمنٹ نے مبلغ 380.110 ملین روپے اور تعمیر و مرمت کے لئے مبلغ 77.11 ملین روپے جاری کئے تھے، تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ آبپاشی ضلع بہاولنگر میں مالی سال 20-2019 میں کوئی نئی ترقیاتی سکیم شروع نہ ہوئی اور نہ ہی پہلے سے جاری شدہ ترقیاتی سکیم مکمل ہوئی تاہم پہلے سے جاری شدہ پانچ ترقیاتی سکیموں کا تخمینہ لاگت و کل خرچ شدہ رقم کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ایس ڈی اوز اور اوور سیئر کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) کوئی بھی اوور سیئر اس ضلع میں حکومتی پالیسی کے برعکس کام نہیں کر رہا ہے۔

(ہ) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب تنویر اسلم ملک: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: جی، فرمائیں!

جناب تنویر اسلم ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آپ کا صرف ایک منٹ لوں گا۔ میری گزارش ہے کہ حالیہ برسات کے دوران ضلع چکوال میں بہت زیادہ نقصانات ہوئے ہیں اور ضلع چکوال کی تقریباً تمام تحصیلوں میں ایک بار نہیں بلکہ دو تین بار سیلابی کیفیت پیدا ہوئی ہے۔ لوگوں کے گھروں تک 10،10 اور 12،12 فٹ پانی آیا ہے جبکہ تاجروں کا بھی نقصان ہوا ہے۔

جناب سپیکر! ہمارے سپیکر جناب پرویز الٰہی کا حلقہ بھی چونکہ چکوال میں ہی ہے اور وہ ان ساری باتوں سے بخوبی واقف ہیں بالخصوص تحصیل کلر کہار کے ایریا نور پور میں 10،10 اور 12، 12 فٹ پانی آیا ہے جس سے تاجروں کا بہت زیادہ نقصان ہوا ہے۔

جناب سپیکر! میری آپ کے توسط سے حکومت سے یہی گزارش ہو گی کہ چکوال کے ان نقصانات کو دیکھتے ہوئے چکوال کو آفت زدہ ضلع قرار دیا جائے اور لوگوں کی مدد کی جائے کیونکہ وہاں کے غریب لوگ بہت پریشان ہیں جو کہ حکومت کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ شکریہ

جناب چیئر مین: معزز ممبر کی بڑی جائز بات ہے تمام متعلقہ محکمے مکمل سروے کر کے متاثرین کے نقصانات کا ازالہ کریں۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب چیئر مین: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں اور آج کا پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 603 جناب سمیع اللہ خان کا ہے جو کہ پڑھا جا چکا تھا جس کا جواب وزیر قانون نے دینا ہے۔

پنجاب ہاؤسنگ سوسائٹی لاہور میں چار افراد کا قتل

(۔۔۔جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میری اس حوالے سے گزارش ہو گی کہ اس توجہ دلاؤ نوٹس کو pending فرما لیا جائے کیونکہ last time جب یہ توجہ دلاؤ نوٹس take up ہوا تھا تو فیصلہ ہوا تھا کہ میں نے متعلقہ پولیس اور

سینئر آفیسرز کو بلا کر جناب سمیع اللہ خان کو بریفنگ دینی ہے۔ آج ہم نے وہ بریفنگ دینی تھی لیکن ہم نے categorically پولیس والوں کو پندرہ دن کا وقت دیا ہے اور آپ سے پندرہ دن کے بعد اس پر progress لیں گے تاکہ پھر اس کے بعد اس پر کوئی فیصلہ کیا جائے۔ ہم already اس پر کام کر رہے ہیں اور محرک اس سے مطمئن ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ اس توجہ دلاؤ نوٹس کو pending کرتے ہیں۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 615/20 محترمہ خدیجہ عمر کا ہے اور ان کی طرف سے request آئی ہے کہ میرے توجہ دلاؤ نوٹس کو pending کیا جائے لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میری گزارش ہو گی کہ جب ایک توجہ دلاؤ نوٹس آتا ہے تو اس کے لئے ہمیں بہت کام کرنا پڑتا ہے۔ رپورٹ مانگتے ہیں لیکن رپورٹ کے ساتھ یہ طے شدہ اصول ہے کہ ہمارے آفیسرز بھی وہاں سے اسمبلی میں آتے ہیں تو جب آفیسرز بھی آئے ہوں، سٹاف بھی سارا ہو تو توجہ دلاؤ نوٹس دینے والوں کو کم از کم یہ چاہئے کہ وہ present ہوں کیونکہ آج اگر سارے آفیسرز وہاں سے آئے ہیں۔ اگر آپ توجہ دلاؤ نوٹس کو pending فرمائیں گے تو دو دوبارہ ان آفیسرز کو اسمبلی آنا پڑے گا اس لئے یا تو آفیسرز کو exempt کر دیں اور اس توجہ دلاؤ نوٹس کو pending فرما لیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 617/20 سید علی حیدر گیلانی کا ہے۔ جی، اسے پڑھیں۔

مظفر گڑھ: تحصیل جتوئی کے پندرہ سالہ زین العابدین کا قتل

سید علی حیدر گیلانی: جناب سپیکر! شکریہ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع مظفر گڑھ کی تحصیل جتوئی کے نواحی علاقہ بستی اللہ بخش کے رہائشی پندرہ سالہ زین العابدین کو تین دوستوں نے دس محرم الحرام کے دن مچھلی کھلانے کے بہانے جنگل میں لے جا کر بد فعلی کا نشانہ بنایا۔ مزاحمت پر بچے کی پشت پر گولی مار دی گئی جو کہ اب نشتر ہسپتال میں زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہا ہے؟

(ب) کیا اس واقعہ کا مقدمہ درج کر لیا گیا ہے اور اگر ہاں تو کن دفعات کے تحت نیز اس میں ملوث کتنے افراد کو گرفتار کیا گیا ہے۔ اس واقعہ کی مکمل تفتیش سے آگاہ کیا جائے؟

جناب سپیکر! میں اس میں یہ add کرنا چاہوں گا کہ یہ کوئی پہلا واقعہ مظفر گڑھ، ملتان اور ڈی جی خان میں پیش نہیں آیا بلکہ اس قسم کے متعدد واقعات پہلے پیش آ چکے ہیں جبکہ وہاں کی ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن اور پولیس کے high officials کے نوٹس میں ہمارے ضلع مظفر گڑھ کے منتخب ممبران لائے اور کہا کہ آپ اس پر ایکشن لیں۔ وہاں کے متعلقہ ڈی پی او مظفر گڑھ سے محترمہ حنا ربانی کھر نے personally اس matter پر جا کر discuss کیا لیکن انہوں نے قومی اسمبلی میں جو رپورٹ اس واقعہ کی پیش کی میں سمجھتا ہوں کہ وہ بالکل satisfied نہیں تھی۔ میری گزارش وزیر قانون سے ہوگی کہ اس پر کوئی ایکشن لیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر!

(الف) یہ درست ہے کہ یہ واقعہ سرزد ہوا ہے۔

(ب) جی، ہاں مقدمہ درج رجسٹرڈ ہوا۔ اس بابت مقدمہ نمبر 194/20 مورخہ 3-اگست 2020 بجرم 34-367,324,377,511 تھانہ میر ہزار ضلع مظفر گڑھ میں درج ہو چکا ہے۔ کارروائی عمل میں لاتے ہوئے مندرجہ ذیل تین کس ملزمان کو گرفتار کر لیا ہے اور تینوں ملزمان بر یمانڈ جسمانی ہیں۔ ملزمان کے نام محمد امین عرف مینا، محمد شفقت عرف ڈبری اور تیسرے ملزم کا نام محمد عمر ولد سیف ہے۔ ملزمان جس موٹر سائیکل پر بچے کو بٹھا کر لے گئے تھے وہ بھی برآمد کر لیا گیا ہے۔ ڈی این اے ٹیسٹ کے لئے ہم نے رجوع کیا ہوا ہے اور جو victim ہے اس کا بیان 161 کے تحت درج کر کے انشاء اللہ اس کی میرٹ پر تفتیش کر کے چالان عدالت میں پیش کیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: جی، اس توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب چیئرمین: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 458/20 ربیعہ نصرت کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 466/20 جناب صہیب احمد ملک کی ہے۔ جی، اس پڑھیں!

ضلع سرگودھا کے موضع جاوا
کے سیم نالہ میں شگاف پڑنے سے سینکڑوں ایکڑ کھڑی فصلیں تباہ

جناب صہیب احمد ملک: جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "نئی بات" کی اشاعت مورخہ 24۔اگست 2020 کی خبر کے مطابق تحصیل بھیرہ اور تحصیل بھلوال کے درمیان سیم نالہ میں شگاف پڑنے سے سینکڑوں ایکڑ رقبہ زیر آب، لاکھوں کا نقصان۔ تفصیلات کے مطابق تحصیل بھیرہ اور تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا موضع چاوا کے قریب سیم نالہ میں شگاف پڑنے سے سینکڑوں ایکڑ رقبہ زیر آب آ گیا جس سے دھان، مکئی اور سبز چارہ کی کھڑی فصلیں تباہ ہو گئیں۔ جن میں مختلف موضع جات پانی میں ڈوب گئے۔ سالم، دیوال، پنڈی کہوٹ، کوٹ حاکم خان کالونی، نبی شاہ بالا، علی پور نون، تھلیاں کالونی دونوں طرف، خان محمد والا، ہاتھی ونڈ، جہان پور، دھوری، مہر کالونی نزد ہاتھی ونڈ، خواجہ صلہ، جناح کالونی اور ڈیرہ جات سمیت اس سے ملحقہ بستیوں میں تین سے چار فٹ تک پانی گھروں میں داخل ہونے سے لاکھوں روپے کا گھریلو سامان تباہ ہو گیا۔ رابطہ سڑکیں پانی میں ڈوب گئیں۔ گزشتہ روز ہونے والی تباہ کن بارش سے پہلے ہی نشیبی علاقے پانی میں ڈوب گئے تھے اور ان آبادیوں کا زمینی رابطہ منقطع ہو گیا ہے۔ نکاسی آب کا کوئی ذریعہ نہ ہونے کی وجہ سے لوگوں کے گھر تباہ ہو رہے ہیں۔ سیم نالہ میں شگاف پڑنے سے تحصیل بھیرہ اور تحصیل بھلوال کے ملحقہ آبادیوں میں نکاسی آب نہ ہونے کی وجہ سے شدید تشویش اور اضطراب پایا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! جناب صہیب احمد ملک نے جو issue اٹھایا ہے وہ نہایت ہی اہم ہے۔ اس سال وہاں پر بارشیں unprecedented ہوئی ہیں۔ وہاں پر ہمارا ڈرینج سسٹم فلڈ ڈرین نہیں ہے بلکہ وہ ایک نارمل ہے جو soil surface level کو ڈرین کرنے کے لئے ہوتا ہے جس کی design capacity four cusec per square mile ہے۔

جناب سپیکر! اس وقت وہاں پر جو بارشیں ہوئی ہیں وہ تحصیل بھلوال میں 247.6 mm اور تحصیل بھیرہ میں 371.5 mm ہوئی ہے جو unprecedented ہیں۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ surface کے پانی کو ڈرین کرنے کے لئے جو سسٹم ڈیزائن ہے وہ four cusec per square mile ہے۔ اس قسم کی بارش کے بعد اس کی requirement ninety cusec per square mile. بنتی ہے۔ جو سسٹم چار کیوسک کے لئے ڈیزائن کیا گیا ہے اس کے اوپر 90 کیوسک کا بوجھ آ گیا۔ یہ ممکن ہی نہیں تھا کہ existing drainage system اس پانی کو تیزی سے لے جا سکے۔

جناب سپیکر! وہاں فوری طور پر مشینری depute کر دی گئی، اس وقت بھی وہاں پر پندرہ excavators دن رات کام کر رہے ہیں اور ہمارا اسٹاف بھی اپنی بساط کے مطابق کام کر رہا ہے۔ یہ issue بہت اہم ہے جیسا کہ میں نے کہا کہ یہ unprecedented ہے۔ اس ڈرین کا out fall دریائے جہلم کے اندر ہے۔ جس وقت rivers بھی high flood میں ہوں اور پانی ڈرینوں سے rivers میں جانا ہو تو پھر rivers بھی وہ پانی لینے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ یہ natural phenomena ہے یعنی اگر آگے زیادہ پانی ہے تو پھر پیچھے والا پانی وہاں نہیں جائے گا۔

جناب سپیکر! اس وقت بدقسمتی سے سوائے اس انتظار کے کچھ نہیں ہو سکتا کہ پانی کا لیول کم ہو۔ یہ drainage جو صرف four cusec per square mile کو ڈرین کرنے کی capacity رکھتی ہیں وہ ninety cusecs کو ڈرین کیسے کریں گی؟ اس کا کوئی فوری حل نہیں ہے، ایک دم drainage system design نہیں کیا جا سکتا اور once in hundred years phenomena کے لئے پورے کے پورے سسٹم کو ڈیزائن نہیں کیا جا سکتا۔ یہ ایک freak incident تھا جس کو ہمیں بدقسمتی سے tolerate کرنا پڑے گا۔

جناب سپیکر! میں نے وہ ایریا وزٹ بھی کیا تھا اور میری ڈپٹی کمشنر سے بات ہوئی تھی انہوں نے بتایا کہ ہمارا سٹاف کام کر رہا ہے، وہ جانوروں کے لئے چارہ مہیا کر رہے ہیں اور انہوں نے کیمپ بھی لگائے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! میری سینئر ممبر بورڈ آف ریونیو سے بھی بات ہوئی تھی کہ اس علاقے کو آفت زدہ قرار دیا جائے تاکہ ہم جو ریلیف دے سکیں وہ دیں۔

جناب سپیکر! میں معزز ممبر کی اس figure کو درست مانتا ہوں کیونکہ I actually went and saw this area وہاں پر ایک جگہ تو پانی اتنا زیادہ تھا کہ وہ میری سرکاری جیپ کے بونٹ تک آ گیا بلکہ بونٹ کے اوپر سے بھی پانی گزر رہا تھا۔ ایک جگہ نبی شاہ جھیل ہے وہ natural phenomena ہے جس میں ڈپریشن ہے اور ہر جگہ سے پانی آکر وہاں کھڑا ہوتا ہے اس لئے وہاں روڈ پر بہت پانی تھا۔ اس وقت ہم ڈرین کرنے کے لئے مستقل کوشش کر رہے ہیں اور اب دریا میں بھی پانی کا لیول کم ہونا شروع ہو گیا ہے اس لئے اب drainage is slow but the water is draining out of there.

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ۔۔

جناب چیئرمین: ماشاءاللہ منسٹر صاحب نے بڑا detail جواب دیا ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میری بات تو سن لیں۔ پنجاب اسمبلی کے رولز کے مطابق I have five minutes to speak on this.

جناب چیئرمین: نہیں، نہیں۔ منسٹر صاحب نے جواب دے دیا ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! کیا تحریک التوائے کار پر پانچ منٹ بات کرنے کی اجازت نہیں ہے؟

جناب چیئرمین: اس میں نہیں ہے وہ آپ زیرو آور پر بات کر سکتے ہیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ منسٹر صاحب آج سے تین دن پہلے وہاں جاتے ہیں اور انہوں نے بڑی مہربانی کی ہے۔

جناب سپیکر! میں specially جاکر سیکرٹری اریگیشن کو ملا، میں اسمبلی میں منسٹر صاحب سے ملا انہوں نے بڑی مہربانی کی اور ان سے جو حتی الامکان کوشش ہو سکتی تھی انہوں نے کی۔

MR CHAIRMAN: You should be grateful.

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! I am grateful میں تو کہہ رہا ہوں۔ اب آگے تو بات سن لیں، آپ میری طرف دیکھیں۔ (قہقہہ)

جناب چیئرمین: جی، بات کریں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! منسٹر صاحب موقع پر جاتے ہیں اور ہمیں ان پر پورا یقین ہے ان کا عملہ وہاں پر کام کر رہا ہے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ میں ان کے ساتھ کچھ اور تفصیلات share کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: آپ اس کے بعد منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ کر share کر لیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! یہ بات floor پر کرنا ضروری ہے تاکہ وہ ensure کر دیں۔۔۔

جناب چیئرمین: وہ ہاؤس میں ہی موجود ہیں آپ ان کے ساتھ بیٹھ کر share کر لیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! جو بھی معاملات ہیں ان کے مطابق آپ نے اور منسٹر صاحب نے ensure کرنا ہے کہ میرے حلقے کے مسائل کو حل کیا جائے۔ انہوں نے اس علاقے کو خود آفت زدہ قرار دینے کی بات کی ہے۔۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب نے پہلے بھی آپ کا معاملہ کتنا serious لیا ہے، خود وزٹ کیا اور آپ کو detail سے جواب دیا ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! انہوں نے کس کی وجہ سے وزٹ کیا ہے وہ میں ان سے بعد میں بات کروں گا۔۔۔

جناب چیئرمین: چلیں، بس ٹھیک ہے۔ اب اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

سید علی حیدر گیلانی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: اگلی تحریک التوائے کار نمبر 20/467 چودھری افتخار حسین چھچھر کی ہے۔ جی، اسے پڑھیں۔

لاہور کے علاقوں میں غیر قانونی ملز کی وجہ سے عوام موذی امراض میں مبتلا

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مومن پورہ روڈ، احمد ٹاؤن روڈ نزد بٹیر فارم افشاں پارک، دروغہ والا، لاہور کے علاقوں میں غیر قانونی طور پر فیکٹریز اور ملز قائم ہیں، جن میں گاڑیوں کے ٹائرز اور کاربن آگ جلانے کے لئے استعمال کئے جا رہے ہیں، جس کی وجہ سے ان علاقہ جات کے مکین شدید اذیت میں مبتلا ہیں۔ ان ملز کا زہریلا دھواں ماحولیاتی آلودگی کے ساتھ ساتھ عوام کو مختلف موذی امراض میں مبتلا کر رہا ہے۔ خاص طور پر سانس اور دمہ کے امراض میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اہل علاقہ نے متعدد بار محکمہ تحفظ ماحول اور دیگر انتظامیہ کو شکایات کی ہیں لیکن ان فیکٹریوں اور ملز کے خلاف کوئی بھی کارروائی عمل میں نہیں لائی جا رہی۔ عوام نے اعلیٰ حکومتی آفسران سے اس حوالے سے فوری نوٹس لینے کا مطالبہ کیا ہے۔ اس حوالے سے ان علاقہ کے عوام سراپا احتجاج ہیں اور ان میں بڑی تشویش پائی جا رہی ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: چونکہ منسٹر صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 20/477 محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک

التوائے کار محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب چیئرمین: جی، سید علی حیدر گیلانی! آپ پوائنٹ آف آرڈر لینا چاہتے تھے۔ جی، سید علی حیدر گیلانی!

ملتان کو آفت زدہ علاقہ قرار دینے کا مطالبہ

سید علی حیدر گیلانی: جناب سپیکر! شکریہ۔ اتنے hard working اور talented منسٹر صاحب کی موجودگی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے میں بھی پوائنٹ آف آرڈر پر یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ملتان کے ساتھ دریائے چناب بہہ رہا ہے اس میں بھی flood آیا ہوا ہے جس کی وجہ سے سینکڑوں دیہات اس کی زد میں آگئے ہیں۔ پاکستان آرمی وہاں پر ریلیف دینے کا کام کر رہی ہے اور انہوں نے کیمپس بھی لگائے ہوئے ہیں۔ وہ جتنا ریلیف دے سکتے تھے دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میری حکومت پنجاب سے گزارش ہوگی کہ ملتان کو بھی آفت زدہ ایریا declare کیا جائے اور ان کے جو ایگریکلچر لونز ہیں ان میں جو ہمارے کاشتکار ہیں جو اس belt میں فلڈ کی وجہ سے affected ہیں ان کو ریلیف دیا جائے، اگر بجلی کے بلوں میں ہو سکے تو ان کو ریلیف دیا جائے۔ پنجاب گورنمنٹ سے میری یہ request ہوگی۔ منسٹر صاحب کا کیونکہ وہاں پر چکر لگتا رہتا ہے۔

جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب سے بھی گزارش کروں گا کہ اگر یہ وہاں چناب کے banks پر ایک دفعہ دورہ کرلیں گے تو وہاں کی انتظامیہ ذرا بہتر طریقے سے لوگوں کو deliver کرے گی۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب! آپ اس پر بات کرنا چاہیں گے۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! انشاءاللہ میں ضرور وہاں جاؤں گا۔ میں پچھلے چار دن سے فیلڈ میں تھا آج صبح ہی واپس آیا ہوں۔ ہم لوگ تقریباً صبح 6:00 بجے نکلتے تھے اور رات کے 9، 10 اور 11:00 بجے واپس جایا کرتے تھے۔ میں کل رات بھی 2:00 بجے کے قریب واپس لاہور پہنچا ہوں۔

جناب سپیکر! مقصد یہی ہے کہ وہاں پر جا کر لوگوں کی تھوڑی سی حوصلہ افزائی کرنا کیونکہ یہ کچھ ہو رہا ہے جب کوئی دُکھ اور تکلیف میں ہوتا ہے تو اگر آپ اس کی فوری مدد یا علاج نہیں بھی کر سکتے تو وہ آپ کو دکھڑا سنا کر اور اپنی تکلیف آپ کے ساتھ شیئر کر کے اس کو تھوڑا سا صبر آجاتا ہے۔ ہم لوگ اس چیز پر کام کر رہے ہیں۔ یہ جو تربیلا اور منگلا دونوں برانچز ہیں ان دونوں کے riverine areas میں سفر کر کے اور جا کر دیکھا ہے۔ اللہ کے فضل سے ہمارے جو اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کے arrangements تھے اور ہمارے جو structures تھے وہ intact ہیں کیونکہ ہم نے فلڈ سیزن سے پہلے ان سب کی ایک دفعہ inspection کر کے جہاں جو shortcomings تھیں ان کو ہم نے address کیا تھا۔ اب وہ river plan کے اندر جو دریا کا اپنا علاقہ ہے اس کے اندر جب دریا میں پانی زیادہ آئے گا تو پھیلنا ہی ہے اس میں وہ اپنے اپنے علاقے میں چل رہے ہیں لیکن اللہ کے فضل سے ہمارے protection کے نظام نے hold کیا ہے اور کہیں پر بھی اس کا نقصان نہیں ہوا۔

جناب سپیکر! میں انشاءاللہ ان لوگوں کے لئے ضرور جاؤں گا، ابھی یہ سیشن ختم ہو تو پھر سے along the river ایک دو دنوں کے بعد میں نکلتا ہوں اور میں نے واپس بھی جانا ہے جہاں جہاں میں پہلے گیا تھا تو وہاں پر جا کر دیکھوں کہ situation کتنی بہتر ہوئی ہے تو میں ضرور جاؤں گا۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس دفعہ unexpected بارشیں ہوئی ہیں، پورے پنجاب بلکہ پورے پاکستان میں اس کا ایک اثر ہے۔ یہ جو ایم پی ایز صاحبان پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر رہے ہیں definitely اریگیشن منسٹر سے کافی حد تک related ہیں لیکن

تمام ایم پی ایز کی یہ گزارش ہے کہ ان نقصانات کے ازالہ کے لئے کوئی ریلیف کا بندوبست کیا جائے۔ ہمیں پتا ہے کہ فلاں سیم نالے کی capacity کتنی ہے، جب اس capacity سے پانی over ہو گا تو اس طرح طوفان آئے گا تو وہ برداشت نہیں کر پاتا۔

جناب سپیکر! یہ بات بھی ان کی صحیح ہے یہ تو unexpected بارشیں ہوئی ہیں جو کبھی کبھی ہوتی ہیں اور ان سے جو بھکر میں نقصانات ہوئے ہیں اور تھل کے ایریا میں اتنے بڑے نقصان ہوئے ہیں کہ کسی غریب کا کچا مکان نہیں رہا۔ صرف اور صرف جناب تنویر اسلم نے پوائنٹ آف آرڈر لیا، گورنمنٹ سے صرف یہ request کرنے کے لئے کہ ان نقصانات کا ازالہ کیا جائے، ان کی assessment کی جائے اور جو نقصانات اس وقت ہوئے ہیں، جو مکانات گرے ہیں مہربانی فرما کر ان کو ریلیف اور compensate کیا جائے۔ تحریک التوائے کار میرے عزیز نے پیش کی اور اس کا مقصد صرف اور صرف گورنمنٹ کے نوٹس میں لانا ہوتا ہے، یہ جو تکلیف ہے پورے پنجاب میں ہے یہ نہیں ہے کہ سرگودھا میں ہے اور بھکر میں نہیں ہے۔

جناب سپیکر! خوشاب میں اتنا بڑا طوفان آیا ہے وہاں اس سے بھی زیادہ نقصان ہوا ہے تو ہماری گورنمنٹ سے ایک collective request ہے اور اس بارے میں وہ پہلے بھی vigilant ہیں جو ان کا کام ہے وہ کر رہے ہیں۔ یہ اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کے related بھی نہیں ہے یہ ریلیف بورڈ آف ریونیو کے تحت ہے اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کے تحت ریلیف والا کام نہیں ہوتا۔ یہ کام بورڈ آف ریونیو کا ہوتا ہے جس نے اس کو آفت زدہ declare کرنا ہے۔

جناب سپیکر! اریگیشن ڈیپارٹمنٹ اور منسٹر صاحب کا تو یہ کام ہی نہیں ہے اس نے تو بتانا ہے کہ پانی اتنا آیا۔ یہ ریلیف دینا اور آفت زدہ قرار دینا ان کے related نہیں ہے۔

جناب سپیکر! یہ بورڈ آف ریونیو اور ریلیف کمشنر کے related ہے اس پر ضرور گورنمنٹ غور بھی کرے گی اور ان کا ازالہ بھی ہو گا۔ انشاء اللہ ہم گورنمنٹ سے توقع کرتے ہیں کہ جن غریبوں کے مکان گرے ہیں اور فصلوں کے نقصان ہوئے ہیں یہ ضرور ان کو consider کریں اور ان پر ہمدردانہ غور کریں۔ بہت شکریہ

سرکاری کارروائی

بحث

امن وامان پر عام بحث

جناب چیئرمین: اب ہم گورنمنٹ بزنس شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر لاء اینڈ آرڈر پر بحث ہے اور بحث کا آغاز متعلقہ وزیر قانون کی تقریر سے ہو گا تاہم دیگر ممبراان جو اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام مجھے بھجوادیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ امن وامان پر بحث کا آغاز کیا جائے۔

جناب سپیکر! میری جناب سمیع اللہ خان سے بات ہوئی تھی اور ان کا فرمانا یہ تھا کہ اگر ممبران بات کر لیں تو میں wind up کر دوں گا تاکہ اٹھنے والے سوالات کا میں پھر جواب بھی دے سکوں گا۔

جناب چیئرمین: جی، چودھری محمد اقبال!

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ آپ نے اس اہم موضوع پر مجھے اپنی معروضات پیش کرنے کا موقع عطا فرمایا۔ یہ بڑی دردناک کہانی ہے کہ صوبہ پنجاب جو پروڈکشن دینے والا صوبہ ہے اس کے اندر معاملات seriously درست ہونے چاہئیں۔ لاء اینڈ آرڈر وہ subject ہے کہ اگر آپ کسی کو سونے کی سڑکیں بنا دیں اور جتنی مرضی ڈویلپمنٹ کر دیں جب تک بندہ رات کو آرام کی نیند سو نہیں سکے گا، اپنے بچوں کے ساتھ ٹی وی نہیں دیکھ سکے گا تو اس کی صبح کی کارکردگی کیا ہو گی؟

جناب سپیکر! اس وقت صوبے کے اندر حالات یہ ہیں کہ جیسے no man's land ہوتی ہے چوریاں، ڈکیتیاں، ریپ اور بچوں کے ساتھ زیادتیاں ہیں سب کچھ صوبہ پنجاب کے اندر ہو رہا ہے اس کا تدارک جس طرح سے ہونا چاہئے اس طرح سے نہیں ہو رہا۔ وجہ کیا ہے کہ پولیس space squeeze کر دی گئی اور پولیس کو independently کام نہیں کرنے دیا جا رہا پھر اس

صوبہ پنجاب کے اندر رشوت ستانی اتنی بڑھ گئی ہے۔ یہ میں نہیں کہہ رہا، کیونکہ میں اپوزیشن کا ممبر ہوں لیکن راجہ ریاض احمد ان کے ممبر ہیں جو کہ نیشنل اسمبلی کے ممبر ہیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے on the floor of the House جو رشوت کے بارے میں باتیں کی ہیں اور صوبہ پنجاب میں جو ہو رہا ہے وہ قابل بیان نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! میں ان کو کیا بتاؤں، ان سارے ممبران کو پتا ہے اور سارے ہاؤس کو پتا ہے بلکہ سارے پنجاب کو پتا ہے، صحیح طریقے سے صوبے پر کنٹرول نہیں ہو رہا جس طرح سے ہونا چاہئے۔ اس وقت کوئی writ of the government نہیں ہے اگر معاملات اس طرح ڈھیلے ڈھالے چلائے جائیں گے تو اس کا نتیجہ بڑا غلط نکلے گا۔ صوبے کے اندر نہیں بلکہ پورے پاکستان کے اندر rule of law ہونا چاہئے اور کم از کم پنجاب کے اندر rule of law تو ہونا چاہئے تاکہ لوگ آرام کی نیند سو سکیں اور لوگ چین سے زندگی گزار سکیں۔

جناب سپیکر! لوگوں کی جان و مال کا تحفظ کرنا کسی بھی حکومت کی پہلی priority ہونی چاہئے۔ اس میں جس طرح سے کام ہونا چاہئے اس طرح سے نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر! میں کوئی چند ایک واقعات بیان کروں تو آپ حیران ہو جائیں گے۔ عید والے دن میرے اپنے حلقے کے اندر دن دہاڑے باقاعدہ قتل و غارت ہوئی۔ عید پڑھ کر لوگ آرہے تھے تو فائرنگ ہوگئی اور بندے مار دیئے گئے۔ کوئی پوچھنے والا نہیں ہے، کوئی پُرسان حال نہیں ہے۔ اگر اس طرح سے صوبہ چلے گا تو پھر کیا نتائج نکلیں گے؟ پھر ان کے خمار کا یہ حال ہے کہ آٹھ دن کے بعد آئی جی بدل دیا جاتا ہے، چھ دن کے بعد ایس پی بدل دیا جاتا ہے اور آپ ان لوگوں کو tenure پورا کرنے دیں۔

جناب سپیکر! میں کہتا ہوں کہ ایک ایس ایچ او کو بھی پورا اپنا حلقہ دیکھنے میں ایک مہینہ لگتا ہے کہ اس حلقے کے اندر کیا مسائل ہیں، کون چور اور ڈکیت ہیں وہ کہاں رہتے ہیں اور ان کا کیسے گھیراؤ کرنا ہے اس کے لئے بھی ان کو وقت چاہئے ہوتا ہے۔ ایک ایس ایچ او کو، اپنے حلقہ کو سمجھنے میں پورا مہینہ لگتا ہے۔ ایک ایس پی اور ایک آئی جی کو صوبہ کو چلانے کے لئے کچھ وقت چاہئے اگر 8 سے 9 دن کے بعد تبادلے ہوں گے تو یہی نتائج نکلیں گے۔

جناب سپیکر! میں ساری باتیں ان کے فائدے میں کر رہا ہوں کہ صوبے کو پورے طریقے سے کنٹرول کریں اور صوبے میں امن و امان قائم کریں۔ اس کے علاوہ rule of law جس کی میں نے بات کی ہے وہ اس وقت صوبہ پنجاب اور پاکستان کا بھی واحد حل ہے۔ ہر آدمی ایک پل سے گزرے چاہے وہ کتنا بڑا آدمی ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کو اتنی مختصر سی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ سب سے پہلے پولیس کو ٹھیک کرنے کی ضرورت ہے۔ پولیس کے اوپر بہت زیادہ پیسا خرچ کیا گیا ہے، پچھلی حکومتوں نے بھی کیا ہے اور یہ بھی کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں نہیں کہتا کہ یہ نہیں کر رہے لیکن اس میں بہتری نہیں آئی۔ آج بھی غریب آدمی کو انصاف نہیں مل رہا، تھانے میں کسی غریب آدمی کی respect نہیں ہے جب تک وہ ساتھ کسی کی سفارش نہ لے کر جائے، رشوت نہ دے اس کا کام نہیں ہوتا تو پھر بہتری کیا آئی ہے؟ ہم سنتے آئے تھے کہ تھانے میں سائل کو کرسی پر بیٹھایا جائے گا، ایس ایچ او کو نیچے بیٹھایا جائے گا لیکن ہم نے اپنی زندگی میں ایسا موقع دیکھا نہیں۔ آج بھی سائل بے چارہ نیچے بیٹھتا ہے اور ایس ایچ او کرسی پر بیٹھتا ہے تو اس طرح معاملات نہیں چلتے ہیں۔ جب تک آپ صوبے کو پورے طریقے سے، سختی سے کنٹرول نہیں کریں گے اور حکمرانوں کا کوئی خوف نہیں ہوگا تو کام نہیں چلے گا۔ جہاں کوئی ایسی واردات ہوتی ہے وہاں پر حکمرانوں میں سے کوئی نمائندگی کرے، وہاں پر پہنچے اور سب کو taken to task کرے ان سے پوچھے کہ اس ضلع اور اس صوبے کے اندر کیا ہو رہا ہے۔ کوئی پوچھنے والا نہیں ہے اور کوئی وہاں پر جاتا نہیں ہے۔ اس طرح کام نہیں چلتا۔

جناب سپیکر! میں اور بھی آپ کو بہت ساری مثالیں دے سکتا ہوں لیکن میں آپ کا زیادہ وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا۔ پھر میں آپ کو تھوڑا سا rule of law کے بارے میں عرض کروں گا کیونکہ میں ایک چھوٹا سا note بنا کر لایا ہوں اور وہ میں آپ کے گوش گزار بھی کرتا ہوں کہ اس وقت پاکستان rule of law کے معاملے میں کدھر کھڑا ہے۔

Mr Speaker! Without the strong rule of law regime there can be no development, no economic growth and no peace and an essential component of rule of law has always been that the law must be apply

equally to everyone, nobody should be above the law and no institution and no organ of state should above the law

تو اگر اس طرح کا ماحول پیدا کیا جائے گا تو پھر پتا چلے گا کہ ہم کیا کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر! دوسرا میں یہ بتاؤں گا کہ statistics کیا کہتے ہیں؟ The world justice project میں اس طرح سے پاکستان کو project کیا گیا ہے کہ

The world justice projects 2020 rule of law index rank of Pakistan is 120 out 128 countries

جناب سپیکر! یعنی 128 ممالک میں سے ہم 120 ویں نمبر پر ہیں تو یہ ہماری حالت ہے۔ آپ بتائیں کہ کس طرح ایسے معاملات ٹھیک ہوں گے؟ آپ دیکھیں کہ جس طرح میں نے رشوت ستانی کی بات کی ہے وہ آج پہلے سے زیادہ ہوگئی ہے۔ موجودہ حکومت یہ نعرہ لگا کر آئی تھی کہ ہم نے رشوت ستانی کو ختم کرنا ہے۔

جناب سپیکر! میں کہتا ہوں کہ ختم کرنا تو در کنار یہ کم از کم اس کو کم ہی کر دیں ان سے تو کم بھی نہیں ہوئی تو پھر کیا حکومت کی کارکردگی ہے اور کیا صوبہ پنجاب میں حکمرانی ہے لہذا آپ دیکھ لیں کہ کیا حالات ہیں؟ ان کو اگر ابھی سے کنٹرول نہیں کیا گیا تو بات ہاتھ سے نکل جائے گی اور حالات بگڑ جائیں گے۔

جناب سپیکر! میری حکمران جماعت سے بہت ہی مؤدبانہ گزارش ہے کہ لاء اینڈ آرڈر پر دھیان دیں اور اس صوبے کو صحیح کریں اور لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے سختی کریں جب تک سختی نہیں ہوگی اس وقت تک کام نہیں چلے گا جب تک کوئی پوچھنے والا نہیں ہوگا تو پھر کام نہیں چلے گا۔

جناب سپیکر! میں آپ سے ایک اور گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ پولیس کو جب تک independent نہیں کریں گے اور squeeze کرتے ہوئے میڈیا بھی اس کو کنٹرول کرے گا، اس کو judiciary بھی کنٹرول کرے گی، اس کو politicians بھی کنٹرول کریں گے تو وہ کیسے کام کرے گی لہذا پولیس کو صوبہ پنجاب میں independent space دینے کی ضرورت ہے۔ اس کے بعد پھر ہم rule of law کی طرف بڑھیں گے اس کے نتیجے میں بہتر نتائج مرتب ہوں

گے اور لوگوں کو امن و امان میسر ہو گا اور لوگ سکھ اور چین کی نیند بھی سوئیں گے۔ جب تک یہ نہیں ہو گا آپ جو مرضی کر لیں حالات ٹھیک نہیں ہو سکتے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، سیدہ زہرہ نقوی اب اپنی بات کریں۔

سیدہ زہرہ نقوی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وعجل فرجھم

جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آپ کی شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے اس important issue پر بات کرنے کا موقع دیا۔ میں سمجھتی ہوں کہ کسی بھی حکومت کی سب سے پہلی ذمہ داری ملک میں امن و امان کی صورتحال کو بہتر رکھنا ہے کوئی بھی حکومت ظلم کے ساتھ نہیں چل سکتی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ملک میں امن و امان قائم کرنا حکومت کی بہت بڑی ذمہ داری ہے۔

جناب سپیکر! آج بھی ہمیں تمام تر قوانین کے باوجود ڈکیتی اور قتل و غارت گری کی وارداتیں ہوتی نظر آتی ہیں لہٰذا حکومت پر یہ بہت بڑی اور بھاری ذمہ داری ہے کہ امن و امان کی صورتحال کو خراب ہونے سے بچائے۔

جناب سپیکر! میں ایک اور نکتے کی طرف اشارہ کرنا چاہوں گی کہ ہمارے ملک میں مذہب کے حوالے سے امن و امان کی صورتحال کو خراب کیا جا رہا ہے۔ امن و امان کی صورتحال کو مذہب کے نام پر اور فرقہ واریت کے نام پر ہوا دے کر اور تکفیریت کے نعرے بلند کر کے اور دوسروں کو کافر ٹھہرا کر ملک کی صورتحال کو خراب کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! یہاں پر حکومت کی بہت بڑی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ اس کو کنٹرول کرے۔ حالیہ دنوں میں محرم الحرام کا مہینہ اور جگر گوشہ رسول خاتم النبیین ﷺ کے لخت جگر امام حسین علیہ اسلام کی اور ان کے اصحاب باوفا کی یاد میں جو ایام منائے گئے ان میں ہم دیکھتے ہیں کہ امن و امان کی صورتحال کو خراب کرنے کی کوشش کی گئی کہ کچھ افراد ہیں جو کہ پاکستان کے امن و امان سے کھیلنا چاہتے ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ امن و امان کی صورتحال کو خراب کریں۔

جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ جو بھی جلوس نکلتے ہیں یا جس بھی انداز میں کوئی اپنے اظہار عقیدت کو مناتا ہے اس کو اس ملک میں خراب کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر! ہم یہاں پر دیکھتے ہیں کہ ہر چیز کو منانے کا ایک الگ انداز ہوتا ہے جیسا کہ کل Defense Day تھا وہ عظیم دن ہمیں ان تمام شہداء کی یاد دلاتا ہے جنہوں نے اپنی جانوں کا نذرانہ دے کر میرے اس وطن عزیز کی حفاظت کی تو کیا ان شہداء کی یاد منانے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ ہم صرف گھروں میں ان کے لئے فاتحہ خوانی کروادیں نہیں بلکہ ان شہداء کے نام لے کر ان کو خراج تحسین پیش کرنا اور ملکی سطح پر ان کے ناموں کو یاد رکھنا بہت ضروری ہے تاکہ آئندہ آنے والی نسلیں یاد رکھیں کہ وہ کون سے بہادر شجاع افراد تھے جنہوں نے اپنی جانوں کا نذرانہ دے کر اس ملک کی حفاظت کی۔

جناب سپیکر! یہاں پر ایک ملک کی بات ہے لیکن اگر نواسہ رسول ﷺ کی بات ہوتی جنہوں نے صرف اپنی جان کا ہی نذرانہ نہیں پیش کیا بلکہ اپنے پورے خاندان کو اور اپنے چھ ماہ کے علی اصغر کو بھی شہید کرواکر اسلام کی خاطر اتنی بڑی قربانی دی ہے تو اب اس عظیم قربانی کی یاد میں صرف ہمارے ہی ملک میں نہیں بلکہ پوری دنیا میں یاد منائی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! الحمدللہ آج سے پہلے ہماری جو بھی حکومت آئی ہے جیسا کہ پیپلز پارٹی، مسلم لیگ (ن)، مسلم لیگ (ق) اور اب موجودہ حکومت پی ٹی آئی کی تمام حکومتوں نے اور ہماری پولیس نے ہمارے ساتھ بہت cooperate کیا ہے تاکہ امن وامان کی صورتحال کو برقرار رکھا جائے اور خاص ایام میں جب ہم شہداء کی یاد مناتے ہیں تو اس میں کوئی مشکل پیش نہ آئے۔

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہوں گی کہ ابھی مجھے ایک خبر ملی ہے کہ تین سالہ بچے کے خلاف ایف آئی آر کاٹی گئی ہے کیونکہ اس کا نام اس کے والدین نے مجلس عزا کے بانیوں میں لکھوایا تھا تو اب اگر گھر میں کوئی مجلس کرتا ہے اور اس طرح کی ایف آئی آرز کاٹی جاتی ہیں تو یہ کیا کہنا چاہ رہے ہیں اور ہمیں کیا پیغام دینا چاہ رہے ہیں تو یہ کیسی امن وامان کی صورتحال ہے؟

جناب سپیکر! میں یہاں اس ہاؤس میں بیٹھ کر یہ request کرنا چاہتی ہوں اور توجہ دلانا چاہتی ہوں کہ امن و امان کو برقرار رکھنے کے لئے بالکل جو بے گناہ افراد اور وہ جو امام سے اپنی عقیدت کا اظہار کرنا چاہتے ہیں اگر کوئی اپنے گھر میں مجلس منعقد کرتے ہیں تو ان کے نام پر کیوں جھوٹی ایف آئی آر کاٹی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ تین سالہ بچے کے خلاف ایف آئی آر کاٹی گئی ہے۔ یہاں پر گھروں میں جو شادی بیاہ کی تقریبات میں ڈانس پارٹیاں ہوتی ہیں اور اس کے نتیجے میں گانے لگائے جاتے ہیں تو وہاں پر کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہوتا اور کسی کے خلاف ایف آئی آر نہیں کاٹی جاتی لیکن اگر کوئی اونچی آواز میں امام کی یاد میں نوحہ لگاتا ہے تو اس پر کیوں پابندی لگائی جاتی ہے اور اس کے خلاف کیوں ایف آئی آر کاٹی جاتی ہے؟

جناب سپیکر! میں بس یہی گزارش کرنا چاہوں گی کہ مذہب کے نام پر فرقہ واریت پھیلانے والوں کے خلاف ایکشن لیا جائے اور امن وامان کی صورتحال کو برقرار رکھا جائے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ ایس توں پہلے وی کئی دفعہ لاءاینڈ آرڈر تے گل ہو چکی اے بلکہ بجٹ سیشن دے دوران وی گل ہورئی سی کہ جیہڑے پیسے پولیس لئی مختص کیتے گئے سن انہاں پیساں دے حوالے نال کجھ گلاں عرض کیتیاں سن تے اوس دے جواب وچ وزیر قانون نے وی بڑی جذباتی جئی تقریر کیتی۔ میرے آکھن دا مقصد ایہہ سی کہ کوئی ضروری نیئں اے کہ پولیس دے وسائل وچ اضافہ کر کے ہی لاءاینڈ آڈر نوں بہتر کیتا جاسکدا اے۔ پولیس یا کوئی وی جیہڑی law enforcement agencies نیں اوہ لاءاینڈ آرڈر نوں کنٹرول کرن لئی ہوندیاں نیئں اوہندی روک تھام تے سدّباب توں علاوہ اور کافی چیزاں نیں۔ جیہڑیاں ضروری نیں جنہاں دے وچ تہانوں بے روزگاری ول توجہ دینی پئے گئی، شرح خواندگی دی طرف توجہ دینی پئے گی، جندے وچ جیہڑے ساڈے استحصالی روّیے نیں اونہاں نوں درست کرن دی ضرورت اے اور ایہہ ساری چیزاں لاءاینڈ آرڈر نوں بہتر کرسکدیاں نیں۔

جناب سپیکر! میں اوس ویلے ایہہ عرض کیتی سی کہ اینا پیسے جیہڑا پولیس لئی رکھیا جاریا اے ایہہ مناسب نیئں اے تے اوس توں بعد وزیر قانون نے ایہہ گل فرمائی کہ اج شاہ صاحب نوں ایہہ نظر نیئں آندا کہ باہر سڑکاں تے جیہڑے روٹس لگے ہوندے نیئں اونہاں تے کھلون والا جیہڑا جوان اے تے جیہڑا اسمبلی دے باہر تہاڈی حفاظت لئی کھلوتا اے تسی ایہہ اعتراض اوندے اوتے کرر ہے او وزراء دے گھراں دے باہر کھلون آلے سپاہی نوں، وزیراعلیٰ ہاؤس دی سکیورٹی

اور پروٹوکول دی ڈیوٹی کرن آلے سپاہی نوں اس حکومت دے وچ اور بجٹ وچ اک پائی وی نہیں دتی گئی۔ اگر کوئی دتا گیا تے ایہہ افسر شاہی نوں مزید مضبوط کیتا گیا اے، افسر شاہی نوں اپنے مقاصد لئی استعمال کرن لئی، اوہناں نوں اختیارات وی دتے گئے نیئں، اوہناں نوں پیسے تے فنڈز وی دتے گئے نیئں۔

جناب سپیکر! کیا میں آج پچھ سکناں کہ جہڑے فنڈز انوسٹی گیشن لئی مختص ہوندے سن اوہ کدی تھلے IO فیصد تک پہنچے سن؟ ایتھے تے اج وی فائل، پنسل اور کاغذ مدعی اور ملزم خرید کے لے آرہیا اے۔ ایہہ پیسے اوتھے نہیں پہنچدے۔ کیا جہڑا ایہہ پیسا مختص ہویا اے ایہہ میرے حلقے دے گشت تے جہڑیاں گڈیاں استعمال ہوندیاں نیں اوہناں وچ ایہہ خرچ ہوندا اے؟

جناب سپیکر! کیا کدی کسے نے پچھیا اے کہ پولیس دی گڈی دے ٹائر کون پوا رہیا اے، پولیس دی گڈی دیاں بیٹریاں کون پوا رہیا اے؟ کدی کسے نیئں ایہہ جرات نہیں کیتی، اگر اس ایوان دے وچ بیٹھے ہوئے 371 ممبران وچوں اک وی کھلو کے مینوں ایہہ گل کہہ دیوے کہ میرا ڈی پی او میرے اگے جوابدہ ہے تے میں resign کر دیاں گا۔

جناب چیئرمین! جنہاں دی تنخواہ، جنہاں دے اخراجات ساڈا ایہہ ایوان پاس کردا اے، ایہہ اوتھے اوہناں دے اگے جوابدہ نیں، کوئی آدمی اس ایوان دی بالادستی نوں تسلیم کردا اے اور نہ supremacy نوں تسلیم کردا اے۔ اگر تساں لاء اینڈ آرڈر ٹھیک کرناں اے تے جمہوری ایواناں دی بالادستی نوں تسلیم کرو۔ جتھے جمہور دی آواز اے، جتھے لوگاں دی گل کردے نیئں، ایہہ اوہ ایوان نیں جہڑے تساڈا لاء اینڈ آرڈر وی ٹھیک کر سکدے نیں، جہڑے تساڈے مسائل وی حل کر سکدے نیں۔ بڑے شرم دی گل اے کہ جدوں ایتھے گل ہوندی اے کہ 70 اور 72 سال دی تاریخ وچ اسیں کجھ وی نہیں کر سکے، 40 سال پیپلز پارٹی اور ن لیگ آلے اس ملک اور اس صوبے نوں لٹ کے کھا گئے۔ ایہہ اوہناں مسائل دا حل نہیں اے، میں اج ایس ایوان وچ کھلو کے بحیثیت ایک پاکستانی اور ایک پنجابی میں ساریاں نوں چاہے اوہ divide دے اِس پاسے نیں یا اُس پاسے نیں گزارش کراں گا کہ ایہنوں بہتری ول لائے جاون دی کوشش کرو، الزام تراشی دی سیاست نوں چھڈ دیو۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اسیں ایک بہت لمبا عرصہ ضائع کر چکے آں، جدوں ایہہ دوست اُودھر جا کے بہندے نیں بالکل ہی ہور ہو جاندے نیں، جدوں ایہہ صاحبان ایدھر آ کے بہندے نیں اہناں دے روّیے بالکل ای بدل جاندے نیں۔ اج ساڈی قوم ساڈے کولوں ایہہ تقاضا کر دی اے کہ ہر روز جہڑے پنج پنج آئی جی بدل رہے ہو کی فائدہ؟ کیا پنج آئی جی بدلن نال پنجاب دا لاء اینڈ آرڈر ٹھیک ہو گیا اے؟ ٹھیک نہیں ہو سکدا۔ ایہہ کوئی ہور شے بدلن دی ضرورت اے، میں ناں لواں گا تے کھپ پے جاوے گی، ایہہ کوئی ہور چیز بدلن دی ضرورت اے، اایہہ نہیں بدلدے آئی جی بدلے جاندے نیں۔ آئی جی نے تے implement کرنا اے پالیسیاں تے تساں بنانیاں نیں، تسیں لوگاں نوں کوئی رستہ ویکھانا اے، تسیں پولیس نوں کوئی side دینی اے کہ اس طرح کام کرو، تساڈا تے نعرے سی کہ اسیں پولیس نوں depoliticize کر دیاں گے۔ کیا پولیس depoliticize ہو گئی اے؟ تسیں تے اہنوں اس حد تک politicize کر دتا اے کہ تساڈے آکھے بغیر کوئی تبادلہ وی نہیں ہو سکدا۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! ایہہ لاء اینڈ آرڈر جے؟ لاء اینڈ آرڈر دی ایہہ حالت جے۔

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ! پلیز اپنی تقریر جاری رکھیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں کیوں continue کراں، ایہہ اگوں سپیڈ بریکر آ جاندے نیئں۔ ایہناں نوں سمجھا۔

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ! Please address the Chair

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! خدا را ایہہ مذاق نہیں اے۔ ایہہ ایوان مذاق بن گیا اے۔ میں گل کرناں تے ایہناں بیبیاں نوں تکلیف ہوندی اے۔ ایہہ میرے لئی قابل احترام نیں مگر اک حد ہوندی اے۔ میں اپنے حلقے دا mandate لے آیا آں۔ میں کوئی بھنگ دی اجازت تے نہیں دتی۔

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ! آپ لاء اینڈ آرڈر پر اپنی بات جاری رکھیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں لاء اینڈ آرڈر تے گل کر رہیا سی تے بھنگ وی تے لاء اینڈ آرڈر دا حصہ اے، تسیں عام آدمی نوں نشے دی اجازت دتی اے، ہن تے بھنگ قانونی اے، تسیں مینوں بھنگ توں نہیں روک سکدے، میں بھنگ دے بارے discuss کر سکدا آں۔

جناب سپیکر! ساڈے وزیر اعظم پاکستان نے بھنگ حلال قرار دے دتی اے، جائز قرار دے دتی اے، بھنگ بیچن دی اجازت دے دتی اے۔ بھنگیاں کولوں ایہہ توقع ای ہو سکدی اے۔

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ! Only for medical use

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ایہہ تے اگلے بندے نے تعین کرنا ایں، تساں تے اوتھے نہیں بیٹھا ہونا۔

سید یاور عباس بخاری: جناب سپیکر! سید حسن مرتضیٰ کے یہ الفاظ حذف کئے جائیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اگر اج میرے الفاظ حذف ہونے نیں تے کسی دلیل نال ہونے نیں۔

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ! آپ لاء اینڈ آرڈر پر بات کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! جدوں میں گل کر رہیا آں تے ایہناں نوں گل کرن دا کوئی حق ہے؟

سید یاور عباس بخاری: جناب سپیکر! دلیل کے ساتھ بات کر لیتے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! کس گل تے؟ جدوں وزیر اعظم نے اجازت دتی اے تے تسیں کون ہوندے ہو روکن آلے۔

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ! Please address the Chair

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں معذرت خواہ ہوں، میں Chair سے ہی مخاطب ہوں۔

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ! آپ اپنے topic سے ہٹ گئے ہیں، اپنے topic سے نہ ہٹیں۔ آپ اچھا بول رہے تھے اور ماشاءاللہ in put دے رہے تھے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! جہڑےtopic توں ہٹاندے نیئں کدیں اوہناں نوں آکھیا اے؟

جناب چیئرمین: جی، .order in the House میں نے کہہ دیا ہے۔ پلیز! آپ continue رکھیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر!! یہ کتنی زیادتی ہے؟ تساڈا کوئی ممبر اٹھیندا اے اور کھلو کے کسے شریف آدمی نوں بے عزت کر دیوے تسیں کدی اوہناں نوں نہیں آکھیا کہ یار غلط کر رہے ہو۔

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ! آپ topic سے ہٹ گئے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں بات کر رہا تھا تو میری بات میں کیوں کوئی بولا ہے؟

جناب چیئرمین: چلیں! اب continue کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں نے کیا غلط کہا ہے۔

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ! Please address the Chair اور اب continue رکھیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں Cahir سے ہی عرض کر رہا ہوں۔ مجھے پتا ہے کہ یہ Chair کیا ہے اور اس کا تقدس کیا ہے؟

جناب چیئرمین: مہربانی۔ اب آپ continue رکھیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اس Chair کے تقدس کو بچانے کے لئے ہم نے ہی قربانیاں دی ہیں۔

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ! آپ continue رکھیں یا پھر کسی اور کو موقع دے دیں جیسے آپ کہتے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اگر آپ کو نہیں پسند تو میں بات نہیں کرتا اور آپ جسے مرضی موقع دے دیں۔

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ! آپ بات کریں۔

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر! کوئی مسئلہ نہیں ہے آپ کسی کو موقع دے دیں۔

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضٰی! یہ تو کوئی بات نہ ہوئی۔

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر! مجھ سے میرے حلقے کا mandate چھینا جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضٰی! آپ بات کریں۔

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر! میں پہلے وہ بات کروں گا جو میرے ساتھ ہوئی ہے اور یہ ایک دفعہ نہیں ہوئی بلکہ یہ ہر دفعہ کا معمول ہے۔ یہ کیا طریقہ ہے؟ آپ نے ایک دفعہ بھی ان سے کہا ہے کہ آپ بات کرنے والے کون ہوتے ہیں؟

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضٰی! آپ de- track ہو جاتے ہیں اور قیادت پر بات کرتے ہیں۔

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر! یہ مجھے de- track کرتے ہیں تو ہوتا ہوں۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! سید حسن مرتضٰی کو جھنگ پر بات کرنے دیں۔

جناب چیئرمین: آغا علی حیدر اس طرح نہیں، آپ قیادت پر بات مت کریں۔

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر! اب میں de- track ہوا ہوں؟

جناب چیئرمین: لیڈر شپ پر بات نہ کریں۔ اگر آپ لیڈر شپ پر بات کریں گے تو پھر وہ بھی بات کریں گے۔

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر! میں کس لیڈر شپ پر بات کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: آپ نے جو بولا ہے میں اسے repeat نہیں کرنا چاہتا۔

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر! میں لیڈر کی نہیں بلکہ وزیر اعظم اور ان کے احکامات کی بات کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: اگر for medical use allow کیا گیا ہے تو پھر ٹھیک ہے۔ اب آپ آگے چلیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! آپ پہلے میری بات کا جواب دیں۔ آپ میرے کسٹوڈین ہیں آپ میرے rights کا تحفظ کرنے والے ہیں، میں بات کر رہا تھا۔۔۔

جناب چیئرمین: .Order in the House جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! آپ نے انہیں ایک دفعہ بھی نہیں کہا کہ آپ نے کیوں interrupt کیا ہے۔

جناب چیئرمین: میں نے اب آپ کے سامنے کہہ دیا ہے۔ اب آپ اپنی بات کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! بہت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ:

الٰہی ان سماعت مردہ مادر زاد بہروں میں
مجھے شرمندہ گفتار رکھا جائے گا کب تک

جناب سپیکر! یہاں استحصال بھی ہوتا ہے اور کرنے والے کو support بھی کیا جاتا ہے، یہی بنیادی وجوہات ہیں جن سے لاء اینڈ آرڈر خراب ہوتا ہے۔ کبھی بھی لاء اینڈ آرڈر پولیس کے ذریعے، بندوق کے ذریعے آپ ٹھیک نہیں کر سکتے۔ جب آپ کی سڑکوں پر آپ کے نوجوان جنہیں آپ نے انتخابی نعروں میں گمراہ کیا، جن کے ساتھ آپ نے جھوٹ بولے، جن کو نوکریاں دینے کے جھانسے دیئے جنہیں ایک کروڑ نوکری کا نعرہ دیا۔ آج وہ لوگ اپنی ڈگریاں اٹھا کر پھر رہے ہیں لیکن کوئی ان کا پُرسان حال نہیں ہے تو آپ کس طرح لاء اینڈ آرڈر ٹھیک کر سکتے ہیں؟ کیا آپ آئی جی پولیس یا چیف سیکرٹری بدل کر ان لوگوں کو دبا سکتے ہیں؟ یہ کبھی نہیں ہوگا۔

جناب سپیکر! آپ کی حکومت کے اندر آپ کے وفاقی وزراء اقربا پروری کر رہے ہیں۔ اگر میں نام لوں گا تو میرے حزب اقتدار کے دوست کھڑے ہو جائیں گے۔ آج بھی اس موصوفہ وفاقی وزیر صاحبہ کا لیٹر کسی کونے کھدرے میں پڑا ہو گا کہ جنہوں نے اپنی بہن کو نوکری دی ہے۔ اس جیسی ہزاروں مثالیں موجود ہیں۔ جب آپ لوگوں کو میرٹ پر روزگار نہیں دیں گے تو پھر امن وامان کے مسائل پیدا ہوتے رہیں گے۔

جناب سپیکر! اعداد و شمار کے مطابق پچھلے سال کی نسبت اس سال ہمارا کرائم ریٹ ڈگنا ہو گیا ہے۔ لاہور کی شاہراہوں پر جو کہ بالکل آپ کی ٹھوڑی کے نیچے ہیں وہاں پر آئے دن وارداتیں ہو رہی ہیں۔

جناب سپیکر! ہمارے معزز ممبر حیدر علی گیلانی نے توجہ دلاؤ نوٹس پڑھا ہے کہ یوم عشور کو ایک بچے کے ساتھ پہلے زیادتی کی گئی اور پھر اسے گولی بھی مار دی گئی۔ صوبہ پنجاب میں child abuse کے ہزاروں واقعات ہو رہے ہیں۔

جناب سپیکر! یہاں پر سانحہ ساہیوال ہوا اور اس بابت ہم کئی مرتبہ بات کر چکے ہیں لیکن آج تک ان ملزمان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔ اس سانحہ کے ملزمان دندناتے پھر رہے ہیں۔ ہمارے وفاقی وزراء نے بیانات دیئے کہ ہم ان ملزمان کو نہیں چھوڑیں گے لیکن آج تک ان کے خلاف کیا ایکشن ہوا ہے؟

جناب سپیکر! جب ہم اس واقعہ کے بارے میں بات کرتے ہیں تو حزب اقتدار کے بنچوں کی طرف سے آوازیں اُٹھتی ہیں کہ سانحہ ماڈل ٹاؤن کے ذمہ داران کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے؟ کون کہتا ہے کہ آپ ماڈل ٹاؤن واقعہ کے ذمہ داران کو چھوڑ دیں، ان کو کس نے relief دیا ہے اور کس نے ان کو بچایا ہوا ہے؟

جناب سپیکر! اب اگر آپ اپنے سیاسی انتقام میں اس قدر غرق ہو جائیں کہ سیاسی لوگوں کو اس واقعہ میں ملوث کرنے کی کوشش کریں گے تو پھر اس کے خلاف آوازیں بلند ہوں گی۔ آپ ذمہ داران کے خلاف ضرور کارروائی کریں۔ آپ ذمہ داران کے خلاف کیوں کارروائی نہیں کرتے؟ آپ ان کے خلاف کارروائی نہیں کر سکتے کیونکہ اس صوبے کی اصل طاقت اور وارث اس کے پیچھے کھڑے ہوئے ہیں۔ اگر سانحہ ماڈل ٹاؤن کے ذمہ داران کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے تو اس کے نتیجے میں پولیس افسران پھانسی پر چڑھیں گے جبکہ وہ ایسا کبھی بھی نہیں ہونے دیں گے۔ یہاں پر ذوالفقار علی بھٹو شہید کو سزائے موت دی جا سکتی ہے لیکن آپ کی پولیس کے ایک سپاہی کو سزائے موت نہیں ہو سکتی۔ وہ اپنی community کو آخری حد تک جا کر سپورٹ کرتے ہیں اور غلط سپورٹ کرتے ہیں۔ صرف ہماری community ایسی ہے کہ ایک آدمی بات کرنے لگے تو اس کو ٹوکنے اور روکنے کے لئے کئی آوازیں اٹھیں گی۔ یہ جمہوریت کے لئے اور نہ ہی جمہور کے لئے

بہتر ہے۔ اگر آپ یہ روّیے تبدیل کریں گے تو پھر ہی آپ کے لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال ٹھیک ہو گی۔

جناب سپیکر! ذرا میری طرف توجہ دیں۔ آج اگر کسی میں ہمت ہے تو وہ عاصم سلیم باجوہ کے بارے میں بات کرے۔ اس ہاؤس میں بیٹھا ہوا کوئی معزز ممبران کے بارے میں بات کرے۔

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ! لاء اینڈ آرڈر پر بحث ہو رہی ہے لہٰذا آپ اپنے آپ کو اسی تک محدود رکھیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! یہ لاء اینڈ آرڈر نہیں ہے تو کیا ہے؟ جب سب کے لئے ایک قانون ہو گا تو پھر لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال خراب نہیں ہو گی۔ اگر عاصم سلیم باجوہ کے بارے میں بات سُننے میں آپ کے پَر جلتے ہیں تو میں معافی چاہتا ہوں، بات نہیں کرتا اور بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب سپیکر! آپ مجھے بتائیں کہ یہ معاملہ لاء اینڈ آرڈر میں آتا ہے یا نہیں؟ مجھے اس پر آپ کی رولنگ چاہئے۔ کیا آپ اس بارے میں رولنگ دے سکتے ہیں؟

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ! لگتا ہے کہ آج آپ نے صرف میرے ساتھ بحث کرنی ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اس وقت آپ میرے کسٹوڈین ہیں لہٰذا میں آپ سے بحث نہیں کروں گا تو کس سے کروں گا؟ مجھے تو آپ سے خیر کی توقع ہے۔ مجھے تو اس چیئر سے خیر کی توقع ہے۔

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ! میرا prerogative تو صرف بات سُننے کا ہے اور میں آپ کی بات سُن رہا ہوں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں نے آپ ہی سے رولنگ مانگی ہے۔ عنایت اللہ لک صاحب سے تو رولنگ نہیں مانگی۔ رولنگ آپ نے دینی ہے۔

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ! کیا آپ کی تقریر مکمل ہو گئی ہے؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اگر آپ کہتے ہیں تو میں اپنی بات ختم کر دیتا ہوں اور بیٹھ جاتا ہوں بلکہ ہاؤس سے باہر چلا جاتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ اب محترمہ عظمیٰ کاردار بات کریں گی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! سید حسن مرتضیٰ ایوان سے باہر تشریف لے کر جا رہے ہیں اس لئے میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔ سید حسن مرتضیٰ! آپ آرام سے بیٹھیں اور میری بات سُن کر جائیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں وزیر قانون کی wind up speech سنوں گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ابھی یہاں سید حسن مرتضیٰ نے جناب عاصم سلیم باجوہ کے حوالے سے بات کی ہے۔ یہ صوبائی حکومت سے متعلق نہیں بلکہ یہ وفاقی حکومت سے متعلق معاملہ ہے۔ ان کی پارٹی کی قومی اسمبلی میں نمائندگی موجود ہے۔ ان کی پارٹی کے سربراہ وہاں پر موجود ہیں۔ یہ جرأت کریں اور وہاں پر تحریک التوائے کار یا تحریک استحقاق لے کر آئیں۔ یہ مناسب نہیں کہ معاملہ اسلام آباد کا ہے اور بات آپ لاہور پنجاب اسمبلی میں کر رہے ہیں۔ آپ اسلام آباد کی بات اسلام آباد میں کریں۔

جناب چیئرمین: جی، عظمیٰ کاردار!

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! یہاں پر چودھری افتخار حسین چھچھر نے باآواز بلند کہا کہ انہیں حکومت کی کہیں کوئی رٹ نظر نہیں آ رہی۔ اصل میں بات یہ ہے کہ "گلوازم" کی رٹ جو ان کے زمانے میں دس سال تک رہی اب وہ انہیں نظر نہیں آ رہی۔

جناب سپیکر! اب حقیقتاً rule of law کا زمانہ آ چکا ہے۔ پی ٹی آئی کی حکومت میں ان کو کوئی عابد باکسر نظر نہیں آئے گا جس کے سر پر ہزار extrajudicial killings ہیں۔ پی ٹی آئی کی حکومت میں ان کو کوئی راؤ انوار نظر نہیں آئے گا جس کے سر پر چار سو extra judicial killings ہیں۔ اے ڈی خواجہ سے متعلق ان کے کیا خیالات ہیں ذرا وہ بھی ہمیں بتا دیں؟

جناب سپیکر! صوبہ پنجاب کے حوالے سے ان کو بڑی problem پیش آ رہی ہے کہ یہاں پر بار بار آئی جی پولیس تبدیل کیا جاتا ہے۔ ذرا پتا چلے کہ آپ نے صوبہ سندھ میں کیا کیا ہوا ہے؟

جناب سپیکر! پی ٹی آئی کی حکومت پہلی حکومت ہے کہ جس نے کانسٹیبل کے ایک freeze allowance کو defreeze کیا ہے اور انہیں 2013 کی تنخواہ کے حساب سے یہ الاؤنس دیا گیا ہے۔ یہ پتا نہیں کون سے کرائم ریٹ انڈکس کی بات کرتے ہیں؟ انٹر نیشنل کرائم ریٹ انڈکس کے حوالے سے میں آپ کو لاہور کی مثال دیتی ہوں کہ 2018 میں یہاں پر کرائم ریٹ انڈکس 138 پوائنٹس اور 2019 میں 174 پوائنٹس پر تھا اور اب 213 پوائنٹس پر ہے یعنی 39 پوائنٹس کی بہتری آئی ہے۔ یہ انٹر نیشنل کرائم انڈکس ہے۔ خُدا کے لئے صحیح انڈکس لا کر پڑھا کریں اور خیالی پلاؤ والے انڈکس کو quote نہ کیا کریں۔

جناب سپیکر! میں وثوق سے کہہ سکتی ہوں کہ ہمارے صوبہ پنجاب میں 723 پولیس سٹیشن ہیں۔ آپ کسی بھی پولیس سٹیشن میں چلے جائیں تو آپ کو وہاں پر خواتین کے لئے علیحدہ ہیلپ ڈیسک نظر آئے گا۔ فرنٹ ڈیسک میں کوئی بھی خاتون چلی جائے تو اس کی مدد کے لئے وہاں پر خواتین بیٹھی ہوئی ہیں۔ ہماری حکومت نے ضلع قصور میں نئے سیف سٹی پراجیکٹ کو inaugurate کیا ہے۔

جناب سپیکر! اسی طرح پولیس خدمت مراکز قائم کئے گئے ہیں۔ یہ وہ facilitation centres ہیں کہ جہاں پر عوام کو one window operation کے تحت تمام سہولتیں میسر کی گئی ہیں۔ تمام مشکلات، تمام لاء اینڈ آرڈر سے related issues اور پولیس سے related issues کا سدّباب کیا جاتا ہے۔ عوام کو اب اِدھر اُدھر جا کر ٹھوکریں نہیں کھانی پڑتیں۔

جناب سپیکر! وہاں پر PITB کا ایک integrated system موجود ہے، وہاں پر آئی ٹی کا network link ہے اور اس link کے ساتھ لاء اینڈ آرڈر maintain کیا جاتا ہے۔ ہماری حکومت نے پولیس میں three shift system introduce کیا ہے۔

جناب سپیکر! پہلی حکومت پولیس ملازمین کو انسان نہیں سمجھتی تھی بلکہ ان سے دن رات ڈیوٹی لی جاتی تھی اور پھر دو دو، تین تین مہینے پولیس ملازمین کو تنخواہیں نہیں دیتے تھے۔ ان کی تنخواہیں روک کر بیٹھے رہتے تھے۔ اب ہم نے three shift system کیا ہے تاکہ کسی پر بوجھ نہ پڑے اور اُن کی زندگی کو بھی بہتر کیا جائے۔ پھر ایک one day weekly holiday ہے پہلے تو اس طرح کا کوئی سسٹم ہی نہیں تھا۔ اگر آپ اُن کو انسان نہیں سمجھیں گے تو پھر آپ اُن سے کیا

performance لیں گے؟ پاکستان تحریک انصاف نے خیبر پختونخوا میں جو police reforms کئے تھے اُن reforms کی وجہ سے دوسری دفعہ بھی mandate ملا جبکہ خیبر پختونخوا میں کسی بھی پارٹی کو دو دفعہ mandate نہیں ملتا تو ہم پنجاب میں بھی یہی reforms introduce کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! وزیر قانون نے بڑا اچھا سسٹم متعارف کرایا ہے تو اگر یہ ایک دو چیزیں اور متعارف کرا دیں women and children کے لئے ایک helpline شروع کرا دی تاکہ خواتین یا بچوں کے ساتھ جو جنسی زیادتی ہوتی ہے اس helpline کی مدد سے اُن کا میڈیکل process شروع ہو جائے کیونکہ کئی دفعہ دیکھا گیا ہے کہ time lapse کر جانے کے باعث evidence destroy ہو جاتی ہے اور culprits بچ نکلتے ہیں۔

جناب سپیکر! میری آخری گزارش ہے کہ اس حکومت نے خواتین کے لئے بہت سارے کام کئے ہیں لیکن ابھی تک پولیس میں خواتین کی enrolment 2.5 percent ہے۔ یہ باقی صوبوں سے بہتر ہے لیکن اس میں اگر بہتری آ جائے تو I think یہ اس سسٹم کے لئے ایک بہت اچھی بات ہو گی کیونکہ ہماری 50 percent population خواتین پر مشتمل ہے۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ جناب رمیش سنگھ اروڑا!

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے ایک انتہائی اہم موضوع پر بات کرنے کا موقع دیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہر شہری کا لاء اینڈ آرڈر کے ساتھ تعلق ہے۔ مجھ سے پہلے سید حسن مرتضیٰ نے بات کی کہ یہ پاکستان ہم سب کا ہے۔ اس ملک کے اندر ہماری تفریق ہو سکتی ہے کہ ہم کسی different political party سے ہو سکتے ہیں، کسی مذہب سے ہو سکتے ہیں لیکن جب ہم پاکستان سے باہر جاتے ہیں تو میری پہچان میرا گرین پاسپورٹ ہے جو بتاتا ہے کہ میں پاکستانی ہوں اور میں نے دنیا بھر کو پاکستان کا ایک image دینا ہے تو آج میرے دوست بات کر رہے تھے کہ world justice index بتا رہا ہے کہ پاکستان کا نمبر 128 سے 120 ہوا تو سوچنے کی بات یہ ہے کہ اس وقت تحریک انصاف کی حکومت مرکز، پنجاب اور خیبر پختونخوا میں ہے، پاکستان تحریک انصاف کی coalition government اس وقت بلوچستان میں ہے اور

پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت سندھ میں ہے تو سب کو مل کر بیٹھ کر سوچنا ہوگا کہ اگر ہم 128 سے 120 نمبر پر آرہے ہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

جناب سپیکر! پاکستان تحریک انصاف کی جب حکومت بنی تو اُس وقت بار بار social justice کا شور تھا۔ دنیا بھر کو یہ پیغام دیا جا رہا تھا کہ پاکستان کے اندر بڑا conducive environment ہوگا ہم دنیا کے tourists کو attract کرتے ہیں کہ وہ پاکستان میں آئیں تو باہر بیٹھا tourist یہ نہیں دیکھے گا کہ لاہور کے اندر لاء اینڈ آرڈر بہتر ہوا، باہر بیٹھا tourist یہ نہیں دیکھے گا کہ لاہور کے ساتھ جو ملحقہ اضلاع ہیں وہاں پر لاء اینڈ آرڈر بہتر ہوا بلکہ وہ دیکھے گا کہ پاکستان world ranking میں 120 نمبر پر چلا گیا اس کا مطلب ہے کہ ہم short sighted ہیں، ہم long sighted نہیں ہیں۔ بدقسمتی سے ہم جو نعرہ لگا کے آئے تھے ہم نے اُس نعرے کی fulfillment نہیں کی۔ ہم نے آج پولیس کو politicize کیا، آج ہمیں پولیس کو depoliticize کرنے کی ضرورت ہے۔ ہم نے ایک کروڑ نوکریوں کا نعرہ لگایا تھا ہم نے وہ نوکریاں تو نہیں دیں، ہم نے اُلٹا بے روزگاری کر دی۔

جناب سپیکر! آج میرے پاس پورا data ہے اور ابھی میری بہن data کی بات کر رہی تھیں۔ میں نے یہ data خود نہیں بنایا میں نے یہ data پنجاب پولیس کی website سے اُٹھایا ہے۔ یہ data بتا رہا ہے کہ پنجاب کے اندر کرائم ریٹ دو سو گنا، تین سو گنا، چار سو گنا بڑھ گیا ہے۔

جناب سپیکر! آپ آج اگر یہ data اُٹھا کر دیکھیں تو یہ data آپ کو بتائے گا کہ پنجاب میں murder cases بڑھ گئے ہیں، آپ کو یہ data بتائے گا کہ پنجاب کے اندر راہزنی کی وارداتیں بڑھ گئی ہیں، آپ کو یہ data بتائے گا کہ پنجاب کے اندر car snatching بڑھ گئی ہے، پنجاب کے اندر street crimes بڑھ گئے ہیں تو یہ ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہے۔

جناب سپیکر! ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ ہم نے پنجاب کے اندر لاء اینڈ آرڈر کس طرح بہتر کرنا ہے۔ یہ وہی پنجاب ہے جہاں کوئی incident ہوتا تھا تو خادم اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف خود پہنچ جاتے تھے۔ آج اگر کوئی واقعہ ہوتا ہے تو دو تین دن کوئی نظر ہی نہیں آتا۔

جناب سپیکر! پھر پتا چلتا ہے کہ ہم اس واقعہ پر ایکشن لینے جا رہے ہیں اور وزیر اعلیٰ نے رپورٹ منگوالی۔ اُس رپورٹ منگوانے کے بعد اُس واقعہ کے حوالے سے کیا ہوا، کسی کو نہیں پتا؟ اور تو اور ایوان میں بھی جب کسی واقعہ کے حوالے سے سوال کیا جاتا ہے تو یہ کہہ کر چُپ کرا دیا جاتا ہے کہ رپورٹ آئی تھی اور وہ یہاں ایوان میں بتا دی گئی ہے تو ہمیں اس وقت اس پر serious effort کرنے کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! آج صوبہ پنجاب میں governance کا حال مجھ سے بہتر آپ اور اس ایوان میں موجود ہر معزز ممبر جانتا ہے اس وقت governance کی حالت یہ ہے کہ ہر تیسرے، چوتھے یا پانچویں مہینے بعد اور بعض اوقات دو مہینے بعد کبھی آئی جی کو بدل دیا جاتا ہے، کبھی چیف سیکرٹری کو بدل دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! ایڈمنسٹریٹو سیکرٹریز کی تو حالت یہ ہے کہ اُنہیں یہ نہیں پتا کہ آج ہم دفتر میں آئے ہیں تو کل ہم نے آنا ہے یا نہیں آنا تو اس وقت آپ کو governance approve کرنا ہوگی۔ جب تک آپ وژن نہیں دیں گے، جب تک آپ پالیسی کی formulation and implementation کو ensure نہیں کریں گے تو how do you expect کہ آپ نے گیٹ پر جو ایک سپاہی کھڑا کیا ہے وہ آپ کو لاء اینڈ آرڈر بہتر کر کے دے گا۔ آپ اُس سپاہی اور اُس افسر کو ایک پالیسی دیں کیونکہ آپ جب تک اُس کو پالیسی نہیں دیں گے تو یہ حالات بہتر نہیں ہوں گے۔

جناب سپیکر! اس وقت پنجاب کے اندر سب سے بڑا چیلنج poverty کا ہے۔ جب سے یہ حکومت آئی چالیس فیصد سے زیادہ لوگ خطِ غربت سے نیچے جا چکے ہیں۔ یہ تو بڑے وعدے کر کے آئے تھے تو جب لوگ خطِ غربت سے نیچے جائیں گے تو پھر وہ وارداتیں بھی کریں گے، چوریاں بھی کریں گے اور ڈکیتیاں بھی کریں گے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر کچھ تجاویز دینا چاہوں گا۔ جس طرح میں نے پہلے کہا تھا کہ پاکستان کو ہم نے ایک conducive environment دینا ہے۔ ہم نے پاکستان کے اندر tourism کو فروغ دینا ہے، پاکستان بڑا diverse country ہے ہر مکتبہ فکر اور ہر مذہب کے لوگ یہاں پر رہتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں اُس دن آپ کے پاس حاضر ہوا تھا پھر میں وزیر قانون کے پاس بھی حاضر ہوا تھا اور میں on the floor of the House اُس پر بات نہیں کرنا چاہتا۔ وزیر قانون نے مجھے assurance دلائی ہے۔

جناب سپیکر! میں اُمید کرتا ہوں کہ میری اُس request کو consider کیا جائے گا اور خاص طور پر میرے ضلع میں لاء اینڈ آرڈر کی situation کو improve کیا جائے گا کیونکہ national and international بہت tourists وہاں پر آتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے politicize کی بات کی تھی آج مجھے بڑا دُکھ ہوا جب مریم نواز شریف نیب میں پیشی کے لئے جا رہی تھیں تو اُن کے ساتھ ایم این ایز، ایم پی ایز بھی تھے، ہماری پارٹی کے لیڈران بھی تھے، عہدیداران بھی تھے آج پتا چلتا ہے کہ اٹھارہ دن کے بعد پولیس اُن پر 780-A لگا رہی ہے ہم اُس کی پُرزور مذمت کرتے ہیں اور آپ کی وساطت سے request کرتے ہیں کہ خدارا پولیس کو depoliticize رہنے دیجئے، پولیس کے ذریعے political victimization نہ کریں۔ میاں محمد شہباز شریف اور جناب محمد حمزہ شہباز شریف جب عدالت جاتے ہیں تو وہاں پر پولیس کے ذریعے ہمارے نمائندگان، ہماری پارٹی کے کارکنان اور اس ایوان کے ممبران پر آپ ڈنڈے برساتے ہیں لہٰذا میری گزارش ہے کہ آپ پولیس کو depoliticize کیجئے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ محترمہ سیمابیہ طاہر!

محترمہ سیمابیہ طاہر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایاک نعبد وایاک نستعین۔

اے اللہ! ہم تیری عبادت کرتے ہیں اور بے شک تُجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔

جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں اپنی بات ایک آیت سے شروع کرنا چاہوں گی:

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۠
وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَاۗءً فَاَلَّفَ بَيْنَ
قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ۚ

ترجمہ: اور اللہ کی رسی کو سب مل کر مضبوطی سے تھامے رکھو اور آپس میں پھوٹ نہ ڈالو اور اللہ نے تم پر جو انعام کیا ہے اُسے یاد رکھو کہ ایک وقت تھا جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے پھر اللہ نے تمہارے دلوں کو جوڑ دیا اور تم اللہ کے فضل سے بھائی بھائی بن گئے۔

جناب سپیکر! جرم تب پیدا ہوتا ہے جس وقت زیادیاں، ظلم اور تشدد کی انتہا ہو جاتی ہے کیونکہ جرم کی اصل وجہ یہ چیزیں ہوتی ہیں۔ پاکستان تحریک انصاف کی جب حکومت بنی تو ہمارے بہت سارے بھائیوں نے آج یہ بات کی انہوں نے کہا کہ پاکستان تحریک انصاف کی حکومت آنے کے بعد جرم بہت زیادہ بڑھ گیا ہے، بہت زیادہ murders ہونا شروع ہو گئے ہیں، child abuse بہت زیادہ ہو گیا وغیرہ وغیرہ۔

جناب سپیکر! میں تنقید نہیں کر رہی لیکن میرے خیال میں اس سے پہلے جو حکومت تھی اس میں سب سے پہلے جو کیس highlight ہوا تھا وہ قصور کی زینب کا کیس تھا۔ اس پر یہ بتا دیجئے کہ آپ لوگوں کی طرف سے کیا کیا گیا۔ کیا آپ child abuse کو کم کرنے میں کامیاب ہوئے۔ ہماری حکومت جس وقت آئی تو باقاعدہ قوانین بنائے گئے ہیں۔ ہماری طرف سے بچوں کے ساتھ ہونے والی زیادتی کے خلاف آواز بلند کی گئی۔ آپ لوگوں نے اپنے دور میں کیا کیا؟

جناب سپیکر! آپ کی یہ بات بالکل ٹھیک ہے کہ ہم کیوں بار بار دس سالوں کا ذکر کرتے ہیں یا ہم کیوں آپ کو کہتے ہیں کہ آپ نے اپنی حکومت میں کیا کیا؟ ہم اس لئے کہتے ہیں کیونکہ 35 سال آپ لوگوں کی یہاں حکومت رہی ہے ہم نہیں تھے۔ ہمیں حکومت میں آئے دو سال ہوئے ہیں۔ 35 سالوں میں اور دو سالوں میں زمین آسمان کا فرق ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! ہماری حکومت نے پچھلے دو سالوں میں جو کام کیا ہے، reforms لائی گئی ہیں اور پولیس کے لئے کام کئے ہیں۔ آپ لوگوں نے تو کبھی وہ سوچا بھی نہیں تھا کہ آپ وہ کریں گے۔ ہم نے کم از کم شروع تو کیا ہے۔ آج یہاں کی خواتین اور وہاں کے بھائی ہمارے ساتھ کمیٹی کا حصہ ہیں جو پولیس reforms پر کام کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! خدارا یہ بات کہنا چھوڑ دیجئے کہ گورنمنٹ کیا کر رہی ہے۔ یہ گورنمنٹ اپنی ذمہ داریوں سے بخوبی واقف ہے۔ یہ بہت اچھی طرح جانتی ہے کہ ہمیں کیا کرنا ہے اور کس طرح سے کرنا ہے۔ ہمارے بھائی نے ابھی یہاں پر یہ بات کہی کہ ہم سوالات کرتے ہیں اور وزیر قانون اور دوسرے منسٹر صاحبان جواب نہیں دیتے کہ انہیں جواب نہیں آتا۔

جناب سپیکر! میرے خیال میں جتنا تفصیل سے ہمارے منسٹر صاحبان جواب دیتے ہیں آپ کے دور میں کبھی آپ کو یہ توفیق نہیں ہوئی۔ یہاں پر وہ تمام لوگ بیٹھے ہیں جو اس وقت اپوزیشن میں ہوتے تھے لیکن آپ لوگوں کو اتنی توفیق نہیں ہوتی تھی کہ آپ لوگ جواب دے سکیں۔

جناب سپیکر! میں اپنے حلقے کی بات کروں گی اور میں کوٹلی ستیاں کی بات کروں گی۔ کوٹلی ستیاں ایک پسماندہ علاقہ ہے یہ این اے-57 کی ایک پسماندہ تحصیل ہے۔ ہم اسے خوش قسمتی کہیں یا بدقسمتی کہیں کہ جناب شاہد خاقان عباسی وہاں سے پاکستان کے وزیراعظم تھے اور وہاں حالات یہ تھے کہ اگر آپ وہاں کے پولیس سٹیشن کی حالت دیکھتے، پولیس موبائلز کی حالت دیکھتے تو آپ کو اندازہ ہوتا کہ یہ لوگ کتنا کام کرتے تھے کہ وہ لوگ جو لاء اینڈ آرڈر کو برقرار رکھنے میں سب سے اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ آپ لوگوں نے ان کے ساتھ کیا کیا۔ وہاں پر نہ ان کی رہائش کی کوئی جگہ ہے وہ پولیس سٹیشن کھانے پینے سے محروم تھا۔ ہماری گورنمنٹ جب آئی تو ہمارے وزیر قانون کے ذریعے وہاں پر پولیس سٹیشن کو facilitate کیا گیا۔ ان لوگوں کی ضروریات کو باقاعدہ پورا کیا گیا۔ آپ لوگ باتیں کرتے ہیں کہ نوکریاں دیں تو الحمدللہ پی ٹی آئی کی حکومت میں young lot سامنے آئی ہے اور young lot کو نوکریاں ملی ہیں اور آج پولیس بہتر کردار ادا کر رہی ہے جو آپ کے زمانے میں کبھی نہیں ہو سکا۔ آپ نے ہمیشہ ان لوگوں کو نوازا جن لوگوں نے آپ لوگوں کو ہمیشہ defend کیا۔ آج اگر پولیس میں فرق ہے تو وہ یہ ہے کہ پولیس کسی بے قصور کو تنگ نہیں کرتی اور پولیس کہیں بھی politicize نہیں ہو رہی۔

جناب سپیکر! میں آخر میں صرف اتنا کہنا چاہوں گی اور وزیر قانون سے درخواست ہو گی کہ اگر ہم مزید بہتری کے لئے جاسکتے ہیں تو اس طرح جاسکتے ہیں کہ پولیس کے لئے باقاعدہ ٹریننگز، ورکشاپس اور سیمینارز مسلسل کروانے چاہئیں۔ ان ٹریننگز، ورکشاپش اور سیمینارز میں پارلیمنٹیریز اور عوام میں سے بھی مختلف مکتبہ فکر کے لوگوں کو شامل کیا جائے۔

جناب سپیکر! ان کا آپس میں ضرور interaction ہونا چاہئے تاکہ جو gap ہے اسے ہم ختم کر سکیں اور ہماری پولیس زیادہ مستعدی کے ساتھ کام کر سکے۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جناب نصیر احمد!

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! شکریہ۔ آج لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے بارہا حکومتی ریفارمز کا ذکر کیا گیا ہے۔ وہ ریفارمز جن کا حوالہ دیا گیا جو خیبر پختونخوا میں کی گئی ہیں۔ یہ کہا گیا کہ ان ریفارمز کی وجہ سے وہ تمام کامیابیاں جو ہم نے حاصل کی ہیں وہ پچھلے تیس چالیس سال میں سابقہ حکومتیں حاصل نہ کر سکیں وہ ان دو سالوں میں حاصل کی گئی ہیں۔

جناب سپیکر! ان ریفارمز کی شکل میں ایک رپورٹ جو سامنے آئی ہے کہ 2019 کے اندر پنجاب میں سوا تین لاکھ جرائم رپورٹ ہوئے جو پنجاب کی تاریخ میں سب سے زیادہ رجسٹرڈ ہونے والے کیس ہیں۔ ان جرائم میں قتل، اغواء، بھتہ خوری اور تمام قسم کے جرائم شامل ہیں۔

جناب سپیکر! 130 گینگ ریپ کے کیس بھی رجسٹرڈ ہوئے ہیں۔ یہ ریفارمز کا ہی نتیجہ ہے جو ابھی تک سامنے آیا ہے۔ جناب عمران خان کی طرف سے کہا گیا تھا کہ جب ہماری حکومت آئے گی تو پی ٹی آئی کا انصاف سب سے پہلے لوگ تھانوں میں ہوتا ہوا دیکھیں گے۔

جناب سپیکر! پی ٹی آئی کی تبدیلی پہلے سو دن کے اندر تھانوں میں ہوتی ہوئی نظر آئے گی۔ منسٹر صاحبان بھی یہاں پر بیٹھے ہیں اور ذمہ داران بھی بیٹھے ہیں۔ پنجاب کا کوئی تھانہ جس کی پچھلے اڑھائی سال میں صورتحال بہتر ہوئی ہو، چلیں پنجاب چھوڑ دیں ہم شہر لاہور میں بیٹھے ہیں تو اس شہر کا کوئی تھانہ جس کے اندر کوئی صورتحال بہتر ہوئی ہو تو ایک ایسا تھانہ بھی نہیں ہے جس کے بارے میں آپ اٹھ کر یہ کہہ سکیں کہ ہم اس میں کوئی بہتری لا سکے ہیں۔

جناب سپیکر! اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ آپ نے پنجاب پولیس جو بارہ کروڑ کی آبادی والے صوبہ کو سنبھالنے کا کردار بڑے احسن طریقے سے کر رہی تھی آپ نے اس کے اندر کام کرنے والے آفیسرز اور فورس پر بداعتمادی کا اظہار کیا اور آج پوری فورس بے چینی کا شکار ہے۔ آپ جب پولیس فورس کو گلو بٹ کہیں گے اور یہ کہیں گے کہ ہم تمام ایس ایچ اوز کو پنجاب بدر کر دیں گے، ملک بدر کر دیں گے، خان صاحب کنٹینر پر کھڑے ہو کر کہیں کہ ان کو دریائے راوی میں ڈبوئیں گے اور پھر نئے آفیسرز لے کر آئیں گے تو پھر اس صوبہ کے اندر آپ کو اسی طرح کی بداعتمادی اور بے زاری ملے گی۔

جناب سپیکر! آج وہی ایس ایچ اوز ہیں اور وہی پولیس آفیسرز ہیں جو لگے ہوئے ہیں۔ اس کے بعد آپ کہیں کہ ہم انہی آفیسرز اور انہی لوگوں کے ذریعے ریفارمز لے کر آئیں گے تو پھر ان کا بھی آپ پر اعتماد کرنا اتنا آسان نہیں ہے۔

جناب سپیکر! شہر لاہور جہاں پر خوفناک صورتحال ہے کہ ہر آٹھ منٹ کے بعد ایک واردات ہوتی ہے۔ یہ شہر لاہور جہاں پر سکیورٹی کیمرے بھی لگے ہوئے ہیں، جہاں پر سکیورٹی کی صورتحال کہتے ہیں کہ بہت بہتر ہے تو آج اس شہر میں ہر آٹھ منٹ کے بعد ایک واردات ہوتی ہے۔ لاہور شہر میں کبھی نہیں سنا جاتا تھا کہ یہاں پر راہ جاتے ہوئے خواتین کے پرس اس طرح دن دہاڑے بھی چھینے جاتے ہیں۔ آج ہر سڑک پر ہر آبادی کے اندر راہ چلتی ہوئی خواتین کے پرس چھینے جاتے ہیں، لوگوں کو اغواء کیا جاتا ہے، لوٹا جاتا ہے اور وہ کون سا جرم ہے جو آج اس شہر میں نہیں ہو رہا۔

جناب سپیکر! کہا جاتا ہے کہ جرائم بڑھنے کی بڑی وجوہات مہنگائی اور بے روزگاری ہے۔ یہاں گزارش یہ ہے کہ پچاس لاکھ گھروں کا وعدہ ہم نے تو نہیں کیا تھا۔ ایک کروڑ نوکریوں کا وعدہ کس نے کیا تھا؟ اب تو لوگ اس ملک کے اندر تنگ آ کر کہتے ہیں کہ خدا کے لئے ہماری نوکریاں ہمارے پاس رہنے دیں۔ آپ اپنے پچاس لاکھ گھر اپنے پاس رکھیں اور اپنی ایک کروڑ نوکریاں بھی اپنے پاس رکھیں صرف ہماری نوکریوں اور گھروں کو ہی محفوظ رہنے دیں تو ہم اسی پر خوش ہیں۔

جناب سپیکر! اب تو لوگ یہ دعا کرتے ہیں کہ خدارا کہیں ہمارے گھر ہی نہ چھین لئے جائیں۔ صرف ہمارے اس صوبے کے اندر 17 لاکھ لوگ بے روزگار ہوئے ہیں اور مزید اس خوف میں مبتلا ہیں کہ پتا نہیں اب مزید کتنے لاکھ گھروں کا چولہا بجھایا جائے گا۔ جب اس صوبے بلکہ میں کہوں گا کہ اس ملک میں پولیس فورس کو اپنے سیاسی مقاصد کے لئے استعمال کرنے کی کوشش کی جا رہی ہو تو پھر اصل کام پر کس طرح توجہ دیں گے؟ پولیس فورس کا جو بجٹ announce ہوا ہے اس کو چاروں صوبوں سے compare کریں تو پنجاب پولیس کا بجٹ سب سے کم ہے۔ آبادی کے حساب سے صرف -/8، -/9 روپے بنتے ہیں حالانکہ -/8 روپے میں چائے کا کپ بھی نہیں آتا ہے جو پولیس کو دیا جاتا ہے۔ جب ان سے سیاسی کام لئے جائیں گے اور اٹھارہ اٹھارہ دن گزر جانے کے بعد دہشت گردی کی دفعات شامل کی جائیں گی تو اس صوبے کا کیا بنے گا؟

جناب سپیکر! جب لاہور شہر کا سی سی پی او صرف اس بنیاد پر لگایا جائے گا کہ سیاسی کارکنوں کو گرفتار کیا جائے، جب لاہور شہر کے رہنے والوں کو پتا ہو کہ جناب عمران خان کی خصوصی ہدایت پر سی سی پی او کو لگایا گیا ہے جس سے پوچھا جائے گا کہ تم نے لاہور کے سیاسی کارکنوں کو گرفتار کیوں نہیں کیا اور تین دن پہلے سیاسی کارکنوں کے گھروں پر چھاپے مارے جاتے ہوں کہ اُن کو پکڑا جائے گا۔ ہر سیاسی کارکن اپنے لیڈران کی پیشی پر آ کر لیڈران کو دیکھنے اور نعرے لگانے کے لئے آتا ہے لیکن حکم دیا جاتا ہے کہ اُن کو گرفتار کرو۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جو ایس ایچ او اور ایس پی جتنی زیادہ گرفتاریاں کرے گا اُس کو اسی حساب سے انعام و اکرام سے نوازا جائے گا لہٰذا آپ پنجاب پولیس سے کارکردگی کی توقع کیسے کریں گے؟

جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ خدارا اس نظام کو بچانے کے لئے اور پنجاب پولیس کی کارکردگی کو بہتر کرنے کے لئے ہوش کے ناخن لئے جائیں۔ پولیس کو غیر سیاسی کیا جائے اور بجٹ میں مزید allocation کا جو وعدہ کیا گیا تھا اُس کو پورا کرتے ہوئے بڑھایا جائے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی، جناب ناصر محمود!

جناب ناصر محمود: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ۔ آج چونکہ لاء اینڈ آرڈر پر بات ہو رہی تھی اس لئے میں نے بات کرنے کی request کی تھی۔ میرا حلقہ پی پی۔27، تحصیل پنڈ دادنخان اور ضلع جہلم ہے۔ ہمارے سب ساتھیوں نے لاء اینڈ آرڈر پر باتیں کی ہیں لیکن میں اپنے حلقے کے متعلق مختصر بات کروں گا۔ اصل میں جتنے بھی کرائم ہو رہے ہیں وہ غربت کی وجہ سے ہو رہے ہیں۔ میں للہ کا رہائشی ہوں اور میری cost بھی للہ ہے۔

جناب سپیکر! میں recently ہونے والے صرف دو واقعات اپنی یونین کونسل یعنی اپنے گاؤں کے بتا دیتا ہوں۔ دو دن پہلے کی بات ہے کہ ایک لڑکی اغواء ہوئی ہے یا کہیں چلی گئی ہے اس کا اللہ کو پتا ہے۔ اس بچی کے والد اور بھائی نے للہ تھانے میں رپورٹ درج کروائی جس پر ایکشن تو دُور کی بات پرچہ تک درج نہیں کیا گیا۔ وہ میرے پاس آئے تب میں نے خود تھانے فون کیا کہ اس واقعہ کا کم از کم پرچہ تو درج کریں لیکن آج کے دن تک پرچہ درج ہوا ہے اور نہ ہی کچھ پتا چلا ہے کہ لڑکی کہاں ہے؟

جناب سپیکر! دوسری عرض یہ ہے کہ للہ ہی میں چار ماہ پہلے ایک واقعہ رونما ہوا جس کے حوالے سے میں نے قرارداد پیش کی تھی جس کی باری آ جائے گی۔ چونکہ لاء اینڈ آرڈر پر بات ہو رہی ہے اس لئے میں detail بتا دیتا ہوں۔ ہمارے شہر کا پانی ایک جگہ پر جمع ہوتا ہے پھر نالوں کے ذریعے سے اس کی نکاسی ہوتی ہے۔ چار ماہ پہلے اُس زمین پر قبضہ کیا گیا جس کی پوری filling ہو چکی ہے اور وہاں پر کروڑوں کی جائیداد ہے۔ اس پر ہم نے شور مچایا لیکن آج کے دن تک جنہوں نے اس زمین پر قبضہ کیا ہے اُن کے خلاف کوئی پرچہ درج نہیں ہوا اور پتا نہیں کہ اُس میں کس کا ہاتھ ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ اس پر کمیٹی بنائیں، صرف یہ تحقیق کر لیں کہ اُس پر کسی سیاسی بندے کا ہاتھ ہے یا نہیں اور across the board تحقیق کریں چاہے میرا بندہ ہو یا کسی اور کا ہو؟ وہاں بارشی پانی یا گاؤں کا پانی جمع ہوتا تھا لیکن اب وہ جگہ fill ہونے سے نقصان یہ ہوا ہے کہ جب بارش آتی ہے تو آدھا شہر ڈوب جاتا ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ وہاں سے قبضہ ختم کروایا جائے۔ اللہ کا حکم ہے کہ ماں باپ کی بددعا سے بچو کیونکہ بیچ میں حجاب نہیں ہوتا اور ایسے ہی ارشاد ہے کہ غریب اور یتیم کی بددعا سے بچو کیونکہ اُس میں بھی حجاب نہیں ہوتا۔ جب بارش آتی ہے تب آدھا شہر صرف اس وجہ سے ڈوب جاتا ہے کیونکہ وہ جگہ fill ہو چکی ہے۔ اب میں کسی پر الزام نہیں لگاتا لیکن وہ کروڑوں روپے کی جگہ ہے، اُس میں کون ملوث ہے اور کس کی سرپرستی ہے اُس کی تحقیق کی جائے۔

جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ قبضہ چھڑوا کر اُس جگہ کو اصلی حالت میں لایا جائے تاکہ گاؤں اور بارش کے پانی کی نکاسی ہو سکے۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، محترمہ شمسہ علی!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جناب محمد طاہر پرویز!

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ ماشاء اللہ دونوں طرف سے لاء اینڈ آرڈر پر بڑی اچھی باتیں کی گئی ہیں اور اچھی تجاویز بھی آئی ہیں۔ میں ابھی بیٹھا اپنے معزز ممبران کی باتیں سن رہا تھا کہ پولیس ریفامز کے لئے کیا کام کیا گیا ہے۔ پنجاب میں تعینات ہونے والے افسران خواہ وہ آئی جی، ڈپٹی کمشنرز یا سیکرٹریز ہوں اُن کے حوالے سے میرے معزز ممبران نے باتیں کی ہیں لیکن اصل میں پنجاب کی عام عوام اور -/500 روپے دہاڑی کرنے والے مزدور کی بات کرنے والی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر اُس ماں کی بات کرنا چاہوں گا جس کا اکلوتا بیٹا دو ہزار روپے کے موبائل کے لئے ذبح کر دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر اُس بہن کی بات کرنا چاہوں گا جس کے بھائی کو اُس کے سامنے گولیاں مار کر چھلنی کر دیا جاتا ہے لیکن اس پنجاب میں کوئی پوچھنے والا نہیں ہوتا۔ آپ دیکھیں کہ ہم اس ہاؤس سے اربوں روپے فنڈز منظور کر کے ایڈمنسٹریشن اور پولیس ڈیپارٹمنٹ کو دیتے ہیں۔ ہمارے تھانوں کی موبائل پولیس منشیات فروشوں کے ڈیروں یا نمبر بیچنے والے دفتروں کا ضرور چکر لگاتی ہے لیکن ڈاکوؤں کا پیچھا نہیں کرتی۔

جناب سپیکر! میں یہ نہیں کہوں گا کہ پولیس ڈیپارٹمنٹ کی کارکردگی صفر ہے کیونکہ پولیس میں بھی اچھے بُرے لوگ موجود ہیں۔ یہاں پر ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ اچھے کام کرنے والے کو ہم کس طرح سپورٹ کریں نہ کہ ہم اُن لوگوں کو سپورٹ کریں جس طرح جناب نصیر احمد نے کہا کہ لاہور میں سیاسی کارکنوں کو گرفتار اور political victimization کرنے کے لئے مختلف محکموں کو استعمال کیا جارہا ہے۔

جناب سپیکر! میں فیصل آباد سے تعلق رکھتا ہوں اور فیصل آباد کی نمائندگی کرتے ہوئے آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ابھی حکومتی ممبران کی طرف سے یہ بات کی گئی کہ یہاں پر 2013 میں کرائم ریٹ اور تھا، 2017 میں اُس سے کم ہو گیا اور 2018 میں مزید کم ہو گیا لیکن اب 2019 میں دودھ کی نہریں چل رہی ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ فیصل آباد میں مزدوروں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ کوئی دن ایسا نہیں ہوتا جس دن وہاں ڈیڑھ سو سے دو سو ڈاکے نہ پڑیں، کوئی ایسا دن نہیں گزرتا چاہے گرمی ہو چاہے سردی ہو۔ فیصل آباد کے اندر روزانہ قتل بھی ہوتے ہیں، اغواء بھی ہوتے ہیں اور لوگوں کو لوٹا بھی جاتا ہے لیکن حکومتی اقدامات اس کے برعکس بہت کم ہیں۔

جناب سپیکر! وزیر قانون ہمارے لئے بڑے قابل احترام ہیں، یہاں پر تشریف فرما ہیں، فیصل آباد کے حوالے سے میں نے بہت دفعہ نفری کی بھرتی کے لئے بار بار اس معزز ایوان میں یاد کروایا۔ فیصل آباد میں آپ کانسٹیبلوں اور تھانوں میں تعینات ہیڈ کانسٹیبلوں کی تعداد دیکھیں تو وہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ ایک ایک تھانے کی آبادی 10،10 اور 15،15 لاکھ لوگوں پر مشتمل ہے اور وہاں پر صرف کنٹرول کرنے والے 45 لوگ ہیں۔ مجھے یہ بتائیں کہ وہ 45 کانسٹیبل بے چارے کیسے ان لوگوں کو سکیورٹی دیں گے، کیسے وہ ڈاکوؤں کا پیچھا کریں گے اور کیسے وہ سیاسی لوگوں کو سلام پیش کریں گے؟

جناب سپیکر! میں یہاں پر گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ مہربانی کر کے پنجاب میں جہاں جہاں بھی پولیس کی نفری میں کمی ہے اس کمی کو پورا کرنے کے لئے اس ایوان سے یہ بات جانی چاہئے کہ پولیس کی نفری میں بھرتیاں کی جائیں اور بجٹ میں ان کی تنخواہوں و دوسرے اخراجات کے لئے ان کے الاؤنسز بڑھانے چاہئیں تاکہ ہمارے ہاں لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال بہتر ہو سکے۔

جناب سپیکر! میں کوئی تنقید برائے تنقید نہیں کرنا چاہتا بلکہ میں یہ تجویز دینا چاہتا ہوں کہ ہم چونکہ گراس روٹ لیول سے آئے ہیں اور ہم لوگوں کے مسائل کو بخوبی سمجھتے ہیں۔ جس طرح میرے بھائیوں نے یہاں پر مہنگائی کے حوالے سے یہ بات کہی کہ جرائم کی جڑ بے روزگاری ہے تو میں ان کی بات سے سو فیصد اتفاق کرتا ہوں کیونکہ جب مزدور بے چارے کی دہاڑی نہیں لگے گی اور جب اس کے بچے بھوک سے گھر میں بلک رہے ہوں گے تو وہ پھر کیسے بندوق نہیں اٹھائے گا اور وہ کس طرح پستول اٹھا کر لوگوں کے سروں پر نہیں مارے گا؟

جناب سپیکر! ہمیں بے روزگاری کی طرف بھی توجہ دینی ہوگی اور پولیس و ایڈمنسٹریشن کے بجٹ میں بھی اضافہ کر کے پنجاب کے عوام کے مستقبل کو save کرنا ہوگا۔

جناب سپیکر! میں آپ کا ایک بار پھر شکریہ ادا کرتا ہوں کیونکہ وقت کم ہے اور میرے دوسرے ساتھیوں نے بھی بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر! میں حکومت وقت سے گزارش کروں گا اور specially وزیر قانون سے کہ مہربانی کر کے کوئی ایماندار لوگ تعینات کریں۔ ان لوگوں کو تعینات کیا جائے جو اس پنجاب کے عوام کی خدمت کرنا چاہتے ہیں۔ ان لوگوں کو تعینات کیا جائے جو حقیقی طور پر پنجاب کے عوام کا کام کرنا چاہتے ہیں اور لاء اینڈ آرڈر کو بہتر کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، محترمہ شمسہ علی!

محترمہ شمسہ علی: جناب سپیکر! شکریہ۔ ماشاء اللہ سب ممبران نے پنجاب کے حوالے سے بڑی اچھی تقاریر کیں اور ہم نے سب کی باتیں سنیں۔ چودھری محمد اقبال شاید اب نہیں بیٹھے ہوئے جو کہ بار بار writ of the government کی بات کر رہے تھے تو مجھے معلوم نہیں کہ انہوں نے writ of the government کو define نہیں کیا۔ کیا وہ یہ define کرتے ہیں کہ ایک بندہ اپنی ایک انگلی کے اشارے سے پورے province میں جو چاہے کروا لے یا ایک ہمارے وزیراعلیٰ ہیں کہ انہوں نے ماشاء اللہ اپنی power کو ہر جگہ devolve کر کے نیچے تک کر دیا ہے تاکہ ہر جگہ پر proper طریقے سے چیزیں manage ہوں۔ In the writ of the government جس طرح سے ماڈل ٹاؤن میں جعلی مقابلہ ہوا تھا اور ابھی میری بہن عظمیٰ کاردار نے already بتایا کہ

"گلو بٹ"کا نام بھی لے لیا اور"عابد باکسر"کا بھی نام لے لیا جبکہ سندھ میں بھی"راؤ انوار" جیسے نام اور چیزیں اب چونکہ انہیں نظر نہیں آ رہیں تو شاید ان کے لئے writ of the government یہ چیزیں ہیں یہاں تک کہ ابھی میرے چھوٹے بھائی جناب محمد طاہر پرویز وزیر قانون کو کچھ تجاویز دے رہے تھے کہ اچھے کریکٹر کے لوگوں کو تعینات کیا جائے۔

جناب سپیکر! مجھے سمجھ نہیں آتی کہ ان کے اپنے وزیر قانون رانا ثناء اللہ کے بارے میں فیصل آباد کے عابد شیر علی کیا کہتے تھے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آپ مجھے بتائیں کہ یہ لاء اینڈ آرڈر کو کیا سمجھ سکتے ہیں کہ ان کے وزیر قانون کے بارے میں وہ خود کہتے تھے کہ اٹھائیس کے قریب لوگوں کے murder کا وہ evidence دینے کو تیار ہیں کہ اس آدمی نے اتنے murders کئے ہیں تو ہمارے ہاں یہ جو power اور سیاست کا concept ہے تو ہم نے اس کو change کر دیا ہے اور ہم کسی قسم کی کوئی political interference نہیں چاہتے اور پوری کوشش کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! Naturally لوگوں کا ایک mindset بن گیا ہوا تھا کہ اوپر سے جب تک حکم نہیں آئے گا ہم نے خود کچھ نہیں کرنا۔اس چیز کو change کرتے اور لوگوں میں confidence آتے آتے وقت لگتا ہے لیکن ہمارا چونکہ یہ moto یہی ہے۔

جناب سپیکر! کسی بھی ملک میں اہم بات اس کے اندر لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال ہوتی ہے کہ جہاں پر عدل بھی ہو اور ظلم بھی نہ ہو۔جو باتیں یہ کہتے ہیں اور پولیس کے متعلق کہتے ہیں تو میں تیس، چالیس سال سے خواتین کے حقوق کے لئے کام کر رہی ہوں اور مجھے یاد ہے کہ جب ہم پولیس سٹیشن جاتے تھے تو وہاں پر کیا حالات ہوتے تھے۔پولیس والے ہمیں کہتے تھے کہ باجی ہمیں رکشا بھی لے کر دیں، پٹرول بھی ہماری گاڑیوں میں آپ ڈالوائیں اور ہمارے ساتھ جائیں۔ان کے پاس کوئی فنڈز بالکل نہیں ہوتے تھے اور انوسٹی گیشن کے حوالے سے تو کوئی procedure ہی نہیں تھا۔ہم نے تو حالات دیکھے ہوئے ہیں کہ انوسٹی گیشن پر ایک روپیہ کبھی خرچ نہیں کیا تھا کیونکہ یہ چاہتے ہی نہیں تھے اور ان کا شاید مؤقف تھا کہ غلط کام کرتے ہی رہنا ہے اور اگر اچھے انوسٹی گیشن آفیسرز کو ہم نے strengthen کر دیا یعنی پولیس کی انویسٹی گیشن برانچ کو تو ظاہری بات ہے کہ ہم ہی اس سے پکڑے جائیں گے تو ان چیزوں کو انہوں نے اتنا neglect کیا ہوا تھا کہ

مجھے تو یہ ground reality کا معلوم ہے کیونکہ میں نے اس طرح کے بہت سے کام کئے ہیں اور پولیس کے حالات دیکھے ہیں۔ خواتین کی بھی کسی قسم کی بھرتیاں نہیں کیں اور میں ابھی بھی کہتی ہوں کہ ہماری پولیس میں خواتین کی تعداد کم ہے تو خواتین کو پولیس میں بھرتی کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر! جہاں تک یہ نوکریوں کی بات کرتے ہیں تو آپ انشاءاللہ دیکھیں گے کہ ہم وہ کام کر رہے ہیں جو long term planned ہیں۔ ہم نے یہ نہیں کیا کہ ایک ایک کام کر کے اس کی تشہیر کی جائے اور انشاءاللہ broad based ہمارے کام ہیں چاہے وہ پولیس ہو۔

جناب سپیکر! پہلے جب ہماری حکومت آئی تو محرم تھا اور اتنی tension تھی کہ اللہ کا شکر ہے کہ بہترین طریقے سے monitoring ہوئی اور ہمارے وزیراعلیٰ اور منسٹرز peace and harmony کے لئے سب جگہ جگہ نظر آئے۔ اس سال بھی دیکھیں کہ ٹیلیویژن پر باقاعدہ ٹیلی کاسٹ ہوتا ہے اور میں سمجھتی ہوں کہ اس چیز پر ہمیں salute کرنا چاہئے کہ اتنی tension کے حالات میں اتنے اچھے طریقے سے پنجاب حکومت نے سارا mangeکیا اور آئندہ بھی آپ دیکھیں گے۔ فنڈز بڑھانے کی بات کر رہے ہیں تو ہم یونیفارم change نہیں کر رہے، ہم نے منشاء صاحب کو پیسے دینے کے لئے پولیس کا یونیفارم change نہیں کیا بلکہ ہم نے کانسٹیبلوں پر invest کیا اور مزید کریں گے تاکہ ان کی صحت اور دیگر چیزیں بہتر ہوں خاص طور پر انوسٹی گیشن جب مضبوط ہو گی اور وہ well trained ہوں گے تو انشاءاللہ آپ دیکھیں گے کہ حالات کیسے بہتر ہوتے ہیں۔ اسی پر ہمارا کام ہو رہا ہے جو کہ solid چیزیں ہیں اور دکھاوے کی چیزوں پر ہمارا کام نہیں ہو رہا تو ہم انشاءاللہ بہت آگے جائیں گے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: محترمہ سیدہ میمنت محسن!

SYEDA MAIMANAT MOHSIN: Mr Speaker, thank you for the opportunity to address this honorable House.

جناب سپیکر! ایتھے ساڈے بھرواں تے بہناں نیں جیہڑیاں گلاں کیتیاں نیں اور جیہڑی اوہناں نے گل کیتی اے کہ جو امن و امان دی ایس ویلے بدامنی اے اوس دی جیہڑی جڑ اے او غربت اے۔ ایس دے نال کوئی وی تقاضا نئیں کر سکدا ایس گل توں کوئی انحراف نئیں کر سکدا۔ ایہہ بالکل حقیقت اے اور اسیں سارے اپنے اپنے حلقیاں دے بارے ایتھے آ کے گل کرنے آں

اور جیویں جناب ناصر محمود دا جہلم وچ للہ دا حلقہ اے جتھے غربت تے افلاس دی وجوہات دی بنا تے لوکاں دے نال استحصال ہوندا اے اسی طرح میرے حلقہ پی پی-184 اوکاڑہ وچ وی ایہو حال اے۔ کدھرے کدھرے اسیں خوش قسمت آں جتھے ساڈے ڈی پی اوز ایماندار نیئں جیویں ساڈے اوکاڑہ دا ماشاء اللہ ایماندار ڈی پی او اے لیکن ہر تھاں ایہہ گل نئیں ہوندی اور جتھے ہوندے وی ہین اونہاں دے کول اسیں جاندے آں میرٹ دی آواز بلند کر کے تے مخالفین تے فیر کیڑے کڈدے نیں اور کیڑے کڈنا اونہاں دی اک عادت اے۔ تے چنگے آفسر نوں وی کم نئیں کرن دیندے لیکن

I would like to go a step beyond this and if you don’t mind I would like to address the holistic issue. You have to look at the issue in a holistic manner and the problem, Mr Speaker, is poverty of course. It’s unemployment of course. It is over population of course. It underfunding of all our departments of course. But over and above that we in this august House have to tell each other speak the truth but why? This is so.

جناب سپیکر! ایس دی بنیادی وجہ اے ہے کہ جتھے حکومتاں hybrid ہون گیاں where there is not one centre of Authority these things will happen. پنجاب اِچ جیہڑی بے یقینی دی فضا اے اوہندی وجہ نال بالا آفیسران I call it the higher bureaucracy او سارے pen down تے نے They are virtually at a standstill because they don’t want to take any initiative that will make them controversial tomorrow کیوں جے اج آگئی اے تے کل وی آنی اے۔ So they don’t want to be controversial in anyway کہ جیہڑی low bureaucracy اے اوہندا تے تسی کوئی حال نہ پُچھو۔ and that is the reason کہ ایناں امن و امان دا فقدان اے because after all جیہڑا غریب آدمی تے عام آدمی دا interface ہوندا اے with the government that is at the lowest level. سارے پٹواری، چوکی انچارج تے ایس ایچ او عام لوکاں واسطے حکومت اے۔ and if they don’t deliver

to the peopleیالوکاں نوں بے یقینی ہووے یالوکاں نوں ہر واری قائداعظم دی شکل وکھا کر اپنا کم کرانا پوے تےobviouslyفیر لوکاں دے وچ بے چینی ہوندی اے۔
جناب سپیکر! میں اے سمجھنی آں کہ جیہڑا وی وزیراعلیٰ ہونداا ے اوس دا بالکل معصم ارادہ ہونداا ے کہ میںdeliverکراں، میں اپناناں بناواں، لوک مینوں یاد کرن۔After and the honor that ourاوہندی عزت، تکریمall this is why we are here constituents have given to us لیکن جس ویلےhybridحکومت ہووے گی جیہڑی You have orders coming from left rights andبدقسمتی نال اے ہے تےcentreتے کی پتا چلنااے کہ کی کرنااے تے کی نئی کرنا؟ جی، فلانے بندے نوں فلانی تھاں لادیو، اک ہور فون آجانداا ے کہ فلانے بندے نوں فلانی تھاں لادیو۔

I am sorry Mr Speaker we need to be absolutely certain about who our rulers are and they must...

(اذان مغرب)

جناب چیئرمین: جی، محترمہ! اپنی بات جاری رکھیں۔

سیدہ میمنت محسن: جناب سپیکر! میری گزارش ایہہ ہے کہ اسیں اصل حقائق ول توجہ دیئے۔ اسیںunderfunding، پولیٹکلappointments،vindictivenessدے وچ توجہ ضرور دیوے لیکن جیہڑی بنیادی چیز اے ہے کہ

There should be one centre of power in this Province which is Pakistan. There should be one writ coming from one place and we should know where the writ is coming from.

جناب سپیکر! اے جیہڑی ساریconfusionبرپا اے، جیہڑی اے بے یقینی اےthis is leading to more and more confusion not only in law and order but in every aspect of governmentجے تسّی محکمہ مال دی گل کروتے اوتھے وی اے حال اے۔ جے تسّی پبلک ہیلتھ آلیاں دی گل کروتے اوتھے وی ایہی حال اے۔ جے تسّی گل کروfor the above and lower administrationتے اوتھے وی ایہی حال اے

Police Department absolutely everywhere the same contingent applies the same issue applies to everyone.

جناب سپیکر! میں آپ سے جس چیز کا علاج طلب کر رہی ہوں وہ آپ کے ہاتھ میں نہیں ہے I am sorry to say this but I wanted to speak on behalf of the House and I wanted کہ جنہوں کہندے نے شناخت کرنا، تشخیص کرنا کہ اصل مسئلہ یہ ہے۔ آپ کی بڑی مہربانی۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: شکریہ۔جی، وزیر قانون!

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! ابھی دو سپیکر رہتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں تمام معزز ممبران جنہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! ابھی میری باری نہیں آئی مجھے بات کرنے دی جائے مجھے بات کرنے کی اجازت کیوں نہیں دی جاتی؟

جناب چیئرمین: ہاؤس کا ٹائم بھی تو دیکھنا ہوتا ہے۔This is not the way

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! ہمیں خاموش کرا دیا جاتا ہے۔ ہمیں مجبور نہ کیا جائے، مجھے بتایا جائے کہ مجھے کیوں نہیں بولنے دیا جاتا اس لئے کہ میں اقلیت سے ہوں، کیا میرے منہ سے بدبو آتی ہے کہ مجھے بات کرنے نہیں دی جاتی؟ پھر آپ مجھ سے resign لے لیں۔

جناب چیئرمین: نہیں، نہیں۔This is not the way. Order in the House.

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! مجھے میری تحریک التوائے کار پڑھنے کا وقت نہیں دیا جاتا، میرے سوالات نہیں آنے دیئے جاتے۔ تین ماہ ہو گئے ہیں میرے منہ پر تالا لگایا ہوا ہے، میرا کیا قصور ہے؟(شور و غل)

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جن معزز ممبران نے اپنے خیالات کا اظہار کیا میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔۔۔

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! مجھے بتایا جائے کہ میرا کیا قصور ہے، میری قوم کا کیا قصور ہے جنہوں نے مجھے یہاں بھیجا ہے، مجھے کیوں بولنے نہیں دیا جاتا؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! یہ مہربانی کریں اور چُپ ہو جائیں، چیئر کو address کرنے کا یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: خاموشی اختیار کریں. Order in the House.

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! پھر مجھے بتایا جائے کہ مجھے کیوں نہیں بات کرنے دی جاتی؟ میں یہاں سے چلا جاتا ہوں، مجھ سے resign لے لیں۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر جناب طارق مسیح گل
نے جذباتی انداز میں بات کرتے ہوئے رونا شروع کر دیا)

جناب چیئرمین: نہیں، نہیں۔ This is not the way

(اس مرحلہ پر معزز ممبر چودھری افتخار حسین چھچھر
معزز ممبر جناب طارق مسیح گل کو ایوان سے باہر لے گئے)

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! یہ شخص ہمیشہ بدتمیزی کرتا ہے اور اس کی بدتمیزی کو ignore کیا جاتا ہے، آپ اس کا نوٹس لیں۔ اس کے دائیں بائیں اتنے سینئر ممبرز بیٹھے تھے وہ اس کو بیٹھنے کے لئے ہلکا ہلکا تھپکاتے بھی رہے لیکن وہ باز نہیں آیا۔ جو کچھ اس نے بولا ہے آپ کم از کم اس کو replay کریں۔ جو اس کا انداز ہے، جو اس کی باڈی لینگویج ہے اس کو آپ سی سی ٹی وی کیمرے سے دیکھیں۔ اس کی باڈی لینگویج اور اس کے الفاظ اس اسمبلی میں کھڑے ہو کر بات کرنے کے قابل نہیں ہیں اس کے خلاف نوٹس لیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں سب سے پہلے تو ان کے اس روّیے کی مذمت کرتا ہوں۔ اب میرے لئے یہ کہنا بھی مشکل ہو رہا ہے کہ "ایک معزز ممبر" یہ کہنا میرے لئے مشکل ہو رہا ہے لیکن میں اس روّیے کی مذمت کرتا

ہوں اور یہ پہلی بار نہیں ہوا بلکہ اس سے پہلے بھی آپ کو یاد ہو گا کہ یہی ممبر ایک دفعہ زنجیریں پہن کر ہال میں آ گئے تھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس روّیے سے اجتناب کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں تمام ممبران کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے لاء اینڈ آرڈر پر بات کرتے ہوئے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

جناب سپیکر! ہم اصل میں چاہتے تو یہ تھے کہ اگر لاء اینڈ آرڈر پر بات ہو رہی ہے تو ہمیں لاء اینڈ آرڈر کو بہتر کرنے کے لئے تجاویز دی جائیں جو تجاویز معزز ممبران نے دی بھی ہیں اور جن ممبران نے وہ تجاویز دی ہیں میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور میں ان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جن ممبران نے ہماری کوتاہیوں یا ہماری کمزوریوں کی نشاندہی کی ہے۔

جناب سپیکر! سب سے پہلے میں یہاں بات کرنا چاہوں گا چونکہ debate کو open میرے بھائی چودھری محمد اقبال نے کیا تھا اور انہوں نے ہماری حکومت کے متعلق یہ کہا تھا کہ ہماری حکومت نے یہ وعدہ کیا تھا کہ اگر کوئی سائل تھانے میں جائے تو اس کو عزت اور احترام کے ساتھ بٹھایا جائے گا۔

جناب سپیکر! میں ان کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ وہ کسی دن اپنی مصروفیات میں سے وقت نکالیں اور میرے ساتھ تشریف لے کر جائیں۔

جناب سپیکر! موجودہ حکومت نے برسر اقتدار آنے کے بعد front desk قائم کئے، تھانوں میں باقاعدہ reception بنائی گئیں اور میں تمام اپوزیشن کے ممبران اور ٹریژری بنچوں کے اراکین سے بھی request کرتا ہوں کہ جو ہمارے mobile complaint centres بنے ہیں ان کو visit کریں اور front desks کو visit کریں۔ اگر وہاں پر ان کو کوئی خامی نظر آتی ہے تو حکومت کھلے دل کے ساتھ اس کو دور کرنے کے لئے تیار ہے لیکن میں اتنا انتہائی وثوق کے ساتھ ضرور کہنا چاہوں گا کہ انہیں انشاءاللہ تعالیٰ ایک تبدیلی اس میں ضرور نظر آئے گی۔

جناب سپیکر! اس کے بعد میرے بھائی سید حسن مرتضیٰ نے بات کی اور میں توقع کرتا تھا کہ وہ اس وقت موجود ہوتے تو میں ان کی بات کا جواب دینا چاہتا تھا اور وہ سن لیتے۔ بہر حال وہ تشریف لے گئے۔

جناب سپیکر! انہوں نے خود اپنی تقریر میں فرمایا اور انہوں نے کہا کہ جس وقت بجٹ پیش کیا جا رہا تھا تو میں نے کہا تھا کہ پولیس کو کچھ نہ دیا جائے اور انہوں نے اس وقت یہ کہا تھا کہ پولیس کے لئے اتنے زیادہ فنڈز کیوں رکھے جا رہے ہیں۔ آج بھی انہوں نے یہ کہا کہ پولیس کو فنڈز دینے کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب سپیکر! ابھی اپنی بات کرتے ہوئے پھر انہوں نے یہ بھی کہا کہ پولیس کو کچھ نہیں دیا گیا۔ یہ میرے پاس باقاعدہ figures موجود ہیں کہ پولیس کو کیا دیا گیا ہے۔ ڈویلپمنٹ اور نان ڈویلپمنٹ کے لئے جو ان کا expenditure ہے اس سے ہٹ کر میں بات کرنا چاہتا ہوں کہ وہ تنخواہوں کا مسئلہ ان کی routine کا مسئلہ ہے۔ ان تنخواہوں میں جو کچھ ان کو ملتا ہے وہ ایک routine ہے لیکن موجودہ گورنمنٹ نے اقتدار میں آنے کے بعد سب سے پہلا کام یہ کیا کہ 2005 سے جو ان کے فنڈز freeze ہوئے تھے ان کو ہم نے release کیا اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جو الاؤنس ان کے freeze ہوئے ہوئے تھے ان کو 80 فیصد تبدیل کیا گیا ہے اور آج آپ کو ان میں 100 فیصد اضافہ نظر بھی آ رہا ہے اور ان کو مل بھی رہا ہے۔ اسی طرح میں یہاں عرض کرنا چاہوں گا کہ ڈویلپمنٹ کے علاوہ اور ان الاؤنسز کے بھی علاوہ 2.285 بلین روپے صرف پولیس کو purchase of equipment کے لئے دیئے گئے ہیں۔ اس میں پہلی بات جو ہم نے سرفہرست رکھی ہے کہ ہم نے 500 گاڑیاں پولیس کے لئے خریدنے کا فیصلہ کیا ہے۔

جناب سپیکر! اب میں یہاں کسی کو موردالزام نہیں ٹھہراتا۔ پندرہ سال کے بعد پولیس میں گاڑیاں خریدی جا رہی ہیں۔ اب پندرہ سال کے دوران اگر آپ پولیس کو in-mobile کر دیں گے تو وہ چلنے کے قابل نہیں ہو گی۔ جس طرح یہاں سے میری بہن نے فرمایا تھا کہ کوٹلی ستیاں میں تھانے کے پاس گاڑی نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ آپ پھر میں اس بات کو دُہرانا چاہتا ہوں کہ جب تک آپ کسی کو کوئی سہولت نہیں دیں گے وہ آپ کو کس طرح کارکردگی دکھا سکتا ہے چنانچہ ہم نے 500 گاڑیاں خریدنے کا فیصلہ کیا۔

جناب سپیکر! اسی طرح پنجاب ہائی وے پٹرولنگ جناب پرویز الٰہی کی گورنمنٹ کا یہ بہت بڑا initiative تھا اور اس کے پیچھے فلسفہ یہ تھا کہ اگر ہائی وے پٹرولنگ effectively ہوتی ہے تو ہماری وہ شاہراہیں تو بڑی شاہراہوں سے ہٹ کر ہیں ان پر لاء اینڈ آرڈر کی situation پیدا نہیں ہوگی اور چوری اور ڈکیتی میں کمی آئے گی۔

جناب سپیکر! اس معزز ایوان میں بیٹھا ہوا ہر شخص اس بات سے اتفاق کرتا ہے کہ اس ہائی وے پٹرولنگ کی وجہ سے باقاعدہ جرائم میں کمی واقع ہوئی تھی اور ہماری بڑی شاہراہوں کے علاوہ چھوٹی شاہراہیں بھی محفوظ ہوں گی۔

جناب سپیکر! یہاں میں یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ پندرہ سال ہوگئے ان کی پٹرولنگ کو، ان کا کام ہی پٹرولنگ ہے لیکن پندرہ سالوں میں ان کو پٹرولنگ کے لئے ایک گاڑی بھی نہیں دی گئی بلکہ اگر اس وقت ان کی حالت دیکھیں تو کم از کم 50 سے 60 فیصد ان کا fleet وہ obsolete ہوچکا ہے وہ بے کار کھڑا ہے لیکن ہم نے ان کو بھی نئی گاڑیاں خرید کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ ایلیٹ پولیس کے لئے 20 پک اپ دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! یہ پہلی بار ہم نے کیا ہے اور عام طور پر یہ ہوتا تھا کہ اگر پولیس کی کوئی گاڑیاں خراب ہوجاتی تھیں تو جس طرح ابھی شاہ صاحب فرمارہے تھے کہ بیٹری کون ڈلواتا ہے، پٹرول کون ڈلواتا ہے تو ان کو ختم کردیا جاتا ہے لیکن ہم نے ایک نیا تجربہ فیصل آباد سے شروع کیا تھا جو انتہائی کامیاب بھی ہوا اور اس کے بعد ہم نے 90 ملین روپے ان کی vehicles repairs schemes کے لئے علیحدہ مختص کیا۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ یہاں پر نوکریوں کے حوالے سے بھی بات کی جارہی تھی اور پولیس میں افراد کی کمی کی بھی بات کی جارہی تھی۔

جناب سپیکر! ابھی جناب محمد طاہر پرویز فرمارہے تھے افراد کی بہت کمی ہے تھانوں میں پوری نفری نہیں ہے، ضلعوں میں پوری نفری نہیں ہے تو یہ بھی تقریباً آج پندرہ سال کے بعد موجودہ گورنمنٹ نے پولیس میں 5330 کانسٹیبل بھرتی کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور اس پر باقاعدہ کام شروع ہوچکا ہے اور I am not sure میرے خیال میں شاید اشتہار بھی first phase کا آچکا ہو لیکن انشاءاللہ ہم نے 5330 کانسٹیبل بھرتی کرنے ہیں تاکہ ہماری نفری کی کمی کو دور کیا جاسکے۔

جناب سپیکر! اس طرح ہم نے ٹریفک اسسٹنٹ 654 نئے بھرتی کرنے ہیں، 169 intelligence operators بھرتی کرنے ہیں، سینئر سٹیشن اسسٹنٹ 143 بھرتی کرنے ہیں اور پولیس سٹیشن اسسٹنٹ 702 بھرتی کرنے ہیں۔

جناب سپیکر! میں ایک عرض یہ کرنا چاہتا تھا کہ اگر کوئی ادارہ یا کسی بھی ادارہ میں مسلسل جو لوگ ایک ریٹائرمنٹ کی age کو پہنچ جاتے تھے وہ ریٹائرڈ ہونا شروع ہو جائیں اور نئی بھرتی نہ کریں تو definitely کمی ہوتی ہے۔ یہ پندرہ سال کے بعد پہلی بار پولیس میں اس کمی کو دور کرنے کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ یہاں پر یہ کہا گیا کہ پولیس کی تنخواہوں میں 150 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ ہمارے کسی ممبر نے کہا ہے میرے پاس چٹ میں موجود ہے ان کا نام بھی بتا دوں گا۔ اگر 150 فیصد اضافہ ہو تو میں سمجھتا ہوں کہ اس صوبے میں قیاس کی کیا صورتحال ہوگی۔ ہمیں بات کرنے سے پہلے کم از کم figures کو دیکھ لینا چاہئے اور figures کے مطابق بات کرنی چاہئے۔ بعض جگہوں پر ڈکیتی میں اضافہ ہوا ہوگا۔ راہزنی میں کمی ہوئی ہوگی اور یہ ایک مسلسل عمل ہے کسی ایک خاص وقت میں اضافہ ہو جاتا ہے اور کسی وقت وہاں پر کمی ہو جاتی ہے لیکن بالآخر جب آپ پورے سال کے figures لیں گے تو انشاءاللہ تعالیٰ میں دعوے کے ساتھ کہتا ہوں کہ آپ کو واقعتاً کمی نظر آئے گی۔

جناب سپیکر! میں یہاں عرض کرنا چاہوں گا کہ نارکوٹیکس کے حوالے سے 494 کیسز identify ہوئے، 419 کیسز کے خلاف لیگل ایکشن لے کر اس پر کارروائی بھی کی جا رہی ہے۔ اسی طرح intelligence based جو ہمارے target actions ہیں وہ identify 336 ہوئے اور 311 کے خلاف کارروائی ہو چکی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہاں یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ ہمارے بھائیوں نے اس کا ذکر نہیں کیا لیکن اس وقت جو سب سے بڑا issue ہمارے سامنے آ رہا ہے وہ ناجائز اسلحے کی بھرمار ہے۔

جناب سپیکر! میرے سب بھائی اس سے اتفاق کریں گے کہ یہ ایک رواج بن گیا تھا کہ سات گارڈ رکھنے چاہئیں لائسنسی اسلحہ ہے یا چاہے بغیر لائسنس کا ہے لیکن ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم نے de-weaponization کی طرف جانا ہے اور اس میں جو ہم نے 318 کے قریب کیسز

move کئے تھے جن میں سے 35 میں لیگل ایکشن ہو چکا ہے، لائسنسز کینسل ہو چکے ہیں، 323 کیسز pending ہیں اور اس کے علاوہ باقاعدہ ایک مہم شروع کی گئی ہے کہ ناجائز اسلحہ کے خلاف کریک ڈاؤن کیا جائے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ جہاں تک overall crime کا تعلق ہے اس میں کمی آئی ہے۔ یہاں پر سید حسن مرتضیٰ نے سانحہ ساہیوال کی بات کی لیکن وہ آدھی بات کرتے ہیں۔ سانحہ ساہیوال میں ملزمان چالان ہوئے، چالان عدالت میں گیا اور عدالت سے ملزمان کو سزائیں دلوانے کے لئے ہم نے پوری تگ و دو کی لیکن اگر کسی کیس میں مدعی compromise کر لے تو اس سے حکومت کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

جناب سپیکر! حکومت نے پوری prosecution کی ہم نے اپنے ملازمین جو اس کیس میں ملوث تھے ان کو بھی چالان کیا اور حکومت کا کام تھا کہ وہ اس کیس کے حوالے سے انوسٹی گیشن کرتی اور چالان کرتی لیکن باقی کا کام عدالت کا کام ہے، عدالت میں اگر فریقین compromise کر لیں تو وہ ایک علیحدہ بات ہے۔

جناب سپیکر! میں without going into details صرف یہ نہیں کہ point scoring کرنا چاہ رہا تھا۔ سید حسن مرتضیٰ نے ماڈل ٹاؤن کیس کے حوالے سے بھی بات کی تو یہاں بات کی گئی تھی تو مجھے بھی انتہائی معذرت کے ساتھ جواب میں بات کرنی پڑ گئی ہے کہ ایک وقت تھا کہ جہاں کوئی واقعہ ہوتا تھا وہاں خادم اعلیٰ پہنچ جاتے تھے تو یہ بات درست ہے کہ وہ پہنچتے تھے لیکن اگر ماڈل ٹاؤن کا واقعہ دیکھا جائے تو ان کے گھر سے ڈیڑھ کلومیٹر دوری پر گولیاں چل رہی تھیں اور 14 لوگ شہید ہو چکے تھے اور بچوں کے منہ میں گولیاں ماری گئی تھیں لیکن وہاں پر کوئی بھی نہیں پہنچا اور ان کے لواحقین کو ایف آئی آر کے اندراج کے لئے بھی دھرنا دینا پڑا تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ point scoring کی بات نہیں تھی انہوں نے بات کی تو اس لئے میں نے جواب دے دیا۔

جناب سپیکر! اگر آپ دیکھیں تو آج پنجاب پولیس کے بہت سے آفسران کے نام لئے گئے لیکن میں اس بات کو نہیں دھرانا نہیں چاہتا اور اتنا ضرور کہوں گا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اڑھائی سالوں میں کوئی راؤ انوار پنجاب پولیس میں پیدا نہیں ہوا، عابد باکسر وغیرہ کا بارہا ذکر

ہو چکا ہے لیکن کوئی راؤ انوار پیدا نہیں ہوا اور انشاءاللہ تعالیٰ نہ ہی کسی کو راؤ انوار پیدا کرنے کی اجازت دی جائے گی۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر یہ بات بھی کرنا چاہوں گا کہ محترمہ زہرہ نقوی نے مذہبی حوالے سے بات کی کہ مذہبی طور پر لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال خراب کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ آپ نے دیکھا ہو گا کہ آج سے چند دن پہلے محرم الحرام کا عشرہ مکمل ہوا اور اس عشرے کے دوران 30 ہزار مجالس ہوئیں اور 9 ہزار جلوس نکالے گئے تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تمام باخیریت اختتام پذیر ہوئے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ آپ حکومت پر تنقید ضرور کر سکتے ہیں لیکن مذہبی لحاظ سے حکومت کارروائی کرتی ہے کیونکہ آج کل سوشل میڈیا پر شیعہ سنی کے خلاف اور سنی شیعہ کے خلاف باتیں کر رہا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ایسا اس ملک کی تاریخ میں کبھی نہیں ہوا۔

جناب سپیکر! میں اجتماعی طور پر بات کرنا چاہتا ہوں کیونکہ یہ ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہے میں کسی ایک فرقے یا گروہ کو اس چیز کا ذمہ دار نہیں ٹھہراتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ حکومت اور اپوزیشن کے لئے اور بحیثیت پاکستانی ہمارے لئے یہ لمحہ فکریہ ہے کیونکہ اگر یہ رجحان تقویت پکڑتا ہے اور یہ عام ہوتا ہے تو آپ، میں اور نہ ہی کوئی اور اپنی گلی محلے یا شہر میں محفوظ ہو گا اس لئے ہمیں مل کر اس قسم کی کارروائی کرنے والوں کے خلاف بھرپور اقدامات کرنے چاہئیں۔

جناب سپیکر! اس محرم الحرام کے دوران تقریباً 203 کیسز ہمارے نوٹس میں آئے ان 203 کیسز کے against ہم نے کارروائی کی، گرفتاریاں کیں، پرچے دیئے اور ان کو fourth schedule میں ڈالا۔

جناب سپیکر! میں آج پھر اس معزز ایوان میں انتہائی ذمہ داری کے ساتھ یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بزدار کی ہدایت پر یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ اس قسم کے مذہبی تفرقہ بازی پیدا کرنے والے لوگ اور سوشل میڈیا کے ذریعے کسی دوسرے کی دل آزاری کرنے والا content سامنے لانے والوں کے ساتھ آہنی ہاتھوں سے نمٹا جائے گا اور کسی کے ساتھ بھی رعایت نہیں کی جائے گی۔

جناب سپیکر! محترمہ زہرہ نقوی نے فرمایا کہ مجالس میں پرچے درج ہو جاتے ہیں تو میں اپنی بہن سے گزارش کرنا چاہوں گا کہ اس طرح پرچے درج نہیں ہوتے اور محترمہ یہ بھی فرما رہی تھیں کہ اگر کسی شادی پر گانے وغیرہ لگے ہوں تو کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہوتا لیکن اگر کہیں پر مجلس ہو رہی ہو اور وہاں پر اگر لاؤڈ سپیکر لگا دیا جائے تو کسی کو کیا اعتراض ہے؟ تو میری بہن حکومت کو کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن اعتراض اسی گلی محلے یا علاقے میں سے پیدا ہوتا ہے وہاں کے رہائشی اعتراض پیدا کرتے ہیں تو حکومت کو مجبوری کے تحت involve ہو کر اس situation کو defuse کرنا پڑتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے محرم خیریت سے گزرا تو ہماری یہ کوشش ہے کہ آئندہ کے لئے اس قسم کا کوئی تفرقہ سر اٹھائے گا تو انشاءاللہ تعالیٰ اس کے ساتھ سختی سے deal کیا جائے گا۔

جناب سپیکر! یہاں پر رمیش سنگھ اروڑا نے فرمایا کہ in index rank of Pakistan is at 120 out of 128 countries تو میں اس حوالے سے صرف یہ کہنا چاہوں گا کہ rank index صرف دو دن میں ہی قائم نہیں ہوتے بلکہ یہ gradually increase ہوتے ہیں اور gradually decrease ہوتے ہیں تو میں کسی کو بھی مورد الزام نہیں ٹھہراتا صرف اتنا ضرور کہنا چاہوں گا کہ ہماری یہ کوشش ہے کہ اگر ماضی میں انڈکس بڑھا ہے تو ہم اس انڈکس کو کم کرنے کی کوشش کریں گے اور کر بھی رہے ہیں۔

جناب سپیکر! یہاں پر پھر بات کی گئی کہ محترمہ مریم نواز شریف کی پیشی پر لوگوں کے ساتھ کیوں زیادتی کی گئی اور ان کے خلاف کیوں مقدمات درج کئے گئے ہیں؟ تو میں اس بحث میں پڑنا چاہتا ہوں اور نہ ہی میں جو بھی واقعات ہوئے ہیں ان پر کوئی بات کرنا چاہوں گا۔

جناب سپیکر! لیکن اتنی گزارش ضرور کروں گا کہ پورا میڈیا اس بات کا شاہد ہے کوئی بھی میڈیا کا نمائندہ اُس دن کی کوریج نکال کر دیکھ لے اگر وہ سمجھے کہ اس میں حکومت کی زیادتی ہے تو ہم اس ذمہ داری کو قبول کرنے کے لئے تیار ہیں۔

جناب سپیکر! میں انتہائی وثوق اور انتہائی ذمہ داری کے ساتھ یہ بتا سکتا ہوں کہ اس واقعہ کے محرکات کیا تھے؟ وہاں پر کیا کچھ ہوا وہاں پر پتھر کیسے آئے ہم بہر حال اس بحث میں نہیں پڑتے لیکن میں صرف اتنا ہی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پورا میڈیا اس چیز کا شاہد ہے۔

جناب سپیکر! آپ کو یاد ہو گا کہ میں نے اُس دن جو پریس کانفرنس کی تھی اس میں بھی میں نے یہی گزارش کی تھی کہ اس پورے واقعے کا حکومت مؤقف نہیں دے گی بلکہ ہمارا مؤقف میڈیا نے alreadyاس واقعہ پر دے دیا تھا۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ ہم اخباری خبر پر بغیر اس خبر کی تحقیق کئے اپنا ایک opinion بنا لیتے ہیں جیسا کہ آج بھی بہت سارے اسی طرح کے توجہ دلاؤ نوٹسز تھے۔

جناب سپیکر! میری اپنے بھائیوں سے یہ گزارش ہو گی کہ isolated incidents ہوتے ہیں یہ نہیں کہ پنجاب میں قتل، ڈکیتی یا چوری نہیں ہوتی بلکہ میرا گزارش کرنے کا مقصد یہ ہے کہ کون سے ملک میں ایسے واقعات نہیں ہوتے۔ یہ کام بہت سے مہذب معاشروں میں بھی ہوتا ہے لیکن حکومت کا یہ کام ہوتا ہے کہ جو لوگ اس کام میں ملوث ہوں ان کو گرفتار کرے اور قانون کے مطابق ان کو کیفر کردار تک پہنچائے۔

جناب سپیکر! ابھی حال ہی میں دیکھ لیں کہ کل یا پرسوں کی بات ہے کہ یو کے میں انتہائی مہذب معاشرے میں سڑک چلتے لوگوں پر چاقو سے وار کر دیا گیا اب یہ کہا جائے کہ ایک فرد واحد کے فعل کی وجہ سے برطانیہ کی حکومت فیل ہو چکی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس شخص کا individual فعل تھا اب حکومت کا کام اس کو trace کرنا گرفتار کرنا اور اس کو سزا دینا ہے اس لئے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمیں اب اس بات کو ضرور دیکھنا چاہئے کہ اگر کوئی incident ہوتا ہے تو اس incident کے بعد گورنمنٹ نے کیا کیا، پولیس نے کیا کیا؟ یہاں یہ بھی کہا گیا کہ تفتیش کے لئے جو پیسے رکھے تھے وہ پہنچے گئے ہیں یا نہیں۔

جناب سپیکر! یہ پنجاب کی تاریخ میں پہلی بار ہوا ہے کہ تفتیش کے پیسے بڑھائے گئے ہیں، آج سے تیس سال پہلے قتل کیس کی تفتیش کے لئے per case جو ریٹ رکھا گیا تھا اسے آج پہلی دفعہ بڑھایا گیا ہے۔

جناب سپیکر! آج پہلی دفعہ پولیس کو موجودہ معروضی حالات کے مطابق کام کرنے کے قابل بنایا جا رہا ہے، ان کو environment فراہم کیا جا رہا ہے جس میں وہ بہتر طور پر اپنی کارکردگی دکھا سکیں۔

جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہوں گا کہ محترمہ جگنو محسن نے بات کی کہ اس وقت ہمارا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ ایک غیر یقینی کی صورتحال ہے۔

جناب سپیکر! میں پھر اس بات کو دُہرانا چاہوں گا کہ اگر ہم میڈیا کی حد تک دیکھ لیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ہم آج گئے، کل گئے یا ابھی گئے۔ یہ میڈیا کی خبریں ہیں آپ گورنمنٹ کے functions دیکھیں، اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے گورنمنٹ function کر رہی ہے۔

جناب سپیکر! ہمارا وزیر اعظم جناب عمران خان پر غیر متزلزل اعتماد ہے، ہمارا وزیر اعلیٰ جناب عثمان احمد خان بزدار پر غیر متزلزل اعتماد ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اب دیکھنا یہ ہے کہ اس وقت ملک میں جو قیادت ہے اور انہیں جن حالات کا سامنا ہے وہ ان حالات میں اپنا بہترین کردار ادا کر رہے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ محترمہ نے یہ فرمایا کہ confusion ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے اس معزز ایوان میں یہ عرض کرنا چاہتا تھا کہ حکومت میں کوئی confusion نہیں ہے، پی ٹی آئی میں کوئی confusion نہیں ہے اگر اپوزیشن یا کسی اور کے ذہن میں کوئی confusion ہے تو میری ان سے استدعا ہو گی کہ اپنا confusion دور کر لیں اور دوسرے کے confusion کی فکر نہ کریں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہمارے confusion کی فکر نہ کریں، ہمیں کوئی confusion ہے اور نہ ہو گا، اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پنجاب کے عوام نے ہمیں پانچ سال کے لئے منتخب کیا ہے، ہم نے پانچ سال میں deliver کرنا ہے اور عوام کے پاس دوبارہ جانا ہے، بہترین جج عوام ہے، اگر ہمارے deliver کئے پر انہوں نے دوبارہ اعتماد کیا تو پھر عوام کی خدمت کے لئے آئیں گے، اگر عوام نے کسی اور کو موقع دیا تو یہ عوام پر منحصر ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا تھا کہ ہمیں بہت جلدی conclusions پر نہیں پہنچنا چاہئے بلکہ چیزوں کو حقائق کے مطابق دیکھنا چاہئے۔

جناب سپیکر! آج اتنے بڑے crisis کے بعد میں سمجھتا ہوں کہ COVID-19 کے حوالے سے پوری دنیا میں economic crisis آیا ہے شاید دنیا کی تاریخ میں ایک دم اتنا crisis نہیں آیا لیکن جس طرح پاکستان اس crisis سے نکلا اور ہمارے economic indicators بہتر ہو رہے ہیں، پنجاب میں ہمارے indicators بہتر ہو رہے ہیں، کورونا سے ہماری جان چھوٹ رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس کے لئے ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے اور اپنی قیادت پر اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے اس عزم کا بھی اظہار کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں کسی crisis سے دوچار نہ کرے لیکن اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی crisis آتا ہے تو جس طرح جوانمردی کے ساتھ موجودہ حکومت نے ان crisis کا مقابلہ کیا ہے انشاء اللہ آئندہ بھی کریں گے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور آپ کے توسط سے اپنے تمام معزز ممبران جنہوں نے آج اپنے خیالات کا اظہار کیا جو انہوں نے جو تجاویز دیں۔

جناب سپیکر! انشاء اللہ تعالیٰ ان پر عملدرآمد بھی ہوگا۔ میں ایک دفعہ پھر تمام معزز ممبران کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

MR CHAIRMAN: The House is adjourned to meet on Tuesday the 8th September 2020 at 2.00 pm.

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2020

منگل،8- ستمبر2020

(یوم الثلاثہ،19- محرم الحرام1442ھ)

سترہویں اسمبلی: چوبیسواں اجلاس

جلد 24 : شمارہ 5

359

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 8۔ستمبر2020

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ سپیشل ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

(مورخہ 21۔جولائی2020 کے ایجنڈے سے زیر التواء قرارداد)

جناب محمد ایوب خان: اس ایوان کی رائے ہے کہ دیگر صوبوں کی طرز پر صوبہ پنجاب کے تمام سرکاری ملازمین کو اپنی مدت ملازمت مکمل ہونے کے بعد گروپ انشورنس کی رقم مع منافع ادا کرنے کے لئے فی الفور قانون سازی کی جائے اور قواعد وضوابط مرتب کئے جائیں۔

360

(موجودہ قراردادیں)

1۔ جناب رمیش سنگھ اروڑا: اس ایوان کی رائے ہے کہ کرتار پور صاحب راہداری کی کامیاب تکمیل ریاست پاکستان اور پاکستانی عوام کی اقلیتوں کے حقوق کی پاسداری، پُرامن اور بردبار رویہ کی بھرپور عکاسی کرتی ہے۔ اس سے پوری دُنیا کی سکھ برادری میں اعتماد پیدا ہوا ہے۔ کرتار پور صاحب کی بحالی میں حکومت پاکستان کی کاوشوں کے ساتھ ساتھ جناب پرویزالٰہی کی بطوروزیراعلیٰ پنجاب خدمات قابل ستائش ہیں جنہوں نے کرتار پور صاحب تک پہلی پختہ سڑک قلیل عرصے میں مکمل کروائی۔ موضع کرتار پور صاحب گاؤں کی آباد کاری بدست شری گرونانک جی دیو کی500سالہ تقریبات کا انعقاد2022میں ہو گا۔ ان تقریبات میں پوری دُنیا سے سکھ یاتری پاکستان تشریف لائیں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ مقامی سکھ قوم بھی کرتار پور صاحب آئے گی۔

یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ کرتار پور صاحب کو مقدس مقام ننکانہ صاحب سے بذریعہ سیالکوٹ، لاہور موٹروے جوڑنے کے لئے ایک دورویہ سڑک بنائی جائے کیونکہ موجودہ سڑکیں جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں۔

2۔ محترمہ مہوش سلطانہ: اس ایوان کی رائے ہے کہ چونکہ صوبہ بھر میں stray dogs بہت زیادہ ہیں اور ان کے کاٹنے سے کئی انسانی جانیں ضائع ہو چکی ہیں لہٰذا ان کو تلف کرنے کے لئے فی الفور اقدامات کئے جائیں نیز تحصیل لیول پر dog centre بنائے جائیں۔

3۔ جناب محمد صفدر شاکر: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ میں زرعی ترقی اور زمیندار کی خوشحالی کے لئے گندم، کپاس اور گنے کی فصلوں کے ایسے بیج تیار کئے جائیں جو نہ صرف زرعی پیداوار میں اضافہ کریں بلکہ ان فصلوں کو بیماریوں سے بھی محفوظ رکھیں۔

361

4۔ جناب صہیب احمد ملک: تحصیل بھیرہ اور تحصیل بھلوال (ضلع سرگودھا) کے درمیان سے گزرنے والے سیم نالہ میں شگاف پڑنے سے سینکڑوں ایکڑ زرعی رقبہ پر کھڑی فصلیں تباہ ہو گئیں اور متعدد کالونیوں میں مکانوں کو نقصان پہنچا اور ملحقہ آبادیوں سالم، دیووال، پنڈی کوٹ، کوٹ حاکم خان کالونی، نبی شاہ بالا، علی پور نون، تھلیاں کالونی دونوں طرف، خان محمد والا، ہاتھی ونڈ، جہان پور، دھوری، مہر کالونی نزد ہاتھی ونڈ، خواجہ صلہ اور ڈیرہ جات سمیت ملحقہ بستیوں میں 3 سے 4 فٹ تک پانی گھروں میں داخل ہونے سے لاکھوں روپے کا گھریلو سامان تباہ ہو گیا۔ صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ تحصیل بھیرہ اور تحصیل بھلوال کی ان آبادیوں میں مکانوں اور فصلوں کا جو نقصان ہوا ہے اس کا سروے کرایا جائے تاکہ مہنگائی کے دور میں جن لوگوں نے مہنگے داموں بیج پٹرول اور کھاد خرید کئے ہیں وہ ان مالی اخراجات کے بوجھ کے نیچے دب نہ جائیں۔ کسانوں کی مالی امداد کی جائے اور کسانوں نے مختلف بنکوں سے جو زرعی قرضہ جات حاصل کئے ہیں ان کو مؤخر کیا جائے اور آبیانہ، مالیہ، زرعی ٹیکس معاف فرمائے جائیں اور جن مکانوں کا نقصان ہوا ہے ان کی مالی امداد کی جائے۔

5۔ چوہدری محمد اقبال: وطن عزیز کے تیسرے بڑے اور جی ڈی پی میں 5 فیصد حصہ والے شہر گوجرانوالہ کے 37 سرکاری اور 82 نجی کالجز سے سالانہ 78 ہزار کے قریب فارغ التحصیل طلباء یونیورسٹی کی سطح پر تعلیم حاصل کرنے کے متمنی ہوتے ہیں جبکہ گوجرانوالہ میں صرف ایک سرکاری یونیورسٹی کا ایک سب کیمپس موجود ہے جس میں کل تین ہزار دو سو طلباء کے تعلیم حاصل کرنے کی گنجائش موجود ہے جس وجہ سے ہزاروں کی تعداد میں طلباء تعلیم سے زیادہ اخراجات رہائش اور سفر پر کر کے دیگر شہروں کی یونیورسٹیز میں تعلیم حاصل کرنے پر مجبور ہیں۔ ملک کی خدمت کے لئے گوجرانوالہ نے لاکھوں ڈاکٹرز، انجینئرز، بیوروکریٹس الغرض ہر شعبہ میں خدمات انجام دینے والے سپوت پیدا کئے ہیں۔ اس شہر کے نوجوانوں کو ملک کے مستقبل کی تعمیر و ترقی کے سفر کا ہمرکاب بنانے کے لئے یونیورسٹی کا قیام ناگزیر ہے لہٰذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ فوری طور پر گوجرانوالہ شہر میں یونیورسٹی قائم کی جائے۔

363

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا چوبیسواں اجلاس

منگل، 8- ستمبر 2020

(یوم الثلاثہ، 19- محرم الحرام 1442ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 4 بج کر 12 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم o

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ
الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ٘ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِیَدِكَ
الْخَیْرُ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۲۶﴾ تُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ
وَ تُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ وَ تُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَ تُخْرِجُ
الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَ تَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۲۷﴾

سورۃ آل عمران آیات 26 تا 27

کہو کہ اے اللہ اے بادشاہی کے مالک تو جس کو چاہے بادشاہی بخشے اور جس سے چاہے بادشاہی چھین لے اور جس کو چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلیل کرے ہر طرح کی بھلائی تیرے ہی ہاتھ ہے اور بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے (26) تو ہی رات کو دن میں داخل کرتا اور تو ہی دن کو رات میں داخل کرتا ہے تو ہی بے جان سے جاندار پیدا کرتا ہے اور تو ہی جاندار سے بے جان پیدا کرتا ہے اور تو ہی جس کو چاہتا ہے بے حساب رزق بخشتا ہے (27)

وما علینا الا البلاغ o

جناب سپیکر: قاری سید صداقت علی! ماشاءاللہ آپ کو ہلال امتیاز کا ایوارڈ حاصل کرنے پر بہت بہت مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

مجھ خطاکار سا انسان مدینے میں رہے
بن کے سرکار ﷺ کا مہمان مدینے میں رہے
یاد آتی ہیں مجھے اہلِ مدینہ کی وہ بات
زندہ رہنا ہو تو انسان مدینے میں رہے
دور رہ کر بھی اُٹھاتا ہوں حضوری کے مزے
میں یہاں اور میری جان مدینے میں رہے
چھوڑ آیا ہوں دل وجان یہ کہہ کر اعظم
آرہا ہوں میرا سامان مدینے میں رہے

سوالات

(محکمہ سپیشل ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج کے ایجنڈے پر محکمہ سپیشل ایجوکیشن کے سوالات ہیں۔پہلا سوال نمبر 1181 محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے ان کی طرف سے request آئی ہے کہ میرے سوال کو pending کیا جائے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 1382 محترمہ گلناز شہزادی کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال ملک خالد محمود بابر کا ہے۔جی، سوال نمبر بولیں۔

ملک خالد محمود بابر: جناب سپیکر! سوال نمبر 3355 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں سپیشل ایجوکیشن کے سکولز اور کالجز کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*3355: **ملک خالد محمود بابر:** کیا وزیر سپیشل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں سپیشل ایجوکیشن کے کتنے سکول اور کالج ہیں؟

(ب) ان اداروں کے لئے سال 20-2019 کے بجٹ میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(ج) ان اداروں کے طالب علموں کو کیا کیا سہولیات حکومت فراہم کرتی ہے؟

(د) کیا جو سہولیات یا کھانے پینے کی اشیاء فراہم کی جاتی ہیں وہ سربراہ ادارہ خرید کرتا ہے یا پھر ڈائریکٹوریٹ یا پھر سیکرٹریٹ لیول پر خرید کی جاتی ہیں؟

(ہ) کیا حکومت ان اشیاء کی کوالٹی کو چیک کرتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق):

(الف) صوبہ میں سپیشل ایجوکیشن کے کل 302 ادارے موجود ہیں جن میں 9 کالجز اور 293 سکول ہیں، تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان اداروں کے لئے سال 20-2019 کے بجٹ میں 6245.204 ملین روپے رقم مختص کی گئی ہے۔ ضلع وار تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) حکومت پنجاب کی طرف سے تمام سپیشل بچوں کو مندرجہ ذیل سہولیات فراہم کی جاتی ہیں:

- مفت تعلیم اور کتابیں۔
- 800/- روپے ماہانہ وظیفہ۔
- سکول میں لانے اور واپس لے جانے کی مفت سہولت۔
- سال میں تین مفت وردیاں اور مفت جوتے۔
- ہوسٹل میں رہائش پذیر بچوں کو مفت کھانا اور مفت رہائش۔
- سپیچ تھراپی کی سہولت۔
- طبی معائنہ، سماعت و بصارت جانچ کروانے کی مفت سہولت۔

(د) جو سہولیات یا کھانے پینے کی اشیاء فراہم کی جاتی ہیں ان میں سے کافی اشیاء سربراہ ادارہ خود خرید کرتا ہے جبکہ زیادہ رقم کی اشیاء مثلاً بسیں، فرنیچر، آڈیو میٹر، کمپیوٹر وغیرہ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹی کے ذریعے خریدی جاتی ہیں۔

(ہ) ان اشیاء کی کوالٹی کی چیکنگ اشیاء خریدتے وقت ٹیکنیکل کمیٹی کرتی ہے نیز DEO, CEO,DC، ڈائریکٹوریٹ اور سیکرٹریٹ کے افسران دوران چیکنگ ان اشیاء کی کوالٹی کو بھی چیک کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ملک خالد محمود بابر: جناب سپیکر! جز (الف) میں جواب دیا گیا ہے کہ صوبے میں سپیشل ایجوکیشن کے کل 302 ادارے موجود ہیں جن میں 9 کالجز اور 293 سکول ہیں۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے جز (الف) میں بتایا ہے کہ تین چار ٹریننگ سنٹر لاہور میں ہیں اور آگے نمبر 4 پر لکھا ہے کہ چھ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے سپیشل ایجوکیشن ہیں۔

جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ چھ کالجز کون کون سے ہیں اور کس کس علاقے میں ہیں؟ اور اس میں۔۔۔

جناب سپیکر: پہلے اس کا جواب آجائے پھر اگلا سوال کرنا۔

ملک خالد محمود بابر: جناب سپیکر! میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ چھ کون سے کالجز ہیں؟ ہمارے خلاف تو allegation لگایا جاتا تھا کہ تمام چیزیں لاہور میں بن رہی ہیں لیکن مجھے دو سال کے بعد احساس ہوا کہ انہوں نے دو سال تک کوئی ایسا نام نہیں لیا جو میرے جنوبی پنجاب سے ہو، میرے علاقے سے ہو ہمارے سرائیکی وسیب سے ہو جو انہوں نے ان دو سالوں میں کوئی نیا کالج بنایا ہو۔ اگر اس بارے میں وزیر موصوف بتا دیں تو مہربانی ہو گی۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! پہلے تو معزز ممبر کے پہلے سوال کے حوالے سے بتا دیں۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق): جناب سپیکر! ہم نے صرف لاہور میں کالج نہیں بنائے، دو نئے کالج لاہور میں ہیں، ڈیرہ غازی خان اور سرگودھا میں بھی کالج بنایا ہے جن چھ کالجز کا معزز ممبر نے پوچھا ہے اس سلسلے میں عرض ہے کہ لاہور کے علاوہ فیصل آباد، ملتان، بہاولپور اور راولپنڈی میں بھی ہے۔ صرف چار ایسے کالجز ہیں جو لاہور میں ہیں باقی سارے out of Lahore ہیں۔ اگر میرے بھائی کو ان کی لسٹ چاہئے تو مل سکتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، ملک خالد محمود بابر!

ملک خالد محمود بابر: جناب سپیکر! میں نے یہ پوچھا ہے کہ ٹریننگ سنٹرز میرے جنوبی پنجاب میں نہیں بنائے گئے بلکہ سارے لاہور میں ہیں۔ پچھلے دور میں میرے یہ ساتھی ہمیشہ یہ کہا کرتے تھے کہ تمام چیزیں لاہور میں بن رہی ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ آپ کا سوال تو یہ تھا کہ کالجز کہاں کہاں بنے ہیں۔ وہ انہوں نے بتا دیا ہے۔

ملک خالد محمود بابر: جناب سپیکر! انہوں نے چھ کالجز کا بتا دیا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب نے باقی اضلاع بھی بتا دیئے ہیں جہاں یہ کالجز ہیں۔

ملک خالد محمود بابر: جناب سپیکر! منسٹر صاحب مجھے دوبارہ بتا دیں کہ یہ چھ کالجز کون کون سے اضلاع میں ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! ذرا دوبارہ بتا دیں کہ کون کون سے اضلاع میں ہیں۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق): جناب سپیکر! معزز ممبر کے پاس لسٹ موجود ہے اس کے مطابق چار کالجز تو لاہور میں ہیں اس کے بعد بہاولپور جنوبی پنجاب میں آتا ہے اس میں بھی کالج ہے، سرگودھا میں ہے، فیصل آباد میں ہے، راولپنڈی میں بھی ہے اور ان دو سالوں میں ہم نے ڈیرہ غازی خان میں بھی نیا ڈگری کالج بنا دیا ہے۔

ملک خالد محمود بابر: جناب سپیکر! میں نے پوچھا تھا کہ میرے سرائیکی وسیب میں کتنے کالج بنائے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ پہلے دھیان سے سن لیں۔ منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ ڈیرہ غازی خان میں بھی اب نیا ڈگری کالج بنا دیا ہے اور بہاولپور میں بھی کالج موجود ہے۔

ملک خالد محمود بابر: جناب سپیکر! میں پوچھ رہا تھا کہ جو ٹریننگ سنٹرز لاہور میں ہیں اگر انہوں نے دو سالوں کے اندر جنوبی پنجاب کے اضلاع ملتان، ڈیرہ غازی خان یا بہاولپور میں کوئی ٹریننگ کالج بنایا ہے تو اس کا نام بتا دیں۔

جناب سپیکر: ٹریننگ سنٹر کا نام؟

ملک خالد محمود بابر: جناب سپیکر! اگر انہوں نے ان دو سالوں میں جنوبی پنجاب میں کوئی نیا ٹریننگ سنٹر بنایا ہو تو اس کا نام بتا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! ٹریننگ سنٹر ٹریننگ سنٹر ہی ہوتا ہے۔

ملک خالد محمود بابر: جناب سپیکر! بھائی آپ سے نہیں پوچھا۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ نہ بولیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق): جناب سپیکر! وومن ڈگری کالج سپیشل ایجوکیشن بہاولپور میں ہے، وومن ڈگری کالج برائے سپیشل ایجوکیشن ملتان ہے، وومن ڈگری کالج برائے سپیشل ایجوکیشن۔۔۔

جناب سپیکر: نام تو ایک ہی ہوتا ہے، پہلا کالج تو میں نے ہی لاہور میں بنایا تھا۔

ملک خالد محمود بابر: جناب سپیکر! ان کے محکمے نے جواب دیا ہے کہ ٹیچرز کی ٹریننگ کے لئے سنٹر لاہور میں بنایا گیا ہے یعنی ہمارے جنوبی پنجاب سے ٹیچر لاہور آئے گا اور لاہور سے ٹریننگ لے کر پھر ہمارے علاقے میں آئے گا۔

جناب سپیکر! میں تو یہ سوال کر رہا ہوں کہ ان دو سالوں میں انہوں نے ہمارے علاقے میں ٹیچرز کی ٹریننگ کے لئے کوئی کالج بنایا ہے، کوئی سنٹر بنایا ہے؟ یہ تو مجھے بھی پتا ہے کہ انہوں نے جو یہ چھ کالجز بتائے ہیں یہ بھی سابقہ دور کے بنے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے وزیر موصوف سے یہ ضمنی سوال کیا ہے کہ ان کے دو سالوں میں کوئی نیا کالج یا نیا ٹریننگ سنٹر بنا ہے؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب نے بتایا ہے کہ ڈیرہ غازی خان میں نیا کالج بنا ہے۔

جناب خالد محمود بابر: جناب سپیکر! ان دو سالوں میں کوئی نیا ٹریننگ سنٹر نہیں بنا؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق): جناب سپیکر! ڈیرہ غازی خان میں کالج بن گیا ہے، ساری بلڈنگ تیار ہو گئی ہے۔ معزز ممبر کا سوال تھا کہ سکول و کالج کتنے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: وہ تو ہو گیا لیکن اب ان کا یہی ضمنی سوال ہے، آپ بتا دیں کہ ڈیرہ غازی خان میں کالج بن گیا ہے؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق): جناب سپیکر! جی، ڈیرہ غازی خان میں کالج بن گیا ہے اگر میرے بھائی چاہیں تو visit کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: ان دو سالوں میں اور کہاں کہاں نئے کالج بنے ہیں؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق): جناب سپیکر! سرگودھا اور ڈیرہ غازی خان میں نئے کالج بنے ہیں۔

جناب سپیکر: ان دو سالوں میں سرگودھا اور ڈیرہ غازی خان میں یہ نئے کالج بنے ہیں؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق): جناب سپیکر! جی، یہ دونوں کالج ان دو سالوں میں بنے ہیں۔

جناب سپیکر: ملک خالد محمود بابر! منسٹر صاحب بتا رہے ہیں کہ ان دو سالوں میں سرگودھا اور ڈیرہ غازی خان میں نئے کالج بنے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال کے جز (ہ) میں تھا کہ کیا حکومت ان اشیاء کی کوالٹی کی چیکنگ کرتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟ محکمے نے اس کا جواب دیا ہے کہ کوالٹی کی چیکنگ ٹیکنیکل کمیٹی کرتی ہے نیز DEO، CEO، ڈائریکٹوریٹ اور سیکرٹریٹ کے افسران دوران چیکنگ ان اشیاء کی کوالٹی کو بھی چیک کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اگر یہ ساری چیکنگ ہو رہی ہے تو پچھلے دو سالوں میں اس چیکنگ کے نتیجے میں کتنے نمونے غیر معیاری پائے گئے ہیں اور کتنے معیاری پائے گئے ہیں، جنہوں نے یہ چیزیں مہیا کیں کیا انہیں کوئی فائن ہوا؟

جناب سپیکر! جز (ہ) میں سوال کرنے کا مقصد یہ تھا کہ سپیشل ایجوکیشن کے بچوں کو صاف ستھری غذا ملے۔ اگر انہیں صاف ستھری غذا نہیں مل رہی تو ان دو سالوں میں جو measure لئے گئے ہیں اگر وہ اعداد و شمار کے ساتھ ایوان میں بتا دیں تو بہت مہربانی ہو گی۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق): جناب سپیکر! میرے بھائی نیا سوال ڈال دیں تو ہم انہیں پوری detail بتا دیں گے۔

جناب سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! اتنی detail اس لئے نہیں ہو سکتی چونکہ یہ پوری نئی بنانی پڑے گی کہ یہ کہاں کہاں ہو سکتا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں نمبر نہیں پوچھ رہا صرف یہ بتا دیں کہ ان دو سالوں میں صاف ستھری غذا ملتی رہی یا غیر معیاری غذا بھی آئی جسے انہیں چیک کیا۔ صرف اتنا بتا دیں کہ ساری غذا صاف ستھری تھی یا چیکنگ کے دوران کوئی غذا غیر معیاری بھی پائی گئی؟

جناب سپیکر: یہ تو بالکل نیا سوال بنتا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! آپ کہتے ہیں تو ٹھیک ہے ورنہ چیکنگ کے سوال کا مقصد ہی یہی ہے کہ اس خوراک کے بارے میں جانا جائے۔

جناب سپیکر! میں اب figures نہیں پوچھ رہا بلکہ صرف یہ پوچھ رہا ہوں کہ کیا اس عرصے میں کوئی غیر معیاری اشیاء گئی ہیں یا نہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! اسے دیکھ لیں۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق): جناب سپیکر! سپیشل ایجوکیشن میں ضلع کی سطح پر کمیٹیاں بنائی جاتی ہیں۔

جناب سپیکر: دیکھ لیں شاید اس میں کوئی آجائے۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق): جناب سپیکر! اس میں مقامی طور پر چیکنگ ہوتی ہے، اس میں ساری کمیٹیز بنتی ہیں، CEO ایجوکیشن کمیٹی بناتے ہیں، ضلع کی سطح پر کمیٹی ہوتی ہے۔ باقاعدہ اس کی خریداری میں بھی چیکنگ ہوتی ہے۔ اس کے بعد اس کی power delegations ہیں، DDO کے پاس کتنی powers ہیں، DCO کے پاس کتنی powers ہیں۔

جناب سپیکر: وہ ٹھیک ہے، اس کی تفصیل بھی آگئی ہے لیکن ان کا سوال یہ ہے کہ آپ کے پاس کوئی ایسی latest انفارمیشن ہے کہ اس کی inspection کے حوالے سے کیا actions ہوئے ہیں۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق): جناب سپیکر! سپیشل ایجوکیشن میں اس کی خریداری ہوتی ہے، چیکنگ ہوتی ہے۔ یہ کوئی اس طرح کا ادارہ تو نہیں ہے کہ جرمانے کئے جائیں۔

جناب سپیکر: آپ کی بات صحیح ہے وہ تو اس کی purchase کرنے کا procedure ہے، اس کے بعد وہ لگ گئی یا استعمال ہو رہی ہے یا نہیں، اگر اس دوران کسی نے کوئی چیک کیا ہے کہ کوئی غیر معیاری تو نہیں تھا اگر تھا تو اس کے خلاف کیا actions ہوئے ہیں۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق): جناب سپیکر! ہم معزز ممبر کو یہ detail provide کر دیں گے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں!

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! سوال نمبر 3627 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سپیشل بچوں کے لئے ٹرانسپورٹ کی سہولیات کے فقدان سے متعلقہ تفصیلات

***3627: محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر سپیشل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سپیشل ایجوکیشن کے اداروں میں سپیشل بچوں کو لانے والی بیشتر ٹرانسپورٹ وہیکلز خراب ہو چکی ہیں اور انہیں ٹھیک نہیں کرایا جا رہا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سپیشل بچوں کو پہلے جو ٹرانسپورٹ و دیگر سہولیات میسر تھی اب وہ کلی طور پر فراہم نہیں کی جا رہی ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ چھوٹے سکیل کے آفیسر بڑی سیٹوں پر لگائے گئے ہیں جن کے پاس اختیارات نہیں ہیں جن کی وجہ سے ٹرانسپورٹ کی فراہمی اور دیگر انتظامی امور کی انجام دہی میں مشکلات کا سامنا ہے؟

(د) اگر جوابات اثبات میں ہیں تو کیا حکومت سپیشل بچوں کو ان کے متعلقہ اداروں تک پہنچانے والی ٹرانسپورٹ کو ٹھیک کرانے اور سکیل کے مطابق آفیسرز کی تعیناتی کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق):

(الف) محکمہ سپیشل ایجوکیشن کے کل 302 اداروں میں سپیشل بچوں کو لانے اور لے جانے کے لئے ٹرانسپورٹ کی مفت سہولت فراہم کی جا رہی ہے۔ محکمہ سپیشل ایجوکیشن کی زیادہ تر بسیں اچھی حالت میں موجود ہیں۔ اگر کوئی بس کسی وجہ سے خراب ہو جائے تو اس کو بروقت ٹھیک کروا کر استعمال میں لایا جاتا ہے۔ مزید برآں اسی سال حکومت پنجاب ایک خطیر رقم 334.987 ملین روپے سے 51 نئی بسیں محکمہ سپیشل ایجوکیشن کے اداروں کو مہیا کر رہی ہے جس سے ٹرانسپورٹ کی سہولت مزید بہتر اور مؤثر ہو جائے گی۔ ادارہ وار نئی بسوں کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ سپیشل ایجوکیشن کے بچوں کو پہلے جو ٹرانسپورٹ و دیگر سہولیات میسر تھیں وہ اب بھی بغیر کسی رکاوٹ کے فراہم کی جا رہی ہیں۔

(ج) محکمہ سپیشل ایجوکیشن کے کچھ افسران کو انتظامی بنیادوں پر خالی پوسٹوں کا اضافی چارج سونپا گیا ہے۔ محکمہ پروموشن کے ذریعے اور پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے ان خالی اسامیوں پر بھرتی کا عمل کر رہا ہے۔ جلد یہ خالی اسامیاں پُر کر دی جائیں گی تاہم ان تمام افسران کے پاس اپنے انتظامی امور کی انجام دہی کے لئے مکمل اختیارات ہیں۔ ٹرانسپورٹ کی فراہمی اور دیگر انتظامی امور کی انجام دہی میں کسی قسم کی کوئی دشواری نہ ہے۔ تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) تفصیل جُز (ب اور ج) میں فراہم کی جا چکی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! مجھے ٹرانسپورٹ سے متعلق جو تفصیل دی گئی ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ 51 نئی بسیں محکمہ سپیشل ایجوکیشن کے اداروں کو مہیا کی جائیں گی۔ میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ یہ بسیں کب تک ان اداروں کو دے دی جائیں گی؟

جناب سپیکر: محترمہ کنول پرویز چودھری پوچھ رہی ہیں کہ جو نئی ٹرانسپورٹ خریدی گئی ہے وہ کب تک ان اداروں کو مہیا کی جائے گی؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق): جناب سپیکر! یہ نئی بسیں آ گئی ہیں اور 80 فیصد بسیں ڈسٹرکٹ لیول پر deliver کر دی گئی ہیں۔ 51 بسوں میں سے 80 فیصد بسیں آ گئی ہیں اور ہم نے آگے اداروں کو deliver بھی کر دی ہیں۔ ان بسوں میں بچوں کے لئے تمام ٹیکنیکل فسیلٹیز موجود ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ نے ابھی 51 نئی بسیں لی ہیں ہمارے دور حکومت میں جو بسیں خریدی گئی تھیں کیا اس سے پہلے وہی استعمال ہو رہی تھیں؟ دس سال تک مسلم لیگ (ن) کی حکومت رہی ہے لیکن انہوں نے اپنے دور حکومت میں کوئی نئی بس نہیں خریدی۔ یہ کچھ خُدا کا خوف کریں۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق): جناب سپیکر! جب مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس محکمہ سپیشل ایجوکیشن کا portfolio ملا اور میں نے briefing لی تو مجھے اس کے حالات سے آگاہی حاصل ہوئی۔ اس محکمہ کے حوالے سے سب سے زیادہ کام آپ کے دور حکومت میں ہوا تھا اور اس کے بعد اب 2018 میں کام شروع ہوا ہے۔

جناب سپیکر! پچھلے دور حکومت میں اس محکمہ کی صرف تباہی کی گئی ہے۔ اس محکمہ کا کوئی سروس سٹرکچر نہیں ہے۔ پاکستان کی 73 سالہ تاریخ میں یہ credit مجھے اور آپ کو جاتا ہے کہ جنہوں نے اس محکمہ کی بہتری کے لئے کام کیا ہے۔

جناب سپیکر! ہماری حکومت نے پہلی مرتبہ سپیشل ایجوکیشن پالیسی منظور کروائی ہے اور اس پر حکومت پنجاب کا ایک پیسا خرچ نہیں ہوا۔ DFID کے ساتھ مل کر ایجوکیشن پالیسی بنائی گئی ہے اور دو ہفتے پہلے کابینہ سے اس کی منظوری حاصل کی جا چکی ہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ ہم اس محکمہ کو انٹرنیشنل معیار کے مطابق لے کر آئیں گے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! یہ تو ویسے ہی ثواب کا کام ہے۔ آپ جتنا زیادہ کام کریں گے اتنا زیادہ ثواب ملے گا۔ ایناں نوں ثواب لینا نصیب نئیں سی۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز(ج) میں پوچھا ہے کہ کیا یہ بھی درست ہے کہ چھوٹے سکیل کے افسران بڑی سیٹوں پر لگائے گئے ہیں جن کے پاس اختیارات نہیں ہیں جس کی وجہ سے ٹرانسپورٹ کی فراہمی اور دیگر انتظامی امور کی انجام دہی میں مشکلات کا سامنا ہے؟

جناب سپیکر! اس کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ محکمہ سپیشل ایجوکیشن کے کچھ افسران کو انتظامی بنیادوں پر خالی پوسٹوں کا اضافی چارج سونپا گیا ہے۔ کیا منسٹر صاحب مجھے بتائیں گے کہ کون کون سی اسامیوں کا اضافی چارج دیا گیا ہے اور یہ ان اسامیوں کو کب تک ریگولر بنیاد پر fill کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق): جناب سپیکر! یہ بڑا اچھا سوال ہے۔ پچھلے دس سالوں میں اس محکمہ کے بہت ہی بُرے حالات رہے ہیں۔ ہم جونیئر آفیسرز سے کام لے رہے ہیں۔ ہم اضافی چارج دے کر کام چلا رہے ہیں۔ اب ہم پبلک سروس کمیشن کے ذریعے نئی بھرتیاں کر رہے ہیں۔ 585 نئے ٹیچرز بھرتی کئے گئے ہیں اور یہ ایک ongoing process ہے۔

(اذان عصر)

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق): جناب سپیکر! یہ سوال تقریباً 9/8 ماہ پہلے کا ہے۔ اس وقت نئی بھرتیاں شروع نہیں ہوئی تھیں لیکن اب ریگولر بھرتیاں ہو رہی ہیں۔ پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے یہ ریگولر بھرتیاں کی جا رہی ہیں۔ ان اسامیوں کے تحریری امتحان ہو چکے ہیں، انٹرویوز ہونے جا رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ اسامیاں بہت جلد fill ہو جائیں گی۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال محترمہ سبین گل خان کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ سبین گل خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 3715 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں سپیشل ایجوکیشن کی دو بریل پریس کی چالو حالت سے متعلقہ تفصیلات

3715*: محترمہ سبین گل خان: کیا وزیر سپیشل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ سپیشل ایجوکیشن کی دو بریل پریس بہاولپور بریل پریس اور لاہور بریل پریس صوبہ بھر کے نابینا سکولوں کے لئے کتابیں فراہم کرتی ہیں بہاولپور بریل پریس میں کاغذ ہے لیکن بریل پریس خراب ہے اور لاہور بریل پریس میں کاغذ نہیں ہیں؟

(ب) حکومت اور محکمہ سپیشل ایجوکیشن کی پالیسی ہے کہ ملازمین جو عرصہ تین سال سے ایک ہی جگہ تعینات ہیں انہیں دوسری جگہ تبادلہ کر دیا جائے لیکن سپیشل ایجوکیشن میں اس پر کوئی عمل نہیں ہو رہا ملازمین سال ہا سال سے ایک ہی جگہ تعینات ہیں جو کہ ملازمین کی کارکردگی میں کمی کا باعث ہے تین سال بعد تبادلے کی پالیسی پر عمل کیوں نہیں ہو رہا؟

(ج) محکمہ میں گریڈ 18 اور 19 کے افسران کی موجودگی میں کئی انتظامی اسامیاں جونیئر ترین اساتذہ کو دے دی گئی ہیں جس سے خصوصی بچوں کا تعلیمی عمل متاثر ہوتا ہے جونیئر ملازمین کو اہم اسامیوں پر کیوں لگایا گیا ہے جبکہ سینئر افسران موجود ہیں؟

(د) سپیشل ایجوکیشن پنجاب میں سکیل نمبر 17 کی کچھ اسامیوں کے لئے ایم اے فرسٹ ڈویژن اور کچھ اسامیوں کے لئے ایم اے سیکنڈ ڈویژن کی شرط ہے ایک ہی سکیل کے لئے دُہرا معیار کیوں ہے تعلیمی قابلیت سیکنڈ ڈویژن ہونی چاہئے تاکہ زیادہ سے زیادہ افراد ملازمت کی دوڑ میں حصہ لے سکیں؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق):

(الف) محکمہ سپیشل ایجوکیشن کے دونوں بریل پریس، بہاولپور بریل پریس اور لاہور بریل پریس صوبہ بھر کے نابینا سکولوں کے لئے مفت بریل بکس فراہم کر رہے ہیں۔ سال 2019/20 میں اب تک 1200 کتب شائع ہو چکی ہیں جن میں سے 581 کتب پنجاب کے مختلف اداروں کو فراہم کر دی گئی ہیں۔ تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ حکومت پنجاب سالانہ بجٹ مختلف اقساط میں جاری کرتی ہے اس لئے پیپر بھی بجٹ ریلیز ہونے کے بعد خریدا جاتا ہے کیونکہ پیپر درآمد کیا جاتا ہے اس لئے کچھ کتب کی اشاعت دیر سے ہوتی ہے۔ اس وقت لاہور میں پیپر موجود ہے اور کتابوں کی پرنٹنگ کامیابی سے جاری ہے۔ بریل پریس بہاولپور کی مشین مرمت ہونے والی ہے۔ مشین کے پارٹس بیرون ملک سے درآمد ہوں گے اس کے لئے فرم، میسرز ایفرو ایشیا انٹرنیشنل لاہور کو پارٹس کی درآمد کے لئے کہا ہے۔ جونہی پارٹس آجائیں گے بریل پریس بہاولپور کام شروع کر دے گا اور کتابیں شائع کر کے سپیشل ایجوکیشن کے اداروں میں بھیج دی جائیں گی۔

(ب) محکمہ سپیشل ایجوکیشن کی اپنی کوئی علیٰحدہ سے ٹرانسفر پالیسی نہیں ہے۔ البتہ 03.01.2019 کو ایک حکم نامہ جاری کیا گیا تھا جس میں ملازمین جو عرصہ تین سال سے ایک ہی جگہ تعینات تھے انہیں دوسری جگہ تبادلہ کر دیا جانا تھا۔ بعد ازاں 13-02-2019 کو مجاز اتھارٹی نے جائزہ لینے کے بعد اس حکم نامے کو واپس لے لیا لٰہذا اس پر عملدرآمد نہ ہو سکا۔ تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ خصوصی تعلیم میں گریڈ 18 اور 19 کے عہدوں پر کوئی جونیئر استاد تعینات نہیں کیا گیا ہے۔ کچھ سکولز/ سنٹرز میں ایڈیشنل چارج/ڈی ڈی او کے اختیارات سینئر ترین اساتذہ کے سپرد کئے گئے ہیں تاکہ وہ سکولز / سنٹرز کو باضابطہ طور پر چلائیں جب تک کوئی ریگولر آفیسر تعینات نہیں کیا جاتا۔

(د) محکمہ سپیشل ایجوکیشن پنجاب میں سکیل نمبر 17 کی صرف ایک اسامی پروگرام آفیسرز (بی ایس۔17) سیکنڈ ڈویژن کی ہے۔ باقی تمام اسامیاں فرسٹ ڈویژن کی ہیں، تفصیل ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سبین گل خان: جناب سپیکر! جواب کے جز (الف) میں بتایا گیا ہے کہ لاہور میں پیپر موجود ہیں اور کتابوں کی پرنٹنگ جلد ہی کر دی جائے گی۔ اسی طرح آگے بتایا گیا ہے کہ بریل پریس بہاولپور کی مشین مرمت ہونے والی ہے۔

جناب سپیکر! گزشتہ دو سالوں سے بہاولپور کی بریل پریس مشین خراب ہے البتہ وہاں کاغذ موجود ہیں جبکہ لاہور کی مشین ٹھیک ہے لیکن وہاں پر کاغذ available نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! میری درخواست ہے کہ جب تک بہاولپور کی بریل پریس مشین ٹھیک نہیں ہو جاتی وہاں پر جو کاغذ پڑے ہوئے ہیں وہ لاہور بھجوائے جائیں تاکہ کتابوں کی پرنٹنگ کا کام شروع ہو سکے کیونکہ پچھلے دو سالوں سے طلباء کو کتابوں کی فراہمی نہیں ہو سکی۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق): جناب سپیکر! میں اس سوال کا update جواب دوں گا۔ ہم نے تقریباً 2074 کتابیں شائع کر دی ہیں۔ لاہور بریل پریس سے اب تک 4½ ہزار کتابیں پرنٹ ہو چکی ہیں جبکہ ہماری 11 ہزار کتابوں کی requirement ہے۔ بہاولپور اور لاہور کے بریل پریس کو update کرنے کے لئے ہم نے 20 ملین روپے کی منظوری حاصل کی ہے۔ یہ سکیم پاس ہو چکی ہے۔ لاہور اور بہاولپور بریل پریس سیکشن میں پیپر، مشین، بلڈنگ اور سٹاف کی uplifting اسی ماہ مکمل ہو جائے گی۔

محترمہ سبین گل خان: جناب سپیکر! میرے سوال کے جز (د) کا جواب بالکل irrelevant دیا گیا ہے۔ میں نے اپنے سوال کے جز (د) میں پوچھا تھا کہ سپیشل ایجوکیشن پنجاب میں سکیل نمبر 17 کی کچھ اسامیوں کے لئے ایم اے فرسٹ ڈویژن اور کچھ اسامیوں کے لئے ایم اے سیکنڈ ڈویژن کی شرط ہے ایک ہی سکیل کے لئے دُہرا معیار کیوں ہے تعلیمی قابلیت سیکنڈ ڈویژن ہونی چاہئے تاکہ زیادہ سے زیادہ افراد ملازمت کی دوڑ میں حصہ لے سکیں؟

جناب سپیکر! اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ محکمہ سپیشل ایجوکیشن پنجاب میں سکیل نمبر 17 کی صرف ایک اسامی پروگرام آفیسر (بی ایس۔17) سیکنڈ ڈویژن کی ہے۔ باقی تمام اسامیاں فرسٹ ڈویژن کی ہیں۔ یہ بالکل irrelevant جواب ہے۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق): جناب سپیکر! میری بہن کی بات بالکل ٹھیک ہے۔ اس کا update جواب میرے پاس موجود ہے۔ اصل میں 2006 کے پرانے رولز کے مطابق یہ محکمہ چل رہا تھا۔ اب ہم نے اس کے سارے رولز revise کئے ہیں۔ یہ کیس س وقت سیکرٹری ریگولیشن کے پاس موجود ہے۔

جناب سپیکر! محکمہ سپیشل ایجوکیشن میں 167 different categories ہیں۔ اس کے ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ سٹاف کا سسٹم بڑا complicated تھا لیکن ہم نے کوشش کر کے ان سارے رولز کو revise کیا ہے۔ یہ سارا کیس اس وقت سیکرٹری ریگولیشن کے پاس ہے۔ اگلے دو چار ہفتوں میں رولز revise ہو جائیں گے۔ اس میں کوئی discrimination نہیں ہو گی اور ایم اے سیکنڈ ڈویژن ہی eligible ہو گا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اس پر آپ زیادہ توجہ دیں۔ ویسے تو آپ بہت اچھا کام کر رہے ہیں چونکہ یہ محکمہ میں نے خود بنایا تھا اور اس میں کوئی doubt نہیں ہے کہ آپ اس پر واقعی بہت محنت کر رہے ہیں۔ بدقسمتی سے پچھلے دس سالوں میں اس محکمہ پر بالکل ہی کام نہیں ہوا۔ ہم نے اُس وقت بھی ٹیچرز ٹریننگ پروگرام دیا تھا آپ نے اُس پر زور دینا ہے۔ ہم نے اُس وقت بھی ان سپیشل بچوں کے ٹیچرز کو زیادہ تنخواہ دی تھی تو اب بھی اچھے ٹیچرز تبھی آئیں گے جب آپ انہیں اچھا package دیں گے اور پھر اُن کے ٹریننگ پروگرامز اچھے رکھیں گے۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق): جناب سپیکر! آپ کے دور میں اس محکمے پر جتنی محنت ہوئی ہے ہم اُسی کو لے کر آگے چلے ہیں۔ ہم نے یہ جو ایجوکیشن پالیسی منظور کرائی ہے اس کا first pillar ہی ٹیچرز ٹریننگ ہے اور ہم نے Department for International Development (DFID) کے ساتھ مل کر اُسی phase کو آگے لے کر چلنا ہے جو آپ نے شروع کیا تھا۔ ہمارا سب سے زیادہ focus, capacity building training of teachers and quality پر ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ آپ کے حکم کے مطابق کام کریں گے اور آپ اگلے دو سالوں میں دیکھیں گے کہ یہ محکمہ بڑا uplift ہو گا۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال جناب محمد افضل کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد افضل: جناب سپیکر! سوال نمبر 3786 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

خصوصی بچوں کی بحالی اور تعلیم و تربیت سے متعلقہ تفصیلات

*3786: **جناب محمد افضل:** کیا وزیر سپیشل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں 95 فیصد خصوصی بچے بحالی، طبی سہولیات اور تعلیم و تربیت کی سہولیات سے محروم ہیں اور بڑھتی ہوئی عمر کے ساتھ ان کے اور ان کے لواحقین / والدین کی مشکلات میں مسلسل اضافہ ہوتا ہے؟

(ب) پنجاب میں ان کی تعداد کا صوبہ کی آبادی کا کتنے فیصد ہے اور کیا حکومتی اعداد و شمار اور یونیسکو کے اعداد و شمار اور معلومات میں بہت زیادہ تفاوت نہیں ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ معذور بچوں کی بحالی اور تعلیم، ووکیشنل ٹریننگ کی تعداد مطلوبہ ضرورت کے مطابق نہیں اور اس پر ایک جامع پالیسی کی ضرورت ہے تاکہ معذور بچے تعلیم حاصل کر سکیں ممکن حد تک جسمانی طور پر بحال ہو سکیں اور مختلف قسم کے ہنر بھی سیکھ سکیں؟

(د) حکومت نے معذور بچوں کے لئے کتنے ادارے کہاں کہاں قائم کئے ہیں اور وہاں ان بچوں کو راہنمائی اور ٹرانسپورٹ کی سہولیات بھی دی گئی ہیں، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق):

(الف) تاوقت کوئی قابل اعتماد اعداد و شمار موجود نہیں جن کی بنیاد پر حتمی دعویٰ کیا جا سکے کہ 95 فیصد بچے خصوصی تعلیم و تربیت و بحالی سے محروم ہیں۔ محکمہ خصوصی تعلیم کے زیر اثر 35 ہزار طلباء و طالبات ضلع، تحصیل اور ٹاؤن کی سطح پر قائم سپیشل ایجوکیشن کے اداروں میں زیر تعلیم ہیں جن کو علم و ہنر کے ساتھ ساتھ درج ذیل سہولیات بھی فراہم کی جارہی ہیں۔

- مفت تعلیم اور کتابیں۔
- -/800 روپے ماہانہ وظیفہ۔
- سکول میں لانے اور واپس لے جانے کی مفت سہولت۔
- سال میں تین مفت وردیاں اور مفت جوتے۔
- ہوسٹل میں رہائش پذیر بچوں کو مفت کھانا اور مفت رہائش۔
- سپیچ تھراپی کی سہولت۔
- طبی معائنہ، سماعت و بصارت جانچ کروانے کی مفت سہولت۔

بڑھتی ہوئی عمر کے ساتھ خصوصی بچوں اور ان کے لواحقین / والدین کی مشکلات میں یقیناً اضافہ ہوتا ہے مگر محکمہ خصوصی تعلیم خصوصی بچوں کو تعلیم و تربیت اور بحالی کی تمام سہولیات فراہم کرنے کے لئے ہر ممکنہ کوشش کر رہا ہے۔

(ب) حکومت پنجاب کے 18-2017 کے اعداد و شمار کے مطابق خصوصی بچوں کی تعداد کل آبادی کا 17.9 فیصد ہے جبکہ یونیسکو کے شماریاتی جائزے کے مطابق پاکستان میں خصوصی افراد کی تعداد کل آبادی کا 13.4 فیصد ہے۔ مذکورہ اعداد و شمار کے مطابق تفاوت کی شرح 4 فیصد ہے۔

(ج) موجودہ صورتحال اور ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے حالیہ دنوں میں ہی سپیشل ایجوکیشن کی ایک جامع پالیسی تشکیل دے دی گئی ہے جو کہ کابینہ میں منظوری کے لئے پیش کر دی گئی ہے۔ منظوری کے بعد جلد اس پر عملدرآمد شروع ہو جائے گا اور مستقبل قریب میں خصوصی ضروریات کے حامل بچوں کے لئے بہتر تعلیمی وفنی سہولیات کو عملی طور پر یقینی بنایا جاسکے گا تاکہ وہ معاشرے کا مفید شہری بن سکیں۔

(د) حکومت نے صوبہ پنجاب میں معذور بچوں کے لئے 302 ادارے قائم کئے ہیں۔ ادارہ وار تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ محکمہ سپیشل ایجوکیشن کے اداروں میں سپیشل بچوں کی راہنمائی کے لئے تربیت یافتہ اساتذہ Psychologist، Speech Therapist، ووکیشنل ٹیچرز اور انسٹرکٹرز موجود ہیں جو ان بچوں اور ان کے والدین کی راہنمائی کرتے رہتے ہیں نیز سپیشل بچوں کو لانے اور لے جانے کے لئے ٹرانسپورٹ کی مفت سہولت سپیشل ایجوکیشن کے ہر ادارہ میں فراہم کی جارہی ہے ادارہ وار بسوں کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد افضل: جناب سپیکر! جز (الف) میں میرا سوال تھا کہ صوبہ بھر میں 95 فیصد خصوصی بچے طبی سہولیات اور تعلیم و تربیت کی سہولیات سے محروم ہیں۔ اس کا جواب دیا گیا ہے کہ ہمارے پاس کوئی قابل اعتماد اعداد و شمار موجود نہیں ہیں جبکہ یہ ایک پورا محکمہ ہے، اس کا census ہے اور پورا اسٹاف ہے تو معذور بچوں کی exact strength کیوں معلوم نہیں ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کے جز (لف اور ب) دونوں کا اکٹھا جواب دے دیتا ہوں۔ جیسے میں پہلے کہہ رہا تھا کہ یہ ایک المیہ ہے کہ پنجاب کے جتنے سپیشل بچے ہیں ان کا کوئی data نہیں ہے۔ ہمارے پاس اگر کچھ figures ہیں تو وہ ایک multiple indication cluster survey ہوا تھا جس کو MICS کہتے ہیں وہ بھی notify نہیں ہوا کیونکہ وہ authentic نہیں ہے۔

جناب سپیکر! ہم نے میٹنگ کر کے پی اینڈ ڈی کو ایک کیس بھجوایا ہے ہم پائلٹ پراجیکٹ کے طور پر دو اضلاع میں اس کی census کرانے جا رہے ہیں اور صرف دو اضلاع کا ہم اس لئے کرنے جا رہے ہیں کہ ہمارے پاس فنڈز نہیں ہیں۔ پی اینڈ ڈی ہمیں جیسے ہی allow کرے گا تو ہم یہ سروے شروع کر دیں گے تاکہ ہمیں سپیشل بچوں کی exact strength کا پتا چلے۔ اگلے سال اگر ہمیں بجٹ ملا تو پھر ہم یہ سروے پورے پنجاب میں کریں گے۔ میرے بھائی کا سوال بالکل ٹھیک ہے کہ پنجاب حکومت کے پاس کوئی data نہیں ہے۔

جناب سپیکر: آپ کی بات بالکل ٹھیک ہے۔ یہ data اس لئے بھی نہیں ہے کہ میں جب بطور وزیر اعلیٰ آیا تھا تو یہ محکمہ نہیں تھا تو پھر یہ محکمہ میں نے ہی بنایا تھا۔ اس میں آپ نے یہ دھیان رکھنا ہے کہ سروے کا بڑا فائدہ ہوتا ہے اس میں آپ تین چار چیزیں اور بھی ڈال لیں کیونکہ اس سے آپ کو اُس سروے کے دوران ہی بہت ساری انفارمیشن مل جائے گی۔ ایک تو جو معزز ممبر نے بات کی ہے، دوسرا quality wise اس کو کریں، تیسرا یہ کہ آپ کو یہ بھی پتا چل جائے گا کہ کون سی ایسی چیزیں ہیں جن کے نہ ہونے کی وجہ سے ٹیچرز کی اتنی بہتر performance نہیں آ رہی یا اس میں کوئی loopholes ہیں یہ کچھ چیزیں missing ہیں تو اس کا بھی فائدہ ہو جائے گا۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق): جناب سپیکر! بالکل ٹھیک ہے۔ ہم اس میں ایک اور کام بھی کر رہے ہیں کہ ہم جو سروے کروائیں گے اُس میں ہم صرف سپیشل بچوں کا ایک common data نہیں لے رہے، اس کو ہم disability wise کر رہے ہیں کہ blind کتنے ہیں، slow learners کتنے ہیں تاکہ ہمارے پاس جو data آئے وہ 100 percent accurate data ہو اور اُس disability کے مطابق ہم اُن کی پلاننگ کر سکیں۔

جناب محمد افضل: جناب سپیکر! سرکاری ملازمتوں میں معذور افراد کے لئے کتنا کوٹا ہے، کیا معذور افراد کو کوٹا کے مطابق ملازمتیں مل رہی ہیں اور 19-2018 میں کتنے معذور افراد بھرتی ہوئے ہیں؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق): جناب سپیکر! آپ کے دور میں تین فیصد کوٹا مختص ہوا تھا ابھی تک وہی چل رہا ہے۔ اب ہماری پانچ فیصد کی تجویز ہے جس پر وزیر قانون کام کر رہے ہیں تو ہم اس کو انشاءاللہ تعالیٰ increase کرنے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! معزز ممبر نے معذور افراد کی بھرتی کے حوالے سے پوچھا ہے کہ پچھلے دو سال میں کوئی سرکاری بھرتی نہیں آئی تو جیسے جیسے سرکاری بھرتی کی advertisement آئے گی انشاءاللہ تعالیٰ محکمہ ensure کرے گا۔

جناب سپیکر! میں اس ایوان کے knowledge کے لئے بتاتا چلوں کہ پہلے disability کا certificate صرف ایم ایس ڈی ایچ کیو دیتا تھا۔ اب میں نے ایم ایس کے ساتھ سپیشل ایجوکیشن کے ایک بندے کا بھی نام ڈال دیا ہے کہ دو بندے certify کریں کیونکہ پہلے ایک ہی disability سارے benefit لے رہی تھی اب وہ انشاءاللہ تعالیٰ ٹھیک ہو جائے گا۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! نادرا کے data میں بچوں اور بڑوں کی ساری انفارمیشن collect کی جاتی ہے تو کیا آپ اُس data سے استفادہ نہیں کرتے کہ اُس میں disability کے کتنے لوگ ہیں کیونکہ وہ data تو بہت authenticated ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق): جناب سپیکر! 2018 کے الیکشن سے پہلے حکومت کی طرف سے census ہوا تھا لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ census کا بالکل end تھا تو اُس وقت حکومت کو خیال آیا اس میں سپیشل بچوں کا بھی data لیا جائے لیکن اُس کی صرف formality ہی پوری کی گئی ہے اور نادرا کے پاس بھی کوئی ایسا data نہیں ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب کی بات بالکل صحیح ہے۔ ہمارے لوگوں کا اگر کوئی disable بچہ ہو تو اُن کی کوشش ہوتی ہے کہ شناختی کارڈ میں اُس کی disability نہ آئے کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے معاشرے اور ہمارے ماحول پر اس کے بڑے نقصانات ہیں۔ سپیشل بچوں کے لئے کچھ کرنے کا میرا جب idea بنا تو اُس حوالے سے میں آپ کو ایک واقعہ سُنا دیتا ہوں۔ ضلع کونسل کا الیکشن لڑنے سے پہلے میں کونسلر کے الیکشن کے دوران چار پانچ دیہاتوں میں گیا تو میں نے وہاں پر دیکھا کہ لوگ اپنے

اپاہج بچوں کو اُٹھا کر جلدی سے اندر لے جا کر چُھپا دیتے تھے۔ میں ایک جگہ پر کچھ لوگوں کے پاس بیٹھ گیا کہ آپ نے اس بچے کو اُٹھا کر کیوں چھپا دیا ہے یہ بچہ آپ کا نہیں ہے تو کہتے کہ یہ ہمارا ہی بچہ ہے لیکن ہماری بچیاں بھی ہیں ہم نے اُن کی شادیاں کرنی ہیں تو ہمارے معاشرے میں لوگ کہتے ہیں کہ ان کے گھر اپاہج بچے ہی پیدا ہوتے ہیں۔ اُس کے بعد میری سوچ develop ہوتی گئی تو اللہ نے جب موقع دیا تو میں نے پھر یہ کام کیا۔ نادرا کا data بھی ٹھیک ہے لیکن اُس میں شاید یہ پوری انفارمیشن نہ ملے لیکن یہ ساری انفارمیشن survey میں ہی آئے گی۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ آپ نے فرمایا ہے کہ یہ محکمہ بہت اچھا کام کر رہا ہے تو آپ کی اس بات کو چیلنج نہیں کیا جا سکتا۔ اس سوال کے جواب میں دو باتیں لکھی ہوئی ہیں۔ انہوں نے حکومت پنجاب کے 18-2017 کے اعداد و شمار کے مطابق بچوں کی تعداد بتائی ہے اور اس کا تفاوت بھی بتایا ہے۔

جناب سپیکر! میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ 18-2017 کے بعد یہ محکمہ کام نہیں کر رہا اور انہوں نے اعداد و شمار اکٹھا کرنے کی کوئی کوشش ہی نہیں کی۔

جناب سپیکر! میں آپ کو on the floor of the House مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آپ نے سپیشل لوگوں کے لئے یہ محکمہ بنایا تو اس محکمہ کی پالیسی کے مطابق منظوری کیوں نہیں کی گئی، محکمہ نے اپنے جواب میں لکھا ہے کہ اس کی منظوری کیبنٹ میں pending ہے تو منظوری کے بعد یہ پالیسی کب تک فائنل ہو جائے گی؟

جناب سپیکر: یہ سوال بہت پہلے کا ہے۔ وزیر صاحب نے بتایا ہے کہ کیبنٹ سے اس کی منظوری ہو گئی ہوئی ہے۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب اخلاق احمد): جناب سپیکر! یہ جواب پرانا ہے۔ میں نے پہلے بتایا ہے میرے خیال میں جناب محمد ارشد ملک نے سنا نہیں، اس کی منظوری کابینہ سے تین ہفتے پہلے ہو گئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر 18-2017 کے بعد دو سالوں میں کوئی latest اعدادوشمار نہیں کرائے گئے تو یہ کب تک کروالیں گے اور آپ سپیشل افراد کے لئے مزید کیا کیا سہولیات دے رہے ہیں؟

جناب سپیکر: آپ نے دس سالوں میں کچھ نہیں کرایا اس لئے دو سال کی بات نہ کریں۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب اخلاق احمد): جناب سپیکر! میں نے اس کا پہلے جواب دے دیا ہے کہ یہ جو اعدادوشمار دیئے گئے ہیں یہ notify نہیں ہوئے۔ ہم ابھی پائلٹ پراجیکٹ پر دو اضلاع میں کام کرنے جارہے ہیں۔ آپ نے 2003 میں محکمہ بنا دیا لیکن انہوں نے دس سال اس محکمہ کی طرف بالکل توجہ نہیں دی۔

جناب سپیکر: آپ کی بات ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 4011 سید حسن مرتضٰی کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ عائشہ اقبال کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! سوال نمبر 4031 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سپیشل ایجوکیشن لاہور کے اداروں کی تعداد اور کورسز سے متعلقہ تفصیلات

4031*: محترمہ عائشہ اقبال: کیا وزیر سپیشل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور شہر میں سپیشل ایجوکیشن کے کتنے ادارے کہاں کہاں پر کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان اداروں میں بچوں کو کون سے کورس کروائے جاتے ہیں؟

(ج) کیا معذور بچوں کے لئے کوئی ہاسٹل موجود ہے؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق):

(الف) ضلع لاہور میں سپیشل ایجوکیشن کے اُنیس ادارے کام کر رہے ہیں جن میں سے تحصیل لاہور میں اٹھارہ ادارے اور تحصیل رائیونڈ میں ایک ادارہ کام کر رہا ہے، تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان اداروں میں زیر تعلیم جسمانی معذور، بصارت سے محروم اور سلو لرنرز بچوں کو جنرل ایجوکیشن کے نصاب کے مطابق تعلیم دی جاتی ہے۔ سماعت سے محروم بچوں کو جنرل ایجوکیشن کے نصاب کو بچوں کی صلاحیتوں کے مطابق موافق بنا کر تعلیم دی جاتی ہے جبکہ ذہنی معذور بچوں کو تعلیم ان کی ذہنی صلاحیت کے مطابق ماہر اساتذہ انفرادی تعلیمی منصوبہ بنا کر دیتے ہیں۔ مزید بر آں سپیشل بچوں کو سلائی کڑھائی، میوزک، ڈوری ورک، کمپیوٹر، اشاروں کی زبان (sign language) اور بریل کے علاوہ روزمرہ کی معاشرتی سرگرمیوں کی تربیت بھی دی جاتی ہے تاکہ وہ معاشرے کا فعال رکن بن کر کامیاب زندگی گزار سکیں۔

(ج) لاہور میں معذور بچوں کے لئے پانچ ہاسٹل موجود ہیں۔ جہاں ان کو مفت رہائش کے ساتھ مفت کھانا بھی دیا جاتا ہے، تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے کہ سپیشل بچوں کے جو پانچ ہاسٹلز ہیں ان میں کتنے بچے رہائش پذیر ہیں؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب اخلاق احمد): جناب سپیکر! دو گرلز اور تین بوائز ہاسٹلز میں 232 students رہ رہے ہیں۔ گرلز ہاسٹلز میں 72 بچیاں اور بوائز ہاسٹلز میں 160 بچے ہیں۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! ہمارے ملک میں ادارے ہیں لیکن لوگوں کو معلوم نہیں۔ میری درخواست ہے کہ ان اداروں کی اخبارات اور ٹی وی پر publicity کرنی چاہئے تاکہ وہ لوگ بھی ان سے مستفید ہو سکیں جنہیں ان ہاسٹلز کا معلوم ہی نہیں۔

جناب سپیکر: اس محکمہ کے آغاز پر تو عوام کو بالکل معلوم نہیں تھا۔ ہم نے اس حوالے سے کافی advertisement کی اور ہمارا باقاعدہ ایک پروگرام "بات تو احساس کی ہے" چلتا تھا۔ اس زمانے میں ٹی وی پر awareness campaign کے پروگرام چلتے تھے۔

منسٹر صاحب! آپ awareness campaign کے لئے allocation کرائیں اور سپیشل فنڈز بھی لیں تا کہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ ہم یہ فسیلٹیز دینے جارہے ہیں۔ اس طرح لوگ اپنے سپیشل بچوں کو ان اداروں میں لے کر آئیں گے۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب اخلاق احمد): جناب سپیکر! آپ کا بڑا اچھا مشورہ ہے۔ ہم اس پر عملدرآمد کریں گے۔ ہم نے ان دو سالوں میں ہیلپ لائن 1162 تیار کی ہے۔ اگر آپ byroad بھی سفر کریں گے اور 1162 کو ڈائل کریں گے یا ہیلپ لائن استعمال کریں گے تو آپ کے سفر کے دوران 30/25 کلومیٹر کے radius میں آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ سپیشل ایجوکیشن کے کتنے ادارے یہاں ہیں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ ہم نے App تیار کی ہے اور جیسے ہی کوئی بندہ ہیلپ لائن کو استعمال کرے گا تو ہمارا ادارہ ان کو پوری guidance فراہم کرے گا۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ آپ کے مشورے پر عملدرآمد کریں گے۔ ان دو سالوں میں سے ایک سال تو COVID-19 کی وجہ سے کام رُک گیا۔ پچھلے سال ہم نے سیمینار کئے تھے اور پورے ڈویژنز میں جا کر awareness programme کو چلایا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ ٹی وی پر ان کی تشہیر کرائیں۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! ہم نے غریب عوام کو facilitate کرنا ہے جن کو معلومات نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: اس کے لئے ایک ہی طریقہ ہے کہ جو اشتہار چلے اس میں ساری تفصیل ہو اور اشتہار بہت attractive ہونا چاہئے۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب اخلاق احمد): جناب سپیکر! انشاء اللہ اس پر عملدرآمد ہو گا۔ اس کے علاوہ ہمارے محکمے کا ایک اور بھی idea ہے کہ جب بلدیاتی الیکشن ہوں گے اور اس کے بعد کونسلرز جو ہر گھر کو جانتے ہیں تو میری یہ کوشش ہے کہ ہم پارٹی لیول پر ایک census تیار کریں کہ ہمیں وارڈ وار بھی معلوم ہو سکے کہ سپیشل بچے کن گھروں میں ہیں۔ یہ non-burdened طریقہ ہو گا جس کے لئے گورنمنٹ کے فنڈز کی بھی ضرورت نہیں ہو گی۔

جناب سپیکر! میرے ذہن میں یہ ہے اور ہمارا محکمہ اس پر بھی کام کرے گا کہ بلدیاتی الیکشن کے بعد ہم وارڈ وائز اپنے کونسلرز سے یہ اعداد و شمار لیں گے کہ کس کس گھر میں سپیشل بچے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 4043 جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ مہوش سلطانہ کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 4066 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

چو آسیدن شاہ سپیشل ایجوکیشن سکول
میں بچوں کی تعداد اور تعلیمی شعبہ جات سے متعلقہ تفصیلات

***4066: محترمہ مہوش سلطانہ:** کیا وزیر سپیشل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چو آسیدن شاہ سپیشل ایجوکیشن سکول میں کتنے بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں بچوں کی الگ الگ کلاس وار تفصیل بتائی جائے کون سے شعبوں میں سپیشل بچوں کو تعلیم دی جا رہی ہے؟

(ب) سپیشل بچوں کے لئے census کا طریقہ ہے جس سے معلوم ہو سکے کہ کل سپیشل بچے اس تحصیل میں کتنے ہیں؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق):

(الف) چو آسیدن شاہ سپیشل ایجوکیشن سنٹر میں 60 بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں بچوں کی الگ الگ کلاس وار تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ان اداروں میں زیر تعلیم جسمانی معذور اور بصارت سے محروم بچوں کو جنرل ایجوکیشن کے نصاب کے مطابق تعلیم دی جاتی ہے۔ سماعت سے محروم بچوں کو جنرل ایجوکیشن کے نصاب کو بچوں کی صلاحیتوں کے مطابق موافق بنا کر تعلیم دی جاتی ہے جبکہ ذہنی معذور بچوں کو

تعلیم ان کی ذہنی صلاحیت کے مطابق ماہر اساتذہ انفرادی تعلیمی منصوبہ بنا کر دیتے ہیں۔ مزید بر آں سپیشل بچوں کو سلائی کڑھائی، میوزک، ڈوری ورک، کمپیوٹر، اشاروں کی زبان(sign language)اور بریل کے علاوہ روز مرہ کی معاشرتی سرگرمیوں کی تربیت بھی دی جاتی ہے تاکہ وہ معاشرے کا فعال رکن بن کر کامیاب زندگی گزار سکیں۔

(ب) محکمہ خصوصی تعلیم بنیادی طور پر سپیشل بچوں کو تعلیم کی سہولیات اور ان کی فلاح و بہبود کے لئے بنایا گیا ہے۔ محکمہ خصوصی تعلیم خود سے کوئی سروے نہیں کرتا لہٰذا سپیشل بچے اس تحصیل میں کتنے ہیں اس کا کوئی ڈیٹا موجود نہیں۔ سروے کے حوالہ سے سوال بارے محکمہ شماریات سے رجوع کیا جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے census اور data کے حوالے سے ابھی بتایا ہے کہ وہ پائلٹ پراجیکٹ شروع کرنے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں صرف یہ اضافہ کرنا چاہوں گی کہ معزز ممبر جناب محمد افضل کے ایک سوال میں ابھی یہ بتایا گیا ہے کہ پنجاب بھر میں سپیشل بچوں کی 17.9 فیصد تعداد ہے جو بہت بڑی تعداد ہے اس لئے میں چاہوں گی کہ جب آپ کا سروے مکمل ہو جاتا ہے تو آپ اس کو ضرور محکمہ ہیلتھ کے ساتھ share کریں اور اس کی وجوہات کا بھی علم ہونا چاہئے۔ آپ proactive approach کے تحت جائیں کیونکہ disability جس تیزی سے بڑھ رہی ہے اس کا کنٹرول ہونا بھی بہت ضروری ہے۔ میرے سوال کا جواب آپ نے پہلے ہی دے دیا ہے۔ بہت شکریہ

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب اخلاق احمد): جناب سپیکر! یہ ایک اچھی تجویز ہے۔ ہم انشاء اللہ محکمہ صحت سے اس کو share کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، آپ اسے دیکھ لیں۔ ہم نے سپیشل بچوں کا اس وقت بھی سروے کیا تھا تو وہ بچے میوزک اور سپورٹس میں وہ زیادہ دلچسپی رکھتے تھے۔ یہ پرانی بات ہو گئی ہے۔ آپ اس حوالے سے دیکھ لیں کہ کیا ہونا چاہئے۔ اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 4085 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

رحیم یار خان کی چاروں تحصیلوں
محکمہ سپیشل ایجوکیشن کے سکولز / اداروں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*4085: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر سپیشل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) رحیم یار خان کی چاروں تحصیلوں میں محکمہ کے کون کون سے سکول / ادارے کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) کون کون سے ادارے کرایہ کی عمارت میں ہیں نیز کس کس ادارے میں کون کون سی سہولیات نہ ہیں؟

(ج) کن کن اداروں میں کھیل کے میدان نہ ہیں؟

(د) محکمہ مسنگ سہولیات کی فراہمی اور سرکاری عمارات کی فراہمی کے بارے میں کیا اقدامات اُٹھا رہا ہے؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں سپیشل ایجوکیشن کے سات ادارے کام کر رہے ہیں جن میں سے تحصیل رحیم یار خان میں تین ادارے، تحصیل خان پور میں دو ادارے، تحصیل صادق آباد میں ایک ادارہ اور تحصیل لیاقت پور میں ایک ادارہ کام کر رہا ہے۔یہ ادارے کہاں کہاں واقع ہیں تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع رحیم یار خان میں سپیشل ایجوکیشن کے سات اداروں میں سے تین ادارے کرائے کی عمارتوں میں کام کر رہے ہیں، تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ بنیادی سہولیات (چار دیواری، پانی، بجلی، واش روم، فرنیچر) ہر سکول میں موجود ہیں۔ وہ ادارے جو اپنی عمارتوں میں کام کر رہے ہیں وہ disable friendly ہیں اور جو

ادارے کرائے کی عمارتوں میں کام کر رہے ہیں ان میں disable friendly بنیادی ڈھانچہ نہیں ہے۔

(ج) ضلع رحیم یار خان میں سپیشل ایجوکیشن کے سات اداروں میں سے تین ادارے جو کہ کرائے کی بلڈنگ میں چل رہے ہیں اُن میں کھیل کا میدان نہ ہے۔ تفصیل ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) گورنمنٹ ہر سال ترقیاتی پروگرام میں زیادہ سے زیادہ اداروں میں سہولیات کی فراہمی کے لئے کوششیں کر رہی ہے۔ گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر خان پور کی اپنی عمارت کی تعمیر کا کام مکمل ہو چکا ہے اور جلد ہی یہ سکول اپنی بلڈنگ میں منتقل ہو جائے گا۔ محکمہ خصوصی تعلیم گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر، صادق آباد اور گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر، (devoled) رحیم یار خان کی سرکاری زمین کے حصول کے لئے کوشش کر رہا ہے جونہی زمین میسر آئے گی اس پر تعمیر شروع کر دی جائے گی۔ مسنگ سہولیات کے حوالہ سے پنجاب میں محکمہ نے سال 21-2020 کے ترقیاتی پروگرام میں 233 ملین روپے تجویز کئے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنے سے پہلے آپ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ آپ اپنے دور حکومت میں محکمہ سپیشل ایجوکیشن کو وجود میں لائے تھے۔ اس کے بعد اس محکمہ پر خاطر خواہ توجہ نہیں دی گئی۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال منسٹر صاحب سے یہ ہے کہ جب بھی کسی ادارے یا محکمے کی پالیسی بنتی ہے تو اس کا population census کے ساتھ بڑا گہرا تعلق ہوتا ہے۔ 1998 میں Fifth Population and Housing Census conduct کیا گیا تو اس میں یہ اعداد و شمار سامنے آئے کہ پاکستان کی disabled یا specially abled population تقریباً 2.38 فیصد ہے جبکہ پنجاب کی 3.1 فیصد ہے۔ اس کے بعد 2017 میں پچھلے دور حکومت میں Sixth Population and Housing Census conduct کرایا گیا جس میں unbelievable

figure سامنے آیا جس پر سپریم کورٹ آف پاکستان نے برہمی کا بھی اظہار کیا کہ پاکستان کی special or disable population کم ہو کر 0.48 فیصد رہ گئی ہے۔

جناب سپیکر! میں معزز منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ انہوں نے جو اپنی سالانہ پالیسی بنائی ہے یا جو ADP میں سپیشل ایجوکیشن کو share دیا گیا کیا یہ 2017 کے کرائے گئے census کے تحت دیا گیا ہے یا اس کے بعد بھی انہوں نے کوئی ایسا سروے یا census conduct کرایا ہے جس کی بنیاد پر آج پنجاب کی سپیشل ایجوکیشن پالیسی چل رہی ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب اخلاق احمد): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی وضاحت کی ہے کہ 2017 کا سروے notify نہیں ہوا تھا اور وہ authentic نہیں ہے۔ ہم اب جو سروے کروانے جا رہے ہیں تو پنجاب حکومت کا یہ سروے authentic ہو گا۔ اس کے بعد یہ چیزیں آگے چل سکیں گی۔ اس کے علاوہ یہ جس پالیسی کی بات کر رہے ہیں تو پالیسی میں census کا ذکر نہیں ہے۔ اس میں ہم capacity building and quality کو دیکھ رہے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ محکمہ آپ کے دور میں شروع ہوا تھا۔ اب ہم اس کو آگے لے کر چل رہے ہیں کہ اس کی capacity building کی جائے۔ اس میں teacher trainings ہیں، students کی ٹرانسپورٹ ہے اور ہم curriculum کو بھی تبدیل کرنے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ جب دوبارہ سروے شروع کروائیں گے تو اس میں یہ بھی دیکھ لیں کہ سپیشل افراد کی تعداد بڑھی ہے یا کم ہوئی ہے۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب اخلاق احمد): جناب سپیکر! ہم اس کو ضرور دیکھیں گے۔

جناب سپیکر: جی، سید عثمان محمود!

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میرا معزز منسٹر صاحب سے دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ 2014 میں British Council نے under the name of "Mainstreaming Persons with Disabilities" ایک رپورٹ شائع کی تھی اس میں یہ figures سامنے آئے تھے کہ اگر ہم اپنے ملک پاکستان بالخصوص پنجاب کی disabled population کو بہتر health and education

facilitiesاورeconomic activitiesمیں حصے دار بنا لیں then the revenue we can generate may exceed twelve to fifteen billion dollars.یہ رقم تقریباً اتنی ہی بن جاتی ہے جتنی ہم پاکستان میںforeign remittancesوصول کرتے ہیں علاوہ ازیں یہ رقمfive to six percent of GDPبھی بنتی ہے۔

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ساتھ میں نے ابھی منسٹر صاحب کو یہ بات کرتے سنا ہے کہ employment quotaپر انہوں نے ایک سمری تیار کی ہے لہٰذا میں اُن کو بتانا چاہوں گا کہ سندھ اور بلوچستان میںalreadyپانچ فیصد سپیشل اورdisabledلوگوں کا کوٹا ہے اس لئے ہم حکومتِ پنجاب سے یہ توقع کریں گے کہ یہ جلداز جلد ہمارے پنجاب میںemployment quota for disabled peopleکو تین سے بڑھا کر پانچ فیصد کر دیں گے۔

جناب سپیکر: ہمیں پہلے تو یہ دیکھنا پڑے گا کہ سندھ میں انہوں نے کتنا کام کیا ہے اور آیا وہاں محکمہ بھی ہے یا نہیں؟

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! یہ محکمہ بالکل موجود ہے اور سپیشل لوگوں کے لئے پانچ فیصد کوٹا بھی ہے۔

جناب سپیکر: لیکن آپ پہلے احتیاطاً چیک کر لیں۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق): جناب سپیکر! یہ سمری alreadyلاء ڈیپارٹمنٹ کو moveکر دی ہے۔ وزیر قانون اور ہم اس پر کام کر رہے ہیں لہٰذا انشاء اللہ تعالیٰ پنجاب میں بھی بہت جلد پانچ فیصد کوٹا ہو جائے گا۔ جیسا کہ میں نے پہلے بتایا ہے کہ ہم سندھ کے مقابلے میں اِس کی segregation of disabilityبھی کر رہے ہیں یعنی یہ پانچ فیصد کوٹا صرف اُن لوگوں کو ملے جو واقعیdisabledہوں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اگر باقی تین صوبوں میں کوئی کام ہوا ہے تو اُس کو چیک کر لیں۔ اگر اچھا کام ہوا ہے یا سرے سے ہوا ہی نہیں تو اُس کا پتا بھی چل جائے گا۔ اپنے محکمہ کے سیکرٹری کے ذمے لگائیں کہ وہ فون کر کے پتا کریں کہ وہاں محکموں میں کیا کام ہو رہا ہے؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق): جناب سپیکر! سیکرٹری صاحب نوٹ کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال بھی سید عثمان محمود کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 4105 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

رحیم یار خان میں سپیشل ایجوکیشن
کے رجسٹرڈ اور غیر رجسٹرڈ اداروں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*4105: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر سپیشل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) رحیم یار خان میں سپیشل ایجوکیشن کے کتنے ادارے کام کر رہے ہیں، تفصیلاً آگاہ کریں؟

(ب) کتنے سرکاری اور کتنے غیر سرکاری رجسٹرڈ ادارے کام کر رہے ہیں؟

(ج) حکومت کے اداروں میں بچوں کی تعداد کیا ہے، ادارہ وار تفصیل فراہم کریں؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں سپیشل ایجوکیشن کے سات ادارے کام کر رہے ہیں جن میں سے تحصیل رحیم یار خان میں تین ادارے، تحصیل خان پور میں دو ادارے، تحصیل صادق آباد میں ایک ادارہ اور تحصیل لیاقت پور میں ایک ادارہ کام کر رہا ہے، تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع رحیم یار خان میں سپیشل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کے سات ادارے کام کر رہے ہیں۔ غیر سرکاری رجسٹرڈ ادارہ کوئی نہ ہے۔

(ج) ضلع رحیم یار خان میں سپیشل ایجوکیشن کے سات اداروں میں 990 بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ادارہ وار تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! وہ question more or less same ہی تھا اس لئے I am satisfied with the answer لیکن میں ایک چھوٹی سی گزارش کرنا چاہوں گا۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! اگر ہم سندھ اور پنجاب کی پچھلے دو سال کی ایک چارج شیٹ تیار کریں تو اس میں کافی کچھ ایسا ہو گا جس میں وہ صاحبان وضاحت نہیں کر سکیں گے تب مجبوراً آپ کو وضاحت کرنی پڑ جائے گی اس لئے بہتر ہے کہ اس بحث میں نہ ہی پڑیں۔

جناب سپیکر: چلیں، کوئی بات نہیں۔ اگر آپ کے پاس انفارمیشن ہوئی تو ہم آپ سے فائدہ اٹھا لیں گے۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! سوال نمبر 4161 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور میں معذور بچوں کی تعداد کے تعین کے لئے سروے سے متعلقہ تفصیلات

*4161: **محترمہ راحیلہ نعیم:** کیا وزیر سپیشل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں معذور بچوں کی تعداد کے تعین کے حوالہ سے کب سروے ہوا مختلف نوعیت کے کتنے بچے شہر لاہور میں موجود ہیں؟

(ب) معذور بچوں کے لئے لاہور میں کتنے ادارے چل رہے ہیں ان میں کتنے بچے پڑھ رہے ہیں کلاس وار تفصیل بیان فرمائی جائے؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق):

(الف) ضلع لاہور میں معذور بچوں کی تعداد کے تعین کے حوالہ سے اور مختلف نوعیت کے کتنے بچے شہر لاہور میں موجود ہیں کوئی سروے نہیں ہوا۔ تاہم اس امر کی ضرورت موجود ہے کہ معذور بچوں کی تعداد کا تعین کرنے کے لئے حکومت پنجاب سروے کرے۔

(ب) ضلع لاہور میں سپیشل ایجوکیشن کے اُنیس ادارے کام کر رہے ہیں، تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ان اداروں میں 3205 طلباء زیر تعلیم ہیں۔کلاس وار تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میرا سوال بھی سروے سے متعلق تھا اور ظاہر ہے کہ سب ممبران نے اپنے اپنے اضلاع کے متعلق سوال کئے ہیں لہٰذا ایک ہی طرح کا سب کو جواب مل رہا ہے کہ سروے نہیں ہوئے اس لئے ابھی کرنے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میرا جز (الف) کے بارے میں ضمنی سوال یہ ہے کہ سروے کے مطابق بچوں کی تعداد موجود نہ ہو تب budget allocation کیسے کی جاتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق): جناب سپیکر! میری بہن نے بڑا اچھا سوال کیا ہے۔اس کا جواب یہی ہے کہ اس پر ہم working کر رہے ہیں۔جب تک census نہیں ہو گا تب تک بجٹ allocation نہیں ہو گی۔جیسے پچھلے دس پندرہ سال سے کام چل رہا تھا اسی طرح ہی چل رہا ہے۔ہم جیسے ہی پائلٹ پراجیکٹ کے طور پر دو اضلاع میں سروے کروالیں گے اُس کے بعد ہم census کریں گے۔

جناب احسان الحق: جناب سپیکر! میرا ایک سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب احسان الحق: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے ایک سوال کرنے کی اجازت چاہتا ہوں کہ ہم نے سکولوں اور اساتذہ کے متعلقہ ملٹری سے census کروایا تھا بلکہ detail میں complete census ہوا تھا جس کے لئے کتنے پاپڑ بیلنے پڑے تھے لیکن یہ کس طریقے سے census کروائیں گے اور کیا اس سلسلے میں کوئی mechanism تیار کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق): جناب سپیکر! ادارہ شماریات پورا ایک ڈیپارٹمنٹ ہے جس سے ہم census کروائیں گے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! جناب احسان الحق نے جو بات کی ہے اس سلسلے میں جتنی آپ زیادہ input لیں گے اور اس حساب سے سروے کریں گے تو اُس کا فائدہ ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ اگر آپ بات کریں گے تو DFID والے آپ کی financial help بھی کریں گے۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

سپیشل ایجوکیشن سیالکوٹ کے

رجسٹرڈ و غیر رجسٹرڈ اداروں اور بچوں کو وظائف سے متعلقہ تفصیلات

*1382: **محترمہ گلناز شہزادی:** کیا وزیر سپیشل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سیالکوٹ میں سپیشل ایجوکیشن کے کتنے ادارے کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان میں سے حکومت کے ادارے کتنے ہیں اور پرائیویٹ رجسٹرڈ ادارے کتنے ہیں؟

(ج) حکومت کے ان اداروں میں بچوں کی کتنی تعداد تعلیم حاصل کر رہی ہے، تفصیل ادارہ وار بتائیں؟

(د) کیا حکومتی اداروں میں پڑھنے والے بچوں کے لئے کوئی ماہانہ وظیفہ مقرر کیا گیا ہے اگر ہاں تو کتنا اور اسے بچوں کو دینے کا طریق کار کیا ہے؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق):

(الف) ضلع سیالکوٹ میں سپیشل ایجوکیشن کے گیارہ ادارے کام کر رہے ہیں جن میں سے تحصیل سیالکوٹ میں آٹھ ادارے، تحصیل ڈسکہ میں ایک ادارہ، تحصیل پسرور میں ایک ادارہ اور تحصیل سمبڑیال میں ایک ادارہ کام کر رہا ہے۔ تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان میں حکومت کے سات ادارے ہیں اور چار پرائیوٹ رجسٹرڈ ادارے ہیں۔ تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع سیالکوٹ میں حکومت کے سپیشل ایجوکیشن کے سات اداروں میں 736 طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ تفصیل ادارہ وار ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) جو بچے سپیشل ایجوکیشن کے تعلیمی اداروں میں زیر تعلیم ہیں ان کو ماہانہ 70 فیصد حاضری کی بنیاد پر -/800 روپے ماہانہ وظیفہ دیا جاتا ہے۔ جو ہر بچے کے اپنے اکاؤنٹ میں ہر ماہ ٹرانسفر کر دیا جاتا ہے۔

محکمہ سپیشل ایجوکیشن فیصل آباد کے تحت

کالجوں کی تعداد اور میسر سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*4043: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر سپیشل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ سپیشل ایجوکیشن کے تحت فیصل آباد میں کتنے کالجز کہاں کہاں چل رہے ہیں؟

(ب) ان کالجوں کی بلڈنگ کب بنائی گئی تھی اور کتنے کمروں پر مشتمل ہیں؟

(ج) ان کالجوں میں طالب علموں کی تعداد کتنی ہے اور ان کو کیا کیا سہولیات میسر ہیں؟

(د) ان کالجوں میں ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ کیڈر کی اسامیاں کتنی کتنی عہدہ اور گریڈ وار ہیں کتنی پُر اور کتنی کون کون سی خالی ہیں؟

(ہ) ان کالجوں کے مالی سال 20-2019 کے اخراجات بتائیں؟

(و) ان کالجوں میں کون کون سہولیات حکومت فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق):

(الف) محکمہ سپیشل ایجوکیشن کے تحت فیصل آباد میں ایک کالج گورنمنٹ ڈگری کالج آف سپیشل ایجوکیشن فیصل آباد چل رہا ہے۔

(ب) تا حال اس کالج کی اپنی بلڈنگ تعمیر نہ کی گئی ہے یہ کالج فروری 2018 میں بنا تھا اور کرایہ کی بلڈنگ میں چل رہا تھا مگر اس وقت گورنمنٹ نیشنل سپیشل ایجوکیشن سنٹر ملت ٹاؤن، فیصل آباد کی بلڈنگ میں چل رہا ہے۔ کالج کی جگہ چار کنال پر محیط ہے اور 16 کمروں پر مشتمل ہے۔

(ج) اس کالج میں 62 طلباء زیر تعلیم ہیں۔ تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے نیز حکومت پنجاب کی طرف سے تمام طلباء کو مندرجہ ذیل سہولیات فراہم کی جارہی ہیں۔

- مفت تعلیم۔
- -/800 روپے ماہانہ وظیفہ۔
- موسم سرما اور موسم گرما کے لئے سال میں تین مفت وردیاں اور مفت جوتے۔
- ہوسٹل میں رہائش پذیر طلباء کو مفت کھانا اور مفت رہائش۔
- ٹرانسپورٹ کی مفت سہولت۔

(د) اس کالج میں ٹیچنگ کیڈر کی اُنیس اسامیاں ہیں جن میں سے دس اسامیاں پُرہیں اور 9 اسامیاں خالی ہیں۔ تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ نان ٹیچنگ کیڈر کی کل 39 اسامیاں ہیں جن میں سے آٹھ اسامیوں پر عملہ تعینات ہے اور 31 اسامیاں خالی ہیں۔ تفصیل ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) اس کالج کا 20-2019 کا بجٹ ایک کروڑ انتیس لاکھ چوراسی ہزار نو سو اسی روپے جاری ہوا ہے جس میں سے اب تک نوے لاکھ انتیس ہزار آٹھ سو بہتر روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ تفصیل ضمیمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) تفصیل جز(ج) میں فراہم کی جاچکی ہے۔ سپیشل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ ڈگری کالج آف سپیشل ایجوکیشن فیصل آباد کے طلباء کو معاشرے کا مفید شہری بنانے کے لئے بحالی معذوراں کی بہترین سہولیات فراہم کر رہی ہے۔

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ

فار سلولرنرز کی آڈٹ رپورٹ فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*4253: **محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر سپیشل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں واقع گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ فار سلولرنرز کے ہیڈ ماسٹر کے خلاف 2015 میں کرپشن اور بدعنوانی کے حوالے سے شکایت درج کروائی گئی تھی اگر ہاں تو ان کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی؟

(ب) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے اس گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ فار سلولرنرز کی حالیہ آڈٹ رپورٹ فراہم فرمائیں؟

(ج) تعلیمی اداروں میں پیش آنے والے بدعنوانی اور کرپشن جیسے واقعات کے خلاف انٹی کرپشن اور متعلقہ تحقیقی اداروں کی طرف سے کیا کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(د) حکومت پنجاب کی طرف سے تعلیمی اداروں میں کرپشن اور بدعنوانی کی روک تھام کے لئے کیا لائحہ عمل اختیار کیا گیا ہے؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق):

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں واقع گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ فار سلولرنرز کے ہیڈ ماسٹر محمد نذیر کے خلاف کرپشن اور بدعنوانی کے الزامات کی بابت ایک انکوائری ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر کمیونٹی ڈویلپمنٹ ٹوبہ ٹیک سنگھ نے دسمبر 2013 میں کروائی جو بحوالہ چٹھی نمبر EDO/CD/TTS/21-1517 مورخہ 26.12.2013 بوجہ بے بنیاد الزام داخل دفتر کر دی گئی، تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

دوسری انکوائری بذریعہ دفتر انٹی کرپشن ٹوبہ ٹیک سنگھ بر خلاف مذکورہ ہیڈ ماسٹر مئی 2014 میں کروائی گئی جو کہ بحوالہ چٹھی نمبر ACE-FR-2014/4722-24 مورخہ 27.05.2014 کے تحت الزامات ثابت نہ ہونے پر خارج کر دی گئی۔ تفصیل ضمیمہ (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ فار سلولرنرزٹوبہ ٹیک سنگھ کے آڈٹ کے لئے ریجنل ڈائریکٹر آڈٹ فیصل آباد کو متعلقہ ادارہ کا آڈٹ کرنے کے لئے درخواست کر دی گئی ہے۔ تفصیل ضمیمہ (ج)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے ۔ جیسے ہی آڈٹ ہو گا آڈٹ رپورٹ فراہم کر دی جائے گی۔

(ج) تعلیمی اداروں میں پیش آنے والے بد عنوانی اور کرپشن جیسے واقعات کے خلاف متعلقہ اتھارٹیز پیڈا ایکٹ کے تحت بر وقت کارروائی عمل میں لاتی ہیں۔ تاہم اگر کوئی متاثرہ شخص انٹی کرپشن کو درخواست دیتا ہے تو محکمہ انٹی کرپشن اس کی تحقیقات کرتا ہے اور محکمہ سپیشل ایجوکیشن اس تحقیقات میں ان کو مدد فراہم کرتا ہے۔اگر جرم ثابت ہو جائے تو قانون کے تحت سزا دی جاتی ہے۔

(د) حکومت پنجاب کی طرف سے تعلیمی اداروں میں کرپشن اور بد عنوانی کی روک تھام کے لئے مانیٹرنگ سسٹم پر بہت زیادہ فوکس کیا جاتا ہے اور اس چیز کو مد نظر رکھتے ہوئے سپیشل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں مانیٹرنگ کا علیحدہ سے نظام موجود ہے جس کے تحت ماہانہ بنیاد پر مختلف آفیسر کی ڈیوٹی لگائی جاتی ہے کہ وہ اداروں کو چیک کریں تا کہ کسی بھی شکایت کا بر وقت ازالہ کیا جاسکے۔

ڈیرہ غازی خان ڈویژن میں سپیشل ایجوکیشن کے تحت کالجز کی تعداد اور ٹیچنگ سٹاف کی عدم دستیابی سے متعلقہ تفصیلات

*4661: **محترمہ شازیہ عابد:** کیاوزیر سپیشل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈیرہ غازی خان ڈویژن میں محکمہ سپیشل ایجوکیشن کے تحت کتنے کالجز کہاں کہاں چل رہے ہیں؟

(ب) ان کالجوں کی بلڈنگ کب بنائی گئی تھی اور کتنے کمروں پر مشتمل ہیں نیز کتنے کالجز کی عمارتیں کرائے پر ہیں، تفصیل بتائی جائے؟

(ج) ان کالجوں میں طالب علموں کی تعداد کتنی ہے اوران کو کیا کیا سہولیات میسر ہیں؟

(د) ان کالجوں میں ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ کیڈر کی اسامیاں منظور شدہ کتنی ہیں اور کتنی کب سے خالی ہیں؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ ڈویژن کے کالجز میں صرف نان ٹیچنگ سٹاف ہے ٹیچنگ سٹاف نہ ہونے کی وجوہات کیا ہیں؟

(و) ان کالجوں میں کون کون سی سہولیات حکومت فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق):

(الف) ڈیرہ غازی خان ڈویژن میں محکمہ سپیشل ایجوکشن کا صرف ایک کالج "گورنمنٹ ڈگری کالج آف سپیشل ایجوکیشن" ضلع ڈیرہ غازی خان ADP کی سکیم کو 20-2019 میں منظور کیا گیا ہے، تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ڈیرہ غازی خان میں کالج ہذا کا قیام ہو چکا ہے اور جلد ہی کرایہ کی بلڈنگ حاصل کر کے اسے functional کر دیا جائے گا اور کلاسز کا آغاز کر دیا جائے گا۔

(ج) کالج ہذا میں طلباء کے داخلہ کا آغاز تعلیمی سال 21-2020 میں کر دیا جائے گا۔ کالج کو دوسرے سپیشل ایجوکیشن کے اداروں میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کی طرح مندرجہ ذیل سہولیات میسر ہوں گی۔

- مفت تعلیم۔
- 800/- روپے ماہانہ وظیفہ۔
- موسم سرما اور موسم گرما کے لئے سال میں تین مفت وردیاں اور مفت جوتے۔
- ٹرانسپورٹ کی مفت سہولت۔

(د) اس کالج کی ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ کیڈر کی اسامیاں ابھی فنانس ڈیپارٹمنٹ سے منظور نہیں ہوئی ہیں۔ جیسے ہی اسامیاں منظور ہوں گی عملہ کی تعیناتی کر دی جائے گی۔

(ہ) یہ درست نہ ہے۔ ابھی تک کسی بھی عملہ کی تعیناتی نہیں کی گئی ہے۔

(و) کالج ہذا میں کلاسز کے آغاز کے ساتھ ہی طلباء کو تمام سہولیات جن کا ذکر جز(ج) میں کیا گیا ہے، فراہم کر دی جائیں گی۔

ڈیرہ غازی خان سپیشل ایجوکیشن

کے سکولز میں اساتذہ کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*4667: **محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر سپیشل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈیرہ غازی خان ڈویژن سپیشل ایجوکیشن کے سکولوں میں اساتذہ کی منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں اور کتنی کب سے خالی ہیں تفصیل بتائی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ سیٹوں پر اگر صوبہ بھر کی سطح پر بھرتی کی جاتی ہے تو وہ واپس اپنے اضلاع میں ٹرانسفر کروا لیتے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ڈویژن میں آنریری ٹیچرز کی بھرتی نہیں کی جارہی اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کیا حکومت ڈیرہ غازی خان ڈویژن کی سطح پر ٹیچر بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق):

(الف) ڈیرہ غازی خان ڈویژن سپیشل ایجوکیشن کے سکولوں میں اساتذہ کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 295 ہے جن میں سے 193، اسامیاں پُر ہیں اور 102، اسامیاں خالی ہیں۔ اساتذہ کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد اور کتنی کب سے خالی ہیں کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تمام اسامیاں صوبہ پنجاب کی بنیاد پر پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے پُر کی جاتی ہیں۔ پنجاب پبلک سروس کمیشن کی ریکوزیشن کے بعد پنجاب میں جہاں جہاں خالی اسامیاں ہوتی ہیں وہاں ان کی تعیناتی کر دی جاتی ہے۔ بعد ازاں اگر کسی ضلع میں کوئی سیٹ خالی ہوتی ہے تو ٹیچرز کا وہاں ٹرانسفر کر دیا جاتا ہے۔

(ج) آنریری ٹیچرز کی سپیشل ایجوکیشن کے اداروں میں بھرتی کی پالیسی 2011 میں سکولوں میں ٹیچرز کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے مخصوص مدت کے لئے کی گئی تھی۔ مخصوص مدت کے بعد تمام آنریری ٹیچرز کی بھرتی ختم ہو گئی۔ اس کے بعد ایسا کوئی پروگرام اب زیر غور نہیں۔

(د) تمام ٹیچرز صوبہ پنجاب کی بنیاد پر بھرتی کئے جاتے ہیں جہاں بھی خالی اسامیاں ہوتی ہیں وہاں ان کی تعیناتی کر دی جاتی ہے۔ اس میں کسی ایک مخصوص ضلع کے لئے بھرتی نہیں کی جاتی ہے۔ محکمہ سپیشل ایجوکیشن نے ٹیچرز کی بھرتیوں کے لئے پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے اشتہار دیا ہوا ہے۔ تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جیسے ہی بھرتیوں کا عمل مکمل ہو گا ٹیچرز کی بھرتیاں پنجاب بھر میں بشمول ڈیرہ غازی خان ڈویژن میں خالی اسامیوں پُر کر دی جائیں گی۔

سپیشل ایجوکیشن منڈی بہاؤالدین

کے سکولز کی تعداد اور داخلہ کے طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

*4943: **محترمہ فائزہ مشتاق:** کیا وزیر سپیشل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع منڈی بہاؤالدین میں سپیشل ایجوکیشن کے کتنے سکولز کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان میں تعینات اساتذہ کی تعلیمی قابلیت اور تعداد کتنی ہے؟

(ج) ضلع بھر میں کیا بلائنڈ بچوں کے لئے علیٰحدہ سکول موجود ہے تو کہاں واقع ہے؟

(د) ان اداروں میں داخلہ کا طریق کار کیا ہے اور کون کون سے کورس پڑھائے جاتے ہیں؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق):

(الف) ضلع منڈی بہاؤالدین میں سپیشل ایجوکیشن کے چار ادارے کام کر رہے ہیں جن میں سے تحصیل منڈی بہاؤالدین میں دو ادارے، تحصیل ملکوال میں ایک ادارہ اور تحصیل پھالیہ میں ایک ادارہ کام کر رہا ہے۔ تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان اداروں میں 33 اساتذہ کرام تعینات ہیں جن کی تعلیمی قابلیت ایم ایس سی / ایم اے / ایم ایڈ ہے۔ تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(ج) ضلع بھر میں بلائنڈ بچوں کے لئے علیحدہ سے کوئی سکول قائم نہیں ہے البتہ اس ضلع میں سپیشل ایجوکیشن کے تین ادارے موجود ہیں جن میں دوسرے معذور بچوں کے ساتھ ساتھ نابینا بچے بھی زیر تعلیم ہیں جن کی تعداد 16 ہے۔ تفصیل ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ان اداروں میں داخلہ کے وقت سپیشل بچوں کی تشخیص (assessment) کی جاتی ہے۔ داخلہ کمیٹی جس میں سربراہ ادارہ، کلاس انچارج، سائیکالوجسٹ، سپیچ تھراپیسٹ وغیرہ شامل ہیں ان بچوں کا ٹیسٹ اور انٹرویو کرتے ہیں اور پھر ان بچوں کو سکول میں داخل کر لیا جاتا ہے۔ ان اداروں میں زیر تعلیم جسمانی معذور، بصارت سے محروم اور سلولرنرز بچوں کو جنرل ایجوکیشن کے نصاب کے مطابق تعلیم دی جاتی ہے۔ سماعت سے محروم بچوں کو جنرل ایجوکیشن کے نصاب کو بچوں کی صلاحیتوں کے مطابق موافق بنا کر تعلیم دی جاتی ہے جبکہ ذہنی معذور بچوں کو تعلیم ان کی ذہنی صلاحیت کے مطابق ماہر اساتذہ انفرادی تعلیمی منصوبہ بنا کر دیتے ہیں۔ مزید برآں سپیشل بچوں کو سلائی کڑھائی، میوزک، ڈوری ورک، کمپیوٹر، اشاروں کی زبان (Sign Language) اور بریل کے علاوہ روزمرہ کی معاشرتی سرگرمیوں کی تربیت بھی دی جاتی ہے تاکہ وہ معاشرے کا فعال رکن بن کر کامیاب زندگی گزار سکیں۔

محکمہ سپیشل ایجوکیشن بہاولپور کے
اداروں کی تعداد، خالی اسامیوں اور سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

***4962: ملک خالد محمود بابر:** کیا وزیر سپیشل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بہاولپور ڈویژن میں محکمہ سپیشل ایجوکیشن کے کتنے ادارے ضلع وار ہیں؟

(ب) ان اداروں کے لئے مالی سال 20-2019 میں کتنی رقم مختص کی گئی تھی کتنی رقم انسٹیٹیوشن کو فراہم کی گئی تھی اور کتنی رقم انتظامی افسران (یعنی ڈسٹرکٹ آفیسر) کو فراہم کی گئی تھی؟

(ج) ان اداروں میں زیر تعلیم طالب علموں کی تعداد بتائیں؟

(د) ان اداروں کے پاس کس کس کے لئے سرکاری ٹرانسپورٹ برائے pick and drop طالب علم ہیں؟

(ہ) ان اداروں میں کتنی اسامیاں کس کس عہدہ اور گریڈ کی خالی ہیں ان کو کب تک پُر کر دیا جائے گا؟

(و) اس ڈویژن کے انتظامی سربراہان کے نام مع گریڈ کی تفصیل دی جائے؟

(ز) ان انتظامی افسران کے مالی سال 20-2019 کے اخراجات کی تفصیل دی جائے؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق):

(الف) بہاولپور ڈویژن میں سپیشل ایجوکیشن کے پچیس ادارے کام کر رہے ہیں۔ جن میں سے ضلع بہاولپور میں بارہ ادارے، ضلع بہاولنگر میں چھ ادارے اور ضلع رحیم یار خان میں سات ادارے کام کر رہے ہیں۔ ضلع وار اداروں کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان اداروں کو مالی سال 20-2019 میں -/583,074,281 روپے مختص کئے گئے جن میں سے اداروں کو -/572,698,648 روپے مختص اور فراہم کئے گئے اور انتظامی افسر (یعنی ڈسٹرکٹ آفیسر) کو -/10,375,633 روپے مختص اور فراہم کئے گئے۔ تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) بہاولپور ڈویژن میں سپیشل ایجوکیشن کے 25 اداروں میں 3643 طلباء زیر تعلیم ہیں۔ ادارہ وار تفصیل ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) بہاولپور ڈویژن میں سپیشل ایجوکیشن کے 25 اداروں میں 56 منی بسیں طلباء کو فری پک اینڈ ڈراپ کی سہولت فراہم کر رہی ہیں۔ ادارہ وار منی بسوں کی تفصیل ضمیمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) اس وقت بہاولپور ڈویژن میں سپیشل ایجوکیشن کے 25 اداروں میں 197 اسامیاں خالی ہیں۔ ادارہ، عہدہ اور گریڈ وار خالی اسامیوں کی تفصیل ضمیمہ (و) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ سکیل 16 اور اس سے اوپر کی اسامیوں کی بھرتی پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے عمل میں لائی جاتی ہے پنجاب پبلک سروس کمیشن میں خالی اسامیوں کے لئے بھرتیوں کا عمل جاری ہے جبکہ سکیل 15 تک کی اسامیاں کی بھرتی پر گورنمنٹ کی طرف سے جاری کردہ لیٹر نمبر SOR-IV(S&GAD)10-15/2018(BAN) مورخہ 07-12-2018 کے تحت پابندی عائد ہے جس کی وجہ سے محکمہ بھرتیاں کرنے سے قاصر ہے۔ تفصیل ضمیمہ (ہ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جیسے ہی گورنمنٹ کی طرف سے بھرتیوں پر سے پابندی اٹھالی جائے گی محکمہ ان اسامیوں پر بھرتیوں کا عمل شروع کردے گا۔

(و) بہاولپور ڈویژن کے انتظامی سربراہان کے نام مع گریڈ کی تفصیل ضمیمہ (ہ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ز) انتظامی افسران کے مالی سال 2019-20 کے اخراجات کی ادارہ وار تفصیل ضمیمہ (ی) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سپیشل ایجوکیشن لاہور

کے رجسٹرڈ اور پرائیویٹ اداروں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*4973: **جناب نصیر احمد:** کیا وزیر سپیشل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور کے اندر سپیشل ایجوکیشن کے کتنے ادارے کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان میں سے گورنمنٹ کے ادارے کتنے ہیں اور رجسٹرڈ پرائیویٹ ادارے کتنے ہیں؟

(ج) گورنمنٹ کے اداروں میں بچوں کی کتنی تعداد تعلیم حاصل کر رہی ہے؟

(د) کیا گورنمنٹ مزید سپیشل ایجوکیشن اداروں کے قیام کے لئے کوئی اقدام اُٹھا رہی ہے؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق):

(الف) ضلع لاہور میں سپیشل ایجوکیشن کے 23 ادارے کام کر رہے ہیں۔ تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان میں سے اُنیس ادارے گورنمنٹ کے ہیں اور چار رجسرڈ پرائیویٹ ادارے ہیں۔ تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) گورنمنٹ کے اداروں میں 3205 طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ تفصیل ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) حکومت پنجاب، صوبہ بھر میں خصوصی تعلیم کے اداروں کی تعداد بشمول ضلع لاہور میں بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

لاہور میں بچوں کے سپیشل ایجوکیشن سکولز

کی تعداد اور ان کی بلڈنگز کی ملکیت سے متعلقہ تفصیلات

1030: **ملک محمد وحید:** کیا وزیر سپیشل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں کل کتنے بچوں کے سپیشل ایجوکیشن ادارے یا سکول موجود ہیں؟

(ب) لاہور شہر میں سپیشل ایجوکیشن سکول یا ادارے ہیں ان میں سے کتنے سرکاری عمارتوں اور کتنے کرائے کی عمارتوں میں کام کر رہے ہیں؟

(ج) لاہور شہر کے علاقے کینال روڈ اور عزیز بھٹی ٹاؤن میں سپیشل ایجوکیشن سکول موجود ہے کیا یہ سکول کرائے کی بلڈنگ میں ہے اس میں اساتذہ کی تعداد کتنی ہے؟

(د) کیا ان سکولوں میں مکمل فرنیچر، الیکٹریکل اور صفائی ستھرائی کا نظام ہے؟

(ہ) کیا حکومت سپیشل ایجوکیشن کے ادارے یا سکول شہر لاہور میں بڑھائے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات بتائی جائیں؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق):

(الف) ضلع لاہور میں 3205 طلباء کے لئے سپیشل ایجوکیشن کے اُنیس ادارے کام کر رہے ہیں۔ تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) لاہور شہر میں سپیشل ایجوکیشن کے 14 ادارے سرکاری عمارتوں میں کام کر رہے ہیں اور پانچ ادارے کرائے کی عمارتوں میں کام کر رہے ہیں، تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) لاہور شہر کے علاقے کینال روڈ اور عزیز بھٹی ٹاؤن میں سپیشل ایجوکیشن کے تین ادارے موجود ہیں جو کہ کرائے کی بلڈنگ میں کام کر رہے ہیں۔ ان میں اساتذہ کی تعداد 46 ہے۔ تفصیل ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ان سکولوں میں مکمل فرنیچر، الیکٹریکل اور صفائی ستھرائی کا نظام موجود ہے۔

(ہ) حکومت پنجاب، صوبہ بھر میں خصوصی تعلیم کے اداروں کی تعداد بشمول ضلع لاہور میں بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے اور حکومت پنجاب مستقبل قریب میں یہ ادارے یونین کونسل کی سطح تک بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

ڈیرہ غازی خان ڈویژن میں سپیشل ایجوکیشن کے سکولز کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

1046: محترمہ شازیہ عابد: کیا وزیر سپیشل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈیرہ غازی خان ڈویژن میں سپیشل ایجوکیشن کے کتنے سکول کام کر رہے ہیں؟

(ب) مذکورہ ڈویژن میں سپیشل ایجوکیشن کے کتنے سکولز کرائے کی عمارتوں میں قائم ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ ڈویژن کے ان سکولز میں کلاس رومز تنگ و تاریک ہیں اور کھیلوں کے گراؤنڈز بھی نہیں ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکولز میں سہولیات کے فقدان کی وجہ سے طلباء و طالبات کو گرمی اور سردی کے موسم میں شدید مشکلات کا سامنا رہتا ہے اس بابت حکومت کیا اقدامات اُٹھا رہی ہے؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق):

(الف) ڈیرہ غازی خان ڈویژن میں سپیشل ایجوکیشن کے 29 سکولز کام کر رہے ہیں۔ تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ ڈویژن میں سپیشل ایجوکیشن کے 13 سکولز کرائے کی عمارتوں میں کام کر رہے ہیں۔ تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یہ درست نہیں کہ مذکورہ ڈویژن کے سکولز میں کلاس رومز تنگ و تاریک ہیں اور ان میں کھیلوں کے گراؤنڈز بھی نہیں۔ مذکورہ ڈویژن میں سپیشل ایجوکیشن کے سکولز میں کلاس رومز روشن اور ہوادار ہیں سکولز کی عمارتوں میں پانی، بجلی، فرنیچر، اور بیت الخلاء وغیرہ کی سہولیات بھی میسر ہیں۔ ان اداروں میں کھیلوں کے گراؤنڈز بھی موجود ہیں۔

(د) سکولز کی عمارتوں میں موسم گرما اور موسم سرما کے مطابق سہولیات میسر ہیں۔ طلباء کو گرم اور سرد موسم میں شدید مشکلات کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔ ہر کلاس روم میں پنکھے موجود ہیں نیز لوڈشیڈنگ کی صورت میں جنریٹر کی سہولت بھی میسر ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ نے محکمے کو boost up کیا ہے اس لئے ہم آپ کی بہت تعریف کرتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق): جناب سپیکر! اس میں آپ کی بھی میرے ساتھ بڑی coordination ہے کیونکہ آپ کا ذاتی طور پر سپیشل بچوں کے ساتھ بڑا interest ہے جس کو میں پورے ہاؤس کے سامنے endorse کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے لیکن آپ کے اندر بھی وہ جذبہ اور شوق موجود ہے۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق): جناب سپیکر! اس میں آپ کا میرے ساتھ بہت cooperation ہے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق نمبر 2020/24 محترمہ خدیجہ عمر کی ہے یہ تحریک استحقاق ریسکیو 1122 کے حوالے سے تھی جو پڑھی جا چکی ہے۔ وزیر قانون! اس پر آپ کی کیا رائے ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اگر اجازت ہو تو میں پہلے اسے دیکھ لوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ پڑھ لیں۔ میرے خیال میں اسے کمیٹی کو refer کر دیتے ہیں۔

اسمبلی سے 2006 میں روڈ ایکسیڈنٹ
ایمرجنسی قانون پاس ہونے کے باوجود رولز کا نہ بننا
(---جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! یہ محض اتفاق ہے کہ کل جب وزیر اعلیٰ نے ریسکیو 1122 سنٹر کا افتتاح کیا تو اُس میں دو چیزیں تھیں۔ ایک ریسکیو 1122 کے سروس رولز کے متعلق بات تھی جس پر وزیر اعلیٰ نے announcement کی تھی کہ اگلے چند دنوں میں اِن کے سروس رولز بن جائیں گے۔ وہ فائل میرے پاس ہے اور انشاءاللہ دو تین دن تک بن جائیں گے۔

جناب سپیکر! میری استدعا ہو گی کہ یہ تحریک استحقاق میری کمیٹی کو ہی بھیج دیں تاکہ یہ سارے معاملات وہاں پر حل ہو جائیں۔

جناب سپیکر: میرا دل تھا کہ میں بھی اس کو دیکھتا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر: یہ سپیشل کمیٹی نمبر 13 کو refer کر دیتے ہیں کیونکہ بہت ساری چیزیں نہیں ہو رہیں اس لئے میں چاہتا ہوں کہ میں خود بھی ان معاملات کو دیکھوں اور میں نے کچھ چیزیں لکھی بھی ہوئی ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! بالکل ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ خدیجہ عمر کی یہ تحریک استحقاق سپیشل کمیٹی نمبر 13 کو refer کی جاتی ہے۔ اب قراردادیں take up کرتے ہیں۔ جناب محمد عبداللہ وڑائچ، جناب سمیع اللہ خان، ملک محمد احمد خان، رانا محمد اقبال خان، سید حسن مرتضیٰ ایم پی اے صاحبان ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے رولز کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

جناب محمد عبداللہ وڑائچ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے فرانس اور سویڈن میں توہین رسالت ﷺ اور قرآنِ پاک کی بے حرمتی پر ایک مذمتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے فرانس اور سویڈن میں توہین رسالت ﷺ اور قرآنِ پاک کی بے حرمتی پر ایک مذمتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے فرانس اور سویڈن میں توہین رسالت ﷺ اور قرآنِ پاک کی بے حرمتی پر ایک مذمتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: اب محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: ابھی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو سکتا۔ پلیز تشریف رکھیں۔ جی، جناب عبد اللہ وڑائچ! اسے پیش کریں۔

برطانوی پارلیمنٹ کے ارکان کی جانب سے
قادیانیوں کے حق میں مرتب رپورٹ کو واپس کروانے کا مطالبہ

جناب محمد عبد اللہ وڑائچ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:۔

"برطانوی پارلیمنٹ کے چند ارکان نے قادیانیوں کے حق میں ایک رپورٹ مرتب کی ہے جس کا عنوان "Suffocation of the Faithful" ہے۔ یہ رپورٹ "آل پارٹی پارلیمانی گروپ برائے احمدیہ" کی طرف سے پاکستان کے خلاف جاری کی گئی ہے کہ پاکستان میں قادیانیوں کے خلاف ظلم و جبر اور استحصال ریاستِ پاکستان کی سرپرستی میں ہو رہا ہے جبکہ پاکستان پر الزام تو لگایا گیا ہے لیکن پاکستان کا مؤقف شامل نہیں کیا گیا۔

رپورٹ میں برطانوی حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ پاکستان کو دی جانے والی امداد کو اس رپورٹ میں دی گئی سفارشات کی منظوری سے مشروط کیا جائے۔ رپورٹ کی سفارشات میں پاکستان سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ پاکستان کے قوانین میں قادیانیوں کے حق میں تبدیلی کی جائے اور قادیانیوں کو تعلیمی اداروں میں تبلیغ کی مکمل اجازت ہونی چاہئے۔

یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ حکومتِ پاکستان اور دفتر خارجہ اس رپورٹ کو برطانوی پارلیمنٹ سے فوری طور پر withdraw کروائے تاکہ امت مسلمہ کے خلاف اس سازش کو ناکام کروایا جائے۔ یہ پاکستان کی خود مختاری کے خلاف سازش ہے۔

یہ ایوان فرانس اور سویڈن میں توہین رسالت ﷺ اور قرآنِ پاک کی بے حرمتی کے نہایت ہی مذموم واقعہ پر بھی سخت ترین الفاظ میں مذمت کا اظہار کرتا ہے۔ اس سے پوری امت مسلمہ کے جذبات مجروح ہوئے ہیں۔ مغربی دنیا کو یہ احساس ہی نہیں کہ توہین رسالت ﷺ یا توہین قرآن سے مسلمانوں پر کیا گزرتی ہے۔

لہٰذا آج پورا ایوان یہ مطالبہ کرتا ہے کہ اس فتنے کے سدباب کے لئے وزارت خارجہ اور حکومتِ پاکستان فوری طور پر آواز بلند کرے اور برطانوی پارلیمنٹ سے یہ رپورٹ withdraw کروائے جبکہ قرآنِ پاک کی بے حرمتی اور توہین رسالت ﷺ کے معاملے پر فرانس اور سویڈن کی حکومت سے بھی احتجاج کرے اور مستقبل میں ایسے واقعات کو رکوانے کے لئے اقدامات کرے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

برطانوی پارلیمنٹ کے چند ارکان نے قادیانیوں کے حق میں ایک رپورٹ مرتب کی ہے جس کا عنوان "Suffocation of the Faithful" ہے۔ یہ رپورٹ "آل پارٹی پارلیمانی گروپ برائے احمدیہ" کی طرف سے

پاکستان کے خلاف جاری کی گئی ہے کہ پاکستان میں قادیانیوں کے خلاف ظلم و جبر اور استحصالِ ریاستِ پاکستان کی سرپرستی میں ہو رہا ہے جبکہ پاکستان پر الزام تو لگایا گیا ہے لیکن پاکستان کا مؤقف شامل نہیں کیا گیا۔

رپورٹ میں برطانوی حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ پاکستان کو دی جانے والی امداد کو اس رپورٹ میں دی گئی سفارشات کی منظوری سے مشروط کیا جائے۔ رپورٹ کی سفارشات میں پاکستان سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ پاکستان کے قوانین میں قادیانیوں کے حق میں تبدیلی کی جائے اور قادیانیوں کو تعلیمی اداروں میں تبلیغ کی مکمل اجازت ہونی چاہئے۔

یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ حکومتِ پاکستان اور دفتر خارجہ اس رپورٹ کو برطانوی پارلیمنٹ سے فوری طور پر withdraw کروائے تاکہ امت مسلمہ کے خلاف اس سازش کو ناکام کروایا جائے۔ یہ پاکستان کی خود مختاری کے خلاف سازش ہے۔

یہ ایوان فرانس اور سویڈن میں توہین رسالت ﷺ اور قرآنِ پاک کی بے حرمتی کے نہایت ہی مذموم واقعہ پر بھی سخت ترین الفاظ میں مذمت کا اظہار کرتا ہے۔ اس سے پوری امت مسلمہ کے جذبات مجروح ہوئے ہیں۔ مغربی دنیا کو یہ احساس ہی نہیں کہ توہین رسالت ﷺ یا توہین قرآن سے مسلمانوں پر کیا گزرتی ہے۔

لہٰذا آج پورا ایوان یہ مطالبہ کرتا ہے کہ اس فتنے کے سدباب کے لئے وزارت خارجہ اور حکومتِ پاکستان فوری طور پر آواز بلند کرے اور برطانوی پارلیمنٹ سے یہ رپورٹ withdraw کروائے جبکہ قرآنِ پاک کی بے حرمتی اور توہین رسالت ﷺ کے معاملے پر فرانس اور سویڈن کی حکومت سے بھی احتجاج کرے اور مستقبل میں ایسے واقعات کو رکوانے کے لئے اقدامات کرے۔

اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی لہٰذا اب سوال یہ ہے کہ:

برطانوی پارلیمنٹ کے چند ارکان نے قادیانیوں کے حق میں ایک رپورٹ مرتب کی ہے جس کا عنوان "Suffocation of the Faithful" ہے۔ یہ رپورٹ "آل پارٹی پارلیمانی گروپ برائے احمدیہ" کی طرف سے پاکستان کے خلاف جاری کی گئی ہے کہ پاکستان میں قادیانیوں کے خلاف ظلم و جبر اور استحصالِ ریاستِ پاکستان کی سرپرستی میں ہو رہا ہے جبکہ پاکستان پر الزام تو لگایا گیا ہے لیکن پاکستان کا مؤقف شامل نہیں کیا گیا۔

رپورٹ میں برطانوی حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ پاکستان کو دی جانے والی امداد کو اس رپورٹ میں دی گئی سفارشات کی منظوری سے مشروط کیا جائے۔ رپورٹ کی سفارشات میں پاکستان سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ پاکستان کے قوانین میں قادیانیوں کے حق میں تبدیلی کی جائے اور قادیانیوں کو تعلیمی اداروں میں تبلیغ کی مکمل اجازت ہونی چاہئے۔

یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ حکومتِ پاکستان اور دفتر خارجہ اس رپورٹ کو برطانوی پارلیمنٹ سے فوری طور پر withdraw کروائے تاکہ امت مسلمہ کے خلاف اس سازش کو ناکام کروایا جائے۔ یہ پاکستان کی خود مختاری کے خلاف سازش ہے۔

یہ ایوان فرانس اور سویڈن میں توہین رسالت ﷺ اور قرآنِ پاک کی بے حرمتی کے نہایت ہی مذموم واقعہ پر بھی سخت ترین الفاظ میں مذمت کا اظہار کرتا ہے۔ اس سے پوری امت مسلمہ کے جذبات مجروح ہوئے ہیں۔ مغربی دنیا کو یہ احساس ہی نہیں کہ توہین رسالت ﷺ یا توہین قرآن سے مسلمانوں پر کیا گزرتی ہے۔

لہٰذا آج پورا ایوان یہ مطالبہ کرتا ہے کہ اس فتنے کے سدباب کے لئے وزارت خارجہ اور حکومتِ پاکستان فوری طور پر آواز بلند کرے اور برطانوی پارلیمنٹ سے یہ رپورٹ withdraw کروائے جبکہ قرآنِ پاک کی

بے حرمتی اور توہین رسالت ﷺ کے معاملے پر فرانس اور سویڈن کی
حکومت سے بھی احتجاج کرے اور مستقبل میں ایسے واقعات کو رکوانے کے
لئے اقدامات کرے۔

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جناب ساجد احمد خان پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن رولز کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب ساجد احمد خان): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے واپڈا کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے واپڈا کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے واپڈا کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

پی پی-67 منڈی بہاؤالدین میں
بجلی کی ٹرانسمیشن لائن میں ناقص مٹیریل کا استعمال

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب ساجد احمد خان): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"میرے حلقہ پی پی-67 منڈی بہاؤالدین میں واپڈا نے کٹھیالہ شیخاں گرڈ سٹیشن سے یونین کونسل قادر آباد، میاں وال رانجھا، بھیکھو، بو آحسن اور چک شہباز میں ٹرانسمیشن لائن بچھائی تھی تا کہ proper طریقے سے بجلی کی سپلائی جاری رہے لیکن اس میں ناقص مٹیریل استعمال کیا گیا جس کی وجہ سے شروع میں ہی بجلی کے مسائل آنا شروع ہو گئے تھے لیکن اب تو بہت زیادہ مسائل پیدا ہو گئے ہیں اور بار بار بجلی fluctuate ہو رہی ہے جس سے اس علاقے کے لوگوں کے زرعی ٹیوب ویلوں کی موٹریں جل رہی ہیں اور گھریلو استعمال کا قیمتی الیکٹرک سامان جل رہا ہے۔ اس سے ایک طرف تو لوگ آئے روز قیمتی سامان سے محروم ہو رہے ہیں اور دوسری طرف بروقت فصلوں کی کاشت بھی نہیں کر سکتے حتیٰ کہ پینے کا پانی بھی دستیاب نہیں ہوتا چونکہ آئے روز ان کی گھریلو موٹریں بھی جل جاتی ہیں۔ اس مسئلے کی وجہ سے درج بالا یونین کونسلوں کے لوگ بہت زیادہ مسائل کا شکار ہیں اور suffer کر رہے ہیں لہٰذا پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان وفاقی حکومت سے اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ مسئلہ فوری طور پر حل کیا جائے نیز اس معاملے کی انکوائری کی جائے کہ ناقص مٹیریل استعمال کرنے میں کون ملوث ہیں۔ جو بھی لوگ اس میں ملوث پائے جائیں ان کے خلاف مؤثر کارروائی کی جائے تا کہ آئندہ کوئی ایسی حرکت کا سوچ بھی نہ سکے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"میرے حلقہ پی پی-67 منڈی بہاؤالدین میں واپڈا نے کٹھیالہ شیخاں گرڈ سٹیشن سے یونین کونسل قادر آباد، میاں وال رانجھا، بھیکھو، بواحسن اور چک شہباز میں ٹرانسمیشن لائن بچھائی تھی تاکہ proper طریقے سے بجلی کی سپلائی جاری رہے لیکن اس میں ناقص مٹیریل استعمال کیا گیا جس کی وجہ سے شروع میں ہی بجلی کے مسائل آنا شروع ہو گئے تھے لیکن اب تو بہت زیادہ مسائل پیدا ہو گئے ہیں اور بار بار بجلی fluctuate ہو رہی ہے جس سے اس علاقے کے لوگوں کے زرعی ٹیوب ویلوں کی موٹریں جل رہی ہیں اور گھریلو استعمال کا قیمتی الیکٹرک سامان جل رہا ہے۔ اس سے ایک طرف تو لوگ آئے روز قیمتی سامان سے محروم ہو رہے ہیں اور دوسری طرف بروقت فصلوں کی کاشت بھی نہیں کر سکتے حتیٰ کہ پینے کا پانی بھی دستیاب نہیں ہوتا چونکہ آئے روز ان کی گھریلو موٹریں بھی جل جاتی ہیں۔ اس مسئلے کی وجہ سے درج بالا یونین کونسلوں کے لوگ بہت زیادہ مسائل کا شکار ہیں اور suffer کر رہے ہیں لہٰذا پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان وفاقی حکومت سے اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ مسئلہ فوری طور پر حل کیا جائے نیز اس معاملے کی انکوائری کی جائے کہ ناقص مٹیریل استعمال کرنے میں کون ملوث ہیں۔ جو بھی لوگ اس میں ملوث پائے جائیں ان کے خلاف مؤثر کارروائی کی جائے تاکہ آئندہ کوئی ایسی حرکت کا سوچ بھی نہ سکے۔"

اس قرارداد کی مخالفت کسی نے نہیں کی لہٰذا اب سوال یہ ہے کہ:

"میرے حلقہ پی پی-67 منڈی بہاؤالدین میں واپڈا نے کٹھیالہ شیخاں گرڈ سٹیشن سے یونین کونسل قادر آباد، میاں وال رانجھا، بھیکھو، بواحسن اور چک شہباز میں ٹرانسمیشن لائن بچھائی تھی تاکہ proper طریقے سے بجلی کی سپلائی جاری رہے لیکن اس میں ناقص مٹیریل استعمال کیا گیا جس کی وجہ سے شروع میں ہی بجلی کے مسائل آنا شروع ہو گئے تھے لیکن اب تو بہت زیادہ مسائل پیدا ہو گئے ہیں اور بار بار بجلی fluctuate ہو رہی ہے جس سے اس علاقے کے

لوگوں کے زرعی ٹیوب ویلوں کی موٹریں جل رہی ہیں اور گھریلو استعمال کا قیمتی الیکٹرک سامان جل رہا ہے۔ اس سے ایک طرف تو لوگ آئے روز قیمتی سامان سے محروم ہو رہے ہیں اور دوسری طرف بروقت فصلوں کی کاشت بھی نہیں کر سکتے حتیٰ کہ پینے کا پانی بھی دستیاب نہیں ہوتا چونکہ آئے روز ان کی گھریلو موٹریں بھی جل جاتی ہیں۔ اس مسئلے کی وجہ سے درج بالا یونین کونسلوں کے لوگ بہت زیادہ مسائل کا شکار ہیں اور suffer کر رہے ہیں لہٰذا پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان وفاقی حکومت سے اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ مسئلہ فوری طور پر حل کیا جائے نیز اس معاملے کی انکوائری کی جائے کہ ناقص مٹیریل استعمال کرنے میں کون ملوث ہیں۔ جو بھی لوگ اس میں ملوث پائے جائیں ان کے خلاف مؤثر کارروائی کی جائے تاکہ آئندہ کوئی ایسی حرکت کا سوچ بھی نہ سکے"۔

(قرارداد منظور ہوئی)

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب سپیکر: پہلے یہ قراردادیں لے لیں تو اس کے بعد آپ کا پوائنٹ آف آرڈر لیا جائے گا۔ یہ قرارداد مورخہ 11۔ اگست 2020 کے ایجنڈے سے زیر التواء ہے جو کہ جناب محمد ایوب خان کی ہے اور پیش ہو چکی ہے جس پر وزیر خزانہ نے حکومتی مؤقف پیش کرنا تھا تو وزیر خزانہ اپنا مؤقف پیش کریں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: کیا آپ منسٹر ہیں؟

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: ایک منٹ ذرا ٹھہریں پہلے میں قرارداد لے لوں۔ وزیر قانون! یہ قرارداد پہلے پیش ہوئی ہے، کیا وزیر خزانہ تشریف نہیں لائے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں تو میں جواب دے دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سرکاری ملازمین کو مدت ملازمت مکمل ہونے پر
گروپ انشورنس کی رقم مع منافع ادا کرنے کے لئے قانون سازی کا مطالبہ

(---جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اس میں already کام ہو چکا ہے اور یہ اس وقت Cabinet Committee on Legislative Business میں approval کے لئے گیا ہے انشاء اللہ تعالیٰ وہاں سے approve ہو کر کیبنٹ سے approval ہو جائے گی بہر حال اس پر کام ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر: پھر اس قرارداد کو dispose of کر دیا جائے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! جی، اس قرارداد کو dispose of کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: چلیں، اس قرارداد کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی قرارداد جناب رمیش سنگھ اروڑا کی ہے۔ جی، اسے پڑھیں۔

کرتارپور راہداری کو سِکھوں کے مقدس مقام ننکانہ صاحب سے براستہ سیالکوٹ، لاہور موٹروے سے ملانے کا مطالبہ

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ کرتارپور صاحب راہداری کی کامیاب تکمیل ریاست پاکستان اور پاکستانی عوام کی اقلیتوں کے حقوق کی پاسداری، پرامن اور بردبار رویہ کی بھرپور عکاسی کرتی ہے۔ اس سے پوری دنیا کی سکھ برادری میں اعتماد پیدا ہوا ہے۔ کرتارپور صاحب کی بحالی میں حکومت پاکستان کی کاوشوں کے ساتھ ساتھ جناب پرویز الٰہی کی بطور وزیر اعلیٰ پنجاب خدمات قابل ستائش ہیں جنہوں نے کرتارپور صاحب تک پہلی پختہ سڑک قلیل عرصے میں مکمل کروائی۔ موضع کرتارپور صاحب گاؤں کی آبادکاری بدست شری گرونانک جی دیو کی 500 سالہ تقریبات کا انعقاد 2022 میں ہوگا۔ اس تقریبات میں پوری دنیا سے سکھ یاتری پاکستان تشریف لائیں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ مقامی سکھ قوم بھی کرتارپور صاحب آئے گی۔

یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ کرتارپور صاحب کو مقدس مقام ننکانہ صاحب سے بذریعہ سیالکوٹ، لاہور موٹروے جوڑنے کے لئے ایک دو رویہ سڑک بنائی جائے کیونکہ موجودہ سڑکیں جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں۔"

جناب سپیکر! اس میں ایک چھوٹی سی ترمیم ہے کہ لاہور سیالکوٹ موٹروے لنک روڈ چار لین 73 کلومیٹر لمبا منصوبہ 19-2018 کے PSPD میں شامل تھا بعد ازاں اس کو ختم کر دیا اس کو بھی فی الفور بحال کیا جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ کرتارپور صاحب راہداری کی کامیاب تکمیل ریاست پاکستان اور پاکستانی عوام کی اقلیتوں کے حقوق کی پاسداری، پرامن اور بردبار رویہ کی بھرپور عکاسی کرتی ہے۔ اس سے پوری دنیا کی سکھ برادری میں اعتماد پیدا ہوا ہے۔ کرتارپور صاحب کی بحالی میں حکومت پاکستان کی کاوشوں کے ساتھ ساتھ جناب پرویز الٰہی کی بطور وزیراعلیٰ پنجاب خدمات قابل ستائش ہیں جنہوں نے کرتارپور صاحب تک پہلی پختہ سڑک قلیل عرصے میں مکمل کروائی۔ موضع کرتارپور صاحب گاؤں کی آبادکاری بدست شری گرونانک جی دیو کی 500 سالہ تقریبات کا انعقاد 2022 میں ہوگا۔ اس تقریبات میں پوری دنیا سے سکھ یاتری پاکستان تشریف لائیں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ مقامی سکھ قوم بھی کرتارپور صاحب آئے گی۔

یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ کرتارپور صاحب کو مقدس مقام ننکانہ صاحب سے بذریعہ سیالکوٹ، لاہور موٹروے جوڑنے کے لئے ایک دورویہ سڑک بنائی جائے کیونکہ موجودہ سڑکیں جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں۔"

آگے ان کی ایک ترمیم ہے کہ لاہور سیالکوٹ موٹروے لنک روڈ چار لین 73 کلومیٹر لمبا منصوبہ 19-2018 کے PSPD میں شامل تھا بعد ازاں اس کو ختم کر دیا اس کو بھی فی الفور بحال کیا جائے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ کرتارپور صاحب راہداری کی کامیاب تکمیل ریاست پاکستان اور پاکستانی عوام کی اقلیتوں کے حقوق کی پاسداری، پرامن اور بردبار رویہ کی بھرپور عکاسی کرتی ہے۔ اس سے پوری دنیا کی سکھ برادری میں اعتماد پیدا ہوا ہے۔ کرتارپور صاحب کی بحالی میں حکومت پاکستان کی کاوشوں کے ساتھ ساتھ جناب پرویز الٰہی کی بطور وزیراعلیٰ پنجاب خدمات

قابل ستائش ہیں جنہوں نے کرتار پور صاحب تک پہلی پختہ سڑک قلیل عرصے میں مکمل کروائی۔ موضع کرتار پور صاحب گاؤں کی آباد کاری بدست شری گرونانک جی دیو کی 500 سالہ تقریبات کا انعقاد 2022 میں ہو گا۔اس تقریبات میں پوری دنیا سے سکھ یاتری پاکستان تشریف لائیں گے۔اس کے ساتھ ساتھ مقامی سکھ قوم بھی کرتار پور صاحب آئے گی۔

یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ کرتار پور صاحب کو مقدس مقام ننکانہ صاحب سے بذریعہ سیالکوٹ، لاہور موٹروے جوڑنے کے لئے ایک دو رویہ سڑک بنائی جائے کیونکہ موجودہ سڑکیں جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں۔ لاہور سیالکوٹ موٹروے لنک روڈ 4 لین 73 کلو میٹر لمبا منصوبہ 19-2018 کے PSPD میں شامل تھا بعد ازاں اس کو ختم کر دیا اس کو بھی فی الفور بحال کیا جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: ذرا ایک منٹ تشریف رکھیں میں قرارداد لے رہا ہوں۔ یہ قرارداد بھی آپ ہی کی پارٹی کے ممبر کی ہے۔ جی، محترمہ مہوش سلطانہ!

آوارہ کتوں کو تلف کرنے اور تحصیل لیول پر کتوں کا سنٹر بنانے کا مطالبہ

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ چونکہ صوبہ بھر میں stray dogs بہت زیادہ ہیں اور ان کے کاٹنے سے کئی انسانی جانیں ضائع ہو چکی ہیں لہذا ان کو تلف کرنے کے لئے فی الفور اقدامات کئے جائیں نیز تحصیل لیول پر dog centre بنائے جائیں۔"

جناب سپیکر! میری ایک چھوٹی سی ترمیم کی request ہے اگر آپ اجازت دیں تو میں ایک لائن میں add کردوں؟

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب سپیکر! اس میں صرف یہ ہے کہ تلف کرنا ایک little harsh trend ہے۔ پاکستان animal rights پر بہت ساری انٹرنیشنل آرگنائزیشن کا signatory ہے اور اس کے علاوہ یہ اسلام کی essence کے against بھی ہے کہ آپ جانور کو گولی ماریں یا زہر دیں اس لئے اگر اس میں لفظ "کنٹرول" add کرلیا جائے تو زیادہ مناسب ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

> "اس ایوان کی رائے ہے کہ چونکہ صوبہ بھر میں stray dogs بہت زیادہ ہیں اور ان کے کاٹنے سے کئی انسانی جانیں ضائع ہو چکی ہیں لہٰذا ان کو تلف کرنے کے لئے فی الفور اقدامات کئے جائیں نیز تحصیل لیول پر dog centre بنائے جائیں۔"

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I oppose it.

جناب سپیکر: وزیر قانون نے اس کو oppose کیا ہے۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اس میں گزارش یہ ہے کہ جزوی طور پر تو یہ درست ہے کہ اگر stray dogs کہیں پائے جاتے ہیں تو ان کو تلف کرنے کے لئے اقدامات کرنے چاہئیں اور ہماری میونسپل اتھارٹی یہ کر بھی رہی ہیں۔ مجھے صرف اس بات پر اعتراض ہے کہ اس میں تحصیل لیول پر dog centre بنانے کا کہا گیا ہے۔ پوری دنیا میں کہیں اس قسم کے dog centers موجود نہیں ہیں یا Dog exterminators ہوتے ہیں جو ان کو مارنے کے لئے کام کرتے ہیں اور کچلہ بھی ڈالا جاتا ہے لیکن as such کہیں پوری دنیا میں dog centre established نہیں ہے۔ ہمارے ہاں ان کو تلف کرنے کے لئے باقاعدہ اقدامات کئے جاتے ہیں ان کو بہتر بنانے کی ضرورت ہے اور بہتر بنایا جائے گا۔

جناب سپیکر: وزیر قانون! ان کا بھی یہی مقصد ہے کہ stray dogs کو ختم کرنے کے لئے بہتر انتظام کیا جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! انشاءاللہ ہم کریں گے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کا یہی مقصد تھا؟

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب سپیکر! چلیں۔ اس میں to this extent I agree with Law Minster کہ پوری دنیا میں dog centre کی پریکٹس نہیں ہے لیکن ان کو زہر دینا یا گولی مارنا بھی animal rights کے خلاف ہے اور اس کو بھی internationally accept نہیں کیا جاتا۔ There is one concept جو ترکی میں بھی apply کیا جاتا ہے اور شاید اسلامی طریق کار بھی ہے کہ جانوروں کو پکڑا جاتا ہے، ان کو vaccinate کیا جاتا ہے، ان کو فیڈ کیا جاتا ہے اور پھر ان کو چھوڑ دیا جاتا ہے۔ اگر ہم stray dogs کی آئے روز خبریں دیکھیں تو۔۔

جناب سپیکر: چلیں، اس کو دیکھ لیتے ہیں۔

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب سپیکر! آپ اس کو pending کر دیں اور اس میں مزید دیکھ لیں کہ جو بہتر صورتحال بن سکتی ہے اس کو اپنا لیا جائے۔

جناب سپیکر: وزیر قانون! اس کو دیکھ لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! ہم اس کو دیکھ لیں گے بلکہ محترمہ مہوش سلطانہ نے ایک خاص پروگرام بھی شروع کروایا ہے اور وہ لوگ میرے پاس بھی آئے تھے۔ انشاءاللہ تعالیٰ اس پر کام کر رہے ہیں اور مزید کام کریں گے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! اس قرارداد کے حوالے سے میری رائے یہ ہے کہ اس کو pending کر دیں، mover اور متعلقہ لوگ بیٹھ کر۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ اس قرارداد کو pending نہیں کیا جائے گا وہ اس پر کام کر رہے ہیں آپ سے مشورہ کر لیں گے۔ سید حسن مرتضیٰ پوائنٹ آف آرڈر پر تھے۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! میں بھی پوائنٹ آف آرڈر پر تھا۔

جناب سپیکر: ابھی آپ کو بھی اجازت دیتے ہیں، تشریف رکھیں۔ جی، سید حسن مرتضیٰ!

پوائنٹ آف آرڈر

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! بے حد شکریہ۔ میں جناب دی تے ایس ہاؤس دی توجہ دوانا چاہنّاں کہ آئی جی صاحب نوں تبدیل۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں یہ رہنے دیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میری گل تے سن لو۔ اے خوش آئند اے تے میں تہانوں مبارکباد دین لگاں۔۔۔

جناب سپیکر: یہ مجھے پتا ہے کہ بات خوش آئند سے شروع ہو کر کہاں جاتی ہے۔

پنجاب میں دو سالوں میں پانچ آئی جیز کا تبدیل کیا جانا

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اے وزیر اعلیٰ دا اپنا حق اے کہ او کسی نوں آئی جی لاوے میں تے صرف اے آکھ ریاں کہ ایس پنجاب دے اندر آئے روز آئی جی بدل دتے جاندے نے۔۔۔

جناب سپیکر: کوئی بات نہیں اگر بدل گئے ہیں، کیا پہلے نہیں بدلتے تھے؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں تہانوں مبارکباد دے ریاں۔ باقی وی پاکستان اے اوتھے وی اک وزیر اعلیٰ اے اوناں نوں وی اپنا آئی جی بدلن دا حق اے لیکن اوناں نوں اپنے right نوں exercise نئیں کیتا جاندا۔ میں جناب دی توجہ ایس لئی چاہنّاں کہ پنجاب دے اندر آئی جی تبدیل صرف اپنے سیاسی مقاصد حاصل کرن لئی کیتے جاندے نے۔

جناب سپیکر: ٹھیک اے لیکن سندھ والا وی ہو گیا سی۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! دو سال دے وچ پنجاب دے اندر پنجواں چھیواں آئی جی لگ گیا اے۔

جناب سپیکر: پچھلی واری وی ہوئے سن۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! مینوں گل تے کر لین دیو۔ جناب بیٹھے سن تے میں سوچیا سی کہ شاید سانوں بولن دا حق اے لیکن جناب نے تے کل نالوں وی گل لنگا دِتّی۔ ایس صوبے نوں اپنی جاگیر یا اپنی کالونی سمجھ کے چلایا جا رہیا اے؟ دو سالاں دے وچ پنج یا چھ آئی جی بدل دتّے گئے نے، اے کس لئی بدلے جا رئے نے؟ اگر تسّی سمجھدے او کہ تبدیلی دے نال کوئی بہتری لیائی جا سکدی اے تے فیر جیہڑی کرن آلی تبدیلی اے او کیوں نئی کردے؟ وزیر اعلیٰ اگر پنجاب اسمبلی تیسری دفعہ آ ہی گیا اے او کتنا خوش آئند ہوندا کہ ہاؤس وچ وی تشریف لے آندے۔ اتھے جیہڑیاں بدلن والیاں چیزاں نیں او بدلیاں نہیں جاریاں اور جیہڑیاں چیزاں غیر ضروری نیں او کیتیاں جاریاں نیں۔ پنجاب دا بیڑا غرق ہو گیا۔ ایتھے گل کرو تے کوئی کرن نیں دیندا۔۔۔

جناب سپیکر: ساریاں گلاں کردے او تسی۔ جیہڑیاں ضروری گلاں نیں لسٹ بناؤ تے اَسی کروا ندے آں انشاءاللہ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ سید حسن مرتضیٰ میرے بھائی ہیں اور میرے لئے انتہائی قابل احترام ہیں۔۔۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میری بھی بات ہو جائے تو اس کے بعد وزیر قانون اکٹھے ہی جواب دے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! پہلے ایک بات کا جواب دے دوں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! اسی سے related بات ہے۔ان کا اکٹھے ہی جواب دے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! آپ سے اجازت لے لیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! اجازت ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! بہت شکریہ [*************************]

جناب سپیکر: اس پر بات مناسب نہیں اس پر معذرت ہو گئی تھی۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! نہیں، نہیں۔[********************]

جناب سپیکر: ہاں، جی، فرمائیں!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! [********************]

جناب سپیکر: نہیں، وہ کوئی ایسی بات نہیں ہے۔وزیر قانون! جواب دیتے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! [********************]

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ یہ آپ کی غلط خبر ہے۔ جی، وزیر قانون! آپ بات کریں۔ میں نے floor آپ کو دے دیا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! [********************]

جناب سپیکر: نہیں، آپ والی بات ہو گئی۔ یہ جو ان کا پوائنٹ آف آرڈر ہے وہ حذف کر رہا ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ میرے خیال میں حسب معمول اور حسب عادت سید حسن مرتضٰی بات کر کے یہاں سے چلے گئے ہیں۔لاء اینڈ آرڈر پر discussion تھیں تقریر کے بعد وہ جانے

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

لگے تو میں نے ان سے request کی کہ آپ میرا جواب سن کر جائیں لیکن کل بھی انہوں نے بات نہیں سنی اور اب بات کر کے چلے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! سب سے پہلی بات میں یہ کرنا چاہتا ہوں کہ تبادلوں کے متعلق انہوں نے فرمایا تو تبادلہ وزیر اعلیٰ کا آئینی اختیار ہے اب اگر وزیر اعلیٰ اپنے وہ آئینی اختیار کو استعمال کرتا ہے تو وہ کسی کے تابع نہیں ہے۔ وہ چاہے ایک تبادلہ کرے چاہے دس تبادلے کرے یہ وزیر اعلیٰ کا آئینی اختیار ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات سید حسن مرتضیٰ نے فرمایا کہ اس صوبے کو جاگیر بنایا ہوا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس سے پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوتا ہے اس بات سے کہ ایک پارٹی جس کے چھ کے قریب ایم پی ایز ہیں وہ کھڑا ہو کر اکثریتی جماعت اور حکومتی جماعت کو کہے کہ ہم نے صوبے کو جاگیر بنایا ہوا ہے تو ہم duly elected لوگ ہیں۔ ہم نے جاگیر نہیں بنایا ہوا اور ہم منتخب ہو کر آئے ہیں اور چھ ممبران کی پارٹی کے پارلیمانی لیڈر کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ وہ ہمارے اس آئینی استحقاق کو مجروح کرنے کی کوشش کرے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! تیسرا انہوں نے فرمایا کہ پنجاب کا بیڑا غرق کر دیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج بھی پوری دنیا میں یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ جو پیپلز پارٹی نے اس ملک کے ساتھ کیا اور جو آج سندھ کے ساتھ ہو رہا ہے ان کو شرم آنی چاہئے یہ بات کہتے ہوئے کہ ہم نے اس ملک کا بیڑا غرق کیا ہے۔

جناب سپیکر! چوتھی بات، میں انتہائی معذرت کے ساتھ یہ بات کہنا چاہتا ہوں چونکہ ہماری طرف سے آج تک یہ بات پوائنٹ آؤٹ نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر! یہاں پر کہا گیا کہ وزیر اعلیٰ ہاؤس میں نہیں آتے۔ یہ پورا ایوان اس بات کا شاہد ہے کہ ہر روز لیڈر آف دی اپوزیشن پروڈکشن آرڈر پر آتے ہیں وہ کتنے دن ہاؤس میں آتے ہیں؟ کبھی ہم نے اس بات کو پوائنٹ آؤٹ نہیں کیا اس لئے پوائنٹ آؤٹ نہیں کیا کہ یہ ان کی اپنی صوابدید ہے وہ ہاؤس میں آئیں یا نہ آئیں۔ ان کے صوابدیدی اختیار کو ہم نے کبھی چیلنج نہیں کیا۔

جناب سپیکر! آخر میں، میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ ہمیں بات کرتے ہوئے تھوڑا سا اس بات کا احساس کرنا چاہئے کہ ہم بات کیا کر رہے ہیں۔ یہاں پر کھڑے ہو کر جس چیز پر مرضی ہوتی ہے ہم بات کرکے اس کے بعد یہاں سے بھاگ کر چلے جاتے ہیں۔ اگر آپ اصول کی بات کرتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اصول اور پارلیمانی روایات یہ ہیں کہ اگر کوئی شخص بات کرے تو اس کا جواب لے کر جائے۔ چنانچہ میں عرض یہ کرنا چاہتا تھا کہ جو گفتگو سید حسن مرتضیٰ نے کی ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی قابل اعتراض ہے اور ہم اس کی مذمت کرتے ہیں اور یہ پورا ہاؤس جو ہماری ٹریژری بنچز ہیں ان کو اس بات پر پورا حق پہنچتا ہے کہ ان کو یرغمالی کہنا میں سمجھتا ہوں کہ جو ہمارا mandate ہے یہ اس کی توہین ہے اور چھ ممبران کی پارٹی والے شخص کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ ہم پر اعتراض کرے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: دیکھیں! ایک اور چیز کہ یہ ایک منتخب وزیر اعلیٰ ہیں اور ان کا آئینی حق ہے کہ وہ کسی کو بھی change کریں، کسی نئے آدمی کو لائیں، ایک بندہ ٹھیک کام نہیں کر رہا، یہ ان کا حق ہے کیونکہ جواب انہوں نے دینا ہے۔ یہ کوئی طریقہ تھوڑا ہے کہ کوئی بھی اٹھ کر کھڑا ہو جائے اور کہے کہ یہ کیوں ہو گیا اور وہ کیوں گیا۔ یہ بالکل غلط بات ہے یہ ان کا آئینی حق ہے اور وہ صحیح کر رہے ہیں کیونکہ وہ پورے لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے جوابدہ ہیں۔ اگر ایک بندہ نہیں چل سکتا، نہیں کام کر رہا تو انہوں نے change کیا ہے تو اچھا کیا ہے۔ میں نے خود چار آئی جیز change کئے تھے۔۔۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پانچ سالوں میں۔۔۔

جناب سپیکر: پانچ سالوں کی بات نہیں ہے۔ اس میں اب پانچ سال یا دس سال کی بات نہ کریں۔ اب 2020 ہو گیا ہے تو اس میں بندے بدل گئے اور زمانہ بدل گیا۔ اب کام جلدی والے ہیں۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: چلیں! ان کا پوائنٹ آف آرڈر سن لیتے ہیں۔ جی، آپ کیا بات کرنا چاہتے ہیں؟

ایوان میں پیش کی گئی تحریک استحقاق پر جواب کا مطالبہ

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! میں نے 27-04-2020 کو تحریک استحقاق یہاں پیش کی تھی۔ آج تیسرا اجلاس ہے اور میں صرف آپ سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ میری تحریک استحقاق کو۔۔۔

جناب سپیکر: میری بات سنیں۔ مجھے پتا ہے اور وہ ہم نے وزیر قانون کو بھیجی ہے۔ وزیر قانون! تحریک استحقاق comments کے لئے آپ کے پاس آئی ہے وہ آپ دیکھ لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! آج معزز ممبر میرے پاس تشریف لائے تھے ان کے سامنے میں نے ایڈیشنل آئی جی لیگل کو بھیج دی ہے جیسے۔۔۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بات سن لیں۔ آپ تشریف رکھیں اور وزیر قانون کی بات سن لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! یہ میرے محترم ہیں یہ میرے پاس تشریف لائے تھے ان کی جو تحریک استحقاق ہے وہ میں نے ایڈیشنل آئی جی لیگل کو for comments بھیج دی ہے جیسے اس کا جواب آتا ہے ایوان میں جواب جمع کروا دیں گے اور وہ take up کر لیں گے۔

جناب سپیکر: جی ہاں! ویسے بھی جو ان کا issue ہے اس کو amicably settle کروا دیں گے۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! میں عرض کروں گا کہ ڈی پی او نے میرے ساتھ ہتک آمیز سلوک کیا ہے۔ آپ نے اتنے آئی جی بدل دیئے ہیں لیکن ایک ڈی پی او بدلا نہیں جا رہا۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کے کہنے پر ڈی پی او تو نہیں بدلا جا سکتا۔ یہ قرارداد جناب محمد صفدر شاکر کی ہے جناب محمد صفدر شاکر! آپ قرارداد پڑھیں۔ اے ڈی پی او change پے کراندے نیں۔ چودھری محمد اقبال کو پتا ہے کہ ڈی پی او کیسے change ہوتا ہے۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! یہ کیسی بات ہے کہ آئی جی اتنے تبدیل کر دیئے لیکن ایک ڈی پی او تبدیل نہیں کیا جا رہا ہے۔ اس نے مجھے کہا ہے کہ سپیکر صاحب سے میرے قریبی تعلقات ہیں آپ میرا کچھ نہیں کر سکتے۔ وہ اتنا طاقتور ہے کہ وہ بدلا نہیں جا رہا۔

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

(۔۔جاری)

جناب سپیکر: جی، جناب محمد صفدر شاکر!

گندم، کپاس اور گنے کے بیج تیار کرنے کا مطالبہ

جناب محمد صفدر شاکر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

> "اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ میں زرعی ترقی اور زمیندار کی خوشحالی کے لئے گندم، کپاس اور گنے کی فصلوں کے ایسے بیج تیار کئے جائیں جو نہ صرف زرعی پیداوار میں اضافہ کریں بلکہ ان فصلوں کو بیماریوں سے بھی محفوظ رکھیں۔"

جناب سپیکر: جی، قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

> "اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ میں زرعی ترقی اور زمیندار کی خوشحالی کے لئے گندم، کپاس اور گنے کی فصلوں کے ایسے بیج تیار کئے جائیں جو نہ صرف زرعی پیداوار میں اضافہ کریں بلکہ ان فصلوں کو بیماریوں سے بھی محفوظ رکھیں۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ میں زرعی ترقی اور زمیندار کی خوشحالی کے لئے گندم، کپاس اور گنے کی فصلوں کے ایسے بیج تیار کئے جائیں جو نہ صرف زرعی پیداوار میں اضافہ کریں بلکہ ان فصلوں کو بیماریوں سے بھی محفوظ رکھیں۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جی، چوتھی قرارداد جناب صہیب احمد ملک کی ہے جی، اسے پڑھیں۔

تحصیل بھیرہ اور بھلوال میں حالیہ بارشوں میں ہونے والے نقصان کا سروے کروانے کا مطالبہ

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"تحصیل بھیرہ اور تحصیل بھلوال (ضلع سرگودھا) کے درمیان سے گزرنے والے سیم نالہ میں شگاف پڑنے سے سینکڑوں ایکڑ زرعی رقبہ پر کھڑی فصلیں تباہ ہو گئیں اور متعدد کالونیوں میں مکانوں کو نقصان پہنچا اور ملحقہ آبادیاں جس میں روشن پور، ٹھٹی ولانا، سالم، دیووال، پنڈی کوٹ، کوٹ حاکم خان کالونی، اسلام پور لوکڑی بھیرہ، گوندپور، علی پور سیداں، جھادا، چک میصراں، ہاتھی ونڈ، جہان پور، دھوری، مہر کالونی نزد ہاتھی ونڈ، خواجہ صلہ اور ڈیرہ جات سمیت ملحقہ بستیوں میں تین سے چار فٹ تک پانی گھروں میں داخل ہونے سے لاکھوں روپے کا گھریلو سامان تباہ ہو گیا۔

صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ تحصیل بھیرہ، تحصیل بھلوال اور تحصیل کوٹ مومن کی ان آبادیوں میں مکانوں اور فصلوں کا جو نقصان ہوا ہے اس کا سروے کرایا جائے تاکہ مہنگائی کے دور میں جن لوگوں نے مہنگے داموں بیج، پٹرول اور کھاد خرید کئے ہیں وہ ان مالی اخراجات کے بوجھ کے نیچے دب نہ جائیں۔ کسانوں کی مالی امداد کی جائے اور کسانوں نے مختلف بنکوں سے جو زرعی قرضہ جات حاصل کئے ہیں ان کو

مؤخر کیا جائے اور آبیانہ، مالیہ، زرعی ٹیکس معاف فرمائے جائیں اور جن مکانوں کا نقصان ہوا ہے ان کی مالی امداد کی جائے۔"

جناب سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"تحصیل بھیرہ اور تحصیل بھلوال (ضلع سرگودھا) کے درمیان سے گزرنے والے سیم نالہ میں شگاف پڑنے سے سینکڑوں ایکڑ زرعی رقبہ پر کھڑی فصلیں تباہ ہو گئیں اور متعدد کالونیوں میں مکانوں کو نقصان پہنچا اور ملحقہ آبادیاں جس میں روشن پور، ٹھٹی ولانا، سالم، دیووال، پنڈی کوٹ، کوٹ حاکم خان کالونی، اسلام پور لوکڑی، بھیرہ، گوند پور، علی پور سیداں، جھادا، چک میصراں، ہاتھی ونڈ، جہان پور، دھوری، مہر کالونی نزد ہاتھی ونڈ، خواجہ صلہ اور ڈیرہ جات سمیت ملحقہ بستیوں میں تین سے چار فٹ تک پانی گھروں میں داخل ہونے سے لاکھوں روپے کا گھریلو سامان تباہ ہو گیا۔

صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ تحصیل بھیرہ، تحصیل بھلوال اور تحصیل کوٹ مومن کی ان آبادیوں میں مکانوں اور فصلوں کا جو نقصان ہوا ہے اس کا سروے کرایا جائے تاکہ مہنگائی کے دور میں جن لوگوں نے مہنگے داموں بیج، پٹرول اور کھاد خرید کئے ہیں وہ ان مالی اخراجات کے بوجھ کے نیچے دب نہ جائیں۔ کسانوں کی مالی امداد کی جائے اور کسانوں نے مختلف بنکوں سے جو زرعی قرضہ جات حاصل کئے ہیں ان کو مؤخر کیا جائے اور آبیانہ، مالیہ، زرعی ٹیکس معاف فرمائے جائیں اور جن مکانوں کا نقصان ہوا ہے ان کی مالی امداد کی جائے۔"

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! یہ سارے پنجاب میں ہی کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: یہ قرارداد پنجاب کے لئے نہیں ہے۔ جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"تحصیل بھیرہ اور تحصیل بھلوال (ضلع سرگودھا) کے درمیان سے گزرنے والے سیم نالہ میں شگاف پڑنے سے سینکڑوں ایکڑ زرعی رقبہ پر کھڑی فصلیں تباہ ہو گئیں اور متعدد کالونیوں میں مکانوں کو نقصان پہنچا اور ملحقہ

آبادیاں جس میں روشن پور، ٹھٹی ولانا، سالم، دیو وال، پنڈی کوٹ، کوٹ حاکم خان کالونی، اسلام پور لوکڑی بھیرہ، گوندپور، علی پور سیداں، جھادا، چک میصراں، ہاتھی ونڈ، جہان پور، دھوری، مہر کالونی نزد ہاتھی ونڈ، خواجہ صلہ اور ڈیرہ جات سمیت ملحقہ بستیوں میں تین سے چار فٹ تک پانی گھروں میں داخل ہونے سے لاکھوں روپے کا گھریلو سامان تباہ ہو گیا۔

صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ تحصیل بھیرہ، تحصیل بھلوال اور تحصیل کوٹ مومن کی ان آبادیوں میں مکانوں اور فصلوں کا جو نقصان ہوا ہے اس کا سروے کرایا جائے تاکہ مہنگائی کے دور میں جن لوگوں نے مہنگے داموں بیج، پٹرول اور کھاد خرید کئے ہیں وہ ان مالی اخراجات کے بوجھ کے نیچے دب نہ جائیں۔ کسانوں کی مالی امداد کی جائے اور کسانوں نے مختلف بنکوں سے جو زرعی قرضہ جات حاصل کئے ہیں ان کو مؤخر کیا جائے اور آبیانہ، مالیہ، زرعی ٹیکس معاف فرمائے جائیں اور جن مکانوں کا نقصان ہوا ہے ان کی مالی امداد کی جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جی، اب پانچویں قرارداد چودھری محمد اقبال کی ہے۔ جی، چودھری محمد اقبال!

گوجرانوالہ میں نئی یونیورسٹی کے قیام کا مطالبہ

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"وطن عزیز کے تیسرے بڑے اور جی ڈی پی میں پانچ فیصد حصہ والے شہر گوجرانوالہ کے 37 سرکاری اور 82 نجی کالجز سے سالانہ 78 ہزار کے قریب فارغ التحصیل طلباء یونیورسٹی کی سطح پر تعلیم حاصل کرنے کے متمنی ہوتے ہیں جبکہ گوجرانوالہ میں صرف ایک سرکاری یونیورسٹی کا ایک سب کیمپس موجود ہے جس میں کل تین ہزار دو سو طلباء کے تعلیم حاصل کرنے کی گنجائش موجود ہے جس وجہ سے ہزاروں کی تعداد میں طلباء تعلیم سے زیادہ اخراجات رہائش اور سفر پر کر کے دیگر شہروں کی یونیورسٹیز میں تعلیم

حاصل کرنے پر مجبور ہیں۔ ملک کی خدمت کے لئے گوجرانوالہ نے لاکھوں ڈاکٹرز، انجینئرز، بیوروکریٹس الغرض ہر شعبہ میں خدمات انجام دینے والے سپوت پیدا کئے ہیں۔ اس شہر کے نوجوانوں کو ملک کے مستقبل کی تعمیر و ترقی کے سفر کا ہمرکاب بنانے کے لئے یونیورسٹی کا قیام ناگزیر ہے لہٰذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ فوری طور پر گوجرانوالہ شہر میں یونیورسٹی قائم کی جائے"۔

جناب سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"وطن عزیز کے تیسرے بڑے اور جی ڈی پی میں پانچ فیصد حصہ والے شہر گوجرانوالہ کے 37 سرکاری اور 82 نجی کالجز سے سالانہ 78 ہزار کے قریب فارغ التحصیل طلباء یونیورسٹی کی سطح پر تعلیم حاصل کرنے کے متمنی ہوتے ہیں جبکہ گوجرانوالہ میں صرف ایک سرکاری یونیورسٹی کا ایک سب کیمپس موجود ہے جس میں کل تین ہزار دو سو طلباء کے تعلیم حاصل کرنے کی گنجائش موجود ہے جس وجہ سے ہزاروں کی تعداد میں طلباء تعلیم سے زیادہ اخراجات رہائش اور سفر پر کر کے دیگر شہروں کی یونیورسٹیز میں تعلیم حاصل کرنے پر مجبور ہیں۔ ملک کی خدمت کے لئے گوجرانوالہ نے لاکھوں ڈاکٹرز، انجینئرز، بیوروکریٹس الغرض ہر شعبہ میں خدمات انجام دینے والے سپوت پیدا کئے ہیں۔ اس شہر کے نوجوانوں کو ملک کے مستقبل کی تعمیر و ترقی کے سفر کا ہمرکاب بنانے کے لئے یونیورسٹی کا قیام ناگزیر ہے لہٰذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ فوری طور پر گوجرانوالہ شہر میں یونیورسٹی قائم کی جائے۔"

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! میں اس قرارداد کی مخالفت کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ اس قرارداد کو oppose کر رہے ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ(جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! جی، میں نے بات کرنے کے لئے oppose کیا ہے میں تھوڑا سا اس کو explain کر دوں کہ ہم نے ایک model بنایا ہے کہ یونیورسٹیز کو کس طرح expand کرنا ہے تاکہ quality compromise نہ ہو اور access بھی بڑھ جائے تو گوجرانوالہ میں یونیورسٹیز کے sub-campuses موجود ہیں جیسے ہی COVID -19 کی situation ختم ہوتی ہے تو ہماری پہلی priority پر گوجرانوالہ کی یونیورسٹی ہے۔ انشاءاللہ hopefully next year ہم اس پر کام شروع کر دیں گے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، آپ ایک سرکاری یونیورسٹی next year بنا رہے ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ(جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! جی۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پھر oppose کیوں کیا؟

جناب سپیکر: وزیر ہائر ایجوکیشن نے بات کرنے کے لئے oppose کیا ہے۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ یونیورسٹی بنائیں گے۔

چوہدری محمد اقبال: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

چوہدری محمد اقبال: جناب سپیکر! اب تو ہر ضلع کے اندر یونیورسٹی بن رہی ہیں، ضلع نارووال کے اندر تین یونیورسٹیاں ہیں۔ آپ کے ضلع میں بھی آپ نے یونیورسٹی بنوائی ہے ماشاءاللہ آپ نے بڑا اچھا کام کیا ہے۔ گوجرانوالہ اتنا بڑا شہر ہے ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہے وہ جو انہوں نے گوجرانوالہ میں یونیورسٹی کا کیمپس بنایا ہے اُس میں پوری facility بھی نہیں ہے تو گوجرانوالہ میں یونیورسٹی کی بڑی ضرورت ہے آپ سفارش کر دیں ہمارا مسئلہ حل کروا دیں۔

جناب سپیکر: میں نے تو سفارش کر دی ہے۔ وزیر ہائر ایجوکیشن نے on the floor of the House کہہ دیا ہے کہ ہم اگلے سال گوجرانوالہ میں یونیورسٹی بنا رہے ہیں اس لئے اس قرارداد کو dispose of کیا جاتا ہے۔

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: جی، اب وزیر قانون سپیشل کمیٹی نمبر 4,6 اور 9 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

سپیشل کمیٹی نمبر 6،4 اور 9 کی

رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود وبیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"سپیشل کمیٹی نمبر 6،4 اور 9 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31- اکتوبر 2020 تک توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"سپیشل کمیٹی نمبر 6،4 اور 9 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31- اکتوبر 2020 تک توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"سپیشل کمیٹی نمبر 6،4 اور 9 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31- اکتوبر 2020 تک توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

تحاریک استحقاق بابت سال 20-2019 کے بارے میں
مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب سپیکر: جی، جناب علی اختر مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

جناب علی اختر: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:۔

"تحریک استحقاق نمبر 1، 6، 8، 10، 11، 12، 17، 18، 20 تا 22، 24 اور 25 بابت سال 2019 اور 1 تا 3، 6، 8، 10، 12 تا 18 بابت سال 2020 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 30۔نومبر 2020 تک توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"تحریک استحقاق نمبر 1، 6، 8، 10، 11، 12، 17، 18، 20 تا 22، 24 اور 25 بابت سال 2019 اور 1 تا 3، 6، 8، 10، 12 تا 18 بابت سال 2020 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 30۔نومبر 2020 تک توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"تحریک استحقاق نمبر 1، 6، 8، 10، 11، 12، 17، 18، 20 تا 22، 24 اور 25 بابت سال 2019 اور 1 تا 3، 6، 8، 10، 12 تا 18 بابت سال 2020 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 30۔نومبر 2020 تک توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہذا اب اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(62)/2020/2364. **Dated: 14th Sepetember.** The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

"In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Mohammad Sarwar**, ***Governor of the Punjab,*** hereby prorogue Provincial Assembly of the Punjab on **8th September 2020 (Tuesday)** after conclusion of the sitting of the Assembly on that day.

Dated: 8th Sepetember 2020 **MOHAMMAD SARWAR**
GOVERNOR OF THE PUNJAB"

INDEX

PAGE NO.

A

ABDUL RAUF MUGHAL, MR.

QUESTION regarding-

-Repair and construction of road from G.T Road Gujranwala to Medical College Gujranwala *(Question No. 1718*)* 40

ABU HAFAS MUHAMMAD GHAYAS-UD-DIN, MR.

POINT OF ORDER regarding- 433

-Demand for replying the privilege motion moved in the House

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-

-Demand for establishment of university in Gujranwala 236

-Demand for giving extinction in period of service to Chief Engineer Khalid Mehmood till the completion of building of Mosque in Punjab Assembly 238

-Demand for imposing ban on planting monocarps tree 128

-Destruction of crops due to crack in "Saim Nala" in Mouza Java Sargodha 303

-Disclosure of 201 illegal water connections with the connivance of WASA staff Lahore 235

-Embezzlement of million of rupees in tax duty in Lahore division 127

-Maintenance of street lights in Chauburji Garden Estate Lahore 237

-Peoples affected with fatal deceases due to presence of illegal mills in residential areas of Lahore 307

-Problems faced by farmers due to merging of market committee Baseerpur into Hujra Shah Muqeem 125

AGENDA FOR THE SESSIONS HELD ON-

-2nd September, 2020 3

-3rd September, 2020 73

-4th September, 2020 167

-7th September, 2020 245

-8th September, 2020 359

AKHTAR ALI, CHAUDRY

QUESTIONS regarding-

-Closure of sewerage system in Shalamar Town Lahore *(Question No. 2868*)* 21

-Number of employees in office of Commissioner (PESSI) *(Question No. 3643*)* 193

-Number of institutions and employees in Labour Department in PP-154 Lahore *(Question No. 4060*)* 204

-Number of water filtration plants in PP-154 Lahore *(Question No. 2874*)* 32

PAGE NO.

ALI AKHTAR, MR.
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-
-Privilege Motion regarding the year 2019-20 441
ALI HAIDER GILANI, SYED

CALL ATTENTION NOTICE regarding-
-Murder of fifty years old Zain-ul-Abideen in tehsil Jatoi Muzaffargarh 301

POINT OF ORDER regarding-
-Demand for declaring calamitous to Multan 308
AMAN ULLAH WARRAICH, MR.

QUESTION regarding-
-Details about provision of financial aid to factory worker died during duty *(Question No. 4288*)* 219
ANSAR MAJEED KHAN NIAZI, MR. *(Minister for Labour & Human Resource)*

ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-
-Control over child labour in fruit and vegetable markets in Lahore and details about action taken in 2018-19 *(Question No. 4232*)* 217
-Details about Child Labour Integrated Programme *(Question No. 4262*)* 218
-Details about "contribution funds" collected for Social Security from factories in Faisalabad *(Question No. 1900*)* 182
-Details about hospitals, dispensaries and vacant posts in Labour Department Rahim Yar Khan *(Question No. 3448*)* 211
-Details about provision of financial aid to heirs of deceased worker since 2018 *(Question No. 4071*)* 215
-Details about provision of financial aid to factory worker died during duty *(Question No. 4288*)* 219
-Details about registration of workers of Nestle Factory and Ghani Glass Factory Sheikhupura *(Question No. 3649*)* 214
-Details about laws related with forced labour and provision of other facilities *(Question No. 1003)* 230
-Details about wages fixed by Government for the factory workers *(Question No. 2148*)* 188
-Establishment of labour colonies for workers of brick kilns *(Question No. 4536*)* 220
-Non provision of free books and uniform to the children of labour working on kilns *(Question No. 1043)* 233
-Number of employees in office of Commissioner (PESSI) *(Question No. 3643*)* 193
-Number of factories registered with Labour Department in PP-172 Lahore *(Question No. 3587*)* 212

	PAGE NO.
-Number of higher secondary schools under administrative control of Labour Department in Faisalabad *(Question No. 983*)*	228
-Number of institutions and employees in Labour Department in PP-154 Lahore *(Question No. 4060*)*	204
-Number of hospitals and dispensaries of Labour Department in Jhang and facilities provided therein *(Question No. 1005)*	232
-Number of offices, employees of Labour Department and registered workers in district Chiniot *(Question No. 3934*)*	199
-Number of offices, schools, dispensaries and employees in Labour Department Rahim Yar Khan *(Question No. 878)*	226
-Number of registered and unregistered brick kilns *(Question No. 4537*)*	222
-Number of schools and colleges under administrative control of Labour Department in Lahore *(Question No. 4159*)*	216
-Number of schools under administrative control of Labour Department in Faisalabad *(Question No. 1200*)*	172
-Number of wards, beds and specialist surgeons in Social Security Hospital Madina Town Faisalabad *(Question No. 1899*)*	176
-Registration and inspection of CNG Stations and Patrol pumps in PP-72 Sargodha *(Question No. 2073*)*	208
-Steps taken for controlling over cruelty against kilns labourers *(Question No. 4715)*	223
-Steps taken for eradication of child labour in district Gujranwala *(Question No. 1766*)*	209
ASHRAF ALI, CHOUDHARY	
QUESTION regarding-	
-Steps taken for eradication of child labour in district Gujranwala *(Question No. 1766*)*	209
AUTHORITIES-	
-Of the House	7
AYSHA IQBAL, MS.	
QUESTIONS regarding-	
-Details about audit report of Government Institute for Slow Learner Toba Tek Singh *(Question No. 4253*)*	401
-Details about Child Labour Integrated Programme *(Question No. 4262*)*	218
-Details about laws related with forced labour and provision of other facilities *(Question No. 1003)*	229
-Number of institutions of Special Education in Lahore and details about course *(Question No. 4031*)*	386

PAGE NO.

B

BABAR HUSSAIN ABID, MR.

QUESTION regarding-

-Details about sanctioned water quota in 15/L canal, 8/B.R water course and other canals of tehsil Mian Channu *(Question No. 5048*)* 294

BILLS-

-The Cooperative Societies (Amendment) Bill 2020 *(Introduced in the House)* 59
(Considered and passed by the House) 62
-The Probation of Offenders (Amendment) Bill 2020 *(Introduced in the House)* 70
-The Punjab Civil Servants Bill 2020 *(Introduced in the House)* 68
-The Punjab Good Conduct Prisoners' Probational Release (Amendment) Bill 2020 *(Introduced in the House)* 69
-The Punjab Parole Bill 2020 *(Introduced in the House)* 69
-The Punjab Protected Areas Bill 2020 *(Introduced in the House)* 62
(Considered and passed by the House) 65
-The Punjab Trusts Bills 2020*(Introduced in the House)* 56
(Considered and passed by the House) 59
-The Punjab Waqf Properties (Amendment) Bill 2020 *(Introduced in the House)* 53
(Considered and passed by the House) 56
-The Punjab Women Protection Bill 2020 *(Introduced in the House)* 65
(Considered and passed by the House) 68
-The Time Institute Multan Bill 2020 *(Considered and passed by the House)* 51, 52

BUSHRA ANJUM BUTT, MS.

QUESTIONS regarding-

-Establishment of labour colonies for workers of brick kilns *(Question No. 4536*)* 220
-Non provision of free books and uniform to the children of labour working on kilns *(Question No. 1043)* 233
-Number of registered and unregistered brick kilns *(Question No. 4537*)* 221

C

CABINET-

-Of the Punjab 7

PAGE NO.

CALL ATTENTION NOTICES regarding-
-Murder of a twelve year old child in Batapur Lahore 119
-Murder of fifty years old Zain-ul-Abideen in tehsil Jatoi Muzaffargarh 301
-Murder of four persons in Punjab Housing Society Lahore 116, 300

D

DISCUSSION On-
-Law and order 311-356
-Price Control 129-163

E

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORTS regarding-
-Privilege Motion regarding the year 2019-20 441
-Special Committee No. 4, 6 and 9 440

F

FAIZA MUSHTAQ, MRS.

QUESTION regarding-
-Number of schools of special education in Mandi Bahauddin and details about procedure of admission therein *(Question No. 4943*)* 405

FATEHA KHWANI *(Condolence)*-
-On sad demise of Caption Kashan Ali Shaheed and brother of Huma Sadaf Senior Reporter PTV 17

G

GULNAZ SHAHZADI, MRS.

QUESTION regarding-
-Number of registered and unregistered institutions of special education and details about scholarship *(Question No. 1382*)* 398

H

HASSAN MURTAZA, SYED
DISCUSSION On-
-Law and order 317
-Price Control 158

PAGE NO.

POINT OF ORDER regarding-

-Changing of five I.Gs in period of two years in the province 428

QUESTIONS regarding-

-Details about registration of workers of Nestle Factory and Ghani Glass Factory Sheikhupura *(Question No. 3649*)* 213

-Number of offices, employees of Labour Department and registered workers in district Chiniot *(Question No. 3934*)* 198

HINA PERVAIZ BUTT, MS.

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Disclosure of 201 illegal water connections with the connivance of WASA staff Lahore 235

QUESTIONS regarding-

-Details about approval of private housing schemes from LDA *(Question No. 1727*)* 41

-Details about parks in Aziz Bhatti Town Lahore *(Question No. 1729*)* 42

-Details about wages fixed by Government for the factory workers *(Question No. 2148*)* 188

-Expenditures incurred upon printing of papers in BISE Lahore *(Question No. 4794*)* 112

-Number of vehicles in BISE Lahore *(Question No. 4791*)* 111

HIGHER EDUCATION DEPARTMENT-

QUESTIONS regarding-

-Details about project to establishment of Girls Degree College in Rojhan distirct Rajanpur *(Question No. 3513*)* 108

-Details about posting period of teaching staff in Girls College Sahiwal *(Question No. 2000*)* 87

-Distribution of Laptops amongst distinguish position holder students in district Sahiwal *(Question No. 2003*)* 97

-Expenditures incurred upon printing of papers in BISE Lahore *(Question No. 4794*)* 112

-Expenditures incurred upon construction of building of Government Girls College Farid Twon Sahiwal and number of students therein *(Question No. 1999*)* 82

-Number of colleges in district Rahim Yar Khan and details about vacant posts of teaching staff therein *(Question No. 3469*)* 102

-Number of students and vacant posts in Government Boys College Phularwan PP-72 Sargodha *(Question No. 3157*)* 77

-Number of students and vacant posts in Government Girls College Phularwan PP-72 Sargodha *(Question No. 3158*)* 80

-Number of vehicles in BISE Lahore *(Question No. 4791*)* 111

-Vacant posts of Lecturers and Assistant Professors in Government Post Graduate College Sahiwal *(Question No. 2001*)* 95

PAGE NO.

-Violation of hygiene principles in Inter Cafe and PG Cafe in Government College University Lahore *(Question No. 4727*)* 91

HOUSING, URBAN DEVELOPMENT & PUBLIC HEALTH ENGINEERING DEPARTMENT-

QUESTIONS regarding-

-Allocation and issuance of funds for sewerage system in Jhang in 2019-20 *(Question No. 3215*)* 39

-Closure of sewerage system in Shalamar Town Lahore *(Question No. 2868*)* 21

-Details about approval of private housing schemes from LDA *(Question No. 1727*)* 41

-Details about parks in Aziz Bhatti Town Lahore *(Question No. 1729*)* 42

-Number of water filtration plants in PP-154 Lahore *(Question No. 2874*)* 32

-Provision of water supply and sewerage facilities to PP-126 Jhang in 2019-20 *(Question No. 3216*)* 39

-Repair and construction of road from G.T Road Gujranwala to Medical College Gujranwala *(Question No. 1718*)* 40

I

IFTIKHAR HUSSAIN CHHACHHAR, CH.

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-

-Maintenance of street lights in Chauburji Garden Estate Lahore 237

-Peoples affected with fatal deceases due to presence of illegal mills in residential areas of Lahore 307

-Problems faced by farmers due to merging of market committee Baseerpur into Hujra Shah Muqeem 125

IRRIGATION DEPARTMENT-

QUESTIONS regarding-

-Desilting of canals in Rahim Yar Khan *(Question No. 3359*)* 257

-Details about canals, water courses and minors in tehsil Bheera and Bhalwal *(Question No. 3655*)* 261

-Details about canals, water courses, minors and sanctioned water quota in district Bahawalnagar *(Question No. 1107)* 297

-Details about construction of small dams and storage of water in South Punjab *(Question No. 1825*)* 249

-Details about desilting of Sadiq Canal Sadiqabad *(Question No. 4351*)* 273

-Details about functional condition of water pumps of scrap in Rahim Yar Khan *(Question No. 3692*)* 291

-Details about offices and rest houses of Irrigation Department in Rajanpur *(Question No. 4674*)* 281

PAGE NO.

-Details about rehabilitation and widening safety bund in PP-266 Rahim Yar Khan *(Question No. 1826*)* 251
-Details about sanctioned water quota in 15/L canal, 8/B.R water course and other canals of tehsil Mian Channu *(Question No. 5048*)* 294
-Details about silted canals in Bheera Sargodha *(Question No. 3656*)* 268
-Development projects, estimated cost and funds provided to Irrigation Department Bahawalnagar *(Question No. 1108)* 299
-Funds incurred upon upgradation and remodeling of Dera Ghazi Khan Canal system *(Question No. 2919*)* 276
-Funds incurred upon widening and betterment of Lower Bari Doab Canal *(Question No. 4985*)* 284
-Funds provided for desilting of canals in Sahiwal in 2019-20 *(Question No. 1077)* 295
-Illegal possession over land of Irrigation Department in Sahiwal *(Question No. 1104)* 296
-Number of offices and condition of machinery in Irrigation Department tehsil Bheera and Bhalwal *(Question No. 3658*)* 291
-Number of rest houses, bungalows and rooms in administrative control of Irrigation Department in Rahim Yar Khan *(Question No. 4143*)* 271
-Repair and construction of Manchan Bund Rahim Yar Khan *(Question No. 3347*)* 254
-Repair and construction of safety bunds from Malikwal to Wajheedi Bridge Sargodha *(Question No. 3657*)* 278

K

KANWAL PERVAIZ CH, MS.
DISCUSSION On-
-Price Control 162

QUESTIONS regarding-
-Control over child labour in fruit and vegetable markets in Lahore and details about action taken in 2018-19 *(Question No. 4232*)* 217
-Lack of transport facilities for special children *(Question No. 3627*)* 372

KHADIJA UMER, MS.

CALL ATTENTION NOTICE regarding-
-Murder of a twelve year old child in Batapur Lahore 119

PRIVILEGE MOTION regarding-
-Not making of rules despite of passing the road accident Bill 2006 by the House 120

PAGE NO.

KHALID MEHMOOD BABAR, MALIK

QUESTIONS regarding-

-Number of institutes of special education in Bahawalpur and details about vacant posts and facilities provided therein *(Question No. 4962*)* 406
-Number of schools and colleges of Special Education in the province *(Question No. 3355*)* 365

L

LABOUR & HUMAN RESOURCE DEPARTMENT-

QUESTIONS regarding-

-Control over child labour in fruit and vegetable markets in Lahore and details about action taken in 2018-19 *(Question No. 4232*)* 217
-Details about Child Labour Integrated Programme *(Question No. 4262*)* 218
-Details about "contribution funds" collected for Social Security from factories in Faisalabad *(Question No. 1900*)* 182
-Details about hospitals, dispensaries and vacant posts in Labour Department Rahim Yar Khan *(Question No. 3448*)* 211
-Details about provision of financial aid to heirs of deceased worker since 2018 *(Question No. 4071*)* 215
-Details about provision of financial aid to factory worker died during duty *(Question No. 4288*)* 219
-Details about registration of workers of Nestle Factory and Ghani Glass Factory Sheikhupura *(Question No. 3649*)* 213
-Details about laws related with forced labour and provision of other facilities *(Question No. 1003)* 229
-Details about wages fixed by Government for the factory workers *(Question No. 2148*)* 188
-Establishment of labour colonies for workers of brick kilns *(Question No. 4536*)* 220
-Non provision of free books and uniform to the children of labour working on kilns *(Question No. 1043)* 233

-Number of employees in office of Commissioner (PESSI) *(Question No. 3643*)* 193
-Number of factories registered with Labour Department in PP-172 Lahore *(Question No. 3587*)* 212
-Number of higher secondary schools under administrative control of Labour Department in Faisalabad *(Question No. 983*)* 228
-Number of institutions and employees in Labour Department in PP-154 Lahore *(Question No. 4060*)* 204

PAGE NO.

-Number of hospitals and dispensaries of Labour Department in Jhang and facilities provided therein *(Question No. 1005)* 232
-Number of offices, employees of Labour Department and registered workers in district Chiniot *(Question No. 3934*)* 198
-Number of offices, schools, dispensaries and employees in Labour Department Rahim Yar Khan *(Question No. 878)* 226
-Number of registered and unregistered brick kilns *(Question No. 4537*)* 221
-Number of schools and colleges under administrative control of Labour Department in Lahore *(Question No. 4159*)* 216
-Number of schools under administrative control of Labour Department in Faisalabad *(Question No. 1200*)* 172
-Number of wards, beds and specialist surgeons in Social Security Hospital Madina Town Faisalabad *(Question No. 1899*)* 176
-Registration and inspection of CNG Stations and Patrol pumps in PP-72 Sargodha *(Question No. 2073*)* 207
-Steps taken for controlling over cruelty against kilns labourers *(Question No. 4715)* 222
-Steps taken for eradication of child labour in district Gujranwala *(Question No. 1766*)* 209

M

MAIMANAT MOHSIN, SYEDA
DISCUSSION On-
-Law and order 342
MANAZAR HUSSAIN RANJHA
DISCUSSION On-
-Price Control 140
MAZHAR IQBAL, CHAUDHARY

PRIVILEGE MOTION regarding-

-Insulting behaviour of Chief Executive Officer (Schools) Bahawalnagar with honorable Member 122

QUESTIONS regarding-
-Details about canals, water courses, minors and sanctioned water quota in district Bahawalnagar *(Question No. 1107)* 297
-Development projects, estimated cost and funds provided to Irrigation Department Bahawalnagar *(Question No. 1108)* 299
MEHMOOD UR RASHEED, MIAN *(Minister for Housing, Urban Development & Public Health Engineering)*

ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-

PAGE NO.

-Allocation and issuance of funds for sewerage system in Jhang in 2019-20 *(Question No. 3215*)* 39

-Details about approval of private housing schemes from LDA *(Question No. 1727*)* 41

-Details about parks in Aziz Bhatti Town Lahore *(Question No. 1729*)* 42

-Provision of water supply and sewerage facilities to PP-126 Jhang in 2019-20 *(Question No. 3216*)* 40

-Repair and construction of road from G.T Road Gujranwala to Medical College Gujranwala *(Question No. 1718*)* 41

MEHWISH SULTANA, MS.

QUESTION regarding-

-Number of students and departments in Choa Saidan Shah School of Special Education *(Question No. 4066*)* 389

RESOLUTION regarding-

-Demand for eradication of stray dogs and establish dog centres at tehsil level 425

MINISTER FOR HIGHER EDUCATION ADDITIONAL CHARGE OF PUNJAB INFORMATION AND TECHNOLOGY BOARD

-See under Yasir Humayun, Mr.

MINISTER FOR HOUSING, URBAN DEVELOPMENT & PUBLIC HEALTH ENGINEERING

-See under Mehmood ur Rasheed, Mian

MINISTER FOR IRRIGATION

-See under Muhammad Mohsin Leghari, Mr.

MINISTER FOR LABOUR & HUMAN RESOURCE

-See under Ansar Majeed Khan Niazi, Mr.

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS, SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL

-See under Muhammad Basharat Raja, Mr.

MINISTER FOR SPECIAL EDUCATION

-See under Muhammad Akhlaq, Mr.

MOHAMMAD IQBAL, CHAUDHARY

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Demand for establishment of university in Gujranwala 236

DISCUSSION On-

-Law and order 311

RESOLUTION regarding-

-Demand to establishment a new university in Gujranwala 437

MOHAMMAD IQBAL KHAN, RANA

POINT OF ORDER regarding-

-Demand to postpone the General discussion on Law and Order till

PAGE NO.

Monday 7th September, 2020 171
MOTIONS regarding-
-Demand to constitute a committee for betterment of agriculture and protcetion of farmers 44
-Suspension of rules for presentation of a resolution 50,53,57,60,63,66,239,413,418
MUHAMMAD ABDULLAH WARRAICH, MR
MOTION regarding-
-Suspension of rules for presentation of a resolution 413

RESOLUTION regarding-
-Demand to take back the report drafted infavour of Qadianis by Members of Britain Parliament 414
MUHAMMAD AFZAL, MR.

QUESTION regarding-
-Details about education and rehabilitation of special children *(Question No. 3786*)* 380
MUHAMMAD AHMAD KHAN, MALIK
DISCUSSION On-
-Price Control 129
MUHAMMAD AKHLAQ, MR. *(Minister for Special Education)*

ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-
-Details about audit report of Government Institute for Slow Learner Toba Tek Singh *(Question No. 4253*)* 401
-Details about education and rehabilitation of special children *(Question No. 3786*)* 381
-Details about functional condition of Braille press of special education *(Question No. 3715*)* 377
-Details about survey about number of special education in district Lahore *(Question No. 4161*)* 396
-Lack of transport facilities for special children *(Question No. 3627*)* 373
-Non availability of teaching staff in colleges of special education in Dera Ghazi Khan division *(Question No. 4661*)* 403
-Number of colleges of special educations in Faisalabad and details about facilities provided therein *(Question No. 4043*)* 400
-Number of institutes of special education in Bahawalpur and details about vacant posts and facilities provided therein *(Question No. 4962*)* 407
-Number of institutions of Special Education in Lahore and details about course *(Question No. 4031*)* 386
-Number of registered and private institutions of special education in Lahore *(Question No. 4973*)* 409

PAGE NO.

-Number of registered and unregistered institutions of special education and details about scholarship *(Question No. 1382*)* 399
-Number of registered and unregistered institutions of special education in Rahim Yar Khan *(Question No. 4105*)* 395
-Number of schools and colleges of Special Education in the province *(Question No. 3355*)* 366
-Number of schools and other institutions of special education in Rhaim Yar Khan *(Question No. 4085*)* 391
-Number of schools of special education and details about ownership of buildings thereof in Lahore *(Question No. 1030)* 410
-Number of schools of special education in Mandi Bahauddin and details about procedure of admission therein *(Question No. 4943*)* 405
-Number of schools of special education in Dera Ghazi Khan *(Question No. 1046)* 411
-Number of students and departments in Choa Saidan Shah School of Special Education *(Question No. 4066*)* 389
-Sanctioned posts of teachers in school of special education in Dera Ghazi Khan division *(Question No. 4667*)* 404

MUHAMMAD ARSHAD MALIK, MR.

DISCUSSION On-

-Price Control 155

QUESTIONS regarding-

-Details about posting period of teaching staff in Girls College Sahiwal *(Question No. 2000*)* 87
-Distribution of Laptops amongst distinguish position holder students in district Sahiwal *(Question No. 2003*)* 97
-Expenditures incurred upon construction of building of Government Girls College Farid Twon Sahiwal and number of students therein *(Question No. 1999*)* 82
-Funds incurred upon widening and betterment of Lower Bari Doab Canal *(Question No. 4985*)* 284
-Funds provided for desilting of canals in Sahiwal in 2019-20 *(Question No. 1077)* 295
-Illegal possession over land of Irrigation Department in Sahiwal *(Question No. 1104)* 296
-Vacant posts of Lecturers and Assistant Professors in Government Post Graduate College Sahiwal *(Question No. 2001*)* 95

MUHAMMAD ASHRAF KHAN RIND, MR. *(Parliamentary Secretary for Irrigation)*

ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-

-Desilting of canals in Rahim Yar Khan *(Question No. 3359*)* 258
-Details about canals, water courses and minors in tehsil Bheera and Bhalwal *(Question No. 3655*)* 261
-Details about construction of small dams and storage of water in South Punjab *(Question No. 1825*)* 249

PAGE NO.

-Details about desilting of Sadiq Canal Sadiqabad *(Question No. 4351*)* 274
-Details about offices and rest houses of Irrigation Department in Rajanpur *(Question No. 4674*)* 281
-Details about rehabilitation and widening safety bund in PP-266 Rahim Yar Khan *(Question No. 1826*)* 251
-Details about silted canals in Bheera Sargodha *(Question No. 3656*)* 268
-Funds incurred upon upgradation and remodeling of Dera Ghazi Khan Canal system *(Question No. 2919*)* 276
-Funds incurred upon widening and betterment of Lower Bari Doab Canal *(Question No. 4985*)* 285
-Number of rest houses, bungalows and rooms in administrative control of Irrigation Department in Rahim Yar Khan *(Question No. 4143*)* 272
-Repair and construction of Manchan Bund Rahim Yar Khan *(Question No. 3347*)* 254
-Repair and construction of safety bunds from Malikwal to Wajheedi Bridge Sargodha *(Question No. 3657*)* 278

MUHAMMAD BASHARAT RAJA, MR. *(Minister for Law & Parliamentary Affairs, Social Welfare & Bait-ul-Maal)*

BILLS
-The Cooperative Societies (Amendment) Bill 2020 59
-The Probation of Offenders (Amendment) Bill 2020 70
-The Punjab Civil Servants Bill 2020 68
-The Punjab Good Conduct Prisoners' Probational Release (Amendment) Bill 2020 69
-The Punjab Parole Bill 2020 69
-The Punjab Protected Areas Bill 2020 62
-The Punjab Trusts Bills 2020 56
-The Punjab Waqf Properties (Amendment) Bill 2020 53
-The Punjab Women Protection Bill 2020 65
-The Time Institute Multan Bill 2020 51

CALL ATTENTION NOTICES regarding-
-Murder of a twelve year old child in Batapur Lahore 119
-Murder of fifty years old Zain-ul-Abideen in tehsil Jatoi Muzaffargarh 302
-Murder of four persons in Punjab Housing Society Lahore 300

DISCUSSION On-
-Law and order 346

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-
-Special Committee No. 4, 6 and 9 440

MOTION regarding-
-Suspension of rules for presentation of a resolution 50, 53,57,60, 63, 66

POINT OF ORDER regarding-

PAGE NO.

-Raid of Anti Corruption staff on house of Imran Khalid Butt (MPA) in Gujranwala 115

PRIVILEGE MOTION regarding-

-Not making of rules despite of passing the road accident Bill 2006 by the House 412

REPORT *(Laid in the House)* **regarding-**

-The Time Institute, Multan Bill 2020 (Bill No. 22 of 2020) 18

RESOLUTIONS regarding-

-Demand for eradication of stray dogs and establish dog centres at tehsil level 426

-Demand for legislation about provision of Group Insurance with profit to the employees on completion of their service 422

MUHAMMAD MIRZA JAVED, MR

QUESTION regarding-

-Number of factories registered with Labour Department in PP-172 Lahore *(Question No. 3587*)* 212

MUHAMMAD MOHSIN LEGHARI, MR. *(Minister for Irrigation)*

ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-

-Details about canals, water courses, minors and sanctioned water quota in district Bahawalnagar *(Question No. 1107)* 298

-Details about functional condition of water pumps of scrap in Rahim Yar Khan *(Question No. 3692*)* 291

-Details about sanctioned water quota in 15/L canal, 8/B.R water course and other canals of tehsil Mian Channu *(Question No. 5048*)* 294

-Development projects, estimated cost and funds provided to Irrigation Department Bahawalnagar *(Question No. 1108)* 299

-Funds provided for desilting of canals in Sahiwal in 2019-20 *(Question No. 1077)* 295

-Illegal possession over land of Irrigation Department in Sahiwal *(Question No. 1104)* 296

-Number of offices and condition of machinery in Irrigation Department tehsil Bheera and Bhalwal *(Question No. 3658*)* 292

POINT OF ORDER regarding-

-Demand for declaring calamitous to Multan 309

PAGE NO.

MUHAMMAD MOAVIA, MR.

QUESTIONS regarding-

-Allocation and issuance of funds for sewerage system in Jhang in 2019-20 *(Question No. 3215*)* 39

-Provision of water supply and sewerage facilities to PP-126 Jhang in 2019-20 *(Question No. 3216*)* 39

MUHAMMAD NADEEM QURESHI, MR. *(Parliamentary Secretary for Information & Culture)*

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Demand for giving extinction in period of service to Chief Engineer Khalid Mehmood till the completion of building of Mosque in Punjab Assembly 238

MUHAMMAD SAFDAR SHAKIR, MR.

MOTION regarding-

-Demand to constitute a committee for betterment of agriculture and protcetion of farmers 44

RESOLUTION regarding-

-Demand for preparing seeds of wheat, cotton and sugarcane 434

MUHAMMAD TAHIR PERVAIZ, MR.

DISCUSSION On-

-Law and order 338

QUESTIONS regarding-

-Details about "contribution funds" collected for Social Security from factories in Faisalabad *(Question No. 1900*)* 182

-Number of colleges of special educations in Faisalabad and details about facilities provided therein *(Question No. 4043*)* 399

-Number of higher secondary schools under administrative control of Labour Department in Faisalabad *(Question No. 983*)* 228

-Number of schools under administrative control of Labour Department in Faisalabad *(Question No. 1200*)* 172

-Number of wards, beds and specialist surgeons in Social Security Hospital Madina Town Faisalabad *(Question No. 1899*)* 176

MUHAMMAD WAHEED, MALIK

QUESTION regarding-

-Number of schools of special education and details about ownership of buildings thereof in Lahore *(Question No. 1030)* 409

MUHAMMAD WARIS SHAD, MR.

DISCUSSION On-

-Price Control 150

PAGE NO.

MUMTAZ ALI, MR.

QUESTIONS regarding-

-Details about construction of small dams and storage of water in South Punjab *(Question No. 1825*)* 249

-Details about desilting of Sadiq Canal Sadiqabad *(Question No. 4351*)* 273

-Details about rehabilitation and widening safety bund in PP-266 Rahim Yar Khan *(Question No. 1826*)* 251

-Number of rest houses, bungalows and rooms in administrative control of Irrigation Department in Rahim Yar Khan *(Question No. 4143*)* 271

N

NAAT-E-RASOOL-E-MAQBOOL (صلی اللہ علیہ وسلم) PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON-

-2nd September, 2020 16

-3rd September, 2020 76

-4th September, 2020 170

-7th September, 2020 248

-8th September, 2020 364

NASEER AHMAD, MR.

DISCUSSION On-

-Law and order 334

QUESTION regarding-

-Number of registered and private institutions of special education in Lahore *(Question No. 4973*)* 408

NASIR MAHMOOD, MR.

DISCUSSION On-

-Law and order 337

NOTIFICATION of-

-Prorogation of 24th session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 2th September, 2020 442

-Summoning of 24th session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 2nd September, 2020 1

O

OFFICERS-

-Of the House 13

PAGE NO.

P

PANEL OF CHAIRMEN-

-Announcement regarding Panel of Chairmen for 24th session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 2nd September, 2020 17

PARLIAMENTARY SECRETARIES-

-Of the Punjab 11

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR HOUSING, URBAN DEVELOPMENT & PUBLIC HEALTH ENGINEERING

-See under Taimoor Masood, Malik

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR INFORMATION & CULTURE

-See under Muhammad Nadeem Qureshi, Mr.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR IRRIGATION

-See under Muhammad Ashraf Khan Rind, Mr.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR SCHOOLS EDUCATION

-See under Sajid Ahmed Khan, Mr.

PAGE NO.

POINTS OF ORDER regarding-

-Changing of five I.Gs in period of two years in the province 428
-Demand for declaring calamitous to Multan 308
-Demand for replying the privilege motion moved in the House 433
-Demand to postpone the General discussion on Law and Order till Monday 7th September, 2020 171
-Raid of Anti Corruption staff on house of Imran Khalid Butt (MPA) in Gujranwala 114
-Walk out by the Journalists from press gallery 19

PRIVILEGE MOTIONS regarding-

-Insulting behaviour of Chief Executive Officer (Schools)Bahawalnagar with honorable Member 122

-Non implementation upon production orders issued for opposition leader to attend meeting of Special Committee No. 9 46

-Not making of rules despite of passing the road accident Bill 2006 by the House 120, 412

PROROGATION-

-Notification of prorogation of 24th session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 2nd September, 2020 442

Q

QUESTIONS regarding-

HIGHER EDUCATION DEPARTMENT-

-Details about project to establishment of Girls Degree College in Rojhan distirct Rajanpur *(Question No. 3513*)* 108
-Details about posting period of teaching staff in Girls College Sahiwal *(Question No. 2000*)* 87
-Distribution of Laptops amongst distinguish position holder students in district Sahiwal *(Question No. 2003*)* 97
-Expenditures incurred upon printing of papers in BISE Lahore *(Question No. 4794*)* 112
-Expenditures incurred upon construction of building of Government Girls College Farid Twon Sahiwal and number of students therein *(Question No. 1999*)* 82
-Number of colleges in district Rahim Yar Khan and details about vacant posts of teaching staff therein *(Question No. 3469*)* 102

	PAGE NO.
-Number of students and vacant posts in Government Boys College Phularwan PP-72 Sargodha *(Question No. 3157*)*	77
-Number of students and vacant posts in Government Girls College Phularwan PP-72 Sargodha *(Question No. 3158*)*	80
-Number of vehicles in BISE Lahore *(Question No. 4791*)*	111
-Vacant posts of Lecturers and Assistant Professors in Government Post Graduate College Sahiwal *(Question No. 2001*)*	95
-Violation of hygiene principles in Inter Cafe and PG Cafe in Government College University Lahore *(Question No. 4727*)*	91
HOUSING, URBAN DEVELOPMENT & PUBLIC HEALTH ENGINEERING DEPARTMENT-	
-Allocation and issuance of funds for sewerage system in Jhang in 2019-20 *(Question No. 3215*)*	39
-Closure of sewerage system in Shalamar Town Lahore *(Question No. 2868*)*	21
-Details about approval of private housing schemes from LDA *(Question No. 1727*)*	41
-Details about parks in Aziz Bhatti Town Lahore *(Question No. 1729*)*	42
-Number of water filtration plants in PP-154 Lahore *(Question No. 2874*)*	32
-Provision of water supply and sewerage facilities to PP-126 Jhang in 2019-20 *(Question No. 3216*)*	39
-Repair and construction of road from G.T Road Gujranwala to Medical College Gujranwala *(Question No. 1718*)*	40
IRRIGATION DEPARTMENT-	
-Desilting of canals in Rahim Yar Khan *(Question No. 3359*)*	257
-Details about canals, water courses and minors in tehsil Bheera and Bhalwal *(Question No. 3655*)*	261
-Details about canals, water courses, minors and sanctioned water quota in district Bahawalnagar *(Question No. 1107)*	297
-Details about construction of small dams and storage of water in South Punjab *(Question No. 1825*)*	249
-Details about desilting of Sadiq Canal Sadiqabad *(Question No. 4351*)*	273
-Details about functional condition of water pumps of scrap in Rahim Yar Khan *(Question No. 3692*)*	291
-Details about offices and rest houses of Irrigation Department in Rajanpur *(Question No. 4674*)*	281
-Details about rehabilitation and widening safety bund in PP-266 Rahim Yar Khan *(Question No. 1826*)*	251
-Details about sanctioned water quota in 15/L canal, 8/B.R water course and other canals of tehsil Mian Channu *(Question No. 5048*)*	294
-Details about silted canals in Bheera Sargodha *(Question No. 3656*)*	268
-Development projects, estimated cost and funds provided to Irrigation Department Bahawalnagar *(Question No. 1108)*	299

PAGE NO.

-Funds incurred upon upgradation and remodeling of Dera Ghazi Khan Canal system *(Question No. 2919*)* 276
-Funds incurred upon widening and betterment of Lower Bari Doab Canal *(Question No. 4985*)* 284
-Funds provided for desilting of canals in Sahiwal in 2019-20 *(Question No. 1077)* 295
-Illegal possession over land of Irrigation Department in Sahiwal *(Question No. 1104)* 296
-Number of offices and condition of machinery in Irrigation Department tehsil Bheera and Bhalwal *(Question No. 3658*)* 291
-Number of rest houses, bungalows and rooms in administrative control of Irrigation Department in Rahim Yar Khan *(Question No. 4143*)* 271
-Repair and construction of Manchan Bund Rahim Yar Khan *(Question No. 3347*)* 254
-Repair and construction of safety bunds from Malikwal to Wajheedi Bridge Sargodha *(Question No. 3657*)* 278

LABOUR & HUMAN RESOURCE DEPARTMENT-

-Control over child labour in fruit and vegetable markets in Lahore and details about action taken in 2018-19 *(Question No. 4232*)* 217
-Details about Child Labour Integrated Programme *(Question No. 4262*)* 218
-Details about "contribution funds" collected for Social Security from factories in Faisalabad *(Question No. 1900*)* 182
-Details about hospitals, dispensaries and vacant posts in Labour Department Rahim Yar Khan *(Question No. 3448*)* 211
-Details about provision of financial aid to heirs of deceased worker since 2018 *(Question No. 4071*)* 215
-Details about provision of financial aid to factory worker died during duty *(Question No. 4288*)* 219
-Details about registration of workers of Nestle Factory and Ghani Glass Factory Sheikhupura *(Question No. 3649*)* 213
-Details about laws related with forced labour and provision of other facilities *(Question No. 1003)* 229
-Details about wages fixed by Government for the factory workers *(Question No. 2148*)* 188
-Establishment of labour colonies for workers of brick kilns *(Question No. 4536*)* 220
-Non provision of free books and uniform to the children of labour working on kilns *(Question No. 1043)* 233
-Number of employees in office of Commissioner (PESSI) *(Question No. 3643*)* 193
-Number of factories registered with Labour Department in PP-172 Lahore *(Question No. 3587*)* 212
-Number of higher secondary schools under administrative control of Labour Department in Faisalabad *(Question No. 983*)* 228
-Number of institutions and employees in Labour Department in PP-154 Lahore *(Question No. 4060*)* 204

PAGE NO.

-Number of hospitals and dispensaries of Labour Department in Jhang and facilities provided therein *(Question No. 1005)* 232
-Number of offices, employees of Labour Department and registered workers in district Chiniot *(Question No. 3934*)* 198
-Number of offices, schools, dispensaries and employees in Labour Department Rahim Yar Khan *(Question No. 878)* 226
-Number of registered and unregistered brick kilns *(Question No. 4537*)* 221
-Number of schools and colleges under administrative control of Labour Department in Lahore *(Question No. 4159*)* 216
-Number of schools under administrative control of Labour Department in Faisalabad *(Question No. 1200*)* 172
-Number of wards, beds and specialist surgeons in Social Security Hospital Madina Town Faisalabad *(Question No. 1899*)* 176
-Registration and inspection of CNG Stations and Patrol pumps in PP-72 Sargodha *(Question No. 2073*)* 207
-Steps taken for controlling over cruelty against kilns labourers *(Question No. 4715)* 222
-Steps taken for eradication of child labour in district Gujranwala *(Question No. 1799*)* 209

SPECIAL EDUCATION DEPARTMENT-

-Details about audit report of Government Institute for Slow Learner Toba Tek Singh *(Question No. 4253*)* 401
-Details about education and rehabilitation of special children *(Question No. 3786*)* 380
-Details about functional condition of Braille press of special education *(Question No. 3715*)* 376
-Details about survey about number of special education in district Lahore *(Question No. 4161*)* 396
-Lack of transport facilities for special children *(Question No. 3627*)* 372
-Non availability of teaching staff in colleges of special education in Dera Ghazi Khan division *(Question No. 4661*)* 402
-Number of colleges of special educations in Faisalabad and details about facilities provided therein *(Question No. 4043*)* 399
-Number of institutes of special education in Bahawalpur and details about vacant posts and facilities provided therein *(Question No. 4962*)* 406
-Number of institutions of Special Education in Lahore and details about course *(Question No. 4031*)* 386
-Number of registered and private institutions of special education in Lahore *(Question No. 4973*)* 408
-Number of registered and unregistered institutions of special education and details about scholarship *(Question No. 1382*)* 398
-Number of registered and unregistered institutions of special education in Rahim Yar Khan *(Question No. 4105*)* 395
-Number of schools and colleges of Special Education in the province *(Question No. 3355*)* 365

PAGE NO.

-Number of schools and other institutions of special education in Rhaim Yar Khan *(Question No. 4085*)* 391
-Number of schools of special education and details about ownership of buildings thereof in Lahore *(Question No. 1030)* 409
-Number of schools of special education in Mandi Bahauddin and details about procedure of admission therein *(Question No. 4943*)* 405
-Number of schools of special education in Dera Ghazi Khan *(Question No. 1046)* 410
-Number of students and departments in Choa Saidan Shah School of Special Education *(Question No. 4066*)* 389
-Sanctioned posts of teachers in school of special education in Dera Ghazi Khan division *(Question No. 4667*)* 404

R

RABIA NASEEM FAROOQI, MS.

QUESTIONS regarding-

-Details about provision of financial aid to heirs of deceased worker since 2018 *(Question No. 4071*)* 215
-Funds incurred upon upgradation and remodeling of Dera Ghazi Khan Canal system *(Question No. 2919*)* 276
-Number of hospitals and dispensaries of Labour Department in Jhang and facilities provided therein *(Question No. 1005)* 232

RAHEELA NAEEM, MRS.

DISCUSSION On-

-Price Control 144

QUESTIONS regarding-

-Details about survey about number of special education in district Lahore *(Question No. 4161*)* 396
-Number of schools and colleges under administrative control of Labour Department in Lahore *(Question No. 4159*)* 216
-Violation of hygiene principles in Inter Cafe and PG Cafe in Government College University Lahore *(Question No. 4727*)* 91

RAMESH SINGH ARORA, MR.

DISCUSSION On-

-Law and order 328

RESOLUTION regarding-

-Demand for linking the Kartarpur Corridor with Nankana Sahib via Sialkot to Lahore 423

PAGE NO.

RECITATION FROM THE HOLY QURAN AND ITS TRANSLATION PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON -

-2nd September, 2020 15
-3rd September, 2020 75
-4th September, 2020 169
-7th September, 2020 247
-8th September, 2020 363

REPORT *(Laid in the House)* **regarding-**

-The Time Institute, Multan Bill 2020 (Bill No. 22 of 2020) 18

RESOLUTIONS regarding-

-Demand for declaring three U.Cs of PP-67 calamitous due to over flow of drain with heavy rains 240
-Demand for eradication of stray dogs and establish dog centres at tehsil level 425
-Demand for legislation about provision of Group Insurance with profit to the employees on completion of their service 422
-Demand for linking the Kartarpur Corridor with Nankana Sahib via Sialkot to Lahore 423
-Demand for preparing seeds of wheat, cotton and sugarcane 434
-Demand to establishment a new university in Gujranwala 437
-Demand to take back the report drafted infavour of Qadianis by Members of Britain Parliament 414
-Demand for getting survery about loss of crops due to heavy rains in Bhera and Bhalwal 435
-Usage of substadrad meterial in transmission line of electricity in PP-67 Mandi Bahauddin 419

S

SABEEN GUL KHAN, MS

QUESTION regarding-

-Details about functional condition of Braille press of special education *(Question No. 3715*)* 376

SABRINA JAVAID, MS.

QUESTION regarding-

-Steps taken for controlling over cruelty against kilns labourers *(Question No. 4715)* 222

SADIA SOHAIL RANA, MS.

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Embezzlement of million of rupees in tax duty in Lahore division 127

PAGE NO.

FATEHA KHWANI *(Condolence)*-
-On sad demise of Caption Kashan Ali Shaheed and brother of Huma Sadaf Senior Reporter PTV 17

SAJID AHMED KHAN, MR. *(Parliamentary Secretary for Schools Education)*
MOTION regarding-
-Suspension of rules for presentation of a resolution 239, 418

RESOLUTIONS regarding-
-Demand for declaring three U.Cs of PP-67 calamitous due to over flow of drain with heavy rains 240
-Usage of substadrad meterial in transmission line of electricity in PP-67 Mandi Bahauddin 419

SAJIDA BEGUM, MS.
DISCUSSION On-
-Price Control 139

SAMI ULLAH KHAN, MR.

CALL ATTENTION NOTICE regarding-
-Murder of four persons in Punjab Housing Society Lahore 116

POINT OF ORDER regarding-
-Raid of Anti Corruption staff on house of Imran Khalid Butt (MPA) in Gujranwala 114
-Walk out by the Journalists from press gallery 19

PRIVILEGE MOTION regarding-
-Non implementation upon production orders issued for opposition leader to attend meeting of Special Committee No. 9 46

SEEMABIA TAHIR, MS.
DISCUSSION On-
-Law and order 331

SHAHEENA KARIM, MS.
DISCUSSION On-
-Price Control 153

SHAHIDA AHMED, MS.
DISCUSSION On-
-Price Control 157

SHAMSA ALI, MS.
DISCUSSION On-
-Law and order 340

PAGE NO.

SHAZIA ABID, MS.

QUESTIONS regarding-

-Details about offices and rest houses of Irrigation Department in Rajanpur *(Question No. 4674*)* 281

-Non availability of teaching staff in colleges of special education in Dera Ghazi Khan division *(Question No. 4661*)* 402

-Number of schools of special education in Dera Ghazi Khan *(Question No. 1046)* 410

-Sanctioned posts of teachers in school of special education in Dera Ghazi Khan division *(Question No. 4667*)* 404

SOHAIB AHMAD MALIK, MR.

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Destruction of crops due to crack in "Saim Nala" in Mouza Java Sargodha 303

QUESTIONS regarding-

-Details about canals, water courses and minors in tehsil Bheera and Bhalwal *(Question No. 3655*)* 261

-Details about silted canals in Bheera Sargodha *(Question No. 3656*)* 268

-Number of offices and condition of machinery in Irrigation Department tehsil Bheera and Bhalwal *(Question No. 3658*)* 291

-Number of students and vacant posts in Government Boys College Phularwan PP-72 Sargodha *(Question No. 3157*)* 77

-Number of students and vacant posts in Government Girls College Phularwan PP-72 Sargodha *(Question No. 3158*)* 80

-Repair and construction of safety bunds from Malikwal to Wajheedi Bridge Sargodha *(Question No. 3657*)* 278

-Registration and inspection of CNG Stations and Patrol pumps in PP-72 Sargodha *(Question No. 2073*)* 207

RESOLUTION regarding-

-Demand for getting survery about loss of crops due to heavy rains in Bhera and Bhalwal 435

SPECIAL EDUCATION DEPARTMENT-

QUESTIONS regarding-

-Details about audit report of Government Institute for Slow Learner Toba Tek Singh *(Question No. 4253*)* 401

-Details about education and rehabilitation of special children *(Question No. 3786*)* 380

-Details about functional condition of Braille press of special education *(Question No. 3715*)* 376

-Details about survey about number of special education in district Lahore *(Question No. 4161*)* 396

PAGE NO.

-Lack of transport facilities for special children *(Question No. 3627*)* 372
-Non availability of teaching staff in colleges of special education in Dera Ghazi Khan division *(Question No. 4661*)* 402
-Number of colleges of special educations in Faisalabad and details about facilities provided therein *(Question No. 4043*)* 399
-Number of institutes of special education in Bahawalpur and details about vacant posts and facilities provided therein *(Question No. 4962*)* 406
-Number of institutions of Special Education in Lahore and details about course *(Question No. 4031*)* 386
-Number of registered and private institutions of special education in Lahore *(Question No. 4973*)* 408
-Number of registered and unregistered institutions of special education and details about scholarship *(Question No. 1382*)* 398
-Number of registered and unregistered institutions of special education in Rahim Yar Khan *(Question No. 4105*)* 395
-Number of schools and colleges of Special Education in the province *(Question No. 3355*)* 365
-Number of schools and other institutions of special education in Rhaim Yar Khan *(Question No. 4085*)* 391
-Number of schools of special education and details about ownership of buildings thereof in Lahore *(Question No. 1030)* 409
-Number of schools of special education in Mandi Bahauddin and details about procedure of admission therein *(Question No. 4943*)* 405
-Number of schools of special education in Dera Ghazi Khan *(Question No. 1046)* 410
-Number of students and departments in Choa Saidan Shah School of Special Education *(Question No. 4066*)* 389
-Sanctioned posts of teachers in school of special education in Dera Ghazi Khan division *(Question No. 4667*)* 404

SUMMONING-

-Notification of summoning of 24th session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 2nd September, 2020 1

T

TAHIA NOON, MS.

QUESTION regarding-

-Details about functional condition of water pumps of scrap in Rahim Yar Khan *(Question No. 3692*)* 291

PAGE NO.

TAIMOOR MASOOD, MALIK *(Parliamentary Secretary for Housing, Urban Development & Public Health Engineering)*

ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-

-Closure of sewerage system in Shalamar Town Lahore *(Question No. 2868*)* 22
-Number of water filtration plants in PP-154 Lahore *(Question No. 2874*)* 33

U

UMUL BANIN ALI, MS.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Demand for imposing ban on planting monocarps tree 128

USMAN MEHMOOD, SYED
QUESTIONS regarding-
-Desilting of canals in Rahim Yar Khan *(Question No. 3359*)* 257
-Details about hospitals, dispensaries and vacant posts in Labour Department Rahim Yar Khan *(Question No. 3448*)* 211
-Details about project to establishment of Girls Degree College in Rojhan distirct Rajanpur *(Question No. 3513*)* 108
-Number of colleges in district Rahim Yar Khan and details about vacant posts of teaching staff therein *(Question No. 3469*)* 102
-Number of offices, schools, dispensaries and employees in Labour Department Rahim Yar Khan *(Question No. 878)* 226
-Number of registered and unregistered institutions of special education in Rahim Yar Khan *(Question No. 4105*)* 395
-Number of schools and other institutions of special education in Rhaim Yar Khan *(Question No. 4085*)* 391
-Repair and construction of Manchan Bund Rahim Yar Khan *(Question No. 3347*)* 254

UZMA KARDAR, MS.
DISCUSSION On-
-Law and order 326
-Price Control 147

Y

YASIR HUMAYUN, MR. *(Minister for Higher Education Additional Charge of Punjab Information and Technology Board)*

ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-
-Details about project to establishment of Girls Degree College in Rojhan distirct Rajanpur *(Question No. 3513*)* 109
-Details about posting period of teaching staff in Girls College Sahiwal *(Question No. 2000*)* 88

PAGE

NO.

-Distribution of Laptops amongst distinguish position holder students in district Sahiwal *(Question No. 2003*)* 98
-Expenditures incurred upon printing of papers in BISE Lahore *(Question No. 4794*)* 113
-Expenditures incurred upon construction of building of Government Girls College Farid Twon Sahiwal and number of students therein *(Question No. 1999*)* 83
-Number of colleges in district Rahim Yar Khan and details about vacant posts of teaching staff therein *(Question No. 3469*)* 103
-Number of students and vacant posts in Government Boys College Phularwan PP-72 Sargodha *(Question No. 3157*)* 77
-Number of students and vacant posts in Government Girls College Phularwan PP-72 Sargodha *(Question No. 3158*)* 80
-Number of vehicles in BISE Lahore *(Question No. 4791*)* 111
-Vacant posts of Lecturers and Assistant Professors in Government Post Graduate College Sahiwal *(Question No. 2001*)* 95
-Violation of hygiene principles in Inter Cafe and PG Cafe in Government College University Lahore *(Question No. 4727*)* 91

Z

ZAHRA NAQVI, SYEDA
DISCUSSION On-
-Law and order 315
-Price Control 143